ردِّ قادیانیت

رسائل

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

احتسابِ قادیانیت

ہفدہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

ردِ قادیانیت

رسائل

مناظرِ اسلام حضرت مولانا عبد الغنی پٹیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مناظرِ اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

احتسابِ قادیانیت

ہفدہم

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوۃ

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون : 4514122

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نام کتاب : احتساب قادیانیت جلد سترہ (۱۷)

نام مصنف : حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ

حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ

صفحات : ۶۳۲

قیمت : ۲۰۰ روپے

مطبع : اصغر پریس لاہور

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

هداية الممترى
عن غواية المفترى

یعنی

اسلام اور قادیانیت
ایک تقابلی مطالعہ

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ

مقدمۂ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد للّٰہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ! علمائے امت نے قادیانی فتنہ کے کسی پہلو کو تشنۂ بحث نہیں چھوڑا، بلکہ اس کے جلی وخفی تمام گوشوں کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجت اس کے بندوں پر قائم ہو جائے اور کوئی شخص کل میدان محشر میں یہ نہ کہہ سکے کہ اہل علم کے ذمہ ہماری راہنمائی کا جو فریضہ عائد تھا وہ انہوں نے ادا نہیں کیا۔

قادیانیت پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے یہ کتاب، جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ پیش کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ قادیانیت نے کن کن امور میں اسلام سے خروج وانحراف کا راستہ اختیار کیا ہے اور اسلامی عقائد بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کو ایسے قطعی دلائل وبراہین سے آراستہ کیا ہے کہ ایک سلیم الفطرت آدمی کو اسلامی عقائد کی حقانیت میں ذرا بھی شبہ نہیں رہ جاتا۔

’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کی جانب سے ’’رئیس قادیان‘‘ مؤلفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم، ’’خاتم النبیین‘‘ (فارسی، اردو) مؤلفہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، ’’التصریح بما تواتر فی نزول المسیح‘‘ از حضرت کشمیریؒ، ’’مغلظات مرزا‘‘ از مولانا نور محمد خان، ’’مجموعہ رسائل‘‘ از مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری اور دیگر بہت سے رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ کہ احباب کی فرمائش پر آج ہم مولانا عبدالغنی صاحب پٹیالویؒ کی اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مقام مسرت ہے کہ حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ، کے مدرسہ ’’جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر۵‘‘ میں یہ کتاب شامل نصاب کر لی گئی ہے۔ ہم دیگر اکابر سے بھی یہ توقع رکھیں گے کہ وہ اس طرف بطور خاص توجہ فرمائیں۔

والحمدللّٰہ اولاً وآخراً!

محمد یوسف لدھیانوی
مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، پاکستان
۱۲؍محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

عرض مرتب وتعارف کتب ورسائل

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰ امابعد! احتساب قادیانیت کی اس ۱۷ویں جلد میں حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ اور حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ کی چھ کتب ورسائل شامل اشاعت ہیں۔

۱...... مدرسہ عین العلم شاہجہان پور۔ یو۔پی کے صدر مدرس حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالوی نے ۱۹۲۷ء میں ھدایۃ الممتری عن غوایۃ المفتری کے نام سے یہ کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کتاب میں اسلام اور قادیانیت کا تقابل کر کے قادیانی کفر کو واشگاف الفاظ میں مدلل ومبرہن طور پر ثابت کیا ہے۔ دسمبر ۱۹۷۸ء اور جنوری ۱۹۸۸ء میں اس کے دو ایڈیشن اشاعت اوّل کا عکس لے کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے ''اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ'' کے نام پر شائع کئے گئے۔ ۱۹۸۶ء میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی انڈیا سے اس کو شائع کیا۔

مصنف مرحوم بہت بڑے عالم دین اور بزرگ رہنما تھے۔ مدرسہ عین العلم شاہجہان پور کے صدر مدرس اور مدرسہ امینیہ دہلی میں مدرس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ کے تبحر علمی پر یہ کتاب ''شاہد عدل'' ہے۔ آج تک اس کتاب کے تمام ایڈیشن اس طرح شائع ہوتے رہے کہ ایک صفحہ کے دو کالم بنا کر پہلا دایاں کالم اسلامی عقیدہ اور دوسرا بایاں کالم قادیانی عقیدہ کے لئے مختص کر کے تقابل پر شائع کیا گیا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اس کتاب کے نہ صرف معترف ومداح بلکہ قدردان تھے۔ ہر وہ شخص جس نے اس کتاب کے باالاستیعاب مطالعہ کا شرف حاصل کیا وہی اس کتاب کا گرویدہ ہوگیا اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس کی ہر بحث فیصلہ کن اور لاجواب وبے مثال ہے۔ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے استاذ التفسیر حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ کا عرصہ سے اصرار تھا کہ اسے کمپیوٹر پر شائع کیا جائے اور بجائے دو کالموں کے عام مروجہ کتابوں کی طرح پہلے ایک بحث (عقیدہ اسلامی نمبر۱) مکمل ہو جائے اور پھر قادیانی عقیدہ نمبر۱ کو درج کیا جائے۔ ہمارے مخدوم حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے بھی اس تجویز کی تائید وتصویب فرمائی۔ ہر چند کہ یہ کام خاصہ مشکل اور عرق ریزی کا طالب تھا۔ اشاعت اوّل جولائی ۱۹۲۷ء سے آج ۲۰۰۶ء تک مکمل اسی (۸۰) سال بعد کے حوالجات کو جدید قادیانی کتب ورسائل سے تخریج کر کے کمپوز کرانے کا مرحلہ، کے۔ٹو کی چوٹی سر کرنے کے مترادف تھا۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کی عنایت، فضل وکرم، احسان وتوفیق سے کمر باندھ لی اور آج اس عمل سے فارغ ہوئے۔ پروف پڑھنے میں یقیناً کمی وکوتاہی ہوئی ہوگی۔ لیکن اپنی طرف سے تصحیح وتخریج میں

امکانی حدتک جان کھپائی ہے۔ بااں ہمہ اس میں جو غلطی نظر آئے اس سے قارئین مطلع فرمائیں تو یہ کارخیر میں تعاون ہوگا۔ بالکل کتاب کی یہ نئی ترتیب انشاء اللہ مفید ہوگی اور اس سے استفادہ پہلے کی نسبت بہت آسان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی فرماویں۔ وما ذالك علیٰ اللّٰه بعزیز!

۲...... اس کتاب کے علاوہ باقی پانچ رسائل حضرت مولانا نور محمد خان ٹانڈویؒ کے ہیں۔ جن کے نام اور سن اشاعت یہ ہے۔

۱......	اختلافات مرزا	۵ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	۲۹ جون ۱۹۳۳ء
۲......	کفریات مرزا	۲۴ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	۱۸ جولائی ۱۹۳۳ء
۳......	کذبات مرزا	۵ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ	۲۲ مارچ ۱۹۳۴ء
۴......	مغلظات مرزا	۲۰ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ	۲۵ فروری ۱۹۳۵ء
۵......	کرشن قادیانی	۳ صفر ۱۳۵۴ھ	۷ مئی ۱۹۳۵ء
۶......	دفع الحادعن حکم الارتداد		

آخرالذکر رسالہ کو ہم ''فتاویٰ ختم نبوت ج۳ ص۲۱۵ تا ص۲۳۴'' میں شائع کر چکے ہیں۔ اس لئے اس جلد میں یہ شامل اشاعت نہیں۔ باقی رسائل ۱ تا ۵، اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ، دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم واستاذ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصوری پوری دامت برکاتہم نے اختلافات مرزا (تناقضات مرزا) کی اشاعت دیوبند ۱۹۸۶ء کے مقدمہ میں مصنف مرحوم کے ساتویں رسالہ ''امراض مرزا'' کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ وہ ہمیں میسر نہیں آسکا۔ تلاش بسیار کے باوجود اسے شامل نہیں کر سکے۔

مصنف رسائل ھذا! حضرت مولانا نور محمد صاحب ٹانڈویؒ بہت بڑے مناظر، مدرس اور مبلغ تھے۔ مدرسہ مظاہرالعلوم سہارنپور سے ۱۳۴۳ھ میں دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔ برکۃ الہند حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور حضرت مولانا عبداللطیف سہارنپوری کے فاضل اجل شاگرد تھے۔ سیاسیات میں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے پیرو تھے۔ جمعیۃ علماء ہند کے ممتاز رہنما تھے۔ ۱۹۳۰ء میں حضرت مدنیؒ کے ہاتھ پر جان کی بیعت کی۔ متعدد بار قیدوبند کے مراحل سے گذرے۔ فتنہ قادیانیت کا تحریروتقریر کے ذریعہ مقابلہ کیا۔ کراچی سے خیبر، دہلی سے بمبئی تک قادیانی فتنہ کے خلاف آپ نے جدوجہد کی۔ ملایا، سنگاپور، فرانس، کینیا، افریقہ تک قادیانیت کا تعاقب کیا اور خوب کیا۔ اپنے دور میں ردقادیانیت کا آپ عنوان تھے۔ یگانہ روزگار، فاضل اجل، مناظر اسلام کے رشحات قلم کو شائع کرنے کی سعادت پر اللہ رب العزت کا لا تعد ولاتحصیٰ شکر بجا لاتے ہیں۔ فلحمدللّٰہ اولاً وآخراً اللہ رب العزت، حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ، حضرت مولانا نور محمد خان ٹانڈویؒ ہردو حضرات کی قبور پر اپنی رحمتوں کی موسلادھار بارش نازل فرمائیں اور کل روز جزاء ان کی رفاقت کا ہم مسکینوں کو شرف نصیب فرمائیں۔

خاکپائے ہردو اکابر! فقیر اللہ وسایا، ملتان ۲۳ رشوال ۱۴۲۷ھ، ۱۶ رنومبر ۲۰۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

اجمالی فہرست جلد ہفدہم

تفصیلی فہرست کتاب اسلام اور قادیانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

دیباچہ

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفے ۰ اما بعد فقد قال رسول اللہ ﷺ انه سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انه نبی انا خاتم النبیین لا نبی بعدی! (جامع ترمذی ج۲ ص۴۵ باب لاتقوم الساعۃ حتیٰ یخرج کذابون)

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام میں ایک ایسا معروف ومشہور اور مسلّم عقیدہ ہے کہ اس میں کسی شخص کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ قرآن کریم وحدیث اور اجماع امت ناطق ہے کہ سید الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ خدا کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حدیث مذکورہ بالا میں اس کا بھی بیان ہے کہ امت محمدیہ میں تیس کاذب شخص ایسے ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنے آپ کو غلط طور پر نبی کہے گا۔ حالانکہ (بنص قطعی) حضور خاتم النبیین ﷺ ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی بھی منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا۔ اس قسم کی صاف وصریح نصوص کے ہوتے ہوئے چاہئے تو یہ تھا کہ ہر شخص حضور ﷺ ہی کی اتباع میں اپنی سعادت یقین کرتا اور دین حنیف کامل سے اعراض کر کے اپنے واسطے کوئی دوسرا راستہ نہ تلاش کرتا۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہی ہوئے۔ جنہوں نے باوجود ادّعائے اسلام حضور ﷺ کے بعد نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور کمال دلیری اور جرأت کے ساتھ اس کا اعلان کیا کہ بدون ہم پر ایمان لائے کسی کی نجات نہیں ہوسکتی۔ ہندوستان میں جن لوگوں نے اس قسم کے دعوے کئے۔ ان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں۔

مرزا قادیانی کے مختصر حالات

مرزا قادیانی کا وطن مالوف قصبہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہندوستان ہے۔ ان کے والد حکیم غلام مرتضیٰ قصبہ کے رئیس تھے۔ اردو، فارسی، عربی کے علاوہ انگریزی وغیرہ سے مرزا قادیانی کو واقفیت نہ تھی۔ ابتداءً سیالکوٹ کی کچہری میں محرر ہونے کی حیثیت سے پندرہ روپیہ ماہوار کے ملازم تھے۔ اس کے بعد ترقی کرنے کے شوق میں جب مختار کاری کا امتحان دیا تو اس میں فیل ہوگئے۔ ردوقدح اور بحث ومناظرہ سے ان کو خاص دلچسپی تھی۔ آریوں اور عیسائیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے تھے۔ حریف کے بمقابل پیشین گوئیاں کرنے میں مرزا قادیانی نہایت جری اور دلیر تھے۔ بڑے سے بڑا دعویٰ کر لینے میں بھی ان کو کچھ تامل نہ ہوتا تھا۔

بد دعا: کرنے سے مرزا قادیانی کو خاص ذوق تھا۔یہی وجہ ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اسوہ حسنہ کو ملحوظ کر اپنے مخالفین کے لئے رشد وہدایت کی دعا کرتے، زلزلے اور طوفان آنے طاعون اور وبائی امراض میں مبتلاء ہونے کی بد دعا کرتے رہتے تھے۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم، مولوی ثناء اللہ امرتسری، منکوحہ آسمانی محمدی بیگم وغیرہ کے متعلق جو مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں ہیں وہ سب اسی قسم کی ہیں۔ زلزلوں اور وباؤں کے پھیلنے اور مری پڑنے کی خبر سے بے حد مسرور ہوتے تھے۔خواہ کسی وجہ سے بھی کسی ملک میں طوفان آئیں، مرزا قادیانی یہی ظاہر کرتے کہ میری تکذیب یا عدم تصدیق سے ایسا ہوا۔

فحش گوئی اور بدزبانی: کرنے سے مرزا قادیانی کو کچھ عار نہ تھی۔علمائے اسلام وغیرہ پر انہوں نے جو سخت کلامی اور سب وشتم کیا تھا۔اس کو بعض لوگوں نے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں جمع کیا ہے۔(ملاحظہ ہو عصائے موسیٰ وغیرہ)

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴، ۱۵، خزائن ج۲۲ ص۴۴۵، ۴۴۶) پر مرزا قادیانی نے ایک شخص کے متعلق کچھ عربی اشعار مع ترجمہ شائع کئے ہیں۔ان میں سے تین شعر مندرجہ ذیل ہیں ملاحظہ ہوں۔

ومن اللئام اریٰ رجیلا فاسقا عولا لعیناً نطفة السفهاء
شکس خبیث مفسد ومزور نحس یسمّے السعد فی الجهلاء
اذیتنی خبثا فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں
کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ
بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا
منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے
تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے پس میں سچا نہیں ہوں گا
اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو (اے حرامی)

عجب نہیں کہ مرزا قادیانی بھی محسوس کرتے ہوں کہ یہ اشعار تہذیب وشائستگی اور ان کے منصب نبوت کے منافی ہیں۔شاید اسی وجہ سے انہوں نے تیسرے شعر کے آخر میں جو لفظ ابن بغاء ہے۔اس کے ترجمہ کو چھوڑ دیا۔عربی لغت میں ابن لڑکے کو کہتے ہیں اور بغاء کے معنی زنا ہیں۔ اس لحاظ سے ابن بغاء کے جو معنی ہوئے ان کو ہم نے بغرض آگاہی ترجمہ میں بین القوسین اضافہ کر دیا ہے۔مکرر دیکھ لیا جائے۔(نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳) میں لکھتے ہیں کہ:

ان العدا اصار وخنازیر الفلا
ونساؤھم من دونھن الاکلب

دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں

راست گوئی اور ایفاء وعدہ: کا یہ حال تھا کہ براہین احمدیہ وسراج منیر وغیرہ کی طباعت واشاعت کے واسطے متعدد مرتبہ ہزارہا روپیہ وصول کئے۔ مگر جس غرض کے لئے روپیہ لیا تھا۔ وہ مرزا قادیانی نے پوری نہ کی۔

غلط حوالہ جات اور کذب بیانی: بھی مرزا قادیانی کے کلام میں بکثرت ہے۔ صحائف رحمانیہ مونگیر اور آئندہ کتاب میں اس موضوع پر کافی مواد موجود ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں نمونہ کے طور پر دو ایک باتیں یہاں بھی درج کی جاتی ہیں۔

(اربعین نمبر۳ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۴) پر لکھتے ہیں کہ: ’’لیکن ضرور تھا کہ قرآن واحادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علمائے اسلامی کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا اور وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا‘‘ اور (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) میں ہے ’’احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرتﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔‘‘ (تنبیہ) قرآن کریم اور احادیث نبویہﷺ میں یہ دونوں مضمون کسی جگہ نہیں ہیں۔ محض کذب بیانی ہے۔

دینداری: کی یہ کیفیت تھی کہ باوجود رئیس اعظم ہونے کے تمام عمر زیارت نبویﷺ اور حج فرض ادا کرنے کی نوبت نہ آئی۔ شریعت محمدیہﷺ میں تصویر کشی پر سخت سے سخت وعیدیں آئی ہیں۔ مگر مرزا قادیانی ہمیشہ اپنی تصویر کھچواتے اور شائع کرتے رہے۔

دیانت داری اور معاملات: کے متعلق مرزا قادیانی کی قلبی حالت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ وہ خود اپنی بابت (حقیقت الوحی ص۲۴۳، خزائن ج۲۲ ص۲۵۴) میں لکھتے ہیں کہ: ’’بعض غیر قابض جدی شرکاء نے جو قادیان کی ملکیت میں ہمارے (مرزا قادیانی) شریک تھے۔ جب دخلیابی کا دعویٰ عدالت گورداسپور میں کیا تب میں نے (مرزا قادیانی) دعا کی کہ وہ اپنے مقدمہ میں ناکام رہیں۔ اس کے جواب میں خداتعالیٰ نے فرمایا کہ اجیب کل دعائك الا فی شرکائك یعنی میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا۔ مگر شرکاء کے بارہ میں نہیں‘‘ کسی شخص

کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کے واسطے دعا کرنا کہاں تک قرین انصاف اور شان نبوت کے مناسب ہے؟۔اس کا فیصلہ خود ناظرین کر لیں۔

ولادت ووفات: مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی اور ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہو کر قادیان دفن کئے گئے۔ بتدریج مرزا قادیانی نے متعدد دعوے کئے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے دعویٰ کرنے میں اس قدر دجل وفریب اور چالاکی سے کام لیا ہے کہ ان کی دو چار کتابوں کو دیکھ کر یہ معلوم کر لینا کہ وہ کون اور کیا تھے؟۔ ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کی تالیفات تلبیس اور متضاد باتوں سے پر ہیں۔ جب تک کہ اسلامی تعلیم سے کماحقہ واقفیت نہ ہو اور تیقظ وتدبر کے ساتھ ان کی کافی کتابوں کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ ان کے دعوؤں اور دلائل کی حقیقت منکشف نہیں ہو سکتی۔ چونکہ مرزا قادیانی نے ملک کے سامنے اپنے آپ کو باکمال لوگوں کی صورت میں پیش کیا تھا۔اس وجہ سے تمام چیزیں کراماتی رنگ میں ظاہر کرتے تھے۔ حامی سنت ماحی بدعت جامع منقول ومعقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا مولوی عبدالغنیؒ خان صاحب پٹیالوی صدر مدرس مدرسہ عین العلم شاہ جہاں پور کی اس جدید تالیف کو جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھ لینے کے بعد انشاءاللہ تعالیٰ ہر فہیم پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ شرعی نقطۂ نظر سے مرزا قادیانی کی حیثیت کیا ہے؟۔ مولانا موصوف نے اس کتاب میں مرزا قادیانی کے دعوؤں اور ان کے اصولی عقائد سے محققانہ بحث کی ہے۔ ۱۹۲۷ء میں محلّہ تارین تکلی شاہ جہان پور کی مسجد پر مرزائیوں اور مسلمانوں میں جو مقدمہ درپیش تھا۔ جس میں کہ اہل اسلام ہائیکورٹ الہ آباد تک کامیاب رہے۔ اس میں آپ گواہ تھے اس سلسلہ میں آپ کو مرزا قادیانی کی تصنیفات اور دیگر موافق ومخالف کتابوں کے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ تمام چھان بین کے بعد آخر میں جس نتیجہ پر پہنچے اس کو مولانا موصوف نے بغرض افادہ عام اس کتاب[1] میں حوالہ قلم فرمایا ہے۔ مسلمانوں اور مرزائیوں کے عقائد علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔ اسلامی عقائد کے ثبوت میں قرآن وحدیث اور اکابر امت کی تصریحات پیش کی گئی ہیں اور مرزائی عقائد کے بیان میں مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ وغیرہ کی عبارات منقول ہیں۔ اس طریق سے ناظرین کو ہر دو فریق کے عقائد بیک وقت معلوم

---

[1] کتاب کے نام میں ہدایت کے صلہ میں عن تضمین معنی ابعاد کی وجہ سے ہے۔ ’’کمافی قولہ تعالیٰ وما انت بھادی العمے عن ضلالتھم (النمل:۸۱)‘‘

کرنے میں بے حد سہولت ہوگی۔ کتاب اس قدر جامع ہے کہ اس کو پڑھ لینے کے بعد ناظرین بیسیوں کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی ہو جائیں گے۔

مرزائی مذہب کی تنقیح اور جانچ پڑتال میں کوئی بحث ایسی نہ ہوگی جس پر اس میں کافی روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ ختم نبوت اور حیات مسیح کی بحث خاص طور پر قابل دید ہے۔ ممکن ہے کہ بعض صاحبان کو کتاب ضخیم نظر آئے لیکن جن حضرات نے مرزائی رسائل اور ان کے قیل وقال کا مطالعہ کیا ہے وہ یقیناً اس کو مختصر قرار دیں گے۔ حضرت مولانا نے عموماً مرزائیوں کے دلائل کا چھوٹے چھوٹے جملوں سے ابطال کیا ہے۔ بعض جگہ محض اشارات پر بھی اکتفاء کیا گیا ہے۔ ناظرین کو چاہئے کہ کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ مرزائی صاحبان بھی نیک نیتی اور انصاف کے ساتھ اس کو پڑھیں اور حق واضح ہوجانے پر سچائی کو قبول کرلیں۔ خدا ورسول ﷺ کے مقابلہ میں ضد اور نفسانیت پر قائم رہنا مددینے کی بات ہے۔ واللّٰہ الموفق والمعین!

کتبہ الاحقر محمد کفایت اللہ غفرلہ ولوالدیہ

مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہ جہانپور

مسلمانوں کا عقیدہ نمبر ۱... ختم نبوت

۱...... اسلام کے عقیدے میں حضور سرور کائنات ﷺ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام کے ختم کرنے والے اور آخر الانبیاء ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت ورسالت عطاء نہیں کیا جاسکتا۔ باب نبوت ورسالت مطلقاً مسدود ہے۔ مدعی نبوت ورسالت کا فر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن کریم سے ثبوت

۱...... ’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (احزاب:۴۰)‘‘ ﴿محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔﴾

نوٹ! یہ صریح نص ہے اس بات پر کہ آنحضرت ﷺ تمام نبیوں سے آخر اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اب آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہ کیا جائے گا۔ یہ منصب منقطع ہو چکا۔

ختم نبوت کی تائید میں اس آیت کی دوسری قرأت

ا......   حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت میں ولکن نبیا ختم النبیین ! ہے جس میں صاف اعلان ہے کہ آپ ایسے نبی ﷺ ہیں جن نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔
نوٹ ! جاہلیت میں عرب کی قبیح رسموں میں سے ایک رسم متبنیٰ یعنی لے پالک بیٹے کی بھی تھی اور لے پالک کو حقیقی نسبی بیٹا سمجھتے تھے۔ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے۔ وراثت، رشتہ ناتا، حلت وحرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے۔ جس میں اختلاط نسب غیر وارث کو اپنی طرف سے وارث بنانا۔ ایک حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا اور دیگر مفاسد کو مشتمل تھا۔ اسی رسم کی بناء پر نزول حکم سے پہلے حضور علیہ السلام نے بھی زید بن الحارثؓ کو متبنیٰ بنایا تھا۔ رسم عرب کے مطابق زید بن محمد کہہ کر پکارے جاتے تھے۔ جب اس رسم کو توڑا گیا تو حکم ہوا۔ ’’ادعوهم لا بآئهم (احزاب:۵)‘‘ لے پالکوں کو انہی کے باپوں کی نسبت سے پکارا جائے اور ممانعت کی گئی کہ زید بن محمدؐ مت کہو۔ بلکہ زید بن حارثؓ کہو۔ کیونکہ محمد ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ چونکہ اس میں بظاہر یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اس سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔ ’’ازواجه امهاتهم (احزاب:٦)‘‘ کہ حضور ﷺ کی ازواج امت کی مائیں ہیں۔ جس سے حضور ﷺ کا باپ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔ تو پھر یہ ابوت کی کیسے نفی کی جارہی ہے اور جب آپؐ امت کے باپ نہیں تو امت پر شفیق بھی نہیں ہو سکتے اور نیز جب ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے تو یہاں ابوت کی نفی سے نبوت کی نفی کا ایہام پیدا ہوتا تھا۔ جس کا ازالہ ولکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین ! سے بطور استدراک کیا گیا کہ آپؐ کسی مرد کے نسبی باپ نہیں ہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور رسول امت کا روحانی باپ ہوتا ہے اور اپنی اولاد پر نسبی باپ سے بھی زیادہ شفیق ہوتا ہے۔ اس کے بعد اسی کمال شفقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا وخاتم النبیین ! یعنی اوّل تو ہر نبی اپنی امت کا باپ اور امت پر شفقت کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن یہ رسول ﷺ تو خاتم النبیین ہیں۔ جن کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ ایسی حالت میں ان کی شفقت کی کیا انتہا ہوگی؟۔ امت کی ہدایت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ کیونکہ وہ رسل جن کے بعد دوسرے انبیاء آنے والے ہیں۔ اگر ان سے کوئی چیز رہ جائے تو بعد میں آنے والے اس کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ لیکن جس کی اولاد کا قیامت تک اور کوئی سہارا نہ ہو تو باپ کی شفقت میں کس قدر ہیجان ہوگا؟۔ اور نیز یہ لفظ عام ہے۔ جیسے ختم زمانی پر دلالت کرتا ہے ختم مرتبی پر بھی دلالت کرتا ہے۔ یعنی حضور ﷺ باعتبار زمانہ وباعتبار مرتبہ ہر طرح خاتم النبیین ہیں۔ جیسے آپؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ایسے ہی تمام مدارج ومراتب نبوت

کے سلسلے بھی آپؐ پر ختم ہوگئے۔ لہٰذا آپؐ سے بڑھ کر کوئی نبی امت پر شفیق نہیں ہوسکتا اور نہ آپؐ کے بعد کسی نبی کی گنجائش باقی۔

ختم نبوت کی تائید میں قرآن مجید کی دیگر آیات

۱...... ’’ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله (صف:۹)‘‘ ﴿اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے اپنے رسول محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ تمام ادیان پر بلند اور غالب کرے۔﴾

نوٹ! غلبہ اور بلند کرنے کہ یہ صورت ہے کہ حضور ﷺ ہی کی نبوت اور وحی پر مستقل طور پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کو فرض کیا ہے اور تمام انبیاء کی نبوتوں اور وحیوں پر ایمان لانے کو اس کے تابع کر دیا ہے اور یہ جب ہی ہوسکتا ہے کہ آپؐ کی بعثت سب انبیاء سے آخر ہو اور آپؐ کی نبوت پر ایمان لانا سب نبیوں پر ایمان لانے کو مشتمل ہو۔ بالفرض اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی باعتبار نبوت مبعوث ہو تو اس کی نبوت پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا فرض ہوگا۔ جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا۔ تو اس صورت میں تمام ادیان پر غلبہ متصور نہیں ہوسکتا بلکہ حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان لانا اور آپؐ کی وحی پر ایمان لانا مغلوب ہوگا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ پر اور آپؐ کی وحی پر ایمان رکھتے ہوئے بھی اگر اس نبی اور اس کی وحی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہ ہوگی۔ کافروں میں شمار ہوگا۔ کیونکہ صاحب الزمان رسول یہی ہوگا۔ حضور ﷺ صاحب الزماں رسول نہ رہیں گے۔

۲...... ’’واذ اخذ اللّٰه میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به ولتنصرنه (آل عمران:۸۱)‘‘ ﴿یعنی جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور نبوت دوں پھر تمہارے پاس ایک وہ رسول آجائے جو تمہاری کتابوں اور وحیوں کی تصدیق کرنے والا ہوگا یعنی اگر تم اس کا زمانہ پاؤ تو تم سب ضرور ضرور اس رسول پر ایمان لانا اور ان کی مدد فرض سمجھنا۔﴾

اس سے بکمال وضاحت ظاہر ہے کہ اس رسول مصدق کی بعثت سب نبیوں سے آخر میں ہوگی اور وہ آنحضرت ﷺ ہیں۔

۳...... ’’وما ارسلناك الا کافة للناس بشیرا ونذیرا (سبا:۲۸)‘‘ ﴿ہم نے تم کو تمام دنیا کے انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔﴾

۴...... ’’قل یایھا الناس انی رسول اللّٰه الیکم جمیعاء (اعراف:۱۵۸)‘‘ ﴿فرمادیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں۔﴾

نوٹ! یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضورﷺ بغیر استثناء تمام انسانوں کی طرف رسولﷺ ہوکر تشریف لائے ہیں۔ جیسا کہ خود حضورﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ انا رسول من ادرکت حیا ومن یولد بعدی!

(کنزل العمال ج۱۱ص۴۰۴، حدیث نمبر ۳۱۸۸۵، وخصائص کبریٰ ج۲ص ۱۸۸)

پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ قیامت تک آپؐ ہی صاحب الزمان رسول ہیں۔ بالفرض اگر آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہوتو حضورﷺ کافۂ ناس کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزمان رسول نہیں ہوسکتے۔ بلکہ براہ راست مستقل طور پر اسی نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کو اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہوگا۔ ورنہ نجات ممکن نہیں اور حضورﷺ کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہوگا۔

۵...... ’’وما ارسلنک الا رحمة للعالمین (انبیاء:۱۰۷)‘‘ ﴿میں نے تم کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔﴾

نوٹ! یعنی حضورﷺ پر ایمان لانا تمام جہان والوں کی نجات کے لئے کافی ہے۔ پس اگر بالفرض آپؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہوتو آپؐ کی امت کو اس پر اور اس کی وحی پر ایمان فرض ہوگا اور اگر آنحضرتﷺ پر ایمان کامل رکھتے ہوئے بھی اس کی نبوت اور اس کی وحی پر ایمان نہ لائے تو نجات نہ ہوگی اور یہ رحمتہ للعالمین کے منافی ہے کہ اب آپؐ پر مستقلاً ایمان لانا کافی نہیں۔ آپؐ صاحب الزمان رسول نہیں رہے۔

۶...... ’’الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (مائدہ:۳)‘‘ ﴿آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا۔﴾

نوٹ! گو ہر نبی کا دین اپنے اپنے زمانہ کے اعتبار سے کافی تھا۔ مگر ہر نبی بعد کو مبعوث ہونے والے اپنی نبوت اور اپنی وحیوں پر ایمان لانے کو دین میں اضافہ کر کے دین کی تکمیل کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ حضورﷺ مبعوث ہوئے اور آپؐ کی بعثت سے آپؐ کی وحیوں کے نزول کے اختتام پر دین کا اکمال کر دیا کہ آپؐ کی نبوت اور وحیوں پر ایمان لانا تمام نبیوں کی نبوتوں اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کو مشتمل ہے۔ اسی لئے اس کے بعد ’’واتممت علیکم نعمتی‘‘ فرمایا نہ ’’فیکم‘‘ یعنی نعمت نبوت کو میں نے تم پر تمام کر دیا۔ لہٰذا دین کے

اکمال اور نعمت نبوت کے اتمام کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں مل سکتا کہ جس کی نبوت اور وحی پر ایمان لایا جائے۔ ورنہ دین کامل نہ ہوگا اور نہ نعمت نبوت کا اتمام ہوگا۔ کیونکہ اس کے بعد ایک نبی کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اور اضافہ ہوگا۔ جو دین کا اعلیٰ رکن ہوگا۔ اسی وجہ سے ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا کہ اے امیرالمومنین قرآن کی یہ آیت اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے (رواہ البخاری ج۲ص۶۶۲، باب الیوم اکملت لکم دینکم) اور حضورﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ۸۱ دن زندہ رہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی حکم حلال وحرام نازل نہیں ہوا۔

۷...... ’’تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا (فرقان:۱)‘‘ ﴿مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ محمدﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا تاکہ تمام ہی عالم والوں کے لئے نذیر بنے۔﴾

۸...... ’’وماھو الاذکر للعالمین (ص:۸۷)‘‘ ﴿نہیں یہ قرآن مگر تمام جہان والوں کے لئے تذکیر ہے۔﴾

۹...... ’’اوحی الیّ ھذا القرآن لا نذرکم بہ ومن بلغ (انعام:۱۹)‘‘ ﴿میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ میں تم کو اور جن کو بھی یہ قرآن کریم پہنچے ڈراؤں۔﴾

نوٹ! یہ تینوں آیتیں صاف ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حضورﷺ ہی تمام جہان کے انسانوں کے لئے جن کو قرآن کے نزول کی خبر پہنچے نذیر ہیں اور سب کے لئے یہی قرآن حجت ہے۔ اب حضورﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔ قیامت تک تمام انسانوں کے لئے حضورﷺ ہی نبی ہیں اور حضورﷺ ہی کی شریعت ہے۔

۱۰...... ’’وان تطیعوہ تھتدوا (نور:۵٤)‘‘ ﴿اگر محمدﷺ کی اطاعت کرو گے تو بس نجات اور ہدایت پاجاؤ گے۔﴾

نوٹ! یہ آیت ختم نبوت پر صاف دلیل ہے کیونکہ اس آیت میں صرف حضورﷺ کی اطاعت کو مدار نجات فرمایا ہے۔ اگر حضورﷺ کے بعد کوئی نبی مقرر ہوکر آئے تو اس وقت حضورﷺ کی اطاعت مدار نجات نہ ہوگی۔ بلکہ نبی جدید صاحب الزمان کی اطاعت میں نجات ہوگی۔ یعنی جب تک اس نبی اور اس کی وحی پر ایمان نہ لائے گا۔ باوجود کمال اتباع حضورﷺ کے بھی نجات نہ ہوگی۔

۱۱...... ’’یاایھاالذین امنوا امنو باللّٰہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علی رسولہ والکتاب انزل من قبل (نساء:۱۳۶)‘‘ ﴿اے ایمان لانے والو! ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد ﷺ پر اور اس کتاب پر جس کو اپنے رسول پر نازل کیا ہے اور ان کتابوں پر جو ان سے پہلے نازل کی گئیں۔﴾

نوٹ! یہ آیت بڑی وضاحت سے ثابت کر رہی ہے کہ ہم کو صرف حضور ﷺ کے نبوت اور آپ ﷺ کی وحی اور آپ ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ اگر بالفرض حضور ﷺ کی بعد کوئی بعہدہ نبوت مشرف کیا جاتا تو ضرور تھا کہ قرآن کریم اس کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کی بھی تاکید فرماتا۔ معلوم ہوا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔

۱۲...... ’’والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون ۰ اولئک علیٰ ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون (بقرہ:۴،۵)‘‘ ﴿جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپؐ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپؐ سے پہلے نازل کی گئی اور دن آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔﴾

۱۳...... ’’لکن الراسخون فی العلم منھم ولمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (نساء:۱۶۲)‘‘ ﴿لیکن ان میں سے راسخ فی العلم اور ایمان لانے والے لوگ ایمان لاتے ہیں۔ اس وحی پر جو آپ ﷺ پر نازل ہوئی اور جو آپؐ سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئی۔﴾

نوٹ! یہ دونوں آیتیں ختم نبوت پر صاف طور سے اعلان کر رہی ہیں بلکہ قرآن کریم میں سینکڑوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں۔ جن میں ماقبل کے نبیوں کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان رکھنے کے لئے حکم فرمایا گیا۔ لیکن مابعد کے نبیوں کا ذکر بھی نہیں آیا۔ ان دو آیتوں میں صرف حضور ﷺ کی وحی اور حضور ﷺ سے پہلے نبیوں کی وحی پر ایمان لانے کو کافی اور مدار نجات فرمایا گیا ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی بنایا جائے اس کی وحی پر بھی ایمان لانا مدار نجات ہوگا۔ حالانکہ قرآن کریم کے یہ احکام اور وعدے کبھی منسوخ نہیں ہو سکتے۔

۱۴...... ’’اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتّبعوا من دونہ اولیاء

(اعراف:۳) ’’﴿اتباع کرو اس وحی کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور نہ اتباع کرو اس کے سوا کسی اور رفیقوں کا۔﴾

نوٹ! یہ آیت کریمہ صاف طور سے اعلان کر رہی ہے کہ صرف حضورﷺ ہی کی وحی کا اتباع اہل عالم کے لئے فرض ہے اور اس وحی کے علاوہ اور کسی وحی کا اتباع جائز نہیں۔ پس اگر آپؐ کے بعد بھی کوئی وحی نبوت خدا کی طرف سے آنے والی تھی تو اس کی اتباع سے کیوں روکا جاتا ہے اور پھر اس وحی کے نازل کرنے اور نبی کے دنیا میں بھیجنے سے کیا فائدہ ہے۔

۱۵...... ’’ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم ۰ وساء ت مصیراً (النساء:۱۱۵) ’’﴿ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد جو کوئی رسول اللہﷺ کے خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستہ کے علاوہ غیر کی پیروی کرے ہم اس کو متوجہ کریں گے جدھر متوجہ ہوا اور دوزخ میں اس کو ڈالیں گے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے۔﴾

نوٹ! اس آیت میں خداوند عالم تمام اہل عالم کو سبیل مؤمنین پر چلنے کی ہدایت فرماتے ہیں اور سبیل مؤمنین سے ہٹنے پر عذاب جہنم کی سخت وعید فرماتے ہیں۔ اگر حضورﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو وہ بھی اپنی اطاعت نہیں کرا سکتا بلکہ سبیل مؤمنین کا اتباع کرنا اس پر فرض ہوگا اور یہ نبوت کے خلاف ہے۔’’ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله (نساء:٦٤) ‘‘اور اس کی بعثت محض بے کار۔

۱۶...... ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (حجر:۹) ‘‘﴿تحقیق ہم نے قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔﴾

نوٹ! خداوند عالم نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود قرآن کریم کی حفاظت فرمائیں گے۔ یعنی محرفین کی تحریف اور متغیرین کے تغیر سے اس کو بچائے رکھیں گے۔ قیامت تک کوئی شخص اس میں ایک حرف اور ایک نقطہ کی بھی کمی زیادتی نہیں کر سکتا اور نیز اس کے احکام کو بھی قائم اور برقرار رکھیں گے۔ اس کے بعد کوئی شریعت نہیں جو اس کو منسوخ کر دے۔ غرض قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضورﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ صاحب شریعت جدیدہ اور نہ ایسا نبی جو کتاب سابق کے متغیر اور محرف اور اصل تعلیم مٹ جانے کے بعد شریعت سابقہ کی وحی کر کے اسی شریعت و کتاب سابق کی اقامت کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے۔

تنبیہ! یہ سولہ آیتیں بطور اختصار کے ختم نبوت کے ثبوت اور تائید میں پیش کر دی گئیں ورنہ قرآن کریم میں سو (۱۰۰) سے زیادہ آیتیں ختم نبوت پر واضح طور پر دلالت کرنے والی موجود ہیں۔

لفظ خاتم النبیین کی لغوی تحقیق کتب لغت سے

(مفردات القرآن امام راغب اصفہانیؒ کے ص۱۴۲) میں ہے۔"وخاتم النبیین لا نه ختم النبوة ای تممها بمجیئه" ﴿حضور ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا ہے کہ آپؐ نے نبوت کو ختم کر دیا ہے۔یعنی آپؐ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمایا۔﴾

۲...... صحاح جوہری میں ہے کہ والخاتم والخاتم بکسر التأ وفتحها والخیتام والخاتام کله بمعنیً والجمع الخواتیم وخاتمة الشئی آخره ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیهم السلام " ﴿خاتم ت کی زیر کے ساتھ اور خاتم ت کی زبر کے ساتھ اور خیتام اور خاتام سب کے ایک ہی معنی ہیں اور خواتیم جمع آتی ہے اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں اور اسی معنی سے محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔﴾

۳...... (کلیات ابی البقاص۳۱۹) میں ہے۔"وتسمیة نبینا خاتم الانبیاء لان الخاتم اخر القوم قال الله تعالیٰ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین" ﴿ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء اس لئے رکھا ہے کہ خاتم آخرقوم کو کہتے ہیں۔قول الله تعالیٰ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین! کے یہی معنی ہیں۔﴾

۴...... المحکم لابن السیده میں ہے۔"وخاتم کل شئی وخاتمته عاقبته واخره" ﴿خاتم اور خاتمة ہر شے کے انجام اور آخر کو کہتے ہیں۔﴾

(منقول از لسان العرب ج۴ص۲۵)

۵...... تہذیب الازہری میں ہے۔"والخاتم والخاتم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل العزیز ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین...... ازلسان العرب ج ٤ ص ٢٥ " ﴿خاتم اور خاتم نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہیں اور قرآن میں آیت خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین یعنی سب نبیوں میں آخری نبی کے ہیں۔﴾

۶...... (لسان العرب ج۴ص۲۵) میں ہے۔"خاتمهم وخاتمهم اٰخرهم عن اللحیانی ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام "

﴿خاتم القوم اور خاتم القوم ت کے زیراورزبردونوں کے ساتھ آخرقوم کے ہیں یہ معنی لحیانی سے نقل کئے ہیں اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔﴾

۷...... (تاج العروس شرح قاموس ج۱۶ص۱۹۱) میں ہے۔ ’’عن اللحیانی ومن اسمائه علیه السلام الخاتم والخاتم وهو الذی ختم النبوة بمجیئه ‘‘ ﴿حضور ﷺ کے اسماء میں سے الخاتم اور الخاتم بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا ہو۔﴾

۸...... (قاموس المحیط ج۴ص۱۰۴) میں ہے ’’الخاتم من کل شئی عاقبته واخرته کخاتمته واخر القوم کالخاتم ‘‘ ﴿خاتم بالکسر کے معنی انجام وآخرت ہر شئے مثل خاتمہ کے اور آخرقوم کے ہیں۔ مثل خاتم بالفتح کے۔﴾

اوراس کی شرح (تاج العروس ج۱۶ص۱۹۰) میں ہے۔ ’’الخاتم اخر القوم کالخاتم ومنه قوله تعالیٰ وخاتم النبیین ای اخرهم ‘‘ ﴿یعنی خاتم اور خاتم کے معنی آخرقوم کے ہیں اوراسی سے خاتم النبیین ہے یعنی آخرنبیوں کے۔﴾

۹...... (مجمع البحار الانوار ج۲ص۱۵) میں ہے ’’الخاتم والخاتم من اسمائه ﷺ بالفتح اسم ای آخرهم وبالکسر اسم فاعل ‘‘ ﴿خاتم اور خاتم حضور ﷺ کے ناموں میں سے ہیں۔ زبر کے ساتھ اسم ہے۔ آخر کے معنی ہیں اورزیر کے ساتھ اسم فاعل ہے۔ یعنی ختم کرنے والا۔﴾

اور (ج۲ص۱۵) میں ہے ’’خاتم النبوة بکسرة التاء ای فاعل الختم وهو الا تمام وبفتحها بمعنی الطابع ای شئی یدل علی انه لا نبی بعده ‘‘ ﴿خاتم النبوۃ ت کی زیر کے ساتھ ختم اور تمام کرنے والا اور زبر کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ وہ شئے جو اس پر دلالت کرے کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

۱۰...... ’’خاتمة الشئ اٰخره ومحمد خاتم الانبیاء بالفتح صلوات اللّٰه علیه وعلیهم اجمعین (صراح:۴۶۷) ‘‘ ﴿خاتمة الشئ کے معنی آخرشئے کے ہیں اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء بالفتح کے بھی یہی معنی ہیں۔ تلك عشرة کاملة!﴾

تنبیہ! خلاصہ یہ ہے کہ معتبر کتب لغات سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ لفظ خاتم کے زبر اور زیر دونوں کے ساتھ ایک ہی معنی ہیں اور جب کبھی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو لغت عرب میں اس کے معنی آخر کے ہی ہوتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں آتے اور لغت

عرب میں لفظ خاتم اور خاتم کا زبر اور زیر دونوں کے ساتھ اکثر اور زیادہ تر پانچ معنے میں استعمال ہے تین معنی مشترک ہیں۔

۱...... آخر قوم یہ ہمیشہ جماعت کی طرف مضاف ہوگا۔

۲...... انگشتری جیسے خاتم ذهب، خاتم ذهباً اس کا مضاف الیہ ہمیشہ ہمیشہ تمیز ہوگا۔ اگر اضافت نہ ہو تو من سے استعمال ہوگا۔ ولو خاتماً من حديد اور اضافت لامیہ میں مفرد مفرد کی طرف اور جمع جمع کی طرف مضاف ہوگا۔ کخاتم زيد وخواتيم قوم ورنہ لام کا اظہار ضروری ہوگا رفعاً للالتباس انه كالخاتم للقوم لا خاتم قوم وخاتم الخلفاء!

۳...... اسم آله ما يختم به وہ جس سے مہر لگائی جائے یعنی لوہے یا پیتل یا پتھر وغیرہ کی چیز جس پر نام وغیرہ کندہ کئے جاتے ہیں یعنی مہر۔

(لسان العرب ج۴ ص۲۴، تاج العروس ج۱۶ ص۱۸۹، منتہی الارب ج۱ ص۳۵۹)

۴...... اور خاتم زیر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ کسی چیز کو ختم کرنے والا۔

۵...... خاتم زبر کے ساتھ مہر کا نقش جو کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے۔ (لسان العرب ج۴ ص۲۴ وغیرہ) پس آیت خاتم النبیین میں دوسرے اور پانچویں معنی تو کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتے اور پہلے معنی ہر دو قرأت پر صحیح اور درست ہیں اور چوتھے معنی صرف خاتم بالکسر کے ساتھ مخصوص ہیں اور تیسرے معنی حقیقت کے اعتبار سے تو مراد ہو ہی نہیں سکتے اور باجماع علمائے لغت جب تک حقیقی معنی درست ہو سکیں اس وقت تک مجاز کو اختیار کرنا باطل ہے۔ اگر مجازی معنی ہی لیئے جائیں تو یہ معنی ہوں گے کہ حضور ﷺ انبیاء علیہم السلام پر مہر ہیں۔ جس کا مطلب پہلے معنی کے علاوہ کچھ نہیں۔ کیونکہ عرب میں الختم یعنی مہر لگانے کے معنی کسی چیز کو بند کر دینا اور روک دینے کے ہیں۔

عام محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے فلاں چیز پر مہر کر دی قرآن کریم میں ہے۔ ”ختم الله على قلوبهم (بقرہ:۷)“ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی۔ یعنی اب قلوب میں ایمان نہ داخل ہوگا اور متنبیؔ کہتا ہے۔

اروح وقد ختمت على فؤادي

بحبك ان الا يحل به سواك

﴿میں تیرے یہاں سے اس طرح جارہا ہوں کہ تو نے میرے قلب پر اپنی محبت سے مہر لگادی ہے تاکہ اس میں تیرے سوا کوئی داخل نہ ہوسکے۔﴾ پس خاتم النبیین ﷺ کے وہ نئے معنے جو مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص۹۷، خزائن ج۲۲ ص۱۰۰) کے حاشیہ میں اور (ص۲۷، خزائن ج۲۲ ص۲۹) میں بیان کئے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ''آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔'' محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم کے بھی یہ معنی ہوں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم الاولاد کے معنی یہ ہوں کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے اور ختم اللہ علی قلوبھم کے معنی بالکل مہمل ہوں۔ غرض جو معنی مرزا قادیانی نے اختراع کئے عرب[۱] میں ہرگز ہرگز مستعمل نہیں خود مرزا قادیانی کا وسوسہ ہے اور بس اور نیز خود مرزا قادیانی (تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص۴۷۹) میں لکھتے ہیں کہ: ''میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔'' (براہین حصہ۵ ص۸۶، خزائن ج۲۱ ص۱۱۳، مضمون واحد) ٹھیک اسی طرح خاتم النبیین ﷺ کے معنی ہیں کہ حضور ﷺ آخرالانبیاء ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا اور (ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۱) میں ہے۔ ''ماکان محمد ابااحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔''

آئمہ تفسیر کی تفاسیر سے ختم نبوت کی تحقیق

۱...... تفسیر (ابن جریر ج۲۲ ص۱۶) زیر آیت ما کان محمد میں ہے۔ ''ولکنہ رسول اللہ وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیھا فلا تفتح لاحد بعدہ الی قیام الساعۃ'' ﴿لیکن آپ اللہ کے رسول ﷺ اور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی وہ شخص جس نے نبوت کو ختم کردیا اور اس پر مہر لگادی پس وہ قیامت تک آپؐ کے بعد کسی کے لئے نہ کھولی جائے گی۔﴾

---

[۱] خبردار کوئی قادیانی عجمیوں کے دستور سے دھوکا نہ دے دے کہ حضور ﷺ نے جب عجمیوں کی طرف تبلیغی خطوط روانہ فرنے کا ارادہ فرمایا تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ اعاجم جس خط پر مہر نہ لگی ہو اس کو نہیں پڑھتے ......الخ! یہ عجمیوں کا دستور تھا۔ عربیت میں قابل حجت نہیں۔

(بخاری شریف ج۲ ص۸۷۳ باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ)

۲...... تفسیر (ابن کثیر ج٦ص ۳۸۱) زیر آیت ایضاً میں ہے۔’’فهـــذه الاية نـص فـي انـه لانبي بعده واذاكان لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولىٰ والاخـرىٰ لان مـقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولا يـنـعـكس وبـذلك وردت الاحـاديـث الـمتواترة عن رسول الله من حديث جـماعة من الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم ‘‘﴿یہ آیت اس بات میں نص صریح ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور جب کوئی نبی نہ ہوگا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا۔ کیونکہ رسالت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے خاص ہے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں اور ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے منقول ہوکر وارد ہوئے ہیں۔﴾

۳...... تفسیر (کشاف ج۳ص ۵۴۴،۵۴۵) زیر آیت ایضاً میں ہے۔’’خـــاتـم بـفـتـح التاء بمعنى الطابع وبكسرها بمعنى الطابع وفاعل الختم وتقويه قرأة عبدالله بـن مسعودؓ ولكن نبياً ختم النبيين فان قلت كيف كان آخرا لانبيأ وعيسىٰ عليه السلام ينزل فى آخرالزمان قلت معنى كونه آخرالانبيأ انه لا يـنـبـئـا احد بعده وعيسىٰ ممن نبي قبله ‘‘﴿خاتم کے زبر کے ساتھ بمعنی آلہ مہر اور زیر کے ساتھ بمعنی مہر کرنے والا اور ختم کرنے والا اور اس معنی کی تقویت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ولكن نبيا ختم النبيين کرتی ہے۔ پس اگر تم یہ کہو کہ حضور ﷺ آخرالانبیاء کس طرح ہوسکتے ہیں۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو میں کہوں گا کہ آخرالانبیاء کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔﴾

۴...... تفسیر (کبیر ج۲۵ص ۲۱۴) زیر آیت ایضاً میں بھی اس مضمون کی تائید ہے۔

۵...... تفسیر (ابوالسعود ج۷ص ۱۰۶) زیر آیت ایضاً میں بھی یہی مضمون ہے۔ ’’ولا يـقـدح فيـه نـزول عيسـىٰ بـعـده عـليـه السلام لان معنى كونه خاتم الـنبيـيـن انـه لا يـنباء احد بعده وعيسىٰ ممن نبي قبله ‘‘﴿حضور ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔﴾

۶...... (تفسیر مدارک التنزیل ج۳ص۲۳۴) زیر آیت ماکان محمد......الخ! میں ہے۔’’خاتم النبیین بفتح التاء عاصم بمعنی الطابع ای اخرهم یعنی لا ینبأ احد بعده وعیسیٰ علیه السلام ممن نبی قبله...... وغیره بکسر التاء بمعنی الطابع وفاعل الختم و تقویه قرأة عبدالله بن مسعودؓ ‘‘﴿خاتم النبیین عاصم کی قرأۃ میں ت کے زبر کے ساتھ بمعنی آلہ مہر جس سے مراد آخر ہے یعنی آپؐ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام آپؐ سے پہلے نبی بنائے گئے۔ اس لئے ان کے نزول سے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا اور عاصم کے علاوہ سب قاریوں کے نزدیک ت کے زبر کے ساتھ یعنی مہر کرنے والا اور ختم کرنے والا اور اس کی تائید حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت بھی کرتی ہے۔﴾

۷...... (تفسیر خازن ج۵ص۲۱۸) زیر آیت ایضاً میں ہے۔’’خاتم النبیین ختم الله به النبوة فلا نبوة بعده ای ولا معه ‘‘﴿خاتم النبیین یعنی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ساتھ نبوت کو ختم کردیا۔ پس نہ آپؐ کے بعد نبوت ہے اور نہ آپؐ کے ساتھ کسی کو حاصل۔﴾

۸...... (زرقانی شرح مواہب لدنیہ ج۵ص۲۶۷) میں ہے۔’’ومنها انه خاتم الانبیاء والمرسلین کماقال تعالیٰ ولکن رسول الله وخاتم النبیین ای اخرهم الذی ختمهم اوختموابه علیٰ قرأة عاصم بالفتح...... قیل من لا نبی بعده یکون اشفق علیٰ امته وهو کوالد لو لدلیس له غیره ولا یقدح نزول عیسیٰ علیه السلام بعده لا نه یکون علی دینه مع ان المرادانه اٰخر من نبی ‘‘﴿اور آنحضرتﷺ کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ آپؐ سب انبیاء اور رسل کے ختم کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولکن رسول الله وخاتم النبیین یعنی آخر النبیین جس نے انبیاء کو ختم کیا یا عاصم کی قراۃ کی رو سے جو زبر کے ساتھ ہے یہ معنی ہیں کہ جس پر سب انبیاء ختم کئے گئے...... کہا جاتا ہے کہ جس نبی کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو وہ اپنی امت پر بہت زیادہ شفیق ہوگا اور وہ اس باپ کے مثل ہے کہ جس کی اولاد کی اس کے بعد کوئی نگرانی کرنے والا اور تربیت کرنے والا نہ ہو اور حضورﷺ کے بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے آپؐ کے دین پر ہوں گے۔ علاوہ اس کے ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ سب سے آخر میں نبی بنا کر بھیجے گئے۔﴾

۹...... تفسیر (روح المعانی ج۲۲ص۳۲) زیر آیت ایضاً میں ہے۔’’الخاتم اسم اله ......مآله آخرالنبیین...... وخاتم بکسر التاء علی انه اسم فاعل ای الذی

ختم النبیین والمراد به آخرهم ایضاً...... والمراد بالنبی ماهوا عم من الرسول فیلزم من کونه ﷺ خاتم النبیین کونه خاتم المرسلین...... والمراد بکونه علیه الصلوة والسلام خاتمهم انقطاع حدوث وصف النبوة فی احد من الثقلین بعد تحلیه علیه الصلوٰة والسلام بها فی هذه النشأة ولا یقدح فی ذلك ما اجمعت الامة علیه واشتهرت فیه الاخبار ولعلهابلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق به الکتاب علی قول ووجب الایمان به واکفر منکره کالفلا سفة من نزول عیسیٰ علیه السلام اٰخر الزمان لانه کان نبیاً قبل تحلی نبینا ﷺ بالنبوة فی هذه النشاء ة ’’﴿خاتم ت کے زبر کے ساتھ اسم آلہ ہے......جس کا مآل آخرالنبیین ﷺ ہے اور خاتم ت کی زیر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ یعنی وہ نبی جس نے نبیوں کو ختم کر دیا اور اس سے مراد بھی آخرالنبیین ہے اور نبی رسول سے عام ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا خاتم المرسلین ہونے کو لازم ہے اور حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ ؐ کے اس عالم میں وصف نبوت کے ساتھ متصف ہونے کے بعد وصف نبوت کا پیدا ہونا بالکل منقطع ہو گیا۔ جن وانس میں سے کسی کو اب یہ وصف نبوت عطا نہ کیا جائے گا اور یہ مسئلہ ختم نبوت اس عقیدے کے ہرگز خلاف نہیں جس پر امت نے اجماع کیا ہے اور جس میں احادیث شہرت کو پہنچی ہوئی ہیں۔ شاید درجہ تواتر معنوی کو پہنچ جائیں اور جس پر قرآن نے ایک قول کی بناء پر تصریح کی ہے اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اسکے منکر مثلاً فلاسفہ کو کافر سمجھا گیا ہے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخرزمانہ میں نازل ہونا کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کے اس عالم میں نبوت ملنے سے پہلے وصف نبوت کے ساتھ متصف ہو چکے تھے۔﴾

۱۰...... اور تفسیر (درمنثور ج۵ ص۲۰۴) زیر آیت ایضاً میں صحابہؓ اور تابعینؒ اور ائمہ مفسرین کے اقوال کو جمع کر کے آیت مذکور کی تفسیر وہی قرار دی ہے۔ جو مذکور ہو چکی کہ آنحضرت ﷺ آخرالنبیین ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ تلك عشرة کاملة!

نوٹ! یہ اختصاراً دس تفسیروں کے حوالے پیش کئے گئے اور صرف چند مشہور اور مستند مفسرین کے اقوال ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں۔ ورنہ متقدمین اور متاخرین علماء کی جس کی تفسیر کو دیکھو گے یہی مضمون پاؤ گے اور سب نے اسی مضمون کو واضح بیان فرمایا ہے۔

غرض آخرالانبیاء اور خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ جیسے خود رسول اکرم ﷺ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: ’’اطمئن یاعم فانك خاتم المهاجرین فی الهجرة کما اناخاتم النبیین فی النبوة (کنز العمال ج ۱۱ ص ۶۹۹ حدیث نمبر ۳۳۳۸۷ وفی روایة عن سهل بن الساعدیؓ قدختم بك الهجرة کما ختم بی النبیون رواه الطبرانی ۰ ج ۶ ص ۱۵۴ حدیث ۵۸۲۸ وابونعیم وابو یعلی وابن عساکر وابن النجار) ‘‘یعنی اطمینان رکھا اے چچا آپ خاتم المہاجرین ہو ہجرت میں، جیسے میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں ہجرت آپ پر ختم ہوگئی۔ جیسے نبوت مجھ پر ختم ہوگئی۔ کیا کوئی ذی عقل اس کے یہ معنی سمجھ سکتا ہے کہ تمام مہاجرین اس وقت تک مر چکے تھے کوئی باقی نہ رہا تھا بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ آخر المهاجرین ہیں۔ آپ کے بعد مکہ سے کوئی ہجرت نہ کرے گا اور وصف ہجرت مکہ سے کوئی موصوف نہ ہوگا کہ لا هجرة بعد الفتح یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت مکہ سے نہ ہوگی یا مثلاً کوئی شخص کہے فلان خاتم الاولاد کیا کوئی عقلمند اس کے یہ معنی سمجھے گا کہ اس کی سب اولادیں مر گئیں۔ صرف یہ ایک باقی رہ گیا بلکہ باتفاق اہل عربیت اور باجماع عقلاء دنیا اس کے یہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ یہ سب سے آخر میں پیدا ہوا اس کے بعد کسی بچہ کی ولادت نہیں ہوئی۔‘‘ مثل ذلك آخرالفاتحین ۰ آخر المجالسین ۰ آخر الخلفاء ۰ آخر القضاة ‘‘ وغیرہ وغیرہ غرض ان سب میں انقطاع وصف ہوتا ہے نہ انقطاع ذات خواہ حقیقتاً جیسے کلام الٰہی میں خواہ مبالغۃً جیسے کلام شعراء میں خواہ ادّعاءً جیسے مواقعہ حسن ظن میں اور اس طرح آخر باعتبار مرتبہ بھی حقیقتاً یا مبالغۃً یا ادّعاء اور نیز خود مرزا قادیانی نے (تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹، براہین حصہ پنجم ص ۸۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۳) میں اس معنی کی تصریح کی ہے جو پہلے عرض کر چکا۔ چنانچہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آدم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا من محمد! محمدؐ کون ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا آخر ولدك من الانبیاء (کنزالعمال ج ۱۱ ص ۴۵۵ حدیث ۳۲۱۳۹) اور حضور ﷺ نے فرمایا آخرهم فی البعث (کنز العمال ج ۱۱ ص ۴۵۲ حدیث ۳۲۱۲۶) یعنی میں بعثت میں سب نبیوں سے آخر ہوں۔ تفسیر (ابن کثیر ج ۶ ص ۳۴۲) اسی وجہ سے کشاف ابوالسعود مدارک شرح مواہب زرقانی روح المعانی وغیرہ وغیرہ تفاسیر میں ہے معنے کونه آخر الانبیاء انه لا ینبأ احد بعده وعیسیٰ ممن نبی قبله! یعنی آخرالانبیاء ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضور ﷺ

کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو منصب نبوت پہلے عطا کیا جا چکا ہے بے شک حضور ﷺ آخرالانبیاء ہیں۔ آپ ؐ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر نہیں آ سکتا۔ نیا ہو یا پرانا اور نہ آپ ؐ کے بعد وحی نبوت ہو سکتی ہے خواہ نئے احکام نازل ہوں خواہ شریعت اسلام ہی کے مطابق دوبارہ شریعت نازل ہو اور قیامت تک حضور ﷺ ہی صاحب الزمان رسول ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے کے نبی ہیں جو اپنے زمانہ میں منصب نبوت کی ڈیوٹی پر قائم تھے اور ان کی بعثت اپنے زمانہ میں بھی صرف بنی اسرائیل کی طرف تھی نہ تمام عالم کی طرف جیسا کہ آیہ کریمہ ’’رسولا الیٰ بنی اسرائیل (آل عمران:۴۹)‘‘ سے ظاہر ہے۔ لیکن حضور ﷺ کی بعثت کافہ عامہ سے ان کی یہ ڈیوٹی بھی ختم ہوگئی۔ اب آخر زمانہ میں ان کا نزول فرمانا بحیثیت نبوت یعنی نبی ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا یعنی امت محمدی ﷺ کی طرف رسول بن کر تشریف نہ لائیں گے گو وہ عنداللہ بعد نزول بھی ویسے ہی اولوالعزم نبی ہوں گے۔ جیسے قبل رفع اور قبل نزول تھے۔ بلکہ بحیثیت امامت اور خلافت تشریف لائیں گے اور اسی شریعت کے پابند ہوں گے۔ ’’ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسیٰ بن مریم)‘‘

’’فی حدیث ابن عساکر الا ان ابن مریم لیس بینی وبینہ نبی ولا رسول الا انہ خلیفتی فی امتی من بعدی (فتاوی ابن حجر مکی ص ۱۵۴)‘‘ یعنی ابن عساکر کی حدیث میں ہے کہ ابن مریم اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا۔ لیکن وہ میری امت میں میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔ لیکن یہ بات اچھی طرح یاد رہے کہ اس کے یہ معنی نہیں کہ اس وقت نبوت سے معزول ہو جائیں گے۔ بلکہ آپ کا اس وقت اس امت میں تشریف لانا بالکل ایسا ہوگا جیسے ایک صوبہ کا گورنر دوسرے صوبہ میں جہاں اس کا وطن ہے۔ بغرض زیارت والدین اور خبر گیری اہل وعیال جائے تو اگرچہ بحیثیت گورنری وہ اس وقت نہیں ہوتا اور اس کا اس صوبہ میں درود بحیثیت گورنر ہونے اس کے صوبہ کے نہ ہوگا۔ بلکہ وہاں کے قانون کی پابندی کرے گا۔ لیکن یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ گورنری سے معزول ہو گیا۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ کے نبی بعد نزول بھی ہوں گے یہ نہیں کہ وہ نبوت سے معزول ہوگئے۔ بلکہ اس وقت حضور ﷺ نبی صاحب الزمان کے زمانہ میں حضور ﷺ ہی کا اتباع کرنا ہوگا اور وحی شریعت گو لازم نبوت ہے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر وقت اور ہر آن اس

پر وحی شریعت نازل ہوتی ہے۔ اگر نازل نہ ہوتو وہ نبوت سے بھی علیحدہ ہوجائیں۔ ورنہ نبی پر جب وحی نازل ہوتو نبی ہوا اور جب وحی نہ ہوتو نبوت سے معزول۔ گویا بحالی اور معزولی کا سلسلہ برابر قائم رہے گا۔ اس ایجاد بندہ سے تو حضور ﷺ بھی کبھی عہدہ نبوت پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوتے ہوں گے۔ کیونکہ کتنی کتنی مدت تک جیسے قصہ افک میں ایک ماہ برابر، ابتداء وحی میں تین سال وحی کا آنا موقوف رہا تھا تو کیا حضور ﷺ بھی نبوت کے عہدہ سے معزول ہوجاتے ہوں گے؟۔ معاذ اللہ! بے شک عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وحی نبوت نہ لائیں گے۔ کیونکہ بحکم قرآنی ''اکملت لکم دینکم (مائدہ:۳)'' دین کامل ہے اور وحی نبوت کی حاجت نہیں بلاضرورت کام کرنا شان خداوندی کے خلاف ہے۔ اس سے قبل ان پر وحی نبوت نازل ہوچکی۔ نزول کے بعد ان پر وحی الہام ہوگی۔ نہ وحی نبوت۔ الغرض حضور ﷺ کی بعثت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کی طرف صاحب الزمان رسول تھے اور حضور ﷺ کی بعثت کافہ عامہ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب الزمان رسول نہیں رہے۔ قیامت تک حضور ﷺ ہی صاحب الزمان رسول ہیں۔ پس ہر قسم کا نبی جو منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز اور صاحب الزمان ہو حضور ﷺ کے بعد ہرگز نہیں ہوسکتا۔ باقی رہا مسیح بن مریم علیہ السلام کے آنے کا عقیدہ سو خود مرزا قادیانی موافق عقیدے مسلمانوں کے اس کو تواتر کا اوّل درجہ مان چکے ہیں۔ چنانچہ (ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰) میں لکھتے ہیں۔ ''مسیح بن مریم کے آنے کی پیشین گوئی ایک اوّل درجہ کی پیشین گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔'' انشاء اللہ اس کا ثبوت عقیدہ نمبر ۱۹ میں لکھوں گا۔

رسول اکرم ﷺ کی احادیث متواترہ سے ختم نبوت کا ثبوت کہ حضور ﷺ کے منصب نبوت کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ ہوگا

ا...... بخاری اور مسلم میں حدیث ہے۔ ''عن ابی ہریرۃؓ یحدث عن البنی ﷺ کانت بنواسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری ج۱ ص۴۹۱ باب ماذکرعن بنی اسرائیل، مسلم ج۲ ص۱۲۶ باب وجوب الوفاء ببعیة الخلیفة الاوّل فالاوّل)''

﴿ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کے بعد دوسرا نبی آتا تھا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی حضور ﷺ کے منصب کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ نہ آپؐ کے زمانہ حیات میں اور نہ بعد ممات، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔﴾

نوٹ! یہ حدیث بڑے زور سے اعلان کر رہی ہے کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی امت کے لئے کسی قسم کا بھی نبی نہ ہوگا اور آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطاء نہ ہوگا۔ تشریعی یا غیر تشریعی ظلی بروزی بھی، اگر بقول مرزائیوں کے کوئی نبی کی قسم ہے تو وہ یقیناً لا نبی بعدی کی نفی کے تحت میں داخل ہے اور اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اس امت میں ایسے انبیاء علیہم السلام بھی نہیں آسکتے جیسے انبیاء بنی اسرائیل جو شریعت مستقلہ لے کر نہ آتے تھے۔ بلکہ بنی اسرائیل کی سیاست یعنی توریت کے صحیح احکام کی پابندی کرانے کے لئے آتے تھے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری شرح صحیح بخاری ج۶ ص۳۶۰) میں لکھتے ہیں۔ ''تسوسهم الانبياء اى انهم كانوا اذاظهر فيهم فسادبعث الله لهم نبياً يقيم لهم امر هم ويزيل ماغيروا من احكام التوراة '' ﴿یعنی بنی اسرائیل میں جب فساد ظاہر ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی نبی بھیج دیتا تھا۔ جو ان کے امور کو درست کرے اور ان تحریفات کو دور کرے جو انہوں نے توریت میں کی ہیں۔﴾

۲...... (بخاری ج۱ ص۵۰۱ باب خاتم النبیین و مسلم ج۲ ص۲۴۸ باب ذکر کونہ ﷺ وخاتم النبیین) میں ہے۔ ''عن ابى هريرةؓ ان رسول الله ﷺ قال ان مثلى ومثل الانبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتاً فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة ۰ قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين ۰ وفى راوية اٰخر لمسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الا نبياء عليهم السلام وفى رواية فختم بى الانبياء وفى رواية مثلى ومثل الانبياء كمثل قصراحسن بنيانه وترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الاموضع تلك اللبنة لايعيبون غيرها فكنت اناسددت موضع تلك اللبنة ۰ فتم بى البنيان وختم بى الرسل (كنز العمال ج ۱۱ ص۴۵۳ حديث نمبر۳۲۱۲۷) ''

﴿ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور انبیاء سابقین کی ایسی مثال

ہے۔ جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور بہت خوبصورت اور عمدہ بنایا۔ مگر اس میں کسی زاویہ میں صرف ایک اینٹ کی کسر باقی تھی۔ لوگ اس میں گھومتے اور دیکھ دیکھ کر تعجب کرتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں اب قصر نبوت تمام ہوگیا اور مسلم کی ایک اور روایت میں یوں ہے پس وہ خالی اینٹ کی جگہ میں ہوں۔ میں آیا اور انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ میں نے پورا اور ختم کردیا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ مجھ پر ختم کردیا گیا۔﴾

نوٹ! حدیث کی اس تمثیل میں مکان سے مراد ایوان رسالت ونبوت ہے اور آنحضرت ﷺ سے پہلے جتنے انبیاء ہوچکے ہیں۔ ان سب کو اس ایوان کی اینٹوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور آنحضرت ﷺ کے اس عالم میں تشریف لانے سے پہلے ایوان نبوت ورسالت میں صرف ایک اینٹ کی کمی تھی جو آنحضرت ﷺ کی بابرکت بعثت سے پوری ہوگئی۔ اب ایوان نبوت میں کسی اینٹ کی گنجائش نہیں اور اب اس میں کسی دعویٰ کرنے والے کی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کا یہ دعویٰ ہی اس کے کذب کی بیّن دلیل ہے۔

اسی لئے (صحیح مسلم ج۱ ص۱۹۹ کتاب المساجد) میں ایک دوسری روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے منجملہ ان چھ کے یہ ہیں۔ وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبییون! یعنی مجھ سے پہلے نبی ایک ایک قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ لیکن مجھ کو تمام ہی خلق کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔ مگر افسوس آج کی کوشش ہے کہ اس فضیلت کو حضور ﷺ سے چھین کر کسی کاذب کے حوالہ کردیں۔

۳...... (ابوداؤد ج۲ ص۱۲۷ باب ذکر الفتن ودلائلها، ترمذی ج۲ ص۴۵ باب ماجاء لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون) میں ہے۔ ’’عن ثوبانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی (وبمعناه فی البخاری ج۱ ص۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، ج۲ ص۱۰۵۴ باب، وفی المسلم ج۲ ص۳۹۷ فصل فی قوله ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین قریباً من ثلاثین، وابی داؤد ج۲ ص۱۳۶ باب فی خبر ابن صیاد، عن ابی هریرةؓ)‘‘ ﴿حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔

میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہوسکتا اور اس حدیث کے معنی میں بخاری نے بھی مسلم اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد قریب تیس کے جھوٹے دجال مدعی نبوت پیدا ہوں گے۔

نوٹ! اس حدیث میں آپؐ کے بعد مدعی نبوت کو دجال وکذاب فرمایا ہے۔ کیا ایسی صاف صاف احادیث وارشادات نبویہ کے بعد بھی مسئلہ ختم نبوت کا کوئی پہلو خفا میں رہتا ہے؟۔

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری شرح صحیح بخاری ج۶ ص۴۵۵ باب علامات النبوة فی الاسلام) میں لکھتے ہیں۔ ’’ولیس المراد بالحدیث من ادعی النبوة مطلقاً فانهم لایحصون کثرة لکون غالبهم ینشألهم ذالك عن جنون وسوداء انما المراد من قامت له الشوکة (وکذافی عمدة القاری ج۷ ص۵۵۵ مصری)‘‘ یعنی اس حدیث میں مطلقاً مدعی نبوت مراد نہیں اس لئے کہ ایسے بے شمار ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بے بنیاد دعویٰ عموماً جنون [۱] اور سودائیت سے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں کا ذکر ہے وہ وہی ہیں۔ جن کی شوکت قائم ہوجائے۔ متبع زیادہ ہوں ان کا مذہب چلے اور فی امتی فرما کر یہ بھی بتلا دیا کہ وہ مدعی نبوت مراد ہیں۔ جو امتی بن کر اور امتی کہہ کر دعویٰ نبوت کریں گے۔

۴...... (بخاری ج۲ ص۶۳۳ باب غزوة تبوك وهی غزوة العسرة، مسلم ج۲ ص۲۷۸ باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ) میں ہے۔ ’’عن سعدؓ بن ابی وقاصؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لعلیؓ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لانبی بعدی ۰ وفی روایة المسلم انه لا نبوة بعدی ‘‘ حضور ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام سے نسبت تھی۔ مگر میری نبوت کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ مگر میری نبوت کے بعد نبوت نہیں ہے۔ لہٰذا ہارون کی طرح منصب نبوت میں شریک نہیں ہوسکتے۔

---

[۱] چنانچہ (تاریخ الخلفاء ص۴۰۹ طبع مکة المکرمہ) معتضد باللہ ابوالفتح کے ذکر میں ہے کہ مصر میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں آسمان پر بلایا جاتا ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور مجھ کو خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ عوام کی ایک کثیر جماعت نے اس کو مانا اور اس کے معتقد ہوگئے۔ مجلس قاضی میں اس سے توبہ لی گئی اس نے توبہ کرنے سے انکار کیا۔ قاضی نے بشرط صحت عقل قتل کا حکم دیا۔ لیکن اطباء کی ایک جماعت نے مختل العقل بتایا۔ لہٰذا اس کو بیمارستان میں بھیج دیا گیا۔

نوٹ! یہ حدیث بہت صفائی سے اعلان کررہی ہے کہ آپ ؐ کے منصب کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ کیا جائے گا۔ ماھیت نبوۃ منقطع ہوچکی آپ ؐ کے بعد کسی میں حقیقت نبوت نہیں پائی جاسکتی۔

۵...... ’’عن عقبة بن عامرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ بن الخطاب (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۹ باب مناقب ابی حفص عمر بن خطابؓ) ‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن الخطاب ہوتے۔﴾

نوٹ! لفظ لو عربی زبان میں اس لئے آتا ہے کہ شرط کے موجود نہ ہونے سے مشروط بھی موجود نہ ہو۔ یعنی چونکہ خداوند عالم نے مجھ کو خاتم النبیین کیا ہے۔ اب کسی کو میرے منصب کے بعد منصب نبوت نہیں مل سکتا۔ اسلئے عمرؓ نبی نہیں ہوسکتے۔ ورنہ عمرؓ اس منصب کے قابل ہیں۔ امت محمد یہ ﷺ کمالات نبوت سے اس قدر مالا مال ہے کہ تمام پہلی امتوں سے بہت آ گے ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن امم سابقہ ہمارا احترام کریں گی اور کہیں گی۔ ’’تقول الامم کادت ھذہ الامة ان تکونوا انبیاء کلھا (مسند ابوداود طیالسی ج ٤ ص ٤٣٢ حدیث نمبر ٢٨٣٤) ‘‘ ﴿یعنی یہ امت تو سب کے سب باعتبار کمالات نبوت انبیاء ہونے کے قریب ہیں۔﴾

لیکن چونکہ منصب نبوت منقطع ہو چکا تھا۔ لہٰذا کسی کو عہدہ نبوت نہیں ملا اور حضور ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت کا نہ ملنا حضور ﷺ کی شان کو بڑھاتا ہے کہ قیامت تک حضور ﷺ ہی صاحب الزمان رسول ﷺ ہیں اور امت کے لئے فخر ہے کہ آپ ؐ کی کمال اتباع میں سواء منصب نبوت وہبی کے سب ہی کمالات کسبیہ کو حاصل کرلیتا ہے جو اور کسی کی اتباع میں حاصل نہیں کرسکتا۔

٦...... ’’عن جبیر بن مطعمؓ ان النبی ﷺ قال...... انا العاقب الذی لیس بعدی نبی (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱ باب ماجاء تغیر الاسماء، وفی البخاری ج ۱ ص ۵۰۱ باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ، اناالعاقب وفی المسلم ج ۲ ص ۲٦۱ باب فی اسمائه ﷺ، لیس بعده نبی) ‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں عاقب ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور بخاری میں ہے کہ میں عاقب ہوں اور مسلم کی روایت یوں ہے کہ میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔﴾

۷...... ’’عن ابی امامۃؓ الباھلی عن النبیﷺ ...... انا اٰخر الانبیاء وانتم اٰخر الامم (ابن ماجه ص۲۹۷ باب فتنة الدجال فی حدیث طویل)‘‘
﴿حضورﷺ نے فرمایا میں آخرالانبیاء ہوں اور تم آخرالامم ہو۔﴾
نوٹ! اس حدیث میں کس وضاحت سے حضورﷺ نے اعلان فرمایا ہے کہ میں سب سے آخر نبی ہوں میرے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں ملے گا اور تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی اور امت نہ ہوگی۔ پس سلسلہ منصب نبوت ختم ہوگیا۔

۸...... ’’عن ابی هریرةؓ عن النبیﷺ فی قول الله عزوجل واذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنك ومن نوح الایة قال کنت اوّل النبیین فی الخلق واخرهم فی البعث (رواه ابن ابی حاتم وابن مردویه وابو نعیم فی الدلائل ص۴۲ حدیث نمبر۳، والدیلمی وابن عساکر وابن ابی شیبه وابن جریر وابن سعد، تفسیر ابن کثیر ج۶ ص۳۴۲، ودرمنثور ج۵ ص۱۸۴، کنزالعمال ج۱۱ ص۲۵۲ حدیث ۳۲۱۲۶)‘‘ ﴿ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے آیت اذاخذنا من النبیین میثاقهم کی تفسیر میں فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں باعتبار اصل خلقت کے تو پہلا نبی ہوں اور بعثت میں سب سے آخر میں ہوں۔﴾

۹...... ’’عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللهﷺ یااباذرؓ اوّل الانبیاء اٰدم واٰخرهم محمد (رواه ابن حبان فی صحیحه وتاریخه سنه ۱۰ه وابونعیم فی الحلیةوابن العساکر والحکیم الترمذی از کنز العمال ج۱۱ ص۴۸۰ حدیث نمبر۳۲۲۶۹)‘‘ ﴿ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللهﷺ نے فرمایا اے ابوذرؓ نبیوں میں سب سے پہلا نبی آدم علیہ السلام ہے اور سب سے آخری نبی محمدﷺ ہے۔﴾

۱۰...... ’’عن انسؓ رفعه ان الرسالة والنبوة قد انقطعت ولا نبی ولا رسول بعدی ولکن بقیت المبشرات قالو اما المبشرات قال رؤیا المسلمین جزء من اجزاء النبوة (اخرجه ابو یعلی فتح الباری شرح صحیح بخاری ج۱۲ ص۳۳۲ باب المبشرات)‘‘ ﴿انسؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی میرے بعد نہ کوئی نبی ہوسکتا ہے نہ رسول لیکن مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں۔ حضورﷺ نے فرمایا مسلمانوں کو خواب جو کہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہیں۔﴾

نوٹ! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبوت اور رسالت کی حقیقت منقطع ہوگئی اور نبوت کی حقیقت کے اجزاء میں سے ایک جز باقی ہے اس میں الہام وکشف تام وتعریفات مادون وحی نبوت سب داخل ہیں۔ کیونکہ وحی نبوت کے مقابلے میں یہ سب بمنزلہ خواب کے ہیں اور نیز الہام وغیرہ اکثر غنودگی کی حالت میں ہوتے ہیں اور باتفاق عقلاء تاوقت یہ کہ کسی شئے کی حقیقت کے تمام اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہوسکتی۔ صرف کسی ایک جز کے پائے جانے سے کل نہیں پایا جاسکتا۔ تلك عشرة كاملة!

تنبیہ! بوجہ اختصار میں نے دس حدیثیں پیش کی ہیں اور ایک حدیث صحیح مسلم نمبر۲ کے ضمن میں آ گئے ورنہ ختم نبوت میں چونسٹھ صحابہؓ سے تقریباً ۲۱۰ احادیث مروی ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت جزو ایمان اور کلمہ شہادت کا جزو ہے

۱...... حاکم نے (مستدرک ج۴ ص۲۲۴، ۲۲۵ حدیث نمبر۴۹۹۹ باب تبنی رسول اللہ ﷺ زید بن حارثہ) میں زید بن حارثہؓ سے روایت کیا ہے۔ ’’عن زيد بن حارثةؓ في قصة طويلة له حين جاء ت عشيرته يطلبونه من عندرسول اللهﷺ بعد ما اسلم فقالو اله امض معنا يازيد فقال ماريد برسول اللهﷺ بدلا ولا غيره احد فقالوا يامحمد انا معطوك بهذا الغلا م دياتٍ فسئل ماشئت فانا حاملوه اليك فقال اسا لكم ان تشهدوا ان له اله الا الله واني خاتم انبيائه ورسله وارسله معكم ‘‘ ﴿حضرت زید بن حارثہؓ اپنے اسلام لانے کا ایک طویل اور دلچسپ قصہ بیان فرما کر آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر مسلمان ہوگیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ مجھے کہا اے زید ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بدلہ میں کسی چیز کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ پھر انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سی دیتیں یعنی اموال دینے کو تیار ہیں۔ جو چاہیں فرمادیجئے ہم ادا کریں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں وہ یہ ہے شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی پوجا عبادت کے لائق نہیں اور میں سب نبیوں اور رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ کردوں گا۔﴾

نوٹ! دیکھئے آنحضرت ﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت میں داخل فرما کر ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔

۲...... ’’عن تمیم الداریؓ فی حدیث طویل فی سوال القبر فیقول المیت الاسلام دینی ومحمد نبیی وھو خاتم النبیین فیقولان له صدقت (رواہ ابن ابی الدنیا وابویعلی تفسیر درمنثور ج۶ ص۱۶۵)‘‘ ﴿حضرت تمیم داریؓ ایک طویل حدیث کے ذیل میں سوال قبر کے بارے میں روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ منکر نکیر کے جواب میں مسلمان کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔ منکر نکیر یہ سن کر یہ کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔﴾

نوٹ! اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا اس قدر اہم جزو ہے کہ قبر کے مختصر سے جواب میں بھی اس کی شہادت دی جاتی ہے۔ خود مرزا محمود قادیانی نے (فہرست حقیقت النبوۃ ص۲۵۲) میں لکھا ہے کہ ’’ہم آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کو جزو ایمان قرار دیتے ہیں۔‘‘

مرزا قادیانی کا قبل دعویٰ نبوت کے خود بروئے قرآن وحدیث یہی عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ آخرالانبیاء ہیں۔ آپؐ کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

۱...... ’’ماکان محمدً ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۱)

’’قرآن کریم کے بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۶۱، خزائن ج۳ ص۵۱۱)

’’میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت ﷺ آدم صفی اللہ علیہ السلام سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۱)

۲...... ’’اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا ہو۔‘‘ (نشان آسمانی ص۳۰، خزائن ج۴ ص۳۹۰)

۳...... ’’ماکان اللّٰہ ان یرسل نبیاً بعد نبینا خاتم النبیین وماکان ان یحدث سلسلة النبوة بعد انقطاعھا‘‘ ہمارے نبی خاتم النبیین کے بعد اللہ تعالیٰ ہرگز کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور بعد انقطاع نبوت کے پھر سلسلہ نبوت کو جاری نہ کرے گا۔

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۷۷، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۴...... ’’ماکان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین ۰ الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبیناﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسر نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین ولو جوز ناظھور نبی بعد نبیناﷺ لجوزنا انفتاح باب النبوۃ بعد تغلیقھا وھذا خلف کما لایخفیٰ علی المسلمین وکیف یجیٔ نبی بعد رسولناﷺ وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللّٰہ بہ النبیین‘‘

(حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ ص۲۰۰)

ہم نے محمدﷺ کو کسی مرد کا باپ نہیں بنایا۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرتﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرتﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرتﷺ کے بعد کوئی نبی کیوں کر آئے۔ حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کردیا ہے۔‘‘

۵...... ’’آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہوسکتا ہے اور اس میں آنحضرتﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال بتصریح ذکر ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کریم کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہوچکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کردیا جائے۔‘‘

(ایام الصلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۲،۳۹۳)

نوٹ! مرزا قادیانی کے ۱۹۰۰ء سے پہلے کے اقوال آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہوں۔ اگرچہ قرآن کریم کی آیت اور احادیث متواترہ نبیﷺ اور کتب لغت اور عام محاورہ عرب اور آئمہ تفسیر کی تفسیروں اور خود مرزا قادیانی کی تحریروں سے مسئلہ ختم نبوت ایسا روشن اور واضح ہے کہ کسی سلیم الطبع انسان کو وہم اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی مرزا قادیانی نے

دعویٰ نبوت کے بعد اپنی نبوت سیدھی کرنے کے لئے آیات قرآنی واحادیث نبوی میں قواعد لغت کے خلاف تحریف پر زور مار کر عوام کے قلوب میں وسوسے ڈالنے چاہے اور مرزائیوں نے اس پر اور حاشیے چڑھائے۔

وسوسہ اوّل

مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص ۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰ حاشیہ، حقیقت الوحی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) وغیرہ میں خاتم النبیین کے یہ معنی قرار دئے ہیں کہ آپ ﷺ کی مہر وتصدیق سے انبیاء بنیں گے۔

جواب: آزادی کا زمانہ ہے ہر بددین کے ہاتھ میں قلم ہے۔ ایک شخص اٹھتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت کے معنی قواعد لغت کے خلاف خود تصریحات قرآن کے خلاف ڈیڑھ سو احادیث کے خلاف صحابہؓ وتابعین وآئمہ تفسیر کے خلاف علی الاعلان بیان کرتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ قرآن کی یہ مہمل تحریف کون سی لغت کے مطابق ہے۔ کس حدیث سے ثابت ہے۔ کس صحابیؓ کا قول ہے؟۔ اگر مرزا قادیانی اوران کی امت کو کچھ غیرت ہے تو لغت عرب اور قواعد عربیت سے ثابت کریں کہ خاتم النبیین ﷺ کے یہ معنی ہیں کہ آپ ﷺ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ کلام عرب میں صرف ایک ہی نظیر پیش کردیں یا کسی ایک لغوی اہل عربیت کے قول میں یہ معنی دکھلا دیں اور یقیناً اس کی ایک نظیر کلام عرب یا اقوال لغویین میں نہ دکھلا سکیں گے۔ لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تحقیق گذر چکی وہاں ملاحظہ ہو۔ پس خاتم النبیین کے وہ نئے معنی جو مرزا قادیانی نے خود وضع کئے ہیں۔ محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم کے بھی یہ معنی ہوں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم الاولاد کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے اور ختم اللہ علی قلوبھم کے معنی بالکل مہمل ہوں گے۔ غرض جو معنی مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کے سیدھا کرنے کی دھن میں بیان کئے عرب میں ہرگز ہرگز مستعمل نہیں۔ خود مرزا قادیانی کا وسوسہ ہے اور بس تفسیر (ابن جریر ج ۲۲ ص ۱۶) زیر آیت ماکان محمد ...... الخ! میں حضرت قتادہؓ سے خاتم النبیین کی تفسیر یہ منقول ہے۔ ’’عن قتادۃؓ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۰ اے آخرھم‘‘ اور ۱۵۰ احادیث میں اس لفظ کی یہی تفسیر فرمائی گئی ہے۔ بعض مرزائی لکھتے ہیں کہ:

’’خاتم النبیین بمعنی مصدّق النبیین یعنی تمام انبیاء کی نبوتیں حضور ﷺ کی تصدیق پر موقوف ہیں۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۳ باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ) میں ہے کہ جب حضور ﷺ نے عجمیوں کی طرف تبلیغی خطوط روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ

جو کتاب مختوم نہ ہوا عاجم اس کو نہیں پڑھتے تو آپؐ نے ایک انگوٹھی پر مہر کندہ کروائی۔‘‘

جواب: خاتم القوم کے معنی مصدّق القوم کسی لغت عربی میں نہیں ہیں اور نہ کسی صحابیؓ کی تفسیر کما مر فیما سبق اور حدیث مذکورہ سے استشہاد بھی عجیب اور مضحکہ ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں یہ عجمیوں کا دستور بتلایا گیا ہے نہ اہل عرب کا۔ لہٰذا عربیت میں کیسے حجت ہوسکتا ہے؟۔ اور نیز ہر نبی اپنے سے پہلے کا مصدّق ہوتا ہے اور آنے والے کے لئے مبشر۔ جیسے کہ قرآن کریم کی آیات سے ظاہر و باہر ہے کہ چونکہ حضورﷺ بلا استثناء جمیع انبیاء کے مصدق ہیں اور کسی آنے والے نبی کے لئے مبشر نہیں ہیں۔ لہٰذا آپؐ کا آخر الانبیاء ہونا اس معنی سے بھی اظہر من الشّمس ہے۔ لغت کے خلاف اعاجم کا دستور لے کر معنی بھی کئے تو وہ بھی خلاف مدعا۔

وسوسہ دوم

خاتم النبیین کے معنی تو آخر النبیین ہی کے ہیں۔ لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنے سے پہلے نبیوں کے ختم کرنے والے۔

جواب: اگر یہ صورت اختیار کی جائے کہ اپنے سے پہلے نبیوں کے خاتم، تو ہر نبی آدم علیہ السلام کے علاوہ اپنے سے پہلے انبیاء کا خاتم اور آخر ہے۔ تو خاتم النبیین حضورﷺ کا وصف مخصوص نہ رہا حالانکہ حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے۔ ان میں سے دو یہ ہیں۔ ’’وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون (مسلم ج ۱ ص ۱۹۹ کتاب المساجد)‘‘ یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول کر کے بھیجا گیا ہوں اور نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا۔ غرض یہ تحریف بھی نصوص صریحہ قرآن اور احادیث اور تفاسیر سلف کے خلاف ہے۔

وسوسہ سوم

خاتم النبیین کے معنی تو آخر النبیین ہی کے ہیں۔ لیکن النبیین میں الف لام عہد کا ہے نہ استغراق کا، معنی یہ ہوں گے کہ آپؐ انبیاء صاحب شریعت جدیدہ کے آخر ہیں نہ کل نبیوں کے آخر۔

جواب: اگر الف لام عہد کا ہے تو معہود کلام سابق میں مذکور ہونا چاہئے اور کلام سابق میں خاص انبیاء تشریعی کا کہیں ذکر نہیں بلکہ اگر ذکر آیا ہے تو مطلق انبیاء کا ذکر ہے۔ ہاں نئے قرآن میں جس کی ایک آیت ’’انا انزلناه قریباً من القادیان‘‘ اس میں ہو تو ہو۔ ورنہ نبی عربیﷺ نے جو قرآن امت کو دیا ہے اس میں اس معہود کا کہیں پتہ نہیں۔ (تذکرہ ص ۷۵)

وسوسہ چہارم

خاتم النبیین میں الف لام استغراق عرفی کے لئے ہے۔ استغراق حقیقی کے لئے نہیں معنی یہ ہیں کہ آپ جمیع انبیاء تشریعی کو ختم کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ آیت ویقتلون النبیین میں استغراق عرفی ہے نہ حقیقی۔

جواب: باتفاق علماء عربیت واصول استغراق عرفی اس وقت مراد ہوتا ہے کہ جب کہ استغراق حقیقی نہ بن سکتا ہو۔ یا عرفاً اس کے تمام افراد مراد نہ ہو سکتے ہوں اور یہاں استغراق حقیقی بلا تکلف صحیح ہے کہ آپ ؐ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ لہٰذا استغراق حقیقی متعیّن ہے اور آیت یقتلون النبیین میں کھلی ہوئی بات ہے کہ استغراق حقیقی کے لئے کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ بالکل کذب محض اور غلط خلاف واقع ہوگا کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء کو جوان سے پہلے گذر گئے تھے اور جوان کے زمانہ میں موجود تھے اور جوان کے بعد آئیں گے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کو بھی انہوں نے قتل کیا بلکہ یہ بھی ثابت نہیں کہ بنی اسرائیل نے اپنے زمانہ کے تمام انبیاء موجودین کو بلا استثناء قتل ہی کر ڈالا ہو۔ قرآن عزیز ناطق ہے۔ ’’ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون (بقرہ:۸۷)‘‘ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء موجودین کو بھی قتل نہیں کیا۔ غرض اس آیت میں استغراق حقیقی کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا اور آیت خاتم النبیین میں بلا تکلف صحیح ہے۔

وسوسہ پنجم

ابھی آپ نے (حقیقت الوحی ص۲۸و۹۷، خزائن ج۲۲ ص۳۰و۱۰۰) کے حوالہ سے مرزا قادیانی کے آیت خاتم النبیین کے متعلق یہ معنی معلوم کر چکے کہ آپ ؐ کی مہر اور تصدیق سے انبیاء بنتے ہیں۔ آپ ؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔

جواب: اب ہم مرزا قادیانی کا اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جس میں وہ خاتم النبیین کے معنی انبیاء اور نبوت پر مہر کرنے والا تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ’’میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد کے ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے اور یہ تمام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا۔ لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا...... لیکن اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد

ہے۔ گوظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔‘‘

(اشتہار [1]، ایک غلطی کا ازالہ ص ۴،۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۸، ۲۰۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۳، ۴۳۴)

’’جب کہ بروزی طور پر میں آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوں جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا...... کیونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیوں کہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ﷺ تک ہی محدود رہی......اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد ﷺ کی نبوت آخر محمد ﷺ ہی کو ملی۔ گو بروزی طور پر......تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی...... میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے...... میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفی ﷺ ہے......اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیوں کہ نبوت پر مہر ہے۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ تا ۱۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲ تا ۲۱۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۷ تا ۴۴۲)

نوٹ! اگر خاتم النبیین کے یہ معنی تھے کہ آپؐ کی مہر سے انبیاء بنتے تھے تو کسی نبی کے آنے سے مہر ٹوٹنے کا خطرہ کیوں ہے؟۔ بلکہ پھر تو جتنے زیادہ انبیاء پیدا ہوں اس مہر کا کمال ظاہر ہونا چاہئے نہ یہ کہ مہر ٹوٹنے کا خطرہ کی وجہ سے آنے والے نبی کو وہ بھی صرف ایک مرزا قادیانی ہی کو ظلی محمد ہونا ہی ضروری ہو۔ مگر افسوس احادیث کے دفتر میں سے ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بھی نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ امت میں کوئی ظلی بروزی نبی ہوگا اور اس پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی ہو۔ بلکہ اس امت میں مدعیان نبوت کو دجالین میں شمار فرمایا ہے۔ مرزا قادیانی (فتح الاسلام ص ۳۶، خزائن ج ۳ ص ۲۱) میں لکھتے ہیں۔ ’’آنحضرت ﷺ کی جماعت عضو واحد کی طرح ہو گئے تھے......ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر اور باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا

---

[1] ’’خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول ﷺ رکھا ہے اور کہیں ظلی اور بروزی نبی کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔‘‘

(اخبار الحکم قادیان ۲۱ / اپریل ۱۹۱۴ء منقول از مسیح احمدی مشنری ایسوسی ایشن لاہور ہینڈ بل نمبر ۲ ص ۳)

وہ آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھے۔'' اور (ایام الصلح ص ۳۵، خزائن ج ۱۴ص ۲۶۵) میں لکھتے ہیں۔ ''کیوں کہ حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنحضرت ﷺ کا ہی وجود تھا'' اور مرزا قادیانی نے (ازالہ ص ۲۶۲، خزائن ج ۳ص ۲۳۲) میں ''ابن حزم کو فنا فی الرسول متحد محض کہ حضور ﷺ کے وجود میں غائب ہوگئے تھے بتلایا ہے۔'' جب باقرار مرزا قادیانی بعض صحابہ کرامؓ فنا فی الرسول اور عکسی تصویریں اور ظلی محمد تھے تو پھر کیا وجہ تھی کہ وہ آپؐ کے فیضان سے نبی نہیں بنے۔ دراصل مرزا قادیانی کی یہ اختراع شدہ ظلی نبوت کوئی معمولی اور گھٹیا نبوت نہیں بلکہ مرزا قادیانی نے نبوت کی ایک ایسی قسم ایجاد کی ہے کہ نبوت میں مرزا قادیانی سب انبیاء سابقین سے علاوہ حضور ﷺ کے بڑھ کر اور افضل ہیں۔ دیکھو (الحکم ۲۴/اپریل ۱۹۰۲ء ص ۷، ملفوظات ج ۳ص ۲۷۰) پر۔

مسیح موعود کہتے ہیں۔ ''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔'' (منقول از قول فیصل ص ۶)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام انبیاء بھی حضور ﷺ کے خاص خاص صفات میں ظل تھے۔ مگر مرزا قادیانی ان سب سے بڑھ کر اور افضل ہیں کہ حضور ﷺ کے تمام ہی صفات میں ظل کامل اور وجود اور نبوت میں متحد محض ہیں۔ جیسا کہ وہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں لکھ چکے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ تو سینکڑوں وحیوں میں مرزا قادیانی کو مطلق نبی اور رسول کہہ کر پکارے۔ کہیں بروزی ظلی کی قید نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی ایچ پیچ لگا کر کام نکالتے ہیں۔

(حقیقت الوحی ص ۱۵، خزائن ج ۲۲ص ۱۷) میں لکھتے ہیں۔ ''اسی طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے۔ وہ مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے۔ پس اسی طرح اگر کوئی فنا فی الرسول مظہر تجلیات نبوت کا مدعی ہو۔ وہ اپنے فرضی اصطلاح پر نہیں کہا جاسکتا کہ وہ نبی ہے۔ بلکہ محض ایک امتی ہے۔''

پھر (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ص ۴۰۶) میں لکھتے ہیں۔ ''اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں...... نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام (اولیاءؒ ابدالؒ واقطابؒ جو پہلے گذر چکے) اس نام کے مستحق نہیں۔'' کثرت کی تعداد معلوم ہونی چاہئے۔ ایسا دعویٰ مجہول پھر قرآن وحدیث سے ثبوت کہ

اتنی تعداد حاصل ہو جانے پر نبی بنتا ہے۔ مگر افسوس حضورﷺ کے بعد مدعی نبوت کو حضورﷺ نے دجال فرمایا ہے۔ علاوہ اس کے مرزا قادیانی (براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱ ص ۵۴۱، خزائن ج ۱ ص ۶۴۷) میں لکھ چکے ہیں۔ ''حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیش گوئیاں ظہور میں آتی ہیں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔'' پھر کیا وجہ ہوئی کہ حضورﷺ کے بڑے بڑے خادم جن سے نہ معلوم کس قدر پیش گوئیاں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے ہوں گے۔ نبی نہ بنائے گئے۔

(حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) میں لکھتے ہیں۔ ''بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔'' اور (شہادت القرآن ص ۴۶، خزائن ج ۶ ص ۳۴۲) میں لکھتے ہیں۔ ''بہت [1] ایسے نبی گذرے ہیں۔ جو کوئی نئی شریعت نہیں لائے بلکہ توریت کے مطابق ہی وہ فیصلہ کیا کرتے تھے اور ان کا کام توریت کو منسوخ کرنا نہ تھا۔ بلکہ اس کی نگرانی اور حفاظت تھا۔'' (ملخصاً از حقیقت النبوت ص ۵۹، ۸۰)

جب صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت عمرؓ فنافی الرسول اور عکسی تصویریں اور ظلی محمدﷺ تھے اور ادنیٰ خادموں سے ہزارہا پیشین گوئیاں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے تھے تو پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے رسالت کے ساتھ بطور نتیجہ کیوں مبعوث نہیں کیا؟۔ اگر صرف یہ جواب ہے کہ اللہ جس کو چاہے اپنی رسالت کے لئے انتخاب کرے تو یہ تو براہ راست نبوت حاصل ہونے کے معنی ہیں کہ جس کو چاہے اپنا نبی اور رسول بنائے۔ اعطائے رسالت کے لئے ظل ہونا علت موجبہ نہیں رہا اور نہ رسالت کامل پیروی کا نتیجہ ہے اور نہ اس کو کچھ دخل اور نیز یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا اور نہ کیا وہ قبل اعطاء نبوت مشرک تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر اور ان کی شریعت پر ایمان نہ کررکھتے تھے۔ اس پر عمل نہ کرتے تھے؟۔ خصوصاً ہارون علیہ السلام کی نبوت جو موسیٰ علیہ السلام کی پیروی و اطاعت اور ان کی دعا سے خداوند عالم نے عطاء

---

[1] علامہ ابن تیمیہ نے (شرح اصفہانیہ ص ۱۰۷) میں لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل توریت میں تعمیم و تخصیص و ترمیم یعنی نسخ جزئی کیا کرتے تھے۔

فرمائی تھی۔’’واجعل لی وزیرا من اهلی هارون اخی (طه:۲۹،۳۰)‘‘ ’’واشرکه فی امری (طه:۳۲)‘‘ جبکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل غیر تشریعی پہلے نبی تشریعی کی شریعت پر عمل کرتے تھے تو ان کو نبی امتی کیوں نہ کہا جائے۔امتی کے تو معنی یہی ہیں کہ کسی نبی کی شریعت پر عمل کرتا ہو۔خصوصاً ہارون علیہ السلام جو موسیٰ علیہ السلام کے واسطہ اور دعا سے نبی بنائے گئے۔ اگر اس کے خلاف کچھ اور معنی ہیں تو قرآن وحدیث سے پتہ ملنا چاہئے۔مگر افسوس حدیث ’’یاعلیؓ! انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی (مسلم ج۲ ص۲۷۸، باب من فضائل علی ابن ابی طالبؓ)‘‘ سے یہ توقع بھی جاتی رہی۔دوسرے معلوم ہوا کہ مرزاقادیانی نے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے کسی نبی میں ایسی نبوت نہیں پائی جاتی۔ اب سنئے مرزاقادیانی ہی کا یہ ایک قاعدہ مسلمہ ہے۔(تحفہ گولڑویہ ص۶، خزائن ج۱۷ص۹۵) میں ہے۔ ’’سچ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی۔‘‘ اور اسی صفحہ میں ہے۔’’یہ مسلم مسئلہ ہے کہ بجز خداتعالیٰ کے تمام انبیاء کے افعال اور صفات نظیر رکھتے ہیں تاکسی نبی کی کوئی خصوصیت منجر بشرک نہ ہو جائے۔‘‘ تیسرے جب یہ منصب نبوت حضورﷺ کی اتباع کامل پیروی اور فنافی الرسول ہونے کا نتیجہ ہے تو یہ منصب نبوت کسبی ہوگا نہ موہبی۔حالانکہ ادھر مرزاقادیانی کو اپنے اس منصب نبوت کے موہبی ہونے کا دعویٰ ہے۔چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ص۲۱۰، حقیقت النبوت ص۲۶۴) میں لکھتے ہیں۔’’نبوت صرف موہبت ہے۔‘‘ اور (حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ص۷۰) میں ہے۔’’خداتعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلک شکم مادرہی میں مجھے عطاء کی گئی ہے۔‘‘ اور (ص۶۲، خزائن ج۲۲ص۶۴) میں ہے۔’’سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کثیر حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔‘‘ پس جب محض خداتعالیٰ کے فضل سے شکم مادر میں ہی یہ نعمت نبوت ملی ہے تو بے شک مرزاقادیانی نے اپنے لئے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔جو براہ راست منصب نبوت خدا کی موہبت ہے۔

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ۱۳۸،۱۳۹، خزائن ج۲۱ص۳۰۶) میں لکھتے ہیں۔’’وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خداتعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہوسکے۔وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے......سو ایک امتی کو اس طرح

کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔'' پس مرزا قادیانی کے نزدیک یا تو سارے ادیان سماویہ معاذ اللہ لعنتی ٹھہرے یا جمیع انبیاء کو صاحب خاتم مانا جائے۔ (اشتہار ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء بدر ج ۷ نمبر ۹ ص ۲، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷) میں لکھتے ہیں۔ ''جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷) میں ہے۔ ''اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں یعنی نبوت پانے کے لئے۔'' اور اسی صفحہ میں ہے۔ ''تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔'' تو کیا ایک ہی فرد سے سلسلہ قائم ہو گیا۔ بدیں اعتبار تو اس دین سے پہلے ادیان اچھے اور یہی دین مردہ ہے پہلے ادیان کے متبع ہزاروں نبی ہوئے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳) میں ہے۔ ''صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمہ ومخاطبت الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کے اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ ومخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس صرف یہ لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی جس امر کا نام آپ لوگ مکالمہ ومخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ ''ولــــکــــل ان یـصـطـلح '' اور (بدر ہ ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷) میں ہے۔ ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدائے تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ ومخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت اور کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بہت کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔'' اور (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۱۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷) میں لکھتے ہیں۔ ''مانعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولــــیٰ '' ''یعنی نبوت سے مراد وہ نبوت نہیں لیتا جو پہلی کتابوں قرآن وحدیث وغیرہ میں مراد لیا جاتا ہے۔'' (کمافی تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

ان اقوال میں مرزا قادیانی نے طوعاً وکرہاً تسلیم کر لیا کہ میری نبوت کا ثبوت محض میری اصطلاح ہے۔ قرآن وحدیث وکتب سابقہ میں اس کا کچھ پتہ نہیں۔ قرآن وحدیث سے جو ثبوت پیش کر دیا جاتا ہے وہ جاہلوں کو دام تزویر میں پھانسنے کے لئے محض ڈھکوسلا ہے۔ جب آپ کی یہ نبوت محض آپ کی ایک اصطلاح اور نزاع لفظی ہے اور وہ نبوت مراد نہیں جو قرآن وحدیث اور دیگر کتب سماویہ میں مذکور ہے تو پھر اپنی نبوت کیوں منوائی جاتی ہے۔ آپ کے نبی نہ ماننے والوں کو

کافر کیوں بنایا جاتا ہے مکفر ومکذب متردد کے پیچھے نماز کیوں ناجائز وحرام بتلائی جاتی ہے اور اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں نبوت سے انکار کرنے والے کو کیوں ڈانٹ ڈپٹ کی جاتی ہے۔ نبوت کے اس قدر زور وشور سے کیوں دعوے کئے جاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام پر کیوں اپنی فضلیت ظاہر کی جاتی ہے۔ بلکہ دعویٰ منصب نبوت سے آپ پر کفر لازم آتا ہے اور نیز پھر کیوں آیت خاتم النبیین کے معنی اسقدر موڑ توڑ کر بیان کئے جاتے ہیں؟۔ حالانکہ آپ نے (حقیقت الوحی ص۱۴۲، خزائن ج۲۲ ص۱۴۶) میں تصریح کی ہے کہ: ''ہم اس بات کے مجاز نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسے معنی ایجاد کریں کہ جو قرآن کریم کے بیان کردہ معنوں سے مغائر اور مخالف ہوں۔'' (ملخصاً) اور آپ نے خود (ازالہ اوہام ص۴۶۷، خزائن ج۳ ص۳۵۰) میں تصریح کی ہے۔ ''جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن کریم کے معنی اس کے مروجہ اور مصطلحہ الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔'' اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے ''من فسر القرآن برائه فمقعده فی النار اوکماقال (ترمذی بمعناه ج۲ ص۱۲۳ باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیه)'' یعنی جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے بیان کی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اب ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا یہ معنے سلف سے خلف تک کسی نے اب تک بیان بھی کئے ہیں یا نہیں یقیناً نہیں کئے اور نہ اب تک اس قسم کی نبوت کا کوئی اس امت سے مدعی ہوا تو یقیناً آپ کی یہ تفسیر تفسیر بالرائے ہوئی اور آپ کا یہ دعویٰ نبوت کاذب محض اصطلاحی فرق اور لفظی نزاع کہہ دینے سے بری نہیں ہوسکتے اور بموجب حکم الٰہی نبوت کا دعویٰ کرنا یہی تو مستقل نبوت کا دعویٰ ہے۔ نزاع لفظی کیسے ہوگا اور (الوصیت ص۱۱، خزائن ج۲۰ ص۳۱۱) میں ذکر کرتے ہیں۔ ''اور وہی (کثرت مکالمہ ومخاطبہ) دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔'' غرض مرزاقادیانی نے اپنی نبوت سیدھی کرنے کے لئے موقع اور محل دیکھ کر طرح طرح کے حیلے تراشے۔ مگر نبوت سے انکار نہیں کرسکتے۔ نبوت کو ہر طرح سے جس طرح ہوسکے ثابت کریں گے اور قرآن کریم میں یہ تحریفات رکیکہ بھی صرف اس وجہ سے کی جاتی ہیں کہ بھولے بھالے نادان مسلمانوں پر ظاہر ہو کہ مرزاقادیانی قرآن کو کلام اللہ اور محمد ﷺ کو رسول اللہ برحق جانتے ہیں۔ ورنہ ان کی یہ غرض کسی طرح بھی پوری نہیں ہوسکتی تھی۔

الغرض جیسے کہ بموجب تخلقوا باخلاق اللّٰہ ! اخلاق اللہ کو حاصل کر کے خدا نہیں

بن جاتا اور ظـل اللّٰہ فـی الارض ہوکر اللہ نہیں ہو جاتا۔اسی طرح کمالات نبوت وراثتاً وظلاً حاصل کر کے نبی نہیں بن جاتا۔کمالات نبوت کا ظلاً حاصل کرنا ہوسکتا ہے۔مگر نبوت ظلاً حاصل نہیں ہوسکتی۔ یہ ایک بڑا مغالطہ ہے جو دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نبوت کا ظل ہی نہیں۔حضرت مجدد صاحبؒ (مکتوبات ج ا ص ۶۳۶ مکتوب نمبر ۳۰۱) میں فرماتے ہیں۔''نبوت عبارت از قرب الٰہی است کہ شائبہ ظلیت ندارد۔'' ورنہ اس امت میں بڑے بڑے محدث، مجدد، اولیاءؒ اللہ، قطب الاقطاب، فنافی الرسل، بروز وظل کامل ہو چکے ہیں اور ہوں گے۔مگر کسی نے دعویٰ منصب نبوت نہیں کیا اپنے منکر کو کافر نہیں بتلایا آیۃ خاتم النبیین کے معنی کس نے اسقدر موڑ توڑ کر نہیں بیان کئے۔

وسوسہ ششم

بعض مرزائی یہ آیت پیش کیا کرتے ہیں۔''یـابـنـی آدم امـا یـاتینکم رسل مـنـکـم یـقـصـون عـلیـکـم آیـاتـی فمن اتقیٰ واصلح فلا خوف علیھم ولا ھم یـحـزنـون (اعراف:۳۰)''اوراس میں مخاطب امت محمدی ﷺ کو بتاتے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی رسول آئیں گے۔چنانچہ آیت''اللّٰہ یـصطفیٰ من الملئکتہ رسلا ومن الناس (الحج:۷۵)''میں مضارع یعنی مستقبل ہے۔

جواب:اس آیت میں آدم علیہ السلام کی زبان سے تمام بنی آدم کو خطاب ہوا ہے اور حضور ﷺ کو ارشاد ہوا ہے کہ اس مضمون کو بیان کرو اور اپنی امت کے معلوم کرنے کے لئے سناؤ۔ خود رسول اکرم ﷺ کی امت مخاطب نہیں ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام قرآن کریم میں اس امت محمدی ﷺ کو''یـایھـا الـذیـن امـنوا (نسـاء:۱۳۶)'' یا قبل ہجرت''یـا یھـاالـنـاس (بـقـرہ:۲۱)''سے مخاطب فرماتا ہے۔لفظ یا بنی ادم سے کبھی ہر گز خاص طور پر امت محمدی ﷺ کو مخاطب نہیں فرمایا۔ چنانچہ سورہ اعراف میں حضرت شاہ ولی اللہؒ صاحب نے لکھا ہے۔''اے فرزندان آدم علیہ السلام ......الخ!اس کے حاشیہ میں لکھا ہے۔''برزبان آدم چنانچہ درسورہ بقرہ اشارت رفت۔'' چنانچہ یہی مضمون (سورہ بقرہ ۳۸،۳۷) میں ہے۔''فتـلـقـیٰ آدم مـن ربـہ کـلـمـات فتـاب عـلیـہ انـہ ھو التواب الرحیم قلنا اھبطوا منھا جمیعا فاما یا تیـنکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ''اوراسی طرح سورہ طہٰ ۱۲۳ میں ہے۔''قـال اھبـطا منھا جمیعا بعضکم لبعض عدوا فاما یاتینکم

منی هدی فمن تبع هدایٰ فلا یضل ولا یشقی‘‘تفسیر (درمنثور ج۳ص۸۲) میں ہے۔ ’’اخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمیؓ قال ان اللّٰہ تبارك وتعالیٰ جعل اٰدم وذریته فی کفه فقال یابنی اٰدم امایا یتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی فمن اتقیٰ......الخ!‘‘ ﴿یعنی ابو یسار سلمی سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم اوران کی ذریۃ کو اپنے دست قدرت میں لیا اوراس آیۃ کا مضمون اورفرمان سنایا۔﴾

نبوت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی پھر نوح علیہ السلام کے بعد نوح علیہ السلام کی اولاد میں رکھی گئی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رکھی گئی اور ان کی اولاد میں نبوت کو حصر کردیا۔ مثل مظروف کے ظرف میں وجعلنا فی ذریته النبوة والکتاب! پھراس کے دو شعبے ہوئے۔ بنی اسرائیل جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بہت سے رسول آئے اور بنی اسماعیل اس میں صرف ہمارے رسول خاتم الانبیاء علیٰ دعوۃ ابراہیم پیدا ہوئے اورخاتم النبیین پر سلسلہ نبوت ختم کردیا گیا۔اب کوئی مغل بچہ نبی نہیں ہوسکتا۔

وسوسہ ہفتم

اور’’اللّٰہ یصطفی من الملئکة رسلا ومن الناس (الحج:۷۵)‘‘ ﴿یعنی اللہ تعالیٰ اپنی نبوت اور رسالت کے لئے فرشتوں اور انسانوں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔﴾ یعنی کسی کا اس میں استحقاق نہیں ہے۔یہ نعمت محض وہبی ہے۔کسی کے کسب پر موقوف نہیں ہے۔ یہ آیت صرف اسی مطلب کے لئے ہے۔ چونکہ کفار مکہ نے حضورﷺ سے یہ کہا تھا کہ ہم آپؐ سے رسالت کے لئے زیادہ مستحق ہیں۔ہم آپؐ سے عمر میں بڑے ہیں اور مال ودولت میں زیادہ ہیں۔طاقت میں زیادہ ہیں تو کیا وجہ ہم کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ آپؐ کو رسول بنائے تو حضورﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ہمیشہ قیامت تک رسول بنا کریں گے۔ یہ مضارع مطلق ہے۔ نبوت کو محض موہبۃ ظاہر کرنے کے لئے استقبال کے معنے ہرگز نہیں۔ نہ مضارع دوامی ہے۔جبکہ نبوت کا انقطاع قطعاً ثابت ہو چکا۔ دیگر آیات قرآنیہ سے۔

وسوسہ ہشتم

مسلمان پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں۔’’اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم (فاتحہ:۶،۷)‘‘ یعنی اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا جوان لوگوں کا راستہ ہے۔جن پر تونے انعام فرمایا ہے اورجن پر انعام فرمایا ہے۔

ان کا بیان اس دوسری آیت میں یہ ہے۔’’ومن یطع اللّٰہ والرسول فاؤلئك مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا (النساء:۶۹)‘‘یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمدﷺ کی اطاعت کرے وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی نبیین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان نبیین اور صدیقین اور شہداء ہوتے ہیں۔

جواب: اہل علم بلکہ عوام بھی اس نرالی منطق پر ہنسیں گے۔ مگر یہ لوگ ایسے استدلال پیش کرتے ہوئے شرماتے نہیں۔ اس استدلال کا حاصل تو یہ ہوا کہ جو شخص جس کے راستہ پر چلتا ہے وہ وہی بن جاتا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے۔’’صراط اللّٰہ (الشوریٰ:۵۳)‘‘تو اب مرزا قادیانی کے تجویز کردہ قانون کے مطابق جو شخص اللہ کے راستے پر چلے گا وہ معاذ اللہ خدا بن جائے گا۔ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ حضورﷺ مجھ کو بہت قلق اور رنج لاحق ہوگیا ہے۔ کیونکہ حضورﷺ کی صحبت صرف دنیا میں معدودے چند دن ہے۔ پھر فرقت ہی فرقت ہے۔ حضورﷺ کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔ آپؐ اعلیٰ مقام میں ہوں گے۔ ہماری معمولی مسلمانوں کی وہاں کیسے گذر ہوسکتی ہے۔ اس کی تسلی کے لئے خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مطیع مسلمان جنت میں نبیوں اور صدیقوں اور شہداء کے رفیق ہوں گے فرقت نہ ہوگی۔ اس کو اثبات نبوت سے کیا تعلق ہے؟۔ بلکہ اس آیت سے ختم نبوت ثابت ہے کہ حضورﷺ ہی کی اطاعت موجب نجات ہے۔ اگر حضورﷺ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو تو اس وقت اس کی نبوت پر ایمان لانا اور اس کی وحی اور اس کی تعلیم اور اس کی اطاعت موجب نجات ہوتی اور باوجود کمال اتباع حضورﷺ کے بھی اگر اس نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہیں اور یہ قرآنی حکم منسوخ ہوجائے گا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے (حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۷، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵) میں لکھا ہے کہ:’’خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔‘‘

وسوسہ نہم

’’ھوالذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاته ویزکیھم

ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۰ واخرین منهم لما یلحقوابهم وهو العزیز الحکیم (جمعه:۲) ’’’’یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیش گوئی ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ص۵۰۲)

جواب: آخرین کا عطف امیّین پر ہے۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے امیّین میں ان ہی میں کا ایک رسول مبعوث کیا۔ جو ان کو ہماری آیتیں سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم کرتا ہے اور بے شک وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے اور ان کے سوا اور لوگوں میں بھی جو اب تک ان سے لاحق نہیں ہوئے۔ یعنی یہ رسول ان لوگوں کا بھی رسول ہے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ جو آنحضرتﷺ کے بعد فوجاً فوجاً دین اسلام میں داخل ہوئے۔ مقصود یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی نبوت ایک عامہ اور کافہ نبوت ہے۔ قیامت تک آپؐ ہی معلم اور مزّکی ہیں۔ ’’قال المفسرون هم الاعاجم یعنون به غیر العرب ای طائفة کانت قاله ابن عباسؓ وجامعة وقال مقاتل یعنی التابعین هذه الامة الذین یلحقون باوائلهم وفی الجملة معنی جمیع الاقوال فیه کل من دخل فی الاسلام بعد النبیﷺ الی یوم القیامة فالمراد بالامیین العرب وبالاخرین سواهم من الامم (تفسیر کبیر ج۳۰ ص٤ وهم الذین جاؤا بعد الصحابة الیٰ یوم الدین، تفسیر ابو السعود ج۸ ص۲٤۷ قیل هم الذین یأتون من بعدهم الیٰ یوم القیامة، کشاف ج٤ ص۵۳۰)‘‘ سب کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اور ایک جماعت مفسرین کہتے ہیں کہ آخرین سے مراد عجمی ہیں۔ خواہ کوئی ہوں اور مقاتل کہتے ہیں کہ تابعین مراد ہیں۔ سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ امیّین سے عرب مراد ہیں اور آخرین سے سواء عرب کے سب قومیں جو حضورﷺ کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے۔ مراد ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک حدیث ہے جو (بخاری ج۲ص۷۲۷، باب قوله واخرین منهم لمایلحقوابهم، مسلم ج۲ص۳۱۲، باب فضل فارس، ترمذی ج۲ص۱۶۷ ابواب التفسیر، مشکوۃ ص۵۷۶، باب جامع المناقب) میں ان لفظوں سے بیان کی گئی ہے اور سلمان فارسیؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ’’لوکان الایمان بالثریا لنا له رجال من هؤلاء (مسلم ج۲ ص۳۱۲ باب فضل فارس)‘‘ ﴿اگر ایمان ثریا پر ہوتا جب بھی ان کے ہاں کے بہت سے آدمی ایمان کو حاصل کرتے۔﴾ یعنی جمع کے صیغہ سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت

سے تعلق رکھتی ہے اور جن روایتوں میں کہ رجل اور رجال آیا ہے۔ وہ راوی کا شک ہے۔ لیکن بخاری، مسلم، ترمذی، کی یہ روایت بلفظ جمع بغیر شک کے ہے۔ معلوم ہوا کہ محفوظ جمع کا صیغہ ہے اور صحیح بھی یہی ہے۔ کیونکہ جس کی یہ تفسیر ہے وہ بھی جمع کا صیغہ ہے۔ یعنی واخرین منھم یعنی عجم یا فارس میں ایک جماعت کثیرہ ایسی ہوگی جو ایمان کو تقویت دے گی اور امور ایمانیہ میں اعلیٰ مرتبہ پر ہوگی اور یہ واقع ہوگیا کہ عجم اور فارس میں بڑے بڑے محدثین وفقہاء ومفسرین ومقتداء عالم ومجددین وصوفیاء کرام اسلام کے لئے باعث قوۃ وشوکت گذرے۔ ہاں اگر مرزا قادیانی جمع کے صیغہ رجال کے مصداق ہوں اپنے اوپر اس کو چسپاں کرلیں تو کچھ بعید بھی نہیں۔ غرض اس آیت اور حدیث کو مسیح ومہدی وظلی بروزی نبی کے لئے پیش گوئی خیال کرنا ایک باطل اور بے دلیل دعویٰ ہے۔ اس کو مہدی ومسیح وظلی بروزی نبی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

وسوسہ دہم

لا نبی بعدی جو احادیث متواترہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں نفی کمال کی ہے۔ یعنی کامل نبی صاحب شریعت جدیدہ نہ ہوں گے۔

جواب: اگر یہی اجتہاد اور قیاس ہے تو اگر کوئی بت پرست یہ کہے کہ لا الہ الا اللہ میں بھی نفی کمال کی ہے۔ یعنی کامل اور بالذات معبود اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ ہاں غیر مستقل اور غیر شارع معبود ہوسکتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارا عقیدہ ہے تو اس کو کیا جواب دوگے؟۔ اسی طرح اگر کوئی لاریب فیہ میں نفی کمال مراد لے۔ یعنی کامل ریب قرآن میں نہیں ہوسکتا۔ ہاں بعض اقسام ریب کے قرآن میں موجود ہیں۔ تو کیا مرزائی جماعت اس کو بھی تسلیم کرلے گی؟۔ پس اگر آپ کے پاس کوئی ایسی دلیل موجود ہے کہ جس کے ذریعہ سے لا الہ الا اللہ میں نفی کمال مراد لینے سے منع کیا جاسکتا ہے تو وہی دلیل ہماری جانب سے لا نبی بعدی میں نفی کمال مراد ہونے پر تصور فرمالیں اور نیز خود مرزا قادیانی نے (ایام الصلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ص۳۹۳) میں لکھا ہے ’’اور احادیث لا نبی بعدی میں بھی نبی عام ہے۔‘‘

وسوسہ یازدہم

نبوت کا چھیالیسواں حصہ جو امت محمدی میں باقی ہے اسی جزو کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور ایسے نبی بھی آسکتے ہیں۔

جواب: اگر ایک اینٹ کو مکان اور نمک کو پلاؤ اور ایک تاگے کو کپڑا اور ایک رسی کو

چارپائی نہیں کہہ سکتے تو نبوت کے ۴۶/۱، جز کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے اور یہ بدیہی ہے کہ جب تک کسی حقیقت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہوسکتی۔ یہ صرف مرزائیت کی عقل ہے کہ وہ لوگ اس بدیہی چیز کو بھی نہیں سمجھتے۔

وسوسہ دوازدہم

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا یہ قول مروی ہے کہ:''قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لانبی بعدہ (تکملہ مجمع البحار ج۵ ص۵۰۲، درمنثور ج۵ ص۲۰۴)''یعنی خاتم النبیین تو کہو اور لا نبی بعدہ مت کہو۔اس سے معلوم ہوا کہ حدیث لا نبی بعدہ صحیح نہیں ہے۔ ورنہ انکار کی کون سی وجہ ہے۔

جواب: یہ اثر عائشہؓ منقطع الاسناد ہے۔ بخاری و مسلم کی احادیث مرفوعہ متواترہ کے مقابلہ میں حجت نہیں اور حدیث لا نبی بعدی اس قدر صحیح ہے کہ (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۹۹، خزائن ج۱۳ص۲۱۷) میں خود مرزا قادیانی مقر ہیں کہ:''حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔'' بناء بر تسلیم جواب یہ ہے کہ یہ باعتبار نزول عیسیٰ علیہ السلام کے فرمایا ہے۔تاکہ کوئی شخص اپنی سطحی نظر اور کم فہمی سے اجماعی عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار نہ کر بیٹھے کیونکہ عوام کے عقائد کی حفاظت بھی ضروری ہے۔اسی (تکملہ مجمع البحار ج۵ ص۵۰۶) میں اس کی تصریح موجود ہے اور مرزا محمود قادیانی نے بھی (حقیقت النبوۃ ص۱۹۰) میں حدیث لا نبی بعدی کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے یہی جواب دیا ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس پر ایک باب مستقل باندھا ہے اور (کتاب العلم ج۱ ص۲۴، باب من خص بالعلم قوماً دون قوم) میں کئی حدیثیں روایت کی ہیں کہ جب اس بات کا اندیشہ ہو کہ قاصر الفہم خرابی میں مبتلا ہو جائیں گے تو امر مختار کے اظہار کو ترک کردے۔''حدثو الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللّٰہ ورسولہ'' ﴿یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے فہم میں آنے والی حدیثیں بیان کرو کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کریں۔﴾ اس کی شاہد دوسری روایت یہ ہے کہ کسی شخص نے حضرت مغیرہؓ ابن شعبہ کے سامنے کہا تھا۔''خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ تو مغیرہ نے فرمایا حسبك اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ وبعدہ (درمنثور ج۵ ص۲۰۴)'' ﴿یعنی جب تم کہو تو تمہارے لئے خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی ہے۔لا نبی بعدہ کہنے کی ضرورت

نہیں کیوں کہ ہم سے حدیث بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو وہ آپؐ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی ہوں گے۔﴿مطلب صاف اور ظاہر ہے کہ کلمہ لا نبی بعدہ سے چونکہ بظاہر یہ ایہام بھی پیدا ہوسکتا ہے کہ پہلے کا کوئی نبی جو پہلے مبعوث ہو چکے ہیں۔ حضورﷺ کے بعد موجود نہیں رہ سکتے اور خاتم النبیین میں یہ ایہام نہیں۔ جیسا کہ مفصل معلوم ہو چکا لہٰذا بوقت اندیشہ ایہام خلاف سے بچنے کے لئے خاتم النبیین پر اکتفاء کرنا مقصود کے ادا کرنے کے لئے کافی ہے کہ آپؐ آخر الانبیاء ہیں۔ آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ ہوگا اس میں ایہام خلاف کا اندیشہ نہیں۔ ورنہ ختم نبوت کے متعلق حضرت عائشہؓ کی صریح اور صحیح حدیث موجود ہے۔

''عن عائشةؓ عن النبیﷺ انه قال لا یبقی بعدی من النبوة شئی الا المبشرات قالوا یا رسول اللّٰہ وماالمبشرات قال الرؤیة الصالحة یراها المسلم اوترىٰ له (کنز العمال ج۱۵ ص ۳۷۱ حدیث ۴۱۴۲۳، بروایت احمد ج۶ ص۱۲۹ والخطیب)''

﴿حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت میں سے کوئی جز باقی نہ رہے گا۔ سواء مبشرات کے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھی خواب جو کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرا دیکھے۔﴾

اور نیز (کنز العمال ج۱۲ ص۲۷۰ حدیث ۳۴۹۹۹) میں بحوالہ (ویلمی وابن النجار والبزاز) اور حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ ''عن عائشةؓ قالت قال رسول اللّٰہ انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء''﴿یعنی حضورﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کے مسجدوں کی خاتم ہے۔﴾اس حدیث سے یہ شبہ بھی جاتا رہا جو ابو ہریرہؓ کی روایت (مسلم ج۱ ص۴۴۶، باب فضل الصلوة بمسجدی مکة والمدینه) میں صرف ''انا اٰخر الانبیا ومسجدی اٰخر المساجد'' کیونکہ اس میں بھی انبیاء علیہم السلام ہی کی مساجد مراد ہے۔

وسوسہ سیزدہم

جیسے حدیث ''اذا هلك کسریٰ فلا کسرے بعده واذ هلك قیصر فلا قیصر بعده (بخاری ج۲ ص۹۸۱، باب کیف کان یمین النبیﷺ، مسلم ج۲ ص۳۹۶ فضل فی هلاك کسری وقیصر)'' سے یہ مراد ہے کہ اگرچہ قیصر و کسریٰ باقی ہوں گے مگر اسلام

کے زیر نگیں ہوکر رہیں گے۔ خود مختار سلطنتیں باقی نہ رہیں گی۔ اسی طرح لا نبی بعدی کو سمجھو کہ حضور ﷺ کے بعد مستقل صاحب شریعت جدیدہ نبی نہ ہوں گے۔ بلکہ آپ کی شریعت کے تابع نبی ہوسکتے ہیں۔

جواب: جب قریش مسلمان ہوگئے تو ان کو اپنی تجارتوں کا خوف ہوا کہ اب ہمارا یمن اور شام میں داخلہ بند کردیا جائے گا۔ کیونکہ قریش سردی کے زمانہ یمن اور گرمی کے زمانہ میں شام کا سفر کرتے تھے۔ ”کما قال اللّٰہ تعالیٰ رحلۃ الشتاء والصیف (قریش:۲)“ اس پر ان کی تسلی کے لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری تجارت گاہیں ان کے وجود ہی سے پاک کر دی جائیں گی۔ قیصر و کسریٰ کسی خاص آدمی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ جاہلیت میں فارس اور روم کے کافر بادشاہ کے لقب تھے۔ اگر مملکت فارس قبضہ اسلام میں آجائے تو کسریٰ کا لقب بھی جاتا رہے گا اور مملکت روم کے آجانے سے لقب قیصر بھی جاتا رہے گا۔ اگرچہ وہ بعض دوسرے ممالک کے بادشاہ رہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کسریٰ و کسرویت کا تو بالکل خاتمہ ہوگیا اور قیصر نے ملک شام چھوڑ کر اور وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ پناہ لی۔ نووی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ امام شافعیؒ اور تمام علماءؒ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کسریٰ عراق میں اور قیصر شام میں باقی نہ رہے گا۔ جیسا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ پس حضور ﷺ نے ان کی سلطنت کے انقطاع کی خبر دی کہ ان دونوں اقلیموں میں ان کی سلطنت نہ رہے گی۔ ”قال الشافعیؒ وسائر العلماء معناہ لا یکون کسریٰ بالعراق ولا قیصر بالشام کما کان فی زمنہ ﷺ فاعلمنا بانقطاع ملکھما فی ھذین الاقلیمین ...... الخ! (مسلم ج۲ ص۳۹۶ حاشیہ)“ لہٰذا یہ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہی مستعمل ہے۔ اس میں مرزائی دھوکہ کا شائبہ بھی نہیں۔

وسوسہ چہاردہم

(ابن ماجہ ص۱۰۸، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علیٰ ابن رسول اللّٰہ ﷺ ذکر وفاتہ) میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کے انتقال پر فرمایا تھا۔ ”لو عاش ابراھیم لکان نبیاً“ یعنی ابراہیم اگر زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نبی ہوسکتا ہے اور چونکہ آیۃ خاتم النبیین بہت برس پہلے نازل ہوچکی تھی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد آپ کے تابع نبی کا ہونا خاتم النبیین کے منافی نہیں۔

جواب: علامہ نووی نے تہذیب الاسماء میں اس حدیث کو باطل اور جسارت کہا ہے اور ابن عبدالبر نے اس کا انکار کیا۔ (انجاح الحاجہ علی ابن ماجہ ص۱۰۸)

اور علامہ قسطلانی نے اس کو ضعیف بتایا اور اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان بالکل متروک الحدیث ہے۔(تقریب التهذیب ج۱ ص۳۱، روح المعانی ج۲۲ ص۳۱ زیرآیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین، ابن ماجه ص۱۰۸)کے حاشیہ میں اسی حدیث کے اوپر شاہ عبدالغنی محدث دہلویؒ نے بھی لکھا ہے۔’’فی سنده ابوشیبه ابراهیم بن عثمان العبسی هو متروك الحدیث ‘‘ دوسرے اس حدیث میں اگر آپؐ کے بعد نبوت کے ملنے کا امکان نکلتا ہے تو’’لوکان فیهما الهة الا اللّٰه لفسدتا (الانبیاء:۲۲)‘‘میں بھی دو خدا ہونے کا امکان لازم آتا ہے اور’’ان کان للرحمن ولد فانا اوّل العابدین (زخرف:۸۱)‘‘میں خدا کے بیٹا ہونے کا امکان بھی لازم آئے گا۔کیونکہ بعد تقدیر موت کے حیاۃ محال ہے اور تعلیق علی المحال، محال ہوتا ہے۔پس بعد تقدیر موت کے، حیات ابراہیم محال ہے۔لہٰذا ان کا نبی ہونا محال ہوا اور اس پر جو بھی معلق کیا جائے گا خواہ فی نفسہ ممکن ہی ہو وہ بھی محال ہوگا۔کیونکہ معلق علی المحال محال ہے۔لہٰذا اس کے بعد دوسرا جملہ شرطیہ’’ لوعاش لا عتقت اخواله من القبط وما استرق قبطی (ابن ماجه ص۱۰۸ باب ایضاً)‘‘میں بھی جزاء ممتنع الوقوع ہوگئی۔یعنی ابراہیم کا نبی ہونا اور قبطیوں کا بھی غلامی میں نہ آنا۔سب کا وقوع ممتنع ہوگیا کیونکہ لو عربی میں فرض محال کے لئے آتا ہے اور نیز آیت’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰه وخاتم النبیین (احزاب:۴۰)‘‘میں چونکہ لاکن کا ماقبل مابعد کے مخالف اور ان میں نفیاً وثباتاً تغائر ضروری ہے۔یعنی جبکہ آپؐ خاتم النبیین ہیں تو آپؐ کسی بالغ ادمی کے نسبی باپ بھی نہیں ہو سکتے اور اگر بالفرض کسی بالغ کے نسبی باپ ہوں تو آپ ﷺ خاتم النبیین نہیں رہ سکتے۔لہٰذا اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اگر ابراہیم بالفرض زندہ رہتے تو نبی ہوتے تو پھر آپؐ خاتم النبیین نہ رہتے اور جب آپؐ خاتم النبیین نہ رہے تو کلام الٰہی کاذب ٹھہرتا ہے۔جو محال ہے۔لہٰذا ابراہیم کا قبل مبلغ رجال موت ضروری تھی۔تیسرے ابن ماجہ میں اس روایت سے پیشتر عبداللہ بن اوفیٰ کا اثر بیان کیا ہے۔جس کو(بخاری نے اپنی صحیح ج۲ص۹۱۴، باب من سمی باسماء الانبیاء)میں بھی لیا ہے۔’’قال مات وهو صغیر لوقضیٰ ان یکون بعد محمد ﷺ نبی لعاش ابنه ولکن لا نبی بعده ‘‘یعنی ابراہیم بچپن میں ہی فوت ہوگئے۔اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مقدر ہوتا تو وہ زندہ رہتے۔لیکن حضور ﷺ کے بعد کوئی

نبی نہیں ہوسکتا۔ گو نبی کے بیٹے کو نبی ہونا کوئی ضروری نہیں۔ مگر جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں خدا تعالیٰ نے نبوت کو منحصر کیا تھا اوران کو یہ فضیلت عطا کی تھی۔ ’’وجعلنا فی ذریته النبوة (العنکبوت:۲۷) ‘‘یعنی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو نبوت کے لئے ظرف بنادیا ہے تو اسی طرح خداوند عالم کو حضورﷺ کی زبان سے حضورﷺ کی بھی یہ فضیلت اور ابراہیم علیہ السلام کا صرف قابلیت مرتبہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ یعنی یہ کلام بطور فرض وقوع کے ہے۔ صرف مرتبہ قابلیت ابراہیم ظاہر کرنا منظور ہے۔ لیکن چونکہ اس صفت کا وقوع حضورﷺ کی ایک صفت اعلیٰ کے منافی تھا۔ یعنی وصف ختم نبوت کے لہٰذا حضورﷺ کی یہ فضیلت اور ابراہیم کا یہ مرتبہ وقوع میں نہیں لایا گیا اور موت مقدر کی گئی۔ اس میں آپؐ کا وصف اعلیٰ خاتم النبیین بھی محفوظ رہا اور ابراہیم کی فضیلت ظاہر ہوگئی۔ ہاں حضورﷺ کے بعد اگر کسی کو منصب نبوت کا ملنا مقدر ہوتا تو حضورﷺ کی یہ فضیلت بھی وقوع میں آتی اور صاحبزادے کو نبی بنایا جاتا اور حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ بوقت وفات ابراہیم ’’قد کان ملا مهده ولو بقی کان نبیاً ولکن لم یبقیٰ لان نبیکم اخرالانبیاءﷺ (انجاح الحاجه برابن ماجه ص۱۰۸) ‘‘یا ابوشیبہ متروک الحدیث کی روایت میں الفاظ ٹھیک محفوظ نہیں رہے بلکہ یوں ہوگا۔ ’’لوکان بعدی نبی لعاش ابراهیم ‘‘ورنہ ایک متروک الحدیث کی روایت احادیث متواترہ اورنصوص قطعیہ کے کیسے معارض ہوسکتی ہے اور ایسے معنی جو ختم زمانی کو منتفی ہوں۔ بلاشبہ قطعاً اجماعاً کفر ہیں۔ اس لئے ملا علی قاری نے اپنی (موضوعات ص۱۰۰، طبع نور محمد کراچی) میں لکھا ہے۔ ’’وانما الکلام علی فرض الوقوع ‘‘یعنی یہ کلام بطور فرض وقوع کے ہے اور ص۹۹ میں یہ بھی لکھا ’’ولو عاش وبلغ اربعین وصار نبیاً لزم ان لایکون نبینا خاتم النبیین ‘‘یعنی اگر وہ زندہ رہتے اور چالیس برس کو پہنچتے اور نبی ہوتے تو آخرالانبیاء حضورﷺ کا خاتم النبیین نہ ہونا لازم آجاتا۔ لیکن اس کے بعد جو ملا علی قاری صاحب نے اپنا ایک قیاس ظاہر کیا کہ بعض انبیاء عیسیٰ وخضر والیاس علیہم السلام حضورﷺ کے بعد زندہ ہیں اور حضورﷺ کی امت میں داخل ہیں تو صاحبزادے کا بھی فرضاً ایسا ہی نبی ہونا خاتم النبیین کے مناقض نہ ہوگا۔ مگر یہ قیاس ہرگز صحیح نہیں اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف حضورﷺ سے پہلے ہوچکی اب حضورﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب وہ اس وقت نبوت کی ڈیوٹی پر نہیں ہیں۔ بلکہ حضورﷺ خاتم

النبیین ﷺ کی امت میں داخل ہیں اور اسی کو شیخ اکبر محی الدین ابن العربی نبی غیر تشریعی کہتے ہیں یعنی وہ نبی جن کی بعثت اور نبوت کی ڈیوٹی حضور ﷺ کی بعثت سے ختم ہوگئی اور وہ حضور ﷺ کے بعد زندہ اور حضور ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔ اب ان پر شریعت نازل نہیں ہوتی ورنہ شریعت تو لازمہ نبوت ہے۔ بغیر شریعت کے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اس کی بحث نبوت کی حقیقت کے بیان میں آئے گی۔ لیکن صاحبزادے کی بعثت نبوت حضور ﷺ کے بعد فرض کی جاتی ہے۔ جو خاتم النبیین کے صریح مخالف ہے۔ لہٰذا ملا صاحب کا عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ پر قیاس کرنا بالکل غلط ہے۔ چنانچہ ان کی یہ عبارت ہے۔ ''لو عاش ابراھیم وصار نبیاً وکذ الو صار عمرؓ نبیاً لکان من اتباعه علیه السلام کعیسی والخضر والیاس علیهم السلام فلا ینـاقض قوله تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انه لایأتی نبی بعده ینسخ ملته ولم یکن من امته ویقوی حدیث لوکان موسیٰ علیه السلام حیا لماوسعه الااتباعی (موضوعات ص۱۰۰)'' اگر لو عاش سے نبی غیر تشریعی کا امکان نکلتا ہے تو دوسری صحیح حدیث لوکان موسیٰ سے نبی تشریعی کا بھی احتمال ہوگا۔ عیسیٰ والیاس علیهم السلام وغیرهما مستقل نبوت وبعثت پر فائز ہوچکے ہیں۔ اس لئے ان کو حضور ﷺ کے بعد بھی اپنے زمانہ کے یا غیر تشریعی نبی کہا جاسکتا ہے لیکن حضور ﷺ کے بعد جب آپ کا ہی اتباع لازم ہے اور آپ ﷺ ہی کی قیامت تک ڈیوٹی ہے۔ تو حضور ﷺ کے بعد پیدا ہونے والا نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ یعنی اس کو منصب نبوت مل ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا ملا کے کلام میں لکــان من اتباعه وینسخ ملته وغیرہ بھی تعلیق علی المحال ہے۔ کیونکہ نبی کو اپنی ہی وحی کا اتباع فرض ہے۔ خواہ پہلی شریعت کے موافق ہو یا مخالف، دوسرے نبی کی وحی کا اتباع نہیں کرسکتا۔ ہاں جس امر میں وحی نہ ہوئی ہو یا اس کی وحی کے خلاف نہ ہو تو اتباع کرسکتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے فرمایا: ''افعصیت امری (طٰه:۹۳)'' اور حضور ﷺ کو ارشاد ہوا ''فبهدا هم اقتده (انعام:۹۰)'' ''ثم اوحینا الیك ان اتبع ملة ابراهیم حنیفاً (النحل:۱۲۳)'' اگر بعد کے نبی کی شریعت پہلے نبی کی شریعت کے ہر حکم میں موافق ہے تو بعد کا نبی پہلے رسول کی شریعت کا قائم کرنے والا مشرع لہ کہلائے گا۔ ورنہ مشرع جدید ہوگا۔ لہٰذا ایک وقت میں جو نبی ہوگا وہ امتی نہیں جو امتی ہوگا وہ نبی نہیں۔ ''الضدان لا یجتمعان فی زمان

واحد کما جاء فی'' (ازالہ اوہام ص ۵۷۵، خزائن ج ۳ ص ۴۱۰)

لیکن باوجود اس بات کے ملا علی قاری ضروریات دین اور متواترات کے خلاف کا ارادہ نہیں رکھتے۔ حضور ﷺ کے بعد منصب نبوت کے دعویٰ کرنے والے کو اجماعاً قطعاً کافر کہتے ہیں۔ یہ تو محض فرض وقوع میں بحث آ پڑی تھی۔ اس میں بھی غلطی کھا گئے۔ یا ملا کی مراد صار نبیاً سے مقام نبوت ہے۔ نہ منصب نبوت پر فائز ہونا۔ ورنہ ملا صاحب نے اپنی معتبر کتاب جو خاص عقائد اسلامیہ میں لکھی ہے۔ یعنی (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲) میں لکھتے ہیں۔'' ودعوی النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع ''اور شفاء قاضی عیاض کی شرح میں ملا نے بڑے زور سے لکھا ہے۔ فلیطالع من شاء اس کے متن یعنی شفاء کی عبارت عنقریب نمبر ۳ میں ذکر کرتا ہوں۔ جس سے مرزائی تحریفات کا راستہ بالکل بند ہو جائے گا۔

ختم نبوت پر اجماع امت اور ختم نبوت کے منکر کا شرعی حکم اور آئمہ متکلمین کی تصریحیں کہ آیت خاتم النبیین میں تاویل تخصیص کرنے والا اور حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہے، ہر گز مسلمان نہیں کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات اسلام میں سے ہے

ا...... علامہ ابن حزم اپنی (کتاب الفصل فی الملل والنحل ج ۱ ص ۹۵ طبع بیروت) میں لکھتے ہیں۔'' قد صح عن رسول اللہ ﷺ واصحابه بنقل الكوائف التى نقلت نبوته واعلامه وكتابه انه اخبرانه لانبى بعده...... فوجب الاقرار هذا الجملة وصح ان وجود النبوة بعده عليه السلام باطل لايكون البتة '' ﴿جس کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر نے آنحضرت ﷺ کی نبوت اور معجزات قرآن کریم کو نقل کیا ہے۔ اسی کثیر التعداد جماعت اور جم غفیر کی نقل سے حضور ﷺ کا یہ فرمان بھی ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ؐ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔ پس اس جملہ کے ساتھ اقرار واجب ہے اور حضور ﷺ کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔﴾

اور (الملل والنحل ج ۳ ص ۱۱۳، ۱۱۴) میں ہے۔'' هذا مع سماعهم قول اللہ تعالیٰ ولكن رسول اللہ وخاتم النبيين ۰ وقول رسول اللہ ﷺ لا نبى بعدى فكيف يستجيز مسلم ان يثبت بعده عليه السلام نبياً فى الارض حاشا ما استثناه

رسول اللّٰہ ﷺ فی الاثار المسند الثابتۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آخر الزمان ‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ کا فرمان رسول اللّٰہ و خاتم النبیین اور حضور ﷺ کا ارشاد لا نبی بعدی سن کر مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں جو رسول کریم ﷺ کی صحیح احادیث مسندہ سے ثابت ہے۔﴾

اور (الملل والنحل ج۲ص۲۷۵) میں ہے۔’’من قال یبنی بعد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وجحد شیئا صح عندہ بان النبی ﷺ فھو کافر ‘‘ ﴿جس شخص نے حضور ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کا اقرار کیا یا ایسی شے کا انکار کیا۔ جو اس کے نزدیک ثابت ہو چکا ہو کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے، کافر ہے۔﴾

اس سے کچھ پہلے لکھا ہے۔’’صح الاجماع علی ان کل من جحد شیئا صح عندہ بالا جماع ان رسول اللّٰہ ﷺ اتیٰ بہ فقد کفر‘‘

(ج۲ص۲۶۹) میں ہے۔’’ واما من قال ان اللّٰہ عزوجل ھو فلان الانسان بعینہ وان اللّٰہ یحل فی جسم من اجسام خلقہ اوان بعد محمد ﷺ نبیاً غیر عیسیٰ بن مریم فانہ لا یختلف اثنان فی تکفیرہ لصحۃ قیام الحجۃ بکل ھذا علی کل احدٍ ‘‘ ﴿جس شخص نے کسی انسان معین کو کہا کہ یہ اللہ ہے یا کہا کہ اللہ اپنی خلقت کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے یا کہا کہ محمد ﷺ کے بعد بھی نبی ہے۔ سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پس ایسے شخص کی تکفیر میں دو آدمیوں کا اختلاف نہیں کیوں کہ ہر ہر بات کے ساتھ ایسے شخص پر حجۃ قائم ہو چکی ہے۔﴾

۲...... امام غزالی (کتاب الاقتصاد ص۱۲۳) میں فرماتے ہیں۔’’ان الامۃ فھمت من ھذا اللفظ انہ افھم عدم نبی بعدہ ابدا...... وانہ لیس فیہ تاویل ولا تخصیص ومن اولہ بتخصیص فکلامہ من انواع الھذیانات لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانہ مکذب لھٰذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انہ غیر مؤول ولا مخصوص ‘‘ ﴿امت نے اس لفظ سے یہی سمجھا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کبھی کسی قسم کا نبی نہیں ہوسکتا۔ نہ اس میں تاویل ہے اور نہ کوئی تخصیص اور جس شخص نے کوئی تاویل یا تخصیص کی اس کا کلام بیہودہ اور بکواس ہے۔ یہ تاویل اس کو تکفیر کے حکم سے نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ یہ شخص اس نص کا مکذب ہے۔ جس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ آیت غیر مؤول اور غیر مخصص ہے۔﴾

۳...... قاضی عیاض (شفاء ج۲ ص۲۴۶، ۲۴۷، مکتبہ مصطفیٰ البابی مصر) میں لکھتے ہیں۔’’وكذلك اى نكفر من اعترف من الاصول الصحيحة بما تقدم ونبوة نبيناﷺ من ادعى احد مع نبيناﷺ اوبعده...... وادعى النبوة لنفسه اوجوزاكتسابها اوالبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها...... وكذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان لم يدع النبوة...... فهؤلاء كلهم كفار مكذبون النبىﷺ لا نه اخبرﷺ انه خاتم النبيين ۰ لا نبى بعده واخبر عن اللّٰه تعالىٰ انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك فى كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعاا جماعاً وسمعاً وكذلك وقع الاجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب اوخص حديثاً مجمعا على نقله مقطوعا به مجمعا على حمله على ظاهره ‘‘﴿باوجود تمام اصول صحیحہ اور حضورﷺ کی نبوت کے اعتراف کرنے کے بھی جو شخص حضورﷺ کے ساتھ کسی کی نبوت کا یا حضورﷺ کے بعد دعویٰ کرے...... یا اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کرے یا صفائی قلب کے ذریعہ سے نبوت کے مرتبہ تک پہنچے اور کسب سے اس کے حاصل کرنے کو جائز سمجھے...... اور ایسے ہی وہ شخص جو یہ دعویٰ کرے کہ اس پر وحی نبوت آتی ہے۔ اگرچہ صراحتاً نبوت کا دعویٰ نہ کرے...... پس یہ سب کے سب کفار ہیں اور حضورﷺ کی تکذیب کرنے والے ہیں۔ اس لئے کہ آپؐ نے خبر دی ہے کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں اور خدا کی طرف سے قران میں یہ خبر دی کہ آپؐ خاتم النبیینﷺ ہیں اور یہ کہ آپؐ تمام عالم کے انسانوں کی طرف رسولﷺ ہیں اور امت نے اجماع کیا ہے کہ اس کلام کو اپنے ظاہر پر حمل کیا جائے اور اس پر کہ اس آیت کا نفس مفہوم ہی مراد ہے۔ بغیر کسی تاویل وتخصیص کے پس ان تمام جماعتوں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔ قطعی طور سے اجماعاً اور نقلاً ثابت ہے اور ایسے ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع واقع ہو چکا ہے۔ جو نص قران کی مدافعت کرے یا ایسی حدیث کی تخصیص کرے جس کے نقل پر اجماع ہو اور قطعی ہو اور اس کے ظاہر پر حمل کرنے پر اجماع ہو۔﴾

اور اسی طرح شفاء کی شرح خفاجی اور شرح ملا علی قاری میں بہت تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

۴...... (تمہید ابوشکور سلمیقلمی ص۱۰۵) میں ہے۔’’اعلم ان الواجب علی کل عاقل ان یعتقد ان محمداً کان رسول اللّٰہ والان ھو رسول اللّٰہ...... وکان خاتم الانبیاء علیھم السلام فلا یجوز بعدہ ان یکون احد نبیاً غیر نزول عیسیٰ علیہ السلام وکانت ھذا عیسیٰ علیہ السلام قبلہ بالرسالۃ والشریعۃ ووفاتہ تکون بعد...... ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافر اومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافر الانہ شک فی النص‘‘ ﴿جان لو کہ ہر مسلمان عاقل پر یہ اعتقاد واجب ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول تھے اور اب بھی وہی رسول ہیں۔ (یعنی صاحب الزمان رسول ﷺ قیامت تک حضور ﷺ ہی ہیں) ...... اور حضور ﷺ خاتم الانبیاء تھے۔ پس حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے جو حضور ﷺ سے پہلے رسالت اور شریعت کی ڈیوٹی پر تھے۔ وفات ان کی بعد کو ہوگی...... جو شخص فی زماننا نبوت کا دعویٰ کرے کافر ہوجائے گا اور جو شخص اس سے معجزہ طلب کرے وہ بھی کافر ہوگا۔ کیوں کہ اس نے نص قرآن میں شک کیا۔﴾

۵...... شیخ اکبر محی الدین ابن العربیؒ (فتوحات مکیہ ج۳ ص۳۹ باب۳۱۰ ج۳ ص۵۱) میں اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ (الیواقیت والجواہر ج۲ ص۳۸ مطبوعہ مصر) میں فرماتے ہیں۔’’فما بقی الاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوۃ الاالتعریفات وانسدت ابواب الاوامر الالھیۃ والنواحی فمن ادعاھا بعد محمد ﷺ فھو مدع شریعۃ اوحی بھا الیہ سواء وافق بھا شرعنا اوخالف فان کان مکلفا ضربنا عنقہ والاضربنا عنہ صفحاً‘‘ ﴿اب ارتفاع نبوت کے بعد اولیاء اللہ کے لئے سوائے تعریفات کے کچھ باقی نہیں رہا اور اوامر ونواہی الٰہی کے دروازے سب بند ہوگئے۔ پس جو شخص محمد ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے۔ جو اس کی طرف وحی کی گئی ہے۔ برابر ہے۔ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف ہو۔ پس اگر وہ مکلّف یعنی عاقل بالغ ہے۔ تو ہم اس کی گردن ماریں گے اور اگر وہ پاگل ہے تو ہم اس سے کنارہ کشی کریں گے۔﴾

’’قال الشیخ اعلم ان اللّٰہ تعالیٰ قد سدباب الرسالۃ عن کل مخلوق بعد محمد ﷺ الیٰ یوم القیامۃ (الیواقیت والجواھر ج۲ ص۷۲)‘‘ ﴿شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ جان تو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق سے محمد ﷺ کے بعد رسالت کا دروازہ قیامت تک بند کردیا ہے۔﴾

نوٹ! شیخ اکبر کی عبارت کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی (اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵) کی عبارت بھی دیکھ لی جائے جس میں مرزا قادیانی اقرار فرماتے ہیں کہ ''میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی...... اور اب دیکھو خدا تعالیٰ میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو...... مدار نجات ٹھہرایا ہے۔'' اب مرزائی امت کو اختیار ہے کہ مرزا قادیانی کو ضربنا عنقه کے ماتحت داخل کریں۔ یا ضربنا عنه صفحاً کے تحت میں۔

۶...... (الاشباہ والنظائر ص۱۰۲) میں ہے۔''اذالم یعرف ان محمدﷺ اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لا نه من الضروریات'' ﴿جب محمدﷺ کو آخرالانبیاء نہ جانتا ہو مسلمان نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات اسلام میں سے ہے۔﴾

ملا علی قاری صاحب (شرح فقہ اکبر ص۲۰۲) میں لکھتے ہیں۔''ودعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع'' ﴿ہمارے حضورﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔﴾

۷...... (فتاوی عالمگیری ج۲ص۲۶۳) میں ہے۔''اذالم یعرف الرجل ان محمدﷺ اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم...... ولو قال انارسول الله یکفر'' ﴿جب کوئی شخص محمدﷺ کو آخرالانبیاء نہ جانے تو وہ مسلمان نہیں...... اور اگر کسی نے یہ کہا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا۔﴾

۸...... (تفسیر ابن کثیر ج۶ص۳۸۴ زیر آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین) میں ہے۔''قد اخبر الله تبارك وتعالیٰ فی کتابه ورسولهﷺ فی السنة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی هذاالمقام بعده فهو کذاب افاك دجال ضال مضل ولو تخرق وشعبذ واتیٰ بانواع السحر والطلاسم والنیرنجیات فکلها محال وضلال عند اولی الالباب لما اجری الله سبحانه وتعالیٰ علی ید الاسود العنسی بالیمن ومسیلمة الکذاب بالیمامة من الاحوال الفاسدة والا قوال الباردة ماعلم کل ذی لب وفهم وحجی انهم کاذبان ضالان لعنهما الله تعالیٰ وکذلك کل مدع لذالك الیٰ یوم القیامة حتی یختموا بالمسیح الدجال...... یخلق الله تعالیٰ معه من الامور مایشهد العلماء والمؤمنون بکذب من جاء بها'' ﴿اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول نے احادیث میں جو متواتر نقل ہوتی آئی ہیں۔ خبر دی ہے کہ حضورﷺ کے بعد کوئی نبی

پیدا نہ ہوگا تا کہ امت جان لے کہ ہر وہ شخص جو آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا، افتراء، پرداز، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ اگر چہ خرق عادت اور شعبدہ بازی اور قسم قسم کے جادو اور طلسم اور نیز نگیاں دکھلائے یہ سب عقلاء کے نزدیک باطل اور گمراہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی مدعی نبوت کے ہاتھ پر یمن میں اور مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے ہاتھ پر یمامہ میں احوال فاسدہ اور اقوال باردہ ظاہر کئے۔ جن کو دیکھ کر ہر عقل وفہم وتمیز والا سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں اور ایسے ہی قیامت تک ہر مدعی نبوت کا حال ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ مسیح دجال پر ختم کردئے جائیں گے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے امور پیدا فرمادے گا کہ علماء اور مسلمان اس کے جھوٹے ہونے کی شہادت دیں گے۔ ﴾

۹...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (مسوی شرح مؤطا ج۲ ص۱۳۰) میں فرماتے ہیں۔ ’’او قال ان النبی ﷺ خاتم النبوۃ ولکن معنی ھذا الکلام انہ لا یجوز ان یسمیٰ بعدہ احد بالنبی واما معنے النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثاً من اللّٰہ تعالیٰ الیٰ الخلق مفترض الطاعۃ معصوماً من الذنوب ومن البقاء علی الخطاء فیما یرے فھو موجود فی الائمۃ بعدہ فذالک ھو الزندیق وقد اتفق جماھیر المتأخرین من الحنفیۃ والشافعیۃ علی قتل من یجری ھذہ المجری ‘‘ ﴿یا جو شخص یہ کہے کہ بے شک حضور ﷺ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں۔ لیکن اس کلام کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی کہنا اور نبی کا اسم اطلاق کرنا جائز نہیں لیکن نبوت کی حقیقت اور اس کے معنی یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلق کی طرف مبعوث ہونا اور مفرض الطاعۃ ہونا اور گناہوں اور خطا پر قائم رہنے سے معصوم ہونا یہ حضور ﷺ کے بعد اماموں میں بھی موجود ہے۔ پس ایسا شخص زندیق ہے جو شخص ایسی چال چلے اس کے قتل پر جماہیر حنفیہؒ اور شافعیہؒ کا اتفاق ہے۔ ﴾

۱۰...... (تفسیر روح المعانی ج۲۲ ص۳۹ زیر آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین) میں ہے۔ ’’وکونہ ﷺ خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان اصر‘‘ ﴿آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے پر کتاب اللہ ناطق ہے اور احادیث نے کھول کر سنادیا اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف جو دعویٰ کرے کافر ہو جائے گا اور اگر اصرار کرے قتل کیا جائے گا۔ ﴾

قرآن اوراحادیث رسول اللہ ﷺ سے ثبوت کہ مدعی نبوت کافراوردجال ہے

’’فمن اظلم ممن افتری علی اللّٰه کذبا اوقال اوحی الیّ ولم یوح الیه شئی (انعام:۹۳)‘‘ ﴿جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔حالانکہ کچھ بھی اس کی طرف وحی نبوت نہیں کی گئی اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے۔﴾ مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۱۶۳،خزائن ج۲۲ص ۱۶۷) کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ ’’ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔‘‘ پس مرزا قادیانی نبوت اور وحی نبوت اور اوامر ونواہی الٰہیہ کا دعویٰ کر کے مفتری علی اللہ ہوئے جو بلاشبہ کافر ہوئے۔

’’قال رسول اللّٰه ﷺ انه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ابوداؤدج۲ ص۱۲۷ باب ذکر الفتن ودلائلها، ترمذی ج۲ ص۴۵ باب لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون وفی البخاری بمعناه ج۲ ص۱۰۵۴، وج۱ ص۵۰۹ باب علامات النبوة فی الاسلام، فی المسلم بمعناه ج۲ ص۳۹۷ باب فیقوله ﷺ ان بین یدی الساعة کذابین قریباً من ثلاثین، ابوداؤد ج۲ ص۲۳۶ باب فی خبرابن صیاد، دجالون کذابون)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیس (۳۰) دجال کاذب میری امت میں دعویٰ نبوت کا کریں گے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ﷺ ہوں۔ میرے بعدکوئی نہ بنایا جائے گا۔﴾ اس کی تفصیل احادیث کے بیان میں ہوچکی ہے۔

اجماع امت

سے ثابت ہے کہ جب کسی اصل دین اورضروریات دین کا انکار کیا جائے تو اہل قبلہ مسلمان نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ اہل قبلہ ہی نہیں خواہ تاویل جہالت سے انکار کرے یا بالکل انکار کرے اورضروریات اسلام کے غیر میں اختلاف ہوا ہے۔ نہ ضروریات اسلام میں، غیر ضروریات اسلام میں صحیح یہی ہے کہ محتمل تاویل فاسد کرنے والا کافر نہیں۔

’’قوله تعالیٰ فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم

ثم لا یجدوا فی نفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (نساء:٦٥)''

اس آیت میں صراحتاً بیان کیا گیا ہے کہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں ہوسکتا جو آنحضرت ﷺ کو اپنے تمام معاملات میں حکم نہ بنائے اور آپ کے فیصلہ کو ٹھنڈے دل سے تسلیم نہ کرے۔ لہٰذا وہ احکام وعقائد جن کا ثبوت حضور ﷺ سے یقینی طور اپر امت کو معلوم ہوگیا اور ان کو حضور ﷺ کا خدا کی طرف سے لانا قطعاً تواتراً ثابت ہوگیا اور خاص وعام میں شہرت پکڑ گیا۔ وہ ضروریات اسلام واصول دین کہلاتے ہیں ان میں سے کسی امر کا اس معنی سے انکار کرنے والا جس معنی سے حضور ﷺ نے خدا کی طرف سے بیان فرمایا ہے ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔'' عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدو ان لا اله الا اللّٰه ویؤمنوا بی وبما جئت فاذا فعلوا ذالك عصمو امنی دمائهم واموالهم الابحقها وحسابهم علی اللّٰه (مسلم ج۱ ص۳۷ باب الامریقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه)'' ﴿ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو امر کیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں تاوقتیکہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اور مجھ پر اور احکام واوامر الٰہی کہ میں لایا ہوں ان سب پر ایمان لاویں۔ جب وہ توحید ورسالت اور سب احکام پر ایمان لے آئے تو ان کے خون اور اموال سب محفوظ ہوگئے۔ مگر حق اسلامی کے ساتھ جو قصاص وحدود کے ذریعہ سے ہو اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔﴾

''عن عبادة ابن الصامتؓ بایعنا رسول اللّٰه ﷺ علی ان لا نازع الامر اهله الاان تروا کفرا بواحاً عند کم من اللّٰه فیه برهان، (متفق علیه مشکوة ص۳۱۹ کتاب الامارة والقضاء، مسلم ج۲ ص۱۲۵ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة، بخاری ج۲ ص۱۰٤٥ باب قول النبی ﷺ سترون بعدی واموراً تنکرونها)'' ﴿عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اہل الامر کی کبھی مخالفت نہ کریں۔ لیکن جب کفر صریح دیکھو جس پر تمہارے پاس دلیل ہو۔﴾

منکر ضروریات دین کا حکم

نوٹ! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو احکام وعقائد آنحضرت ﷺ خدا کی طرف

سے لائے ہیں۔ان سب کی تصدیق کرنا ایمان ہے اوران امور میں کسی امر کا انکار کرنا کفر ہے۔ لہٰذا وہ احکام وعقائد جن کا ثبوت حضورﷺ کی شریعت میں یقینی طور پر معلوم ہوگیا اور ان کو حضورﷺ کا خدا کی طرف سے لانا قطعاً تواتراً وبالاجماع ثابت ہوگیا اورخاص وعام میں شہرت پکڑ گیا۔وہ ضروریات اسلام اوراصول دین کہلاتے ہیں۔پس اگر کوئی شخص ضروریات اسلام میں سے کسی امر کا انکار کرے بالاتفاق کافر ہو جاتا ہے۔کلمہ شہادت محمد رسول اللہ میں بھی اجمالاً ومختصراً انہی امور پر ایمان لانے کا اقرار ہوتا ہے۔کیونکہ اس کے معنی یہی ہیں کہ محمدﷺ کی ان سب امور میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ہاں وہ امور جن کا ثبوت اورقطعی طور پرحضورﷺ کا لانا معلوم نہیں ہوا ہے۔ضروریات اسلام میں داخل نہیں ایسے امور کے انکار سے عندالمحققین کافر نہیں ہوتا۔اس لئے فقہاء ومتکلمین نے ایمان وکفر کی یہ تعریف کی ہے۔’’الایمان تصدیق سیدنا محمدﷺ فی جمیع ماجاء به من الدین ضرورة۰ الکفر تکذیب محمدﷺ فی شئی مما جاء به من الدین ضرورة (حموی شرح اشباه نولکشور ص۲۶۳ وشفاء ج۲ ص۳ وغیرها من کتب العقائد والفقه)‘‘ الغرض ضروریات دین میں سے کسی امرضروری کا کہ جس کا دین سے ہونا ہرخاص وعام مسلمان جانتا ہوانکار کرنا ہی باتفاق امت کفروارتداد ہے۔تسلی کے لئے (حقیقت الوحی ص۱۲۴،۱۵۹،خزائن ج۲۲ص۱۲۷،۱۶۳) کے اوراق دیکھو مرزاقادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم خاں اور چراغ دین جموں والے کو برابر مرتد لکھتے ہیں۔کیا وہ توحید ورسالت محمدﷺ وقرآن کے قائل نہ تھے یا کلمے کے منکر تھے یا قبلہ کا انکار کر دیا تھا؟۔مگر چونکہ مرزاقادیانی کے نزدیک ایک ضروری دین کا انکار کیا تھا۔اس وجہ سے ان کو مرتد ہی کہا۔دیکھو (نہج المصلی مجموعہ فتاوی احمدیہ ج۱ ص۲۶۹) میں ہے۔’’واعلم ان عملاً من الاعمال لا یفید لاحد من دون ان یعرفنی ویعرف دعوایٰ ودلائلی‘‘ ’’یعنی کوئی عمل نماز روزہ وغیرہ بغیر میری اور میرے دعوے کی شناخت کے مفید نہیں۔‘‘ کتب عقائد کا فیصلہ ملاحظہ ہو۔

۱...... ’’من انکر شیئا من شرائع الاسلام فقد ابطل لا اله الا الله (السیرالکبیر الامام محمد ج۵ ص۳۶۸)‘‘ ﴿امام محمدؒ سیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جس نے شرائع اسلام سے کسی امر کا انکار کر دیا۔اس نے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کو توڑ دیا۔﴾

۲...... شرح تحریر میں ہے۔’’لا خلاف فی کفر المخالف فی

ضروریات الاسلام...... وان کان من اهل القبلة (منقول ازردالمحتار، کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۴۱۴ باب مطلب البدعة)" ﴿ضروریات اسلام میں خلاف کرنے والے کی تکفیر میں کسی کو خلاف نہیں۔ اگرچہ وہ اہل قبلہ ہی ہو۔﴾

۳...... مصائرہ میں ہے۔"صرح فی کتاب المسائرة بالاتفاق علیٰ تکفیر المخالف فیما کان من اصول الدین وضروریاته کالقول بقدم العالم ونفی حشرالاجساد ونفی العلم بالجزئیات وان الخلاف فی غیره (منقول ازردالمحتار کتاب البغاة ج ۳ ص ۳۳۹)" ﴿ضروریات اسلام واصول دین میں خلاف کرنے والے کی تکفیر پر سب کا اتفاق ہے۔ مثلاً عالم کے قدم کا قائل ہونا۔ حشر اجساد کا انکار جزئیات کے علم کی نفی کرنا (اللہ تعالیٰ سے) اور اختلاف ضروریات اسلام کے غیر میں ہے نہ ضروریات اسلام میں۔﴾

۴...... علامہ ابن حزم (کتاب الفصل ج۲ ص۲۷۵) میں لکھتے ہیں۔"صح الاجماع علی ان کل من جحد شیئا صح عنده بالاجماع ان رسول اللهﷺ اتیٰ به فقد کفر" ﴿اجماع امت ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایسے امر کا انکار کیا جو اجماعاً ثابت ہو چکا ہو کہ اس امر کو حضورﷺ خدا کی طرف سے لائے ہیں وہ کافر ہے۔﴾

۵...... (نبراس ص۳۴۲) میں ہے۔"او یعتقدها قبلة فی اصطلاح المتکلمین من یصدق بضروریات الدین اے الامور التی علم ثبوتها فی الشرع واشتهر فمن انکر شیئاً من الضروریات کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله سبحانه بالجزئیات وفرضیة الصلوٰۃ والصوم لم یکن من اهل القبلة ولو کان مجاهدا بالطاعات" ﴿متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو ضروریات دین کی تصدیق کرے اور ضروریات دین وہ امور ہیں جن کا ثبوت حضورﷺ کی شریعت میں معلوم ہوگیا اور ان کا دین محمدی سے ہونا ہر عام وخاص مسلمان جانتا ہو۔ پس جس نے ضروریات میں سے کسی امر کا انکار کر دیا۔ مثلاً حدوث عالم، حشر اجساد، اللہ سبحانہ کا ہر جزئی کو جاننا، فرضیة الصلوٰۃ، وصوم وغیرہ وہ اہل قبلہ نہیں اگرچہ عبادتوں میں خوب کوشش کرنے والا ہو۔﴾

۶...... (ایثار الحق ص۲۴۱) میں ہے۔’’ان الکفر ھو جحد الضروریات من الدین اوتاویلھا‘‘ ﴿کفر کیا ہے ضروریات دین کا انکار کرنا یا ان کی کوئی تاویل کرنا۔﴾

۷...... (حاشیہ عبدالحکیم علی الخیالی ص ۱۴۸) میں ہے۔’’والتاویل فی ضرروریات الدین لا یدفع الکفر ‘‘﴿ضروریات دین میں تاویل کرنا کفر کو نہیں روک سکتی۔﴾

۸...... (شفاء قاضی عیاض ج۲ص۲۵۱) میں ہے۔’’وکذلك من انکر الجنة والنار ا والبعث اوالحساب اوالقیامة فھو کافر باجماع للنص علیه واجماع الامة علی صحة نقله متواترا وکذلك من اعترف بذالك ولکنه قال ان المراد بالجنة والنار والحشرو النشر والثواب والعقاب معنی غیر ظاھر ‘‘﴿اور ایسے ہی جو شخص جنت یا دوزخ یا بعث یا حساب یا قیامت کا انکار کرے بالاجماع کافر ہے۔ کیونکہ یہ نص سے ثابت اور اس کے نقل کے تواتر پر اجماع امت ہے اور ایسا ہی وہ شخص بھی کافر ہے جو ان امور کا اعتراف تو کرتا ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ جنت اور دوزخ اور حشر ونشر وثواب وعقاب سے مراد ظاہر معنی کے غیر ہے۔﴾

۹...... شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (مسوی شرح مؤطا ج۲ص۱۳۰) میں لکھتے ہیں۔

’’ان اعترف به ظاھراً لکنه یفسر بعض ماثبت من الدین ضرورة بخلاف مافسره الصحابةؓ التابعونؒ واجمعت علیه الامة فھو الزندیق کما اذا اعترف بان القرآن حق ومافیه من ذکر الجنة والنار حق لکن المراد بالجنة الابتھاج الذی یحصل بسبب الملکات المحمودة والمراد بالنار ھی الندامة التی تحصل بسبب الملکات المذموما ولیس فی الخارج جنة ولا نار فھوز ندیق ‘‘ ﴿اگر کوئی شخص ضروریات دین کا اعتراف تو کرتا ہے۔ لیکن بعض ضروریات کی تفسیر صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کے خلاف کرتا ہے۔ جس پر امت نے اجماع کیا ہے۔ وہ زندیق ہے۔ مثلاً اعتراف کرتا ہے کہ قرآن حق ہے اور اس میں جو جنت اور نار کا ذکر آیا ہے حق ہے۔ لیکن جنت سے مراد صرف ابتہاج ہے۔ جو ملکات محمودہ کے سبب سے حاصل ہوگا اور نار سے مراد صرف ندامت ہے جو ملکات مذمومہ کے سبب سے حاصل ہوگی اور خارج میں جنت اور نار کا کوئی وجود نہیں۔ پس یہ شخص زندیق ہے۔﴾

۱۰...... (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج۱ص۲۱۲) میں ہے۔’’قال ابوحنیفۃؒ اقتلو الزندیق سراً فان توبته لاتعرف ‘‘﴿حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ زندیق کو سراًقتل کرو کیونکہ اس کی توبہ نہیں معلوم ہوسکتی۔﴾

نوٹ! بے شک اہل قبلہ کی تکفیر نا جائز ہے۔ جب تک اصول دین اور ضروریات دین کا انکار نہ کرے اور جب کسی اصل وضروری دین کا انکار کیا تو پھر اہل قبلہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اہل قبلہ ہی نہیں خواہ کسی تاویل جہالت سے انکار کرے یا بالکل انکار کرے۔ مثلاً صلوٰۃ مفروضہ کا انکار کرے اور یہ تاویل کرے کہ صلوا میں صلوٰۃ کے معنی صرف دعا کرنے کے ہیں۔ ہم کو دعا کرنے کا حکم ہے نہ ارکان مخصوصہ ادا کرنے کا، اور روزہ کا اس تاویل سے انکار کرے کہ صوموا کے معنی یہ ہیں کہ اپنے نفس کو بری باتوں سے روکو، اور حج کے معنی صرف ارادہ زیارت بیت اللہ کا رکھے نہ سفر مخصوص اور آنحضرتﷺ کے خاتم النبیین اور آخرالانبیاء ہونے کا اس تاویل سے انکار کرے کہ بے شک یہ عقیدہ کلمہ شہادت کا جز اور جزو ایمان ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم فخر عالمﷺ کی احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہو چکا اور ایک سو پچاس احادیث متواترہ سے بھی یہ عقیدہ ثابت لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ نئی شریعت لانے والے نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ غیرتشریعی نبی حضورﷺ کے بعد آسکتے ہیں۔ یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کی مہر سے انبیاء بنیں گے۔ قس علی ھذا! غرض ایسی تاویلیں ضروریات دین میں کفر سے نہیں بچاسکتیں۔ (شرح معانی الاثار ج۲ص۸۷ کتاب الحدود باب حدالخمر) اور (فتح الباری ج۸ص۲۰۹ باب لیس علی الدین امنو وعملو الصلحت جناح) میں ہے کہ اہل شام کی ایک جماعت نے آیت ’’لیس علی الذین امنو وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا‘‘ کی تحریف کرکے شراب کو حلال قرار دیا۔ حاکم شام یزید بن سفیان نے گرفتار کرکے حضرت فاروق اعظمؓ کے پاس بھجوا دئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ وتابعینؒ سے مشورہ کیا بالاتفاق یہ رائے ہوئی کہ پہلے ان سے توبہ لی جائے اگر توبہ کرلیں تو اسّی اسّی درے لگائے جائیں ورنہ ان زندیقوں کو قتل کیا جائے۔ اس مسئلہ کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا مولوی محمد انور شاہ صاحب صدرالمدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند نے اپنے رسالہ اکفارالملحدین میں بیان فرمایا ہے۔

قبل صریح دعویٰ نبوت شریعت کے یعنی ۱۹۰۰ء سے پہلے مرزا قادیانی بھی آنحضرت ﷺ کے بعد مطلقاً مدعی نبوت کو کافر کہتے تھے

۱...... ’’سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت ورسالت کو کاذب وکافر جانتا ہوں۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص۸۹، مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۳۰)

۲...... ’’ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج عن الاسلام والحق بقوم کافرین (حمامۃ البشریٰ ۱۸۹۴ء ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)‘‘ ﴿مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جاملوں۔﴾

۳...... ’’اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن کریم پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ کیا ایسا وہ شخص جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ’’ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین‘‘ کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہے۔‘‘

(حاشیہ انجام آتھم ص۲۶، خزائن ج۱۱ص ایضاً ۱۸۹۶ء)

’’آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے۔ انہی مجازی معنوں کے رو سے جو صوفیا کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔‘‘

(حاشیہ انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴...... ’’آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہوسکتا ہے......اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے

کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے......اور حدیث لا نبی بعدی بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔''

(ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲، ۱۸۹۹ء)

نوٹ! مرزائیوں کے چاہئے کہ ان اقوال کو غور سے پڑھیں کہ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت ورسالت کافر ہے۔ مسلمان ہرگز نہیں۔ قرآن کریم پر ہرگز اس کا ایمان نہیں اس میں حضور ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے اور صوفیاء کے لغوی اور مجازی اصطلاح پر دھوکہ نہ کھائیں۔ لغوی طور پر استعمال کرنا بھی پسندیدہ نہیں۔ عام مسلمانوں کو دھوکہ لگتا ہے۔ مگر افسوس مرزائی بے چارے کیا کریں خود مرزا قادیانی ہی بدل گئے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدینؒ ابن العربی صاحب فتوحات مکیہ وحضرت مجدد الفؒ ثانی وحضرت مولانا شاہ اسماعیل دہلویؒ وحضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ وحضرت مولانا محمد عبدالحی صاحب لکھنویؒ سب متفق ہیں کہ حضور ﷺ پر منصب نبوت ختم ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطاء نہ کیا جائے گا۔ غرض تمام صوفیاء اہل کشف کا بھی اس عقیدہ پر اجماع ہے۔ مگر چونکہ مرزائی امت ان پانچوں حضرات کی عبارتیں قطع وبرید کر کے عوام مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اغوا کیا کرتے ہیں۔ لہٰذا انہی کی عبارتیں اس عقیدہ میں پیش کرتا ہوں

عقیدہ حضرت مجدد الفؒ ثانی

ا...... ''باید دانست کہ منصب نبوت ختم برخاتم الرسل

شده است علیه وعلی اله الصلوٰة والتسلیمات (مکتوبات ج ۱ ص ۴۴۸، مکتوب ۲۶۰)'' ﴿جان لینا چاہئے کہ منصب نبوت حضرت خاتم الرسل محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگیا ہے۔﴾

۲...... ''نبوت عبارت از قرب الٰهی است جل سلطانه که شائبه ظلیت ندارد وعروجش روبحق دارد نزولش رو بخلق این قرب بالاصالة نصیب انبیاء است واین منصب مخصوص بایں بزرگوراں وخاتم این منصب سید البشر است حضرت عیسیٰ علیه السلام بعد از نزول متابع شریعت خاتم الرسل خواهد بود (مکتوب ۳۰۱ ج ۱ ص ۶۳۶)'' ﴿نبوت قرب الٰہی جل شانہ کا نام ہے۔ جس میں ظلیت کا شائبہ تک نہیں ہوتا ہے۔ اس کے عروج کا منہ خدا کی طرف ہے اور اس کے نزول کا منہ خلق کی طرف ہوتا ہے۔ یہ قرب بالا صالتہ انبیاء کا حصہ ہے اور یہ منصب انہی بزرگوں کے ساتھ مخصوص ہے اور اس منصب کے ختم کرنے والے حضور سید البشر ﷺ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد حضور خاتم الرسل ﷺ کی شریعت پر چلیں گے۔﴾

۳...... ''در شان حضرت فاروقؓ فرموده استﷺ لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ۰ یعنی لوازم وکمالاتیکه درنبوة درکاراست همه را عمرؓ دارد اماچوں منصب نبوة بخاتم الرسلﷺ ختم شده است بدولت منصب نبوة مشرف نگشت (مکتوب ۲۴ ج ۳ ص ۳۲۷، ۳۲۸)'' نیز اسی مکتوب میں ہے۔'' مقرراست هیچ ولی امتے بمرتبه صحابی آن امت نرسد فکیف به نبی آن امت'' ﴿حضور ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔ یعنی نبوت کے تمام کمالات عمرؓ میں موجود ہیں۔ لیکن چونکہ منصب نبوت حضور خاتم الرسل ﷺ پر ختم ہوگیا ہے۔ منصب نبوت کے ساتھ مشرف نہیں ہوسکتے۔﴾

اور (ج ۳ ص ۳۲۸) میں ہے۔ ﴿یہ امر محقق ہے کہ کسی امت کا کوئی ولی اس امت کے صحابیؓ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ چہ جائیکہ اس امت کے نبی ﷺ کے مرتبہ کو۔﴾

۴...... ''حصول کمالات نبوت مربعضے افرا دامت رابطریق تبعیت ووراثت لازم نمے آید که آن بعض نبی باشد یامساوات بانبی پیدا

کندچه حصول کمالات نبوة دیگر است وحصول منصب نبوة دیگر چنانچه تحقیق این معنی به تفصیل درمکتوبات قدسی آیات حضرت ایشان (حضرت مجدد الف ثانیؒ) مسطوراست (مکتوبات خواجه محمد معصومؒ ص٢٧٦)'' ﴿بعض افرادامت کووراثتاً کمالات نبوت حاصل ہوجانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بعض نبی ہوجائے یا نبی کے درجہ کے برابر پہنچ جائے۔ کیونکہ کمالات نبوت کا حاصل ہونا اور ہے اور منصب نبوت کا حاصل ہونا اور ہے۔ چنانچہ اس کی تحقیق بہ تفصیل حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات میں مسطور ہے۔﴾

عقیدہ حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ

ا...... ''فالا تصاف بکمالات النبوة لا یستلزم الاتصاف بالنبوة (عبقات ج١ ص١٥٩)'' ﴿کمالات نبوت کے حاصل ہوجانے سے منصب نبوت سے متصف ہونا لازم نہیں آتا۔﴾

٢...... ''پس لابد درمیان این امام اکمل ودرمیان انبیاء اللّٰہ امتیازے ظاهر نخواهد شد الابه نفس مرتبه نبوة پس درحق مثل این شخص تواں گفت که اگر بعد خاتم الانبیاء کسے بمرتبه نبوة فائز میشدے هر آئینه همین اکمل الکاملین فایز میگردید چنا نکه درحدیث شریف واردشده لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ (منصب امامة ص٥٤،٥٥)'' ﴿پس اس امام اکمل اورانبیاء اللہ میں بظاہر کچھ امتیاز معلوم نہیں ہوتا۔ مگر صرف منصب نبوة کا پس ایسے شک کے حق میں کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی حضور خاتم الانبیاءﷺ کے بعد منصب نبوت کے ساتھ فائز کیا جاتا تو بےشک یہی اکمال الکاملین فائز ہوتا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں عمر فاروقؓ کی شان میں وارد ہے۔ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتے۔﴾

نوٹ! اور یہ بھی یاد رہے کہ کمالات نبوت سے مراد مشابہ کمالات نبوت ہیں۔ کیونکہ نبوت کے معنی تو یہ ہیں کہ جو کمالات منصب نبوت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ یہ نبی کے سوا دوسرے کو حاصل نہیں ہوسکتے۔ حضرت مجدد صاحبؒ فرماتے ہیں۔ ''کمالات حضرات شیخین شبیه بکمالات انبیاء است علیهم الصلوٰت والتسلیمات (مکتوب ٢٥١

ج ۱ ص ۴۱۱) ’’اور یہ بھی یادرہے کہ کمالات نبوت متعدد اور انواع مختلفہ سے ہیں اس لئے نبوت کو جامع ولایت بھی کہا گیا ہے۔ پس وہ کمالات نبوت جو من وجہ کمالات ولایت بھی ہیں۔ قیامت تک وراثتاً جاری ہیں۔ مگر وہ وہی کمالات نبوت جو مختصات بمنصب نبوت ہیں بکلی مسدود ہیں۔ پس وہ جمیع کمالات نبوت جو کمالات ولایت بھی ہیں۔ اولیاء اللہؒ علی حسب مراتب وہ بھی وراثتاً حاصل فرماتے ہیں۔ نہ وہ وہی کمالات نبوت جو مختصات بمنصب نبوت ہیں۔ اسی لئے مجددؒ صاحب نے فرمایا ہے۔’’نبوت عبارت از قرب الٰهی است جل شانه که شائبه ظلیت ندارد (مکتوب ۳۰۱ ج ۱ ص ۶۳۶) ‘‘یعنی نبوت میں ظلیت کا شائبہ نہیں۔ پس جب نبوت وراثتاً وظلاً حاصل نہیں ہوسکتی تو وہ وہی کمالات نبوت جو منصب نبوت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ کیوں کر وراثتاً وظلاً وکسباً حاصل ہوسکتے ہیں۔

تنبیہ! کمالات نبوت کا مع نبوت کے باسرہا تسلیم کرنا اصل وفروع میں امتیاز اٹھا دینا ہے اور درحقیقت یہ ایک زہر ہے۔ جو ظل کا بہانہ کر کے مرزا قادیانی نے ایک غلطی کا ازالہ میں مسلمانوں کو پلانا چاہا ہے۔ ورنہ ایسا شخص دعویٰ نبوت کے علاوہ اصل میں نبی کریمﷺ سے مساوات کا مدعی ہے۔

نبوت کسبی نہیں

(الیواقیت والجواہر ج۱ ص۱۶۴،۱۶۵) میں ہے۔’’لیست النبوة مکتسبة حتٰی یتوصل الیها بالنسك والریاضات کماظنه جماعة من الحمقیٰ...... وقد افتی المالکیة وغیرهم بکفر من قال ان النبوة مکتسبة‘‘

(شفاء قاضی عیاض ج۲ ص۲۴۷) میں بھی اس قسم کا مضمون ہے۔ ﴿یعنی نبوت کسبی نہیں تاکہ عبادت اور ریاضتیں کر کے اس تک پہنچ سکے۔ جیسا کہ احمقوں کی ایک جماعت نے کہہ دیا مالکی مذہب اور غیرہم نے ایسے شخص پر جو نبوت کو کسبی بتائے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔﴾

عقیدہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

’’سو اگر اطلاق اور عموم ہے تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل ’’انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی اوکما قال ‘‘جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد

ہو گیا۔ گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا۔ جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض ووتر وغیرہ باوجود یہ کہ الفاظ مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔ جیسا کہ اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔'' (تحذیر الناس ص۱۲،۱۳) ''بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تأمل کرے کافر سمجھتا ہوں۔''

(مناظرہ عجیبہ ص۱۰۳)

تنبیہ! مولانا مرحوم خاتم النبیین ﷺ کے اوّل تو وہ عام معنی فرماتے ہیں جو ختم ذاتی اور ختم رتبی اور ختم زمانی ومکانی سب کو شامل ہوں ورنہ اس آیت کو ختم ذاتی اور رتبی میں بالمعنی المطابقی لے کر ختم زمانی کو اس آیت سے التزاماً اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت فرماتے ہیں۔ اس صورت میں صرف مفہوم ختم رتبی کا بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''اگر بالفرض (بالفرض بتلا رہا ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ ثابت کر چکے کہ ختم زمانی بھی نص قطعی اور تواتر اور اجماع سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے) بعد زمانہ نبی ﷺ کے بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت رتبی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔'' کیونکہ ختم مرتبی کے یہ معنی ہیں کہ تمام مدارج ومراتب نبوت کے سلسلے آپ ﷺ پر ختم ہوگئے اور خاتمیت زمانی اس کے معنٰے مطابقی میں داخل نہیں ہے۔ لیکن مولانا مرحوم نے ختم مرتبی کے ساتھ ختم زمانی کو اسی آیت سے التزاماً مدلل ثابت فرمایا ہے کہ:

قولہ! ''اور ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے۔'' (تحذیر ص۱۱)

''بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے۔ جس سے تأخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبی ﷺ دوبالا ہو جاتی ہے۔'' (تحذیر ص۵)

جیسے حضور ﷺ کے ختم زمانی پر تمام امت کا اجماع ہے۔ ایسے حضور ﷺ کے اشرف الانبیاء علیہم السلام ہونے اور ختم ذاتی اور مرتبی پر اجماع ہے۔ اسی لئے (تحذیر ص۵) میں لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محققین کے نزدیک تو آپ ﷺ جیسے خاتم زمانی ہیں۔ ویسے ہی خاتم ذاتی اور خاتم مرتبی بھی ہیں اور آپ ﷺ کو فقط خاتم زمانی کا اعتقاد کرنا یہ تو عوام کا خیال ہے۔ کیونکہ صرف نفس خاتمیت زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔

الغرض مولانا مرحوم ختم زمانی کو واجب الایمان اور آیت خاتم النبیین کا بدلالت مطابقی یا بدلالت التزامی منطوق مانتے ہوئے ایک دوسرے معنی بھی ظاہر فرماتے ہیں۔ جس پر علیحدہ طور پر تمام امت کا اجماع بھی ہے۔ افسوس مرزائیوں کا اس میں کیا نفع ہے۔ جو مولانا کی عبارت پیش کر

دیتے ہیں۔ یہ تو الٹا ان کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور حضور ﷺ کے بعد اگر کسی نبی کے ہونے کا قائل کرے اس کو بھی کافر فرما رہے ہیں۔

عقیدہ مولانا عبدالحی صاحب لکھنویؒ

مولانا زجر الناس میں لکھتے ہیں کہ: ’’لکن ختم نبینا ﷺ الیٰ جمیع الانبیاء جمیع الطبقات بمعنی انه لم یعط النبوة لاحد فی طبقة...... لا شبهة فی بطلان الاحتمال الثانی وهو ان یکون وجود الخاتم فی تلك الطبقات بعده بما ورد انه لا نبی بعده وثبت فی مقره انه خاتم الانبیاء علی الاطلاق والاستغراق ‘‘﴿لیکن ہمارے نبی ﷺ نے جمیع طبقات کے جمیع انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ﷺ کے بعد کسی طبقہ میں بھی کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا......زمین کے طبقات تحتانیہ میں حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا اپنے طبقہ کے انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہونے کا احتمال بھی باطل ہے۔اس کے بطلان میں کچھ شبہ نہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور اپنی جگہ (یعنی آیۃ خاتم النبیین میں) یہ بھی ثابت ہوگیا کہ آپ ﷺ علی الاطلاق والاستغراق یعنی بغیر استثناء تمام انبیاء علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں۔﴾

تنبیہ! (رسالہ دافع الوسواس ص ۱۳،۳) کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں طبقات تحتانیہ میں ایسے انبیاء علیہم السلام کا موجود ہونا محال نہیں جو حضور ﷺ سے پہلے مبعوث ہو چکے ہوں اور حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی باقی رہے ہوں۔لیکن حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی ہو۔ وہ اس وقت نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں۔ بلکہ حضور ﷺ خاتم النبیین کی امت میں داخل ہوں اور ان پر شریعت نازل نہ ہوتی ہو۔یعنی صاحب شرع جدید نہ ہوں۔ بلکہ حضور ﷺ کی شریعت کے متبع ہوں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد کسی پہلے نبی کا موجود ہونا محال نہیں۔ ہاں حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا مبعوث ہونا یا پرانا نبی ہی اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے دوبارہ مبعوث ہو محال ہے اور ص ۳ میں اس احتمال کو باطل قرار دیا ہے کہ طبقات تحتانیہ کے انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد ہوں اس احتمال کے متعلق لکھا ہے کہ احتمال اوّل بنصوص متعددہ باطل ہے۔اس میں کوئی تفریق نہیں کہ کسی قسم کے نبی حضور ﷺ کے بعد نہیں ہو سکتے۔ مرزائی خوب جانتے ہیں کہ ان حضرات کی تحریروں سے ہمارا مطلب نہیں نکل سکتا۔محض اغواء جاہلین مقصود ہوتا ہے۔

عقیدہ حضرت شیخ اکبر محی الدینؒ ابن العربی و شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ

ا...... ’’فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوة الا التعریفات وانسدت ابواب اوامر الالهیة والنواهی فمن ادعاها بعد محمد ﷺ فهو مدع شریعة اوحی بها الیه سوآء وافق بها شرعنا اوخالف فان کان مکلفا ضربنا عنقه والا ضربنا عنه صفحاً (فتوحات باب ۳۱۰ ج۳ ص۳۹ وهکذا فی الیواقیت والجواهر للشیخ عبد الوهاب الشعرانی ج۲ ص۳۸ مبحث ۳۵ مطبوعه مصر)‘‘

﴿ارتفاع نبوت کے بعد آج سوائے معرفتوں کے اولیاءاللہؒ کے لئے کچھ باقی نہیں رہا اور امر الٰہیہ اورنواہی کے دروازے بند کردئے گئے۔ پس جو شخص محمد ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے۔ جو اس کی طرف وحی کی گئی پھر برابر ہے کہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔ پس اگر وہ مکلّف یعنی عاقل بالغ ہے تو اس کی گردن ماریں گے اورنہیں تو (اگر کوئی پاگل ہے تو) اس سے کنارہ کشی کریں گے۔﴾

۲...... ’’قال فی الباب العاشر وثلثمائة اعلم ان الوحی لاینزل به الملك علی غیر قلب نبی اصلا ولایأمر غیر نبی بامر الٰهی جملة واحدةفان الشریعة قد استقرت تبین الفرض والواجب والمندوب والحرام والمکروه والمباح فانقطع الامر الا لٰهی بانقطاع النبوة والرسالة (ازیواقیت مبحث۳۵ ج۲ ص۳۸)‘‘ ﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں فرمایا ہے کہ: جان تو کہ ہرگز ہرگز غیر قلب نبی پر فرشتہ وحی لے کرنہیں نازل ہوتا اور غیر نبی کو امر الٰہی کا ایک جملہ بھی امرنہیں ہوتا اس لئے کہ شریعت مقرر ہوچکی اور فرض، واجب، مندوب، حرام، مکروہ، مباح سب واضح طور پر بیان ہو چکے۔ پس انقطاع نبوت اور رسالۃ کے ساتھ امر الٰہی کا بھی انقطاع ہوگیا۔﴾

۳...... ’’قال الشیخ ایضاً فی الباب الحادی والعشرین من الفتوحات من قال ان اللّٰه تعالیٰ امره بشئٍ فلیس ذلك بصحیح انما ذالك تلبیس لان الامر من قسم الکلام وصفة وذالك باب مسدوددون الناس...... وان کان صادقاً فیما قال انه سمعه فلیس ذالك عن اللّٰه وانما هومن ابلیس فظن انه عن اللّٰه لان ابلیس قد اعطاه اللّٰه تعالیٰ ان یصور عرشاً وکرسیاً

وسماء یخاطب الناس منه کما مرفی مبحث خلق الجن (ازیواقیت ج۲ ص۳۸ مبحث ۳۵)'' ﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۲۱ میں فرمایا ہے کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فلاں شئے کا امر کیا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں۔ یہ محض دھوکہ ہے۔ اس لئے کہ امر کلام کی قسم اور اس کی صفت ہے اور لوگوں پر اس کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور اگر وہ اپنے قول میں سچا ہی ہے کہ اس نے امر الٰہی کو سنا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ سے ہرگز نہیں بلکہ ضرور ابلیس لعین سے ہے۔ اس نے اس امر ابلیسی کو اللہ تعالیٰ کا امر سمجھا۔ کیونکہ شیطان عرش وکرسی وآسمان متخیل کراتا ہے اور پھر وہاں سے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ جیسا کہ مبحث خلق الجن میں اس کی بحث گذر چکی۔﴾

۴...... ''قال فی الباب العاشر وثلثمائة...... فان قال لم یجئنی بذلك ملك وانما امر فی اللّٰه تعالیٰ به من غیرو اسطه وقلنا له هذا اعظم من الاوّل فانك اذن ادعیت ان اللّٰه تعالیٰ کلمك کما کلم موسیٰ علیه الصلوٰة والسلام ولا قائل بذالك لا من علمأالنقل ولا من علماء الذوق (ازیواقیت ج۲ ص۳۸ مبحث ۳۵)'' ﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ شخص یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس امر الٰہی فرشتہ نہیں لایا۔ بلکہ اللہ نے بلا واسطہ امر کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ تو پہلے دعویٰ سے بھی بڑھ کر دعویٰ ہے۔ کیونکہ اس وقت تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس سے بات چیت کی جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا اور اس کائنات کا کوئی قائل نہیں نہ علماء نقل اور علماء ذوق۔﴾

۵...... ''اعلم ان وحی الانبیاء لا یکون الاعلی لسان جبرئیل علیه السلام یقظة ومشافهة واما وحی الاولیاء فیکون علی لسان ملك الالهام (یواقیت ج۲ ص۸۳ مبحث ٤٦)''

''فان قلت هل ینزل ملك الالهام علی احد من الاولیاء بامراونهی فالجواب ان ذالك ممتنع کما قاله الشیخ فی الباب العاشر وثلثمائة فلا ینزل ملك الالهام علی غیر نبی بامرونهی ابدا وانماللاولیاء وحی المبشرات وهو الرؤیاء الصالحة یراها الرجل اوتریٰ له وهی حق ووحی غالبالانها غیر معصومة (یواقیت ج۲ ص۸۵ مبحث ٤٦)'' ﴿شیخ عبدالوہاب شعرانی

فرماتے ہیں کہ انبیاء کی وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام یقظۃً ومشافہۃً ہوتی ہے اور وحی اولیاءؒ ملک الالہام کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ (ص۸۳) پھر لکھتے ہیں کہ اگر تو کہے کہ کیا کسی ولی اللہ پر ملک الالہام امرونہی لے کر بھی نازل ہوسکتا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ ممتنع ہے۔ جیسا کہ شیخ نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں فرمایا ہے کہ ملک الہام غیر نبی پر امرونہی لے کر کبھی نازل نہیں ہوسکتا۔ اولیاء اللہ کو تو صرف وحی مبشرات ہوا کرتی ہے اور یہ اچھے خواب ہیں۔ (کیونکہ الہام غنودگی کی حالت میں نازل ہوا کرتے ہیں) جو خود آدمی دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دوسرا دیکھتا ہے اور یہ وحی حق ہے غالبًا کیونکہ یہ غیر معصوم ہے۔﴾

٦...... ’’فان قلت فان سلمنا للاولیاء ماجأوا به فما حکمه اذا خالف ماجاء ت به الرسل فالجواب حکمه الردفان الولی اذا اتٰی فی کشفه بما یخالفه ماکشف الرسل وجب علینا الرجوع الیٰ کشف الرسل وعلماًان ذالك الولی قد طرا علیه فی کشفه خلل (یواقیت ج۲ ص۹۱ مبحث ٤٧)‘‘﴿اگر تو کہے کہ اگر ہم اولیاء کے الہاموں کو تسلیم کرلیں تو کیا حکم ہوگا۔ جب رسولوں کی وحیوں کے خلاف ہو تو جواب یہ ہے کہ ایسے الہاموں کا حکم یہ ہے کہ رسولوں کی وحیوں کے مقابلہ میں رد کردیئے جائیں۔ کیونکہ جب ولی کا کشف رسولوں کی کشف کے خلاف واقع ہو تو ہم پر رسولوں کے کشف کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور یقین ہے کہ ولی کے کشف میں خلل طاری ہوگیا ہے۔﴾

٧...... ’’ویمکن ان بعض الاولیاء یکشف اللّٰه عن قلبه الحجاب ویقم اللّٰه تعالیٰ له مظهراً محمدیاً فیسمع فیه امر الحق ونهیه لمحمد ﷺ فیظن ۰ ان الحق تعالیٰ کلمه هووانما کلم روح محمد ﷺ فیکون ذالك من باب التعریف بالاحکام الشرعیة لا شرعا جدیدا فان ذالك باب قد اغلق بموت رسول اللّٰه ﷺ (یواقیت ج۲ ص۸۵ مبحث ٤٦)‘‘

﴿ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اولیاء کے قلب سے پردہ کھول دے اور مظہر محمدی کو اس کے لئے قائم کرے اور امرونہی الٰہی کو جو محمد ﷺ کی طرف نازل ہورہے ہیں ان کو سنے اور یہ گمان کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا۔ حالانکہ روح محمد ﷺ سے کلام کیا ہے۔ پس یہ باب تعریف سے ہے۔ جس میں احکام شرعیہ کی معرفت ہوتی ہے نہ شرع جدید اس لئے کہ اس کا دروازہ حضور ﷺ کی موت کے بعد بند ہوچکا۔﴾

۸...... ”قال فی الباب الرابع عشرمن الفتوحات اعلم ان حقیقة النبی الذی لیس برسول هو شخص یوحی اللّٰہ الیه بامر یتضمن ذلك شریعة یتعبد بها فی نفسه فان بعث بها انی غیره کان رسولا ایضاً...... وهذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا یفتح لاحد الیٰ یوم القیامة ولا کن بقی للاولیاء وحی الالهام الذی لا تشریع فیه...... قال ولو ان الوحی علی لسان جبریل علیه السلام کان باقیاً بعد محمد ﷺ لکان عیسیٰ علیه السلام اذانزل لا یحکم بشریعة محمد ﷺ انما یحکم بشرعه الذی یوحی الیه جبرئیل علیه السلام (ازیواقیت مبحث ۳۵ ج۲ ص۳۷،۳۸)“ ﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۱۴ میں فرمایا ہے کہ: جان تو نبی کی حقیقت یہ ہے کہ نبی وہ شخص ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ ایسے امر کی وحی کرے جو شریعت کو متضمن ہے۔ جس پر وہ عبادت کرے اور اگر غیر کی طرف مبعوث کیا جائے تو وہ رسول بھی ہوگا...... اور یہ دروازہ محمد ﷺ کی موت کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھولا جائے گا۔ لیکن اولیاء کے لئے وحی الہام باقی ہے۔ جس میں تشریع نہیں ہوتی...... اور کہا کہ اگر محمد ﷺ کے بعد وحی بذریعہ جبرئیل باقی رہتی تو عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمد ﷺ کے ساتھ حکم نہ کرتے بلکہ اپنی شرع کے ساتھ حکم کرتے جو بذریعہ جبرائیل علیہ السلام ان کی طرف وحی کی جاتی۔﴾

یواقیت میں ہے کہ ”النبوة الشرعیة خاصة من کان قبل بعثت نبینا ﷺ وهم الذین یکونون کالتلا مذه بین یدی الملك فینزل علیهم الروح الامین بشرعیة من اللّٰہ تعالیٰ فی حق نفوسهم یتعبدهم بها یحل لهم ما شاء ویحرم ماشاء ولا یلزمهم اتباع الرسل وهذاالمقام لم یبق له اثره بعد محمد ﷺ ۰ ص مذکور“ ﴿نبوت شرعیہ ان نبیوں ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے مبعوث ہو چکے اور یہ وہ لوگ ہیں جو فرشتے کے روبرو شاگردوں کی طرح ہوتے تھے اور ان پر جبرئیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے حق میں شریعت لاتا تھا۔ اس شریعت کے ذریعہ سے وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ان کے لئے حرام اور حلال کرتا ان پر رسولوں کی اتباع کرنی لازم نہیں ہوتی۔ یہ منصب حضور ﷺ کے بعد باقی نہیں رہا۔﴾

۹...... ’’قال فی الباب ۳۵۳ اعلم انه لم یجئی لنا خبر الٰهی ان بعد رسول اللہﷺ وحی تشریع ابدا انما لنا وحی الالهام قال تعالیٰ ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك ولم یذکر ان بعده وحیاً ابدًا اوقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیه السلام وکان ممن اوحی الیه قبل رسول اللہﷺ انه اذا نزل اخر الزمان لا یؤمنا الا بنا ای بشر یعتنا وسنتنا مع ان له الکشف التام اذا نزل زیادة علی الالهام الذی یکون له کما لخواص هذه الامة (یواقیت مبحث ۴۶ ج۲ ص۸۴) ‘‘ ﴿شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۵۳ میں فرمایا ہے کہ جان تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہرگز خبر نہیں دی کہ حضورﷺ کے بعد کبھی وحی تشریعی نازل ہوگی۔ صرف ہمارے لئے وحی الہام ہے اور بس، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔’’ ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك ‘‘ اور نہیں ذکر کیا کہ آپؐ کے بعد بھی کبھی وحی آئے گی اور حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو ہماری شریعت اور سنت کے ساتھ ہماری خلافت اور امامت کریں گے۔ حالانکہ حضورﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی اور نزول کے بعد صرف ان کو الہام سے زیادہ کشف تام ہوگا۔ جیسا کہ اس امت کے خواص کو ہوتا ہے۔﴾

۱۰...... ’’وکذلك عیسیٰ علیه السلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الا لبشریعة نبینا محمدﷺ و اله واصحابه وسلم یعرفه الحق تعالیٰ بها علی طریق التعریف وان کان نبیا (یواقیت مبحث ۳۵ ج۲ ص۳۸) ‘‘ ﴿ایسے ہی بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام پر بھی وحی نہ کی جائے گی۔ جب زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبیﷺ کی شریعت کے ساتھ حکم کریں گے۔ حق تعالیٰ بطریق تعریف احکام شریعت محمدیہ کی معرفت کرائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔﴾

۱۱...... ’’فاخبر رسول اللہﷺ ان الرؤیا جزء من اجزاء النبوة فقد بقی للناس فی النبوة هذا وغیره ومع هذا لا یطلق اسم النبوة ولا النبی الا علی المبشر خاصة فحجر هذا الاسم لخصوص وصف معین فی النبوة (فتوحات مکیه ج۲ ص۳۷۶ باب ۱۸۸) ‘‘ ﴿رسول اکرمﷺ نے خبر دی ہے کہ رویاء نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس لوگوں کے لئے نبوت کے اجزاء میں سے صرف رؤیا وغیرہ باقی ہے۔ لیکن باوجود اس کے نبوت اور نبی کا اطلاق خاص صاحب شریعت پر ہی ہے۔ لہٰذا یہ نام روک دیئے گئے۔ نبوت کے خاص اس وصف معیّن کی وجہ سے۔﴾

۱۲...... ’’لکن یوحی الیه فی المبشرات وهی جزء من اجزاء النبوة وان لم یکن صاحب المبشرة نبیاً فتیقن لعموم رحمة الله فما تطلق النبوة الا لمن اتصف بالمجموع فذالك النبی وتلك النبوة التی حجرت علینا وانقطعت فان من جملتها التشریح بالوحی الملکی فی التشریع وذالك لایکون الا لنبی خاصة (فتوحات مکیه ج۳ ص۵۹۸)‘‘ ﴿مثل اس شخص کے جس کو مبشرات میں وحی کی جائے اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ اگرچہ صاحب المبشر ات نبی نہیں ہے۔ پس یہ جان لے کہ اللہ کی رحمت کس قدر عام ہے۔ پس نبوت کا اطلاق اسی شخص پر ہوگا جو مجموعہ اجزاء کے ساتھ متصف ہو اور یہ نبی اور یہ نبوت ہم سے روک دی گئی اور منقطع ہوچکی ہے۔ اس کے جملہ اجزاء میں سے ایک جز تشریع ہے جو بذریعہ فرشتہ کے شریعت کی وحی کی جاتی ہے اور یہ خاص کر نبی کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں اور (فتوحات ج۲ ص۶۴) میں ہے کہ: اسم النبی زال بعد رسول اللهﷺ!﴾

۱۳...... ’’هذا کله (یعنی اقسام الوحی) موجود فی رجال الله من الاولیاء والذی اختص به النبی من هذادون الوحی بالتشریع ولا یشرع الاالنبی ولا یشرع الا الرسول (فتوحات مکیه ج۲ ص۴۱۷)‘‘ ﴿وحی کی یہ سب قسمیں اولیاءؒ اللہ میں بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ وحی جو نبیوں کے ساتھ مخصوص ہے اور ولیوں میں نہیں پائی جاسکتی وہ وحی تشریع ہے۔ نبی اور رسول کے سوا اور کسی پر وحی تشریع نازل نہیں ہوتی۔﴾

(فتوحات باب۱۵۵ ج۲ ص۳۳۴) میں ہے کہ: ’’انما انقطع الوحی الخاص بالرسول والنبی من نزول الملك علی اذنه وقلبه وتحجر لفظ اسم النبی والرسول‘‘ ﴿اس میں شبہ نہیں کہ جو وحی انبیاء اور رسولوں پر آتی تھی۔ وہ موقوف ہوگئی اور کسی کو نبی اور رسول کہنا بند ہوگیا۔﴾

۱۴...... ’’فهم ورثة الانبیاء لا شتراکهم فی الخبر وانفراد الانبیاء بالتشریع قال تعالیٰ یلقی الروح من امره علی من یشاء من عباده فجاء بمن وهی نکرة لینذر یوم التلاق فجاء بما لیس بشرع ولا حکم بل بانذار فقد یکون الولی بشیرا ونذیراً ولا کن لا یکون مشرعاً (فتوحات مکیه ج۲ ص۳۷۶)‘‘ ﴿علماء باللہ واولیاء اللہؒ انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں کیونکہ خبر میں ان

کے شریک ہیں اور انبیاء اللہ علیہم السلام صرف وحی تشریع میں منفرد ہیں۔ ولی وعلماء بھی بشیر ونذیر ہوتے ہیں۔لیکن مشرع نہیں ہوتے۔﴾

۱۵...... ’’اعلم ان الحق تعالیٰ قصم ظهور الاولياء بانقطاع النبوة والرسالة بعد موت محمد ﷺ (فتوحات مكيه باب ۱۴، ازيواقيت ج۲ ص۷۲ مبحث ۴۲)‘‘ ﴿جان تو کہ حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کی موت کے بعد نبوت اور رسالت کے انقطاع کردینے سے اولیاء اللہؒ کی پیٹھ کو توڑ دیا۔﴾

۱۶...... ’’اعلم ان الاجماع قد انعقد على انه ﷺ خاتم المرسلين كما انه خاتم النبيين (يواقيت ج۲ ص۳۷ مبحث ۳۵)‘‘ ﴿جان تو کہ جیسے حضور ﷺ کے خاتم المرسلین ہونے پر اجماع ہے ایسے ہی خاتم النبیین ﷺ ہونے پر بھی اجماع ہے۔﴾

۱۷...... ’’فلا تلحق نهاية الولاية بداية النبوة ابداً اولو ان ولياً تقدم الى العين التى يأخذ منها الانبياء لا حترق...... وقال الشيخ اعلم ان الله تعالىٰ قد سد باب الرسالة عن كل مخلوق بعد محمد ﷺ الى يوم القيامة وانه لا مناسبة بيننا وبين محمد ﷺ لكونه فى مرتبة لا ينبغ ان تكون لنا وقال فى شرحه لترجمان الاشواق اعلم ان مقام النبى ممنوع لناد خوله وغاية معرفتنا به من طريق الارث النظر اليه كما ينظر من هو فى اسفل الجنة الى من هو فى اعلىٰ عليين وكما ينظر اهل الارض الى كواكب السماء وقد بلغنا عن الشيخ ابى يزيد انه فتح له من مقام النبوة قدر خرم ابرةٍ تجلياً لا دخولا فكاوان يحترق (اليواقيت ج۲ ص۷۱، ۷۲ مبحث ۴۲)‘‘ ﴿ولایت کی انتہا نبوت کی ابتداء کو کبھی نہیں پاسکتی۔اگر کوئی ولی اس چشمہ کی طرف بڑھے۔جس سے انبیاء علیہم السلام لیتے ہیں۔تو جل کر خاکستر ہو جائے اور شیخ اکبر نے فرمایا ہے کہ جان تو کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے بعد قیامت تک تمام مخلوق پر رسالت کا دروازہ بند کردیا ہے اور ہم کو محمد ﷺ سے کوئی مناسبت نہیں۔کیونکہ حضور ﷺ ایسے مرتبے میں ہیں کہ ہمارے لئے حاصل ہونا ممکن نہیں اور شیخ نے ترجمان الاشواق کی شرح میں کہا ہے کہ جان تو کہ مقام نبی میں داخل ہونا ہمارے لئے ممتنع ہے۔انتہاء معرفت جو بطریق ارث ہم حاصل کرسکتے ہیں وہ صرف مقام نبی کی طرف نظر کرنا ہے۔جیسے کوئی اسفل جنت سے اعلیٰ علیین والوں کی طرف یا زمین پر

رہنے والا آسمان کے تاروں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے اور شیخ ابو یزید کے متعلق یہ واقعہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ان کو سوئی کے ناکے کے برابر صرف تجلی مقام نبوت سے منکشف ہوئی تھی۔ وہ جلتے جلتے بچ گئے۔ مقام نبوت میں داخل ہونا تو ممکن ہی نہیں۔ ﴾

۱۸...... ’’اعلم انه لاذوق لنا فی مقام النبوة لنتكلم عليه وانما نتكلم على ذالك بقدر ما اعطينا من مقام الارث فقط فانه لا يصح منا دخول مقام النبوة (يواقيت ج ٢ ص ٧٢ مبحث ٤٢) ‘‘﴿جان تو کہ ہم کو مقام نبوت میں کچھ ذوق نہیں ہے کہ اس کے متعلق کچھ کلام کرسکیں ہم تو صرف اس پر اس قدر کلام کر سکتے ہیں۔ جس قدر ہم کو مقام ارث سے عطاء کیا گیا ہے۔ کیونکہ مقام نبوت میں ہمارا داخل ہونا ممکن نہیں۔ ﴾

نوٹ! شیخ اکبر محی الدین ابن العربی اور شیخ عبدالوہاب شعرانی کے ان اقوال سے اظہر من الشمس ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت اور رسالت کا دروازہ بند ہے اور قیامت تک اوامر ونواہی الٰہیہ کے دروازے مسدود، اب فرشتہ امر الٰہی کا ایک فقرہ بھی لے کر نازل نہیں ہوسکتا اور نبی کی حقیقت میں وحی تشریع کا لانا داخل ہے۔ نبی اور نبوت کا اطلاق جب ہی ہوگا جب وحی تشریع اس پر نازل ہو۔ ولی اور نبی کی وحی میں یہی فرق ہے کہ نبی پر وحی تشریع ہوتی ہے اور وحی اولیاء میں تشریع نہیں۔ حضور ﷺ کے بعد نبی کا نام زائل ہو چکا۔ جو حضور ﷺ کے بعد امر و نہی، شریعت، نبوت کا دعویٰ کرے اس کی گردن مارنی چاہئے۔ محض دھوکہ باز ہے یا ابلیس لعین سے ہمکلام ہوتا ہے۔ شیطان اس کی طرف وحی کرتا ہے۔ ان الشيطين ليوحون الى اوليائه ! اب وحی الہام، وحی مبشرات، تعریفات، کشف تام کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا۔ جن میں امر و نہی کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام پر بھی بعد نزول وحی الہام، کشف تام ہوگا اور بطریق تعریف معانی کلام اللہ حاصل کریں گے۔ باوجود یہ کہ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں اور حضور ﷺ سے پہلے وحی تشریع نازل ہوتی تھی۔ لیکن بعد نزول وحی تشریع نازل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے۔ حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب امت محمدی کی طرف رسول ہو کر تشریف نہ لائیں گے۔ بلکہ خلیفہ اور امام کی حیثیت سے ہوں گے۔ لہٰذا ہر دو اعتبار کا لحاظ کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے بلکہ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد سے نبی غیر تشریع بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ نبی جس کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب اپنی نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوا اسی وجہ سے اس پر وحی تشریع نازل نہیں کی جاتی۔ بلکہ صاحب

الزمان رسول ﷺ کی شریعت کے تابع ہوں گے۔ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ صاحب الزمان رسول یعنی اس زمانہ میں نبوت کی ڈیوٹی پر نہیں ہوں گے۔ ورنہ منصب نبوت کے لئے شریعت لازمی ہے بلکہ منصب نبوت کی حقیقت میں داخل ہے۔ نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوجانے سے اور اس وقت وحی شریعت نہ ہونے سے ان کا نبوت سے معزول ہوجانا لازم نہیں آتا۔ جیسا کہ ہم مفصل معلوم کر چکے۔ یہ تو مرزائیت کی عقل کا نتیجہ ہے اور بس، چونکہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی تین رسولوں کے حضور ﷺ کے بعد زندہ رہنے کے قائل ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام و ادریس علیہ السلام والیاس علیہ السلام فتوحات کے باب ۳۶۷ میں معراج کے بیان میں لکھتے ہیں کہ:'' فلما دخل اذا بعسییٰ علیہ السلام بجسدہ عینہ فانہ لم یمت الی الان بل رفعہ اللّٰہ الی ھذہ السماء واسکنہ بھا (ازیواقیت ج ۲ ص ۳۴ مبحث ۳۴)''

اور (فتوحات کے باب ۷۳) میں لکھتے ہیں کہ:'' ابقی اللّٰہ بعد رسول اللّٰہ من الرسل الاحیاء باجسادھم فی ھذہ الدار الدنیا ثلثۃ ''اس کے بعد تینوں نبیوں کا ذکر ہے۔ لہٰذا شیخ اکبر ان تینوں کو نبی غیر تشریع سے تعبیر فرماتے ہیں۔ مدت تک اپنے اپنے زمانہ میں نبوت کی ڈیوٹی پر قائم رہ چکے ہیں ان پر وحی شریعت نازل ہوتی تھی۔ مگر اب ان کی ڈیوٹی ختم ہوگئی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی (الحکم ۱۰/۱۷پریل ۱۹۰۳ء) میں جبکہ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔ تصریح فرماتے ہیں کہ'' محی الدین ابن العربیؒ نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔'' لیکن اس کے بعد مرزا اور مرزائیوں کی عقل پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس سے الحاد کا رستہ نکالا کہ مرزا قادیانی نبی غیر تشریعی ہیں۔ کیونکہ محی الدین ابن العربی حضور ﷺ کے بعد نبی غیر تشریعی کو جائز مانتے ہیں۔ بھلا کیا مرزا قادیانی بھی حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے نبوت کی ڈیوٹی پر فائز ہوچکے ہیں اور پہلے کے نبی ہیں اور اب حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے نبی غیر تشریعی رہ گئے؟۔ معاذ اللہ!

البتہ اہل کشف، نبوت اور رسالت کو اس کے لغوی معنی میں بھی جو تمام خلق میں علی قدر مراتب ساری ہے۔ اپنے خاص رنگ میں استعمال کرتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی اس کا قائل نہیں کہ نبی اور رسول کو غیر انبیاء پر اطلاق کرنا جائز ہو اور حضور ﷺ کے بعد کوئی شخص مدعی نبوت ہو اور اس کی تکفیر نہ کی جائے۔ شیخ اکبر فتوحات کے باب ۱۵۵ میں فرماتے ہیں کہ:'' اعلم ان النبوۃ التی ھی الاخبار عن شئی ساریۃ فی کل موجود عند اھل الکشف والوجود لکنہ لا یطلق علی احدمنھم اسم نبی ولا رسول الا علی الملئکۃ

الذین هم رسل فقط (کبریت الاحمر علی حاشیة یواقیت ج۱ ص۱۱۸)'' ﴿جان تو کہ نبوت جس کے معنی مطلق خبر دینے کے ہیں وہ اہل کشف کے نزدیک تمام موجودات میں ساری ہے۔ (کیونکہ ہر مخلوق کم از کم اپنے صانع واجب الوجود کی ہستی کی خبر دے رہا ہے) لیکن کسی پر نبی اور رسول کے اسم کا اطلاق نہیں کر سکتے۔ البتہ فرشتوں پر صرف رسل کا اطلاق آیا ہے۔﴾

اور (فتوحات ج۲ ص۱۰۰) میں ہے کہ: ''فالنبوة ساریة الی یوم القیامة فی الخلق وان کان التشریع قد انقطع فالتشریع جزء من اجزاء النبوة'' ﴿یعنی لغوی نبوت تو قیامت تک تمام خلق میں ساری ہے۔ ہاں تشریع منقطع ہوگئی اور تشریع حقیقی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ یعنی حقیقت نبوت کا آخری جز تشریع ہے۔﴾

پھر ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ: ''وهذه النبوة ساریة فی الحیوان مثل قوله واوحی ربك الی النحل ''یعنی یہ نبوت حیوان میں بھی ساری ہے۔ جیسا کہ کلام مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی غرض لغوی معنی کے رو سے نبوت غیر تشریعی ہر مخلوق میں موجود ہے۔ اس میں مرزا قادیانی کی کون سی تخصیص ہے؟۔ اور تمام کمالات اور اوصاف نبوت صدق دیانت، امانت، تقویٰ، عبادت، زہد، توکل، رویا، صالحہ، الہام وغیرہ وغیرہ قیامت تک باقی رہیں گے۔ یہ سب لغوی نبوت کے اعلیٰ افراد ہیں۔ بلکہ حقیقی نبوت کے اجزاء میں سے ہیں۔ لیکن پھر بھی حقیقت نبوت شرعیہ ندارد ہے۔ کیونکہ حقیقت نبوت کا آخری جز تشریع ہے اور تشریع منقطع ہو چکی اور جب تک کسی شے کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں وہ شے موجود نہیں ہو سکتی۔

(فتوحات کے باب ۳۸) میں ہے کہ: ''لما اغلق اللّٰہ تعالیٰ باب الرسالة بعد رسول اللّٰہ ﷺ کان ذالك من اشد ما تجرعت الاولیاء مرارته...... فابقی علیهم اسم الولی...... ولما علم رسول اللّٰہ ﷺ ان فی امته من تجرع کاس انقطاع الوحی والرسالة فجعل لخواص امته نصیبا من الرسالة فقال لیبلغ لشاهدا الغائب فامرهم بالتبلیغ لیصدق علیهم اسم الرسل (کبریت علی حاشیة یواقیت مبحث۴۶ ج۲ ص۸۶)'' ﴿جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے بعد رسالت کے دروازے کو بند کر دیا تو اولیاءؒ پر اس کا مزہ سخت کڑوا گذرا...... پس ان پر اسم ولی کا قائم کیا اور جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ میری امت میں انقطاع وحی اور رسالت کا پیالہ پئے گے تو خواص امت کے لئے رسالت کا ایک شعبہ مقرر کیا۔ پس ان کو تبلیغ کا حکم دیا تاکہ اسم رسل کے مصداق بن جائیں۔ اگرچہ اس شعبہ کی بناء پر اطلاق ناجائز ہے۔﴾

شیخ اکبر فصوص (الحکم فص عزیری ص۱۴۰) میں لکھتے ہیں کہ:’’فابقی لھم النبوة العامة اللتی لا تشریع فیھا...... امانبوة التشریع والرسالة منقطعة فی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فلا نبی بعدہ مشرعا اومشرعاله ولا رسوله وھوالمشرع ‘‘﴿نبوت عامہ کولوگوں کے لئے باقی رکھا ہے۔لیکن نبوت ورسالت تشریع ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں منقطع ہوچکی۔پس آپؐ کے بعدکوئی نبی نہیں ہوسکتا۔خواہ مشرع ہو یا مشرع لہ اور نہ رسول ہوسکتا ہے اور یہ مشرع ہی ہوتا ہے۔﴾

نوٹ! شیخ اکبر کا (قول نمبر۸) میں معلوم کر چکے کہ نبی رسول سے عام ہے اور نبی اس کو کہتے ہیں۔جس پر امرونہی یعنی شریعت جدیدہ نازل ہوتا کہ وہ عبادت کرے۔اگر تبلیغ کا بھی امر کیا گیا تو مشرع یعنی رسول ہے۔یعنی شریعت کو غیر تک پہنچانے والا ورنہ مشرع لہ ہوگا۔یعنی صرف اسی کے لئے شریعت نازل کی گی۔جس پر وہ عبادت کرے تبلیغ کرنے کا حکم نہیں ہوا۔بہرحال یہ شریعت جدیدہ پہلی شریعت کی ناسخ ہوگی۔کیونکہ صرف اس نبی کو یا رسول ہونے کی حالت میں لوگوں کو بھی اسی نبی کی شریعت پر عمل واجب ہے۔پہلے نبی کی شریعت پر عمل نہیں کر سکتے۔خواہ یہ شریعت اس شرعیت کے موافق ہو یا مخالف جیسے نمبر ا میں معلوم کر چکے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (تفہیمات الٰہیہ کے تفہیم نمبر۵۳ ج۲ ص۷۲،۷۳) میں لکھتے ہیں کہ:’’ختم به النبیون اے لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانه بالتشریع علی الناس ‘‘یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہیں ہوسکتا جس کو تشریع کا اللہ تعالیٰ امر کرے یہی معنی خاتم النبیین کے ہیں کیونکہ نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر وحی تشریع ہو۔نہ صاحب وحی الہام ومبشرات کو۔

الغرض بعض اہل کشف وو جود نبوت لغویہ کی تقسیم کرتے ہیں نہ نبوت مصطلحه فی الادیان کی،یعنی مطلق نبوت جو لا بشرط شے کے درجہ میں ہے۔اس کے دوفرد ہیں۔نبوت بشرط لا تشریع یعنی نبوت عامہ ومطلقہ یہ علی قدر مراتب تمام مخلوق میں موجود ہے۔دوسرا نبوت بشرط تشریع یعنی نبوت خاصہ شرعیہ۔یہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے اور یہی مرتفع ہوگئی ہے اور یہ اصطلاح شریعت کے کچھ بھی خلاف نہیں۔

شیخ اکبر (فتوحات مکیہ ج۲ ص۶۴) میں لکھتے ہیں کہ:’’اول ما بدی به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا فکان لایری رؤیا الا خرجت مثل فلق الصبح وھی التی ابقی اللہ علی المسلمین وھی من اجزاء النبوة فما ارتفعت النبوة

بالکلیة ولھذاء قلنا انما ارتفعت نبوة التشریع فھذا معنی لانبی بعدہ ‘‘
﴿ابتداء میں سب سے پہلے جو وحی حضورﷺ کی ہوئی ہے وہ رؤیا تھی جو خواب دیکھتے صبح روشن کی طرح ظاہر ہوتے تھے اور یہ نوع وحی، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں باقی رکھی ہے اور یہ نبوت حقیقت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس نبوت جمیع اجزاء مرتفع نہیں ہوئی۔ (یعنی تمام کمالات واوصاف نبوت صدق، دیانت، امانت، تقویٰ، عبادت، زہد، توکل، رویاء، کشف، الہام وغیرہ دنیا سے نہیں اٹھ گئے) ہاں حقیقت نبوت کا آخری جز تشریع یعنی اعطاء منصب نبوت ووحی شریعت من اللہ مرتفع ہے۔ پس یہی معنی لا نبی بعدہ کے ہیں۔ کیونکہ جب تک حقیقت نبوت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں نبوت موجود نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا حضورﷺ کے بعد جز تشریع مرتفع ہوجانے کی وجہ سے کوئی نبی بھی نہیں ہوسکتا۔﴾

اسی لیے شیخ نے اس کے بعد اسی (ص ج۲ص۶۴) میں تصریحاً یہ بھی فرمادیا ہے کہ:
’’اسم النبی زال بعد رسول اللہﷺ ‘‘یعنی حضورﷺ کے بعد نبی کا اسم ہی زائل ہوگیا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں حضورﷺ کے بعد نبی تو اسی شخص کو کہہ سکتے ہیں جو حضورﷺ کے بعد منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز ہو۔ ہاں عیسیٰ علیہ السلام وادریس علیہ السلام والیاس علیہ السلام جو حضورﷺ سے پہلے اپنے زمانہ کے نبی، منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز تھے اب وہ حضورﷺ کے بعد عندالشیخ زندہ موجود ہیں۔ ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ لہٰذا ان کو نبی غیر تشریعی بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ نبی جن کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی کیونکہ اب صاحب الزمان نبی دوسرے ہیں۔ اسی وجہ سے شیخ نے (فتوحات مکیہ ج۲ص۶۴) میں لکھا ہے کہ:’’فعلمنا انه قوله لانبی بعدہ ای لا مشرع خاصة لا انه لایکون بعدہ نبی ‘‘یعنی ہم نے جان لیا کہ لانبی بعدہ کے یہ معنی ہیں کہ کوئی حضورﷺ کے بعد منصب نبوت کی ڈیوٹی پر صاحب شرع ہوکر نہیں آسکتا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی زندہ موجود ہی نہیں رہے گا اور اسی طرح (فتوحات مکیہ باب۷۳ ج۲ص۳) میں فرماتے ہیں کہ:’’ابقی اللہ بعد رسول اللہﷺ من الرسل الاحیاء باجسادھم فی ھذہ الدار الدنیا ثلثة وھم ادریس علیه السلام بقی حیاً بجسدہ واسکنه اللہ فی اسماء الرابعة...... وابقی فی الارض ایضاً الیاس وعیسیٰ کلاھما من المرسلین‘‘
اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:’’النبوة التی انقطعت بوجود رسول اللہﷺ انما ھی نبوة التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعهﷺ ولا یزید فی

شرعه حكما اخروهذا معنى قوله ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى اے لا نبى بعدى يكون على شرع يخالف شرع بل اذا كان يكون تحت حكم شريعتى ‘‘﴾ وہ نبوت حقیقت جو حضور ﷺ کی بعثت سے منقطع ہو گئی ہے۔ وہ نبوت تشریع ہے۔ جس میں امر و نہی الٰہی نازل ہوا کرتے ہیں نہ مقام نبوت، پس حضور ﷺ کے بعد شریعت نازل نہیں ہوسکتی۔ جو حضور ﷺ کی شریعت کے لئے ناسخ بنے اور نہ آپؐ کی شریعت میں کوئی حکم زیادہ ہوسکتا ہے۔ رسالت اور نبوت کے منقطع ہونے اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ ہونے کے یہی معنی ہیں۔ یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی جس پر شریعت نازل ہو جو ہر حال میری شریعت کے خلاف ہوگی، نہ ہوگا۔ تو حضور ﷺ ہی کی شریعت کے تحت میں داخل ہوگا۔ جیسے الیاس وادریس وعیسیٰ علیہم السلام۔﴾

اور (فتوحات مکیہ ج۱ص۵۶۹) میں لکھتے ہیں کہ: ’’لا يكون بعد رسول اللهﷺ فى امته نبى يشرع الله له خلاف شرع محمد ولارسول وما منع المرتبة ولا حجرها من حيث لاتشريع ولا سيماقال عليه السلام فى من حفظ القرآن ان النبوة ادرجت بين كتفيه وقال فى المبشرات انها جزء من اجزاء النبوة فوصف بعض امتى بانهم قدحصل لهم المقام وان لم يكونوا علىٰ شرع يخالف شرعه وقد علمنا بما قالﷺ ان عيسىٰ عليه السلام ينزل فينا حكماً مقسطاً عدلاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ولا يشك قطعا انه رسول الله ونبيه وهو ينزل فله عليه السلام مرتبة النبوة بلا شك عندالله وما له مرتبة التشريع عند نزوله فعلمنا بقوله عليه السلام انه لانبى بعدى ولا رسول ان النبوة قد انقطعت والرسالة انما يريد بهما التشريع ‘‘﴾ حضور ﷺ کے بعد حضور ﷺ کی امت میں کوئی نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔ جس پر شریعت محمدیہ کے خلاف شریعت نازل ہو ہاں مقام نبوت جس میں تشریع نہیں ہوتی۔ ممنوع اور مہجور نہیں۔ جبکہ حضور ﷺ نے قرآن کریم کے حافظ کے متعلق فرمادیا ہے کہ اس کے پہلو میں نبوت درج کردی گئی اور مبشرات کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس حضور ﷺ کی امت کو مقام نبوت حاصل ہے۔ اگرچہ شریعت محمدیہ کے خلاف شریعت نازل نہیں ہوسکتی اور پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ امت محمدی میں عیسیٰ علیہ السلام حاکم اور خلیفہ ہوکر نزول فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کے قتل کرنے کا حکم دیں گے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ

بے شک اللہ کے رسول اور نبی ہیں اور بلا شک عنداللہ ان کو مرتبہ نبوت حاصل ہے لیکن نزول کے وقت مرتبہ تشریع نہ ہوگا۔ یعنی نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے تاکہ امر ونہی نازل ہو۔ پس معلوم ہوگیا کہ حضورﷺ کے ارشاد کے یہ معنی ہیں کہ منصب نبوت اور رسالت تشریعیہ منقطع ہوگئی نہ مقام نبوت لغویہ جو علی قدر مراتب سب میں موجود ہے۔ نبی غیر صاحب الزمان وصاحب تعریفات ومقام نبوت وقابل نبوت وحافظ قرآن وصاحب وحی الہام ورؤیا صالحہ بلکہ صاحب وحی مطلقہ شہد کی مکھی وغیرہ اور صاحب نبوت عامہ جو تمام مخلوقات میں ساری ہے۔﴾

شیخ نے ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ: ’’قال فی حدیث من حفظ القرآن فقد ادرجت النبوة بین جنبیه انما لم یقل فقد ادرجت النبوة فی صدره اوبین عینیه اوفی قلبه لان ذلك رتبة النبی لارتبة الولی (کبریت علی حاشیه یواقیت ج ۲ ص ۸)‘‘ ﴿حضورﷺ نے حدیث میں حافظ قرآن کے متعلق یہ فرمایا کہ اس کے پہلو میں نبوت داخل کر دی گئی۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کے سینہ میں یا اس کی آنکھوں کے سامنے یا اس کے قلب میں نبوت رکھ دی گئی۔ اس لئے کہ یہ مرتبہ نبی کا ہے نہ ولی کا۔﴾

شیخ اکبر نے (فتوحات مکیہ باب ۷۳ کے جواب ۲۵) میں لکھا ہے کہ: ’’اعلم ان النبوة لم ترفع مطلقاً بعد محمدﷺ انما ارتفع نبوة التشریع فقط وقد کان الشیخ عبدالقادر الجیلی یقول ادنیٰ الانبیاء اسم النبوة واوتینا اللقب ای حجر علینا اسم النبی مع ان الحق تعالیٰ یخبر نافی سرائرنا بمعانی کلامه وکلام رسولهﷺ صاحب هذا المقام من انبیاء الاولیاء فغایة نبوتهم التعریف بالا حکام الشریعة حتیٰ لا یخطئوا فیها لا غیر (از یواقیت ج ۲ ص ۳۹)‘‘ ﴿جان تو کہ حضورﷺ کے بعد مطلق نبوت (جو بمعنی خبر دادن کے ہے) مرتفع نہیں صرف نبوت تشریعیہ مرتفع ہے۔ (جو ادیان میں مصطلحہ ہے) حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام کو اسم نبوت اور منصب نبوت دیا گیا اور ہم اولیاء امت کو صرف لقب دیا گیا۔ یعنی باوجود اللہ تعالیٰ ہم کو بطریق تعریف وبذریعہ وحی الہام کلام اللہ اور کلام رسول اللہﷺ کے معنی کی خبر دیتا ہے۔ مگر نبی کا اطلاق ہم پر ممنوع ہے۔ ایسے اولیاء جو اس مقام کے صاحب ہوں ان کو انبیاء الاولیاء کہا جاتا ہے۔﴾ یعنی یہ اولیاءؒ انبیاء کے مشابہ ہیں ان کی نبوت یہی ہے جو احکام شرعیہ قرآن وحدیث کو بطریق تعریف ووحی الہام حاصل کرتے ہیں۔ جس میں خطا واقع نہیں ہوتی۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ نہ یہ کہ ان پر

کلام مجید کی آیات اوراس کے اوامر ونواہی و دیگر اوامر جدیدہ بطریق وحی نبوت وخطاب من اللہ نازل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اوراس کی امت قائل ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی (مکتوب ۲۴ ج ۳ ص ۳۲۷) میں فرماتے ہیں کہ:''لوازم وکمالاتیکه در نبوة درکار است همه راعمرؓ دارد اماچوں منصب نبوة بخاتم الرسل ختم شده است بدولت منصب نبوة مشرف نگشت''

اور (مکتوبات ۲۵۱ ج ۱ ص ۴۱۱) میں فرماتے ہیں کہ:''کمالات حضرت شیخینؓ شبیه کمالات انبیاء علیهم السلام است ''اوراس کے بعد اسی مکتوب کے آخر میں لکھتے ہیں کہ:''ایں هر دوبزرگوران درکلانی وبزرگی درانبیاء علیهم السلام معدودانند''یعنی کمالات میں دونوں خلیفہ ابوبکرؓ وعمرؓ انبیاء علیہم السلام کے مشابہ ہیں۔

اور (فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۴۹۵، ج ۳ ص ۵۶۸) سے پہلے پر نقل کر چکا ہوں کہ نبوت اور نبی کا اطلاق خاص صاحب وحی تشریع پر ہے اور تشریع نبوت کے اجزاء میں سے آخر جز ہے تاوقت یہ کہ مجموع اجزاء نبوت سے متصف نہ ہو، نبی کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا حضور ﷺ کے بعد نبی کا اسم ہی زائل ہو چکا۔ نبی اور ولی میں یہی فرق ہے کہ نبی پر وحی تشریع ہوتی ہے اور ولی پر وحی تشریع نہیں ہوتی۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ صوفیاء کرام نبوت الغویہ کی تقسیم کرتے ہیں۔ نبوت عامہ غیر تشریعی ہے جو علی قدر مراتب تمام مخلوقات کو حاصل ہے اور دوسرے نبوت تشریعہ یہی مخصوص بالانبیاء ہے۔ بتلایئے اس میں کس کو خلاف ہوسکتا ہے؟۔

(فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۶۹) میں ہے کہ:''وان كان سواله عن مقام الانبياء من الاولياء اى انبياء الاولياء وحى النبوة التى قلنا انها لم تنقطع ''یعنی اگر کوئی ان اولیاء اللہ کے مقام کو دریافت کرے جو مقام نبوت تک پہنچے ہیں۔ جن کو انبیاء الاولیاء کہا جاتا ہے اور یہی وہ نبوت ہے جسے ہم کہتے ہیں کہ وہ منقطع نہیں ہوئی۔ قیامت تک باقی رہے گی۔ خود مرزا قادیانی قبل صریح دعویٰ نبوت (حاشیہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) میں لکھتا ہے کہ: ''آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے۔ وہ انہی مجازی معنوں کے رو سے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔''

اور (حاشیہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) میں ہے کہ:''غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں

اسکو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔'' اور دعویٰ نبوت کے بعد لکھتے ہیں کہ: ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔''

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، بدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء)

اور (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) میں صاف لکھ دیا ہے کہ: ''اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی کے نام پانے کا مستحق نہیں گذرا۔'' اور (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۵) میں ہے کہ: ''اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔'' نبوت صرف موہبت ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب حاصل کلام یہ ہے کہ منصب نبوت جو وہبی ہے۔ جس میں وحی تشریع کا نازل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ وحی تشریع حقیقت نبوت میں داخل ہے۔ وہ حضور ﷺ کی بعثت عامہ کے بعد منقطع ہے۔ لیکن مقام نبوت لغویہ اور کمالات نبوت جو کسبی ہیں اور حقیقت نبوت شرعیہ کے بعض اجزاء ہیں۔ وہ باقی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک کسی حقیقت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہوسکتی۔ البتہ نبوت لغویہ عامہ یہ تمام مخلوقات میں علی قدر مراتب ساری ہے۔ لیکن باوجود اس کے نبی کے اطلاق کرنا۔ اس معنی پر ممنوع ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے جو نبی کہا گیا ہے۔ وہ بے شک حقیقتاً اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ حضور ﷺ سے پہلے منصب نبوت پر بعثت ہوچکی۔ اپنے زمانہ میں صاحب الزمان رسول تھے۔ لیکن حضور ﷺ کی بعثت عامہ کے بعد صاحب الزمان رسول نہیں رہے اور اس امت کے لئے رسول ہوکر تشریف نہیں لائیں گے۔ بلکہ ان پر صاحب الزمان رسول یعنی حضور ﷺ کی شریعت کا اتباع واجب ہوگا اور ان پر وحی نبوت نہ ہوگی۔ اب مرزا قادیانی کے دعویٰ کو ملاحظہ کرلو۔ سب سے آخری مکتوب میں لکھتے ہیں کہ: ''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔'' ایک غلطی کا ازالہ میں محدثیت سے انکار کرکے اس سے بڑھ کر وہبی نبوت کو دعویٰ کیا۔ مسیح موعود نے لکھا ہے کہ: ''خدا نے مجھے منصب نبوت پر پہنچایا ہے۔''

(حقیقت النبوۃ ص ۲۲۰)

اور (اربعین نمبر۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵) میں لکھتے ہیں کہ: ''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی...... اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔'' اور اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: ''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو

میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام موسوم کیا...... اب دیکھو خداتعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔'' اور شیخ اکبر و شیخ عبدالوہاب شعرانی نے جو رئیس المکاشفین ہیں۔ ایسے شخص پر ضرب بنا عنقہ کا فتویٰ صادر فرمایا ہے تو پھر ان کے کلام میں الحاد کے امداد کی کون صورت نکل سکتی ہے؟۔ مرزائی امت بہت کوشش کرتی ہے کہ شیخ اکبر کی فتوحات مکیہ سے کچھ سہارا مل جائے مگر یہ خیال محض عبث نکلا۔ حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ شیخ اکبر کی فتوحات اور دیگر کتب میں بعض یہود نے بعض جگہ افتراء کیا ہے۔ اس لئے قابل استناد نہیں۔'' لکنا تیقنا ان بعض الیهود افتراها علی الشیخ قدس اللّٰہ سره فیجب الاحتیاط به ترك مطالعة تلك الکلمات وقد صدر امر سلطانی با النهی فیجب الاجتناب من کل وجه (در مختار ج ۱ ص۳۵۸، کتاب الجهاد باب المرتد) '' اور شیخ شعرانیؒ نے بھی دیباچہ یواقیت میں کتب شیخ کو مدسوس کہا ہے۔ جمال الدین نامی ایک شخص نے گڑبڑ کردیا ہے۔

نبی اور نبوت اور وحی نبوت کی تعریف اور رسول اور نبی کے معنی میں اصطلاحی شرعی فرق

قرآن کریم نے سب نبیوں کے لئے کتاب اور شریعت اور نبوت کو ثابت فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ انعام کے ساتویں رکوع میں اٹھارہ نبیوں کا ذکر آیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، نوح علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، سلیمان علیہ السلام، ایوب علیہ السلام، یوسف علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، زکریا علیہ السلام، یحییٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام، الیاس علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، الیسع علیہ السلام، یونس علیہ السلام، لوط علیہ السلام۔

اس کے بعد ہے کہ:'' اولئك الذین اٰتیناهم الکتاب والحکم والنبوة (انعام:۸۹) '' یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور شریعت اور نبوت دی ہے۔ خود ہارون علیہ السلام کے متعلق ہے جن کو مرزا قادیانی غیر تشریعی نبی بتلاتے ہیں۔'' ولقد مننا علیٰ موسیٰ وهارون (الصافات:۱۱٤) '' پھر ان احسانات کا بیان ہے۔'' واتیناهما الکتاب المستبین (الصافات:۱۱۷) '' ہم نے ان دونوں موسیٰ و ہارون علیہم السلام کو کتاب روشن دی اور سورہ انبیاء میں ہے۔'' ولقد اتینا موسیٰ وهارون الفرقان

وضیاء وذکراً للمتقین (الانبیاء:۴۸)‘‘ حالانکہ ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے وزیر اور شریک فی النبوۃ تھے۔’’واجعل لی وزیراً من اھلی ھارون اخی ۰ طه ۳۰، واشرکه فی امری (طه:۳۲)‘‘

’’واذ اخذ اللّٰہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة (آل عمران:۸۱)‘‘یعنی جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور شریعت دوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اور شریعت نبیوں کو دی گئی ہے۔’’کان الناس امة واحدة فبعث اللّٰہ النبیین مبشرین ومنذرین وانزل معھم الکتاب بالحق لیحکم بین الناس فیما اختلفو فیه (بقرہ:۲۱۳)‘‘اس آیت میں تصریح ہے کہ تمام نبیوں پر کتاب نازل ہوتی ہے اور مرزا محمود قادیانی نے (حقیقتہ النبوۃ ص۱۴۹) میں یہی لکھا ہے۔ پھر اسی طرح قرآن کریم میں کتب پر ایمان لانے کا حکم ہے اور مفصل بتایا گیا ہے کہ الٰہی احکام اور اس کے شرائع کا نام کتاب ہوتا ہے۔’’قوله تعالیٰ شرع لکم من الدین ماوصی به نوحا والذین اوحینا الیك وما وصینا به ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیمو الدین ولا تتفرقوا فیه (شوریٰ:۱۳)‘‘اس سے واضح ہے کہ تمام انبیاء کو ایک ہی دین مشروع ہوا ہے۔ اعمال کچھ فروعی اختلاف ہوتا ہے اور بس۔’’ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ (الاعلیٰ:۱۸)‘‘یعنی یہ قرآنی تعلیم اور اس کے احکام پہلے انبیاء کی کتب میں بھی موجود ہیں۔’’ثم اوحینا الیك ان اتبع ملة ابراھیم حنیفاً (النحل:۱۲۳)‘‘یعنی ملت ابراہیمی اور ملت محمد ﷺ ایک ہی ہے۔’’وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحی الیه انه لااله الا انا فاعبدون (انبیاء:۲۵)‘‘یعنی ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جو کوئی رسول بھیجا اس کو یہی وحی کی کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں میرے سوا۔ میری ہی بندگی کرو۔’’ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخٰسرین (زمر:۶۵)‘‘ ﴿آپ ﷺ کی طرف اور آپ ﷺ سے پہلے جس قدر انبیاء آئے سب کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل تباہ ہو جائیں اور تم خاسرین میں داخل ہو جاؤ۔﴾

’’ما یقال لك الا ما قد قیل للرسل من قبلك ان ربك لذومغفرة وذوعقاب الیم (حم سجدہ:۴۳)‘‘ ﴿آپ ﷺ سے وہی کہا جاتا ہے جو سب رسولوں سے آپ ﷺ سے پہلے کہا گیا ہے کہ تیرا رب بڑی مغفرت والا ہے اور بڑا ہی دردناک عذاب دینے والا ہے۔﴾

نوٹ! ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ توحید کی تعلیم وتبلیغ کی وحی اور شرک کرنے سے نہی اور

عقیدہ مغفرت وعقاب کی تعلیم ہر نبی پر ہوئی ہے۔ جو شریعت کے اعلیٰ رکن ہیں اور فاعبدونی کہہ کر سب کو عبادت کرنے کی تبلیغ کا امر ہو رہا ہے اور پھر ہر نبی پر ایمان لانا اجزاء ایمان میں داخل ہے۔ بغیر ان پر اور ان کی وحی پر ایمان لائے ایمان معتبر نہیں ہوتا۔ ’’ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ (النساء:٦٤)‘‘ لہٰذا ہر نبی نبوت کا دعویٰ کر کے کم از کم اپنے اور اپنی وحی پر ایمان لانے کی طرف بلاتا ہے۔ وہ ایمان کے اجزاء میں ایک اور جزو اعلیٰ کو یعنی اپنے اور اپنی وحی لانے کو پہلی شریعت پر زیادہ کرتا ہے۔ پس اس سے بڑھ کر اور کون سا حکم نبوت تشریعی کا ہو سکتا ہے [1]۔ مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص٦١٤، خزائن ج٣ ص٤٣٢) میں لکھتے ہیں کہ: ’’رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل حاصل کرے۔‘‘ اور (ص٥٣٤، خزائن ج٣ ص٣٨٧) میں لکھتے ہیں کہ: ’’حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔‘‘ (ص٧٦١، خزائن ج٣ ص٥١١) میں ہے کہ: ’’رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے کہ: ’’اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ (انعام:١٢٤)‘‘ یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ اپنی پیغامبری کا سلسلہ کہاں قائم کرے گا۔ یعنی پیغامبری کا منصب عطاء کرنا اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ یہ منصب محض وہبی ہے۔ کسبی

---

[1] جیسا کہ مرزا قادیانی پر وحی ہوئی۔ ’’قل یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً‘‘ (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج٣ ص٢٧٠، البشریٰ ج٢ ص٥٦)

’’قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ‘‘

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص٨١، خزائن ج٢٢ ص٧٠٧)

’’قل انما انابشر مثلکم یوحی الی انما الٰہکم الٰہ واحد‘‘

(حقیقت الوحی ص٨١،٨٢، خزائن ج٢٢ ص٨٥)

’’واتل ما اوحی الیک من ربک‘‘ (حقیقت الوحی ص٧٤، خزائن ج٢٢ ص٧٨)

’’انا ارسلنا الیکم رسولا شاہداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً‘‘ (حقیقت الوحی ص١٠١، خزائن ج٢٢ ص١٠٥)

’’انا ارسلنا احمد الی قومہ فاعرضوا وقالو کذاب اشر‘‘

(اربعین نمبر٢ ص٣٦، خزائن ج١٧ ص٣٨٤)

’’یا ایہا النبی اطعم الجائع والمعتر۔ حقیقت النبوۃ ص٢٠٠‘‘

نہیں۔جس [1] کو اللہ اپنا رسول مقرر کرے وہ رسول ہوگا۔دوسرے اس میں یہ ہوگا کہ خدا کے احکام بندوں تک پہنچائے گا۔جو اس پر ایمان لاکر عمل کرے گا۔نجات پائے گا اور جو ایمان نہ لایا معذب ہوگا۔اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام کو بشیر ونذیر فرمایا گیا ہے۔

’’وما ارسلناك الا كافة للناس بشيراً ونذيراً (سبا:۲۸)‘‘’’وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين (الكهف:۵۶)‘‘یعنی ایمان والوں کے لئے بشیر بالجنة ہیں اور کافروں کے لئے نذیر عن النار ہیں اور’’ما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی (الحج:۵۲)‘‘اور’’ما علینا الا البلاغ (یٰسین:۱۷)‘‘ سے ظاہر ہے کہ رسول اور نبی دونوں تبلیغ اوامر کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔’’قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیٰ (حم سجده:۶)‘‘ سے ثابت ہے کہ انبیاء بھی بشر ہوتے ہیں۔انبیاء میں اور غیر انبیاء میں مابه الامتیاز وحی نبوت ہی ہے۔

اب شریعت اسلام کی رو سے نبی کی یہ تعریف ہے۔نبی وہ خاص انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ منصب نبوت [2] عطاء فرما کر اپنے احکام یعنی شریعت کے اوامر ونواہی وعقائد اس پر وحی کرکے اس کو قوم کی طرف مبعوث فرمائے اور اس کی اطاعت اور اس کی شریعت کی تعمیل ایک خاص وقت تک فرض قرار دے اور وہ اپنی نبوت کا اعلان کرے خدا کے حکم سے یہ عام ہے۔خواہ یہ احکام جدیدۃ النزول جن کی تبلیغ کا ان کو امر ہے اور ان کی تعمیل لوگوں پر واجب ہے۔پہلی شریعت کے موافق نازل ہوں یا مخالف، وحی امور غائبہ یعنی عقائد متعلقہ معاد وایمانیہ سب نبیوں میں ایک ہے اور مشترک ہیں۔ان میں اختلاف اور نسخ نہیں ہوسکتا۔جب کہ نبی واجب الاطاعت ہے اور اسی کی شریعت واجب التعمیل ہے۔تو یہ شریعت جدیدہ پہلی شریعت کی ناسخ ہوگی۔کیونکہ اس حیثیت

---

[1] (حقیقت النبوۃ حاشیہ ص۲۴۷) میں ہے نبی وہی ہے۔’’جس کا نام خدا نبی رکھے اور اس کے حکم سے وہ اپنی نبوت کا اعلان کرے۔‘‘

نوٹ! امور غائبہ کی وحی جو لازم نبوت ہے وہ وہی امور آخرت حشر ونشر وحساب اعمال وجنت ودوزخ وعذاب قبر ووجود باری وتوحید وملائکۃ اللہ واحکام شرعیہ وغیرہ ہیں۔جن کا وجود ہم سے غائب ہے اور ان پر ایمان لانا ہر مکلّف پر فرض ہے اور ان کی تبلیغ برطبق وحی الٰہی ہر نبی کا اولین فرض ہے۔نہ نجومیوں اور رمّالوں کی طرح محض واقعات آئندہ کی پیش گوئی کرنا۔

[2] نبوت کی تعریف یہ ہے۔’’ھو منصب من اللہ تعالیٰ لتبلیغ الاحکام الالٰھیة الی قومه‘‘ یہ وحی نبوت کی تعریف ہے۔’’ھو اعلام الشریعة من اللہ تعالیٰ لنبیه‘‘

سے کہ اس نبی کی شریعت ہے۔ واجب التعمیل ہے نہ اس حیثیت سے کہ پہلے نبی کی شریعت ہے۔ جس کی ڈیوٹی ختم ہوگئی اور اگر یہ شریعت جدیدہ ناسخہ پہلی شریعت کے بالکل موافق ہے۔ یعنی اس نبی نے پہلے نبی کے جملہ احکام کو بحوالہ قائم رکھا سوائے جدید دعویٰ نبوت ووحی شریعت واجب الایمان کے اور سوائے ان بعض احکام کے جو پہلی شریعت کے مخالف ومغائر ہر نبی پر خاص نبی کے عمل وعبادت کے لئے نازل ہوا کرتے ہیں۔ ”ولا یلزمھم اتباع الرسل“ کہ ان میں تبلیغ کا امر نہیں ہوتا۔ تو پہلی شریعت کا مقرر نبی کہلاتا ہے۔

یحکم به النبیین میں داخل ہوگا۔ کیونکہ جب شریعت سابقہ کی تعلیم جس کا اجراء تاہنوز منظور الٰہی ہے مٹ جاتی تھی اور اس میں تحریف کر دی جاتی تھی۔ تو دوسرا نبی مبعوث فرما کر بعینہ وہی شریعت اس پر وحی کر کے تبلیغ کا امر کیا جاتا تھا اور ان تحریفات کو زائل کر دیا جاتا تھا اور اگر یہ نبی شریعت جس کی تبلیغ کا امر کیا گیا۔ بعض احکام میں شریعت سابقہ کے مخالف ومغائر ہے اور ناسخ کلی ہے۔ یا مبلغ الیھم کے اعتبار سے بالکل نئی شریعت ہے۔ جیسے شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام قبیلہ جرہم کے لئے تو یہ رسول کہلائے گا۔

اور اولوالعزم رسل وہ ہیں جن پر اخلاقی، تمدنی، معاشرتی، سیاسی سب ہی قسم کے جامع احکام نازل ہوئے۔ اگرچہ صاحب کتاب وصحف سب ہی انبیاء ورسل علیہم السلام ہیں۔ مگر حقیقت صاحب کتاب اولوالعزم رسل ہیں۔ اسی وجہ سے ابوذرؓ کی حدیث میں ہے کہ ”ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہوئے ہیں اور تین سو پندرہ رسول ہوئے۔ جن میں اوّل آدم علیہ السلام اور آخر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔“ (رواہ احمد مشکوٰۃ ص۵۱۱، باب الحق وذکر الانبیاء علیہم السلام، کنز ص۱۲۰،۱۲۱، ج۶)

اور ایک حدیث میں رسولوں کی تعداد زیادہ فرمائی اور رسولوں سے کتابوں کی تعداد کم یعنی تین سو تیرہ رسول اور ایک سو چار کتابیں۔ (حاشیہ شرح عقائد نسفی ص۱۴، مجتبائی) اور خاتم النبیین وہ الولوالعزم رسول اور نبی الانبیاء ہیں۔ جو تمام خلق کی طرف تمام نبیوں کے آخر میں شریعت جامع کل شرائع وکامل واکمل دے کر مبعوث کیا جائے اور تمام نبیوں نوح وابرہیم، وموسیٰ علیہم السلام وغیرہم الوالعزم رسولوں پر بھی فرض قرار دیا گیا ہو اور سخت عہد لے لیا گیا ہو کہ اگر ان کا زمانہ پائیں تو ضرور ضرور ان پر ایمان لائیں اور ان کی شریعت کی اتباع کو اور ان کی نصرت کو اپنا فرض سمجھیں[۱]۔

---

[۱] حسب تحریر مرزا محمود، مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ (حاشیہ حقیقت الوحی ص۱۹۲، خزائن ج۲۲ ص۲۰۰) میں ہے کہ ”میں صرف پنجاب ہی کے لئے نہیں مبعوث ہوا بلکہ تمام دنیا کے لئے۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مرزائیوں کے عقائد

مرزائی عقیدہ نمبرا...... اجرائے نبوت

مرزائیوں کے نزدیک آنحضرتﷺ آخری نبی نہیں ہیں۔ حضورﷺ کے بعد بھی نئے نبی ہوسکتے ہیں اور آپ کے بعد بھی منصب نبوت ملتا رہے گا۔ چنانچہ مرزا قادیانی انبیاء سابقین کی طرح منصب نبوت ورسالت کے مدعی ہیں۔ ان کے منکر کافر ہیں، ہرگز مسلمان نہیں۔

مرزا قادیانی کے دعاوی کی ابتداء کس کس سنۂ سے ہے

’’دعویٰ الہام ۱۸۸۰ء میں شائع کیا اس کے بعد ۲۸ سال زندہ رہے۔‘‘
(حقیقت النبوت ص۴۹)

’’دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا اس کے بعد ۱۷ سال چند ماہ زندہ رہے۔‘‘
(حقیقت النبوت ص۵۱)

’’اس عقیدہ میں ۱۹۰۰ء کے بعد تبدیلی ہوئی۔ ۱۹۰۰ء کے بعد دعویٰ نبوت کیا۔ (بلکہ ۱۹۰۰ء میں) پس مسئلہ نبوت کے متعلق جب بحث ہو تو ہمیں ان تحریرات کو اصل قرار دینا ہوگا۔ جو ۱۹۰۱ء سے لے کر وفات تک شائع ہوئیں۔ (بلکہ ۱۹۰۰ء سے) اور پہلی تحریرات (جن میں دعویٰ نبوت نہیں بلکہ دعویٰ نبوت سے انکار ہے اور محدثیت یا جزئی نبوت یا مجازی نبوت وغیرہ الفاظ ہیں) منسوخ ہیں اور تریاق القلوب ۱۸۹۹ء کی ہے۔ جو بعض موانعات کی وجہ سے ۱۹۰۲ء میں شائع ہوسکی۔‘‘ (حقیقت النبوت ص۵۵، ۱۲۰، ۱۲۱)

’’۱۹۰۰ء کے بعد سے جزوی نبوت یا محدثیت منسوخ ہے۔‘‘ (حقیقت النبوت ص۱۶۱)

مرزا قادیانی کی پالیسی دعویٰ نبوت میں

۱۹۰۰ء سے پہلے مرزا قادیانی کا مجدد، امام الوقت، محدث، مہدی معہود، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اور بظاہر ختم نبوت کا اقرار کرتے تھے اور بڑے شدومد کے ساتھ ختم نبوت پر اپنا ایمان ظاہر کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہر قسم کی نبوت آپؐ پر ختم ہوگئی ہے اور نبوت کی کوئی نوع باقی نہیں رہی۔ چنانچہ موجبہ کلیہ سے بیان کرتے تھے۔

ہست اوخیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
(سراج منیر ص۹۳، خزائن ج۱۲ ص۹۵)

اور دعویٰ منصب نبوت سے قطعی انکار ظاہر کرتے تھے۔ کیونکہ قران میں نص قطعی ہے اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اور ضروریات اسلام میں داخل ہے اور کوئی تاویل بھی نہیں سوجھتی تھی۔ دعویٰ نبوت میں مسلمان تو کیا ان کے مرید بھی ہاتھ سے جاتے رہتے یک لخت کوئی یہ دعویٰ مان لینے کے لئے تیار نظر نہیں آیا۔ لہٰذا کچھ کچھ شوشے لگانے شروع کئے کہ محدث بھی جزئی نبی ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک وجہ سے نبی ہی ہوتا ہے۔ مجاز اً لغوی معنی کی رو سے نبی کہہ سکتے ہیں۔ مگر میرے نزدیک پسندیدہ نہیں کہ عام مسلمان کو دھوکہ لگ جانے کا خوف ہے۔ پھر خوب کثرت سے اس لفظ کا استعمال شروع ہو گیا کہ میں بوجہ مامور ہونے کے مجبور ہوں۔ جب دیکھا کہ اب مریدوں کے کان ان الفاظ کو سن کر بدکتے نہیں اور قلوب پر مہر لگ چکی ہے تو یہ سب قیدیں اڑا دیں اور کھلے بندوں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

اگر کوئی مرید نبوت سے انکار کرتا ہے تو اس کی جان کو آجاتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو (ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶) اس بیچارے کو خواہ مخواہ کس قدر ڈانٹ رہے ہیں۔ چونکہ شریعت محمدیہ کے بعد کسی نبی کا آنا تو بہت مشکل امر تھا تو پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے درپے ہوئے اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ورود تواتر سے ثابت ہے۔ لہٰذا مسیح موعود، محدث بنے اور پھر چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے لگاؤ ہے تو پھر کیا تھا۔ بس راستہ کھل گیا۔

دعویٰ نبوت میں مرزا قادیانی کی تدریجی چال

۱۹۰۰ء سے پہلے صرف محدث ہونے کا دعویٰ تھا اور یہ دعویٰ بھی خدا کے حکم سے کیا گیا تھا اور بظاہر لفظوں میں ختم نبوت کے اقراری تھے اور مدعی نبوت کو کافر بتلاتے تھے۔ اس پر بھی نبی بننے اور کہلانے کا بہت شوق تھا۔ اسی لئے محدثیت کو مجازی، جزئی۔ لغوی نبوت سے تعبیر کرنے کے علاوہ حقیقت نبوت کو اپنے لئے خوب ثابت اور ظاہر کرتے تھے۔ مثلاً محدثیت انواع نبوت سے ایک نوع ہے۔ محدثیت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں۔“ (توضیح المرام ص ۱۸، ۱۹، خزائن ج ۳ ص ۶۰)

”محدث کا حمل نبی پر جائز ہے۔ یعنی کہہ سکتے ہیں۔ المحدث نبی!“
(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۸، خزائن ج ۵ ص ۲۳۸)

۱۸۹۳ء الہامات میں ”میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔“ (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

لہٰذا بعض علماء نے اس پر فتویٰ کفر دیا کہ اس شخص نے دعویٰ حقیقت میں نبوت کا کرلیا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے انکار کیا کہ میں مدعی نبوت نہیں ان الفاظ کو ترمیم شدہ اور کاٹا ہوا تصور فرمالیں اور اس کی جگہ محدث کا لفظ سمجھ لیں۔ لیکن پھر بھی مرزا قادیانی نے ان الفاظ کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں ایک اشتہار بعنوان (ایک غلطی کا ازالہ، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱) لکھ کر آپ نے نبوت کی ایک خام بنیاد رکھ ہی دی۔ بالآخر اس کے بعد بڑے شد و مد کے ساتھ کھلم کھلا دعویٰ نبوت ورسالت کیا۔ (دیکھو بدر ۵؍ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

لیکن اس صاف دعویٰ کے ساتھ ہی غیرت الٰہی جوش میں آئی اور دفعتاً موت نے آپ کو آ پکڑا۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۰ء تک کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

۱۸۹۱ء کے اقوال

۱...... ’’قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۷۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱، ۱۸۹۱ء)

۲...... ’’اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا اور اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن پر عمل کر تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لاویں اور پھر چپ ہو جائیں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱، ۱۸۹۱ء)

’’اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن سے توارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۱۴)

۳...... ’’حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔ لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

۴...... ’’رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ

جبرائیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔''
(ازالہ اوہام ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۲)

۵...... ''ان پر (یعنی مولوی دستگیرؒ صاحب قصوری پر) واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الــــہ الا اللّٰہ مـحـمـد رسـول اللّٰہ ! کے قائل ہیں اور آنحضرتﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجنابﷺ اولیا اللہؒ کو ملتی ہے۔ اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگائے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹۷)

مرزا محمود نے (حقیقت النبوت ص۲۹۰) میں لکھا ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود نے نزول جبرائیل کو نبوت کے لئے شرط ٹھہرایا...... پس خدا تعالیٰ نے الہام میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔''

مرزا قادیانی نے اس کی بھی تصریح کی ہے کہ ایک رسول کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ (ازالہ اوہام ص۵۶۹، خزائن ج۳ ص۴۰۷) میں ہے۔ ''مـا ارسـلـنـا من رسـول الا لیـطـاع باذن اللّٰہ ! یعنی ہر ایک رسول مطاع بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔'' یعنی ہر نبی اپنی وحیوں کی اتباع کرے گا۔ دوسرے نبیوں کی وحیوں کی اتباع نہیں کرسکتا۔ اگر دونوں کی وحیوں میں ہر حکم میں توافق ہے تو بعد کا نبی پہلے رسول کی شریعت کا قائم کرنے والا کہلائے گا۔ ورنہ شارع جدید ہوگا۔ ہاں جس امر میں وحی نہ ہوئی ہو یا ان کی وحی کے خلاف نہ ہو تو ایک دوسرے کی اتباع بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے فرمایا۔ ''ھـل عـصـیـت امری اور حضورﷺ کو ارشاد ہوا۔ ''فبھد اھم اقتدہ (انعام:۹۰)'' ''ثم اوحینا الیك ان اتبع ملة ابراھیم حنیفاً (النمل:۱۲۳)''

۶...... ''سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰﷺ ختم المرسلین کے بعد کس دوسرے مدعی نبوہ اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰﷺ پر ختم ہوگئی۔''
(مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰، ۲۳۱)

۷...... ''میں اظہاراً للحق عام خاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلتہ القدر

وغیرہ سے منکر، بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج اص ۲۳۰)

۸...... ''اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ! کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج خبیث ہوں۔'' (آسمانی فیصلہ ص ۳، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳، حقیقت النبوت ص ۹۲)

۱۸۹۲ء کے اقوال

۱...... ''اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب ﷺ کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا اور قرآن کریم کا ایک شوشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا۔ ہاں محدث آئیں گے۔''

(نشان آسمانی ص ۳۰، خزائن ج ۴ ص ۳۹۰)

۲...... ''تمام مسلمانوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوت ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں بلکہ صرف سادگی سے ان کے لغوی معنوں کے رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔ اگر مسلمان ان لفظوں سے ناراض ہیں۔ تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں اور اس لفظ کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں...... میری نیت میں جس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ خوب جانتا ہے۔ اس لفظ نبی سے مراد نبوت حقیقی نہیں بلکہ صرف محدث مراد ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج اص ۳۱۳، حقیقت النبوۃ ص ۹۱)

۱۸۹۳ء کے اقوال

۱...... ''ماکان اللّٰہ ان یرسل نبیاً بعد نبینا خاتم النبیین وما کان ان یحدث سلسلة النبوة بعدانقطا عها''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۷۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

یہ نہیں ہوسکتا کہ ہمارے نبی خاتم النبیین ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی نبی بھیجے اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انقطاع کے بعد پھر سلسلہ نبوت کا حادث کرے۔

۲...... ''میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ

دین مصطفی ﷺ کی تجدید کروں اور اس نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۸۳، خزائن ج۵ص ایضاً)

۱۸۹۴ء کے اقوال

۱...... ’’الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّٰی نبیناﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین ولو جوزنا ظہور نبی بعد نبیناﷺ لجوزنا انفتاح باب وحی النبوۃ بعد تغلیقہا وہذا خلف کما لایخفی علی المسلمین وکیف یجیئ نبی بعد رسولناﷺ وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللّٰہ بہ النبیین‘‘

(حمامۃ البشریٰ ص۲۰، خزائن ج۷ص۲۰۰)

’’کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوہ کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیوں کر آوئے۔ حالانکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔‘‘

۲...... ’’ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین‘‘ (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ص۲۹۷) ’’مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جاملوں۔‘‘

۱۸۹۶ء کے اقوال

۱...... ’’اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے

کہ میں بھی آنحضرتﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔''

(حاشیہ انجام آتھم ص۲۶، خزائن ج۱۱ص۲۶)

۲...... ''لیکن وہ مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں۔ جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبیﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔''

(حاشیہ انجام آتھم ص۲۶،۲۷، خزائن ج۱۱ص۲۶،۲۷)

۳...... ''آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہی مجازی معنوں کی رو سے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔''

(حاشیہ انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ص۲۸)

نوٹ: حضرت محی الدین ابن عربیؒ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بعد نزول نبی غیر تشریعی فرمایا ہے۔ یعنی حضورﷺ کی نبوت عامہ کے بعد چونکہ وہ صاحب شریعت نہیں رہے ان کی ڈیوٹی ختم ہوگئی ہے۔ لیکن وہ تاہنوز زندہ ہیں۔ لہٰذا ان کو نبی غیر تشریعی کہہ سکتے ہیں۔ مگر مرزاغلام احمد قادیانی قادیانی ''(الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۳ء) میں تصریح فرماتے ہیں۔ ''محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔''

۱۸۹۷ء کے اقوال

''ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے بعد آنحضرتﷺ نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا، قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔ مگر مجازی معنوں کے رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے...... میرے پر یہ بھی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیینﷺ کے بعد

بکلی بند ہیں۔اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کی رو سے اور نہ کوئی قدیم نبی آ سکتا ہے۔‘‘

(سراج منیر ص۳،خزائن ج۱۲ص۵)

۱۸۹۹ء کے اقوال

۱...... ’’آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہوسکتا ہے اور اگر فرض بھی کر لیں کہ حضرت عیسیٰ امتی ہو کر آئیں گے تو شان نبوت تو ان سے منقطع نہیں ہوگی۔گو امتیوں کی طرح وہ شریعت اسلام کی پابندی بھی کریں۔مگر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس وقت وہ خداتعالیٰ کے علم میں نبی نہیں ہوں گے اور اگر خداتعالیٰ کے علم میں وہ نبی ہوں گے تو وہی اعتراض لازم آیا کہ خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی دنیا میں آ گیا اور اس میں آنحضرتﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے۔قرآن شریف میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں۔لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے اور نئے کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔‘‘

(ایام الصلح ص۱۴۶،خزائن ج۱۴ص۳۹۲،۳۹۳)

۲...... ’’اور آنحضرتﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیہ کریمہ ’’ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین ‘‘ سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبیﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔‘‘

(کتاب البریہ حاشیہ ص۱۹۹،۲۰۰،خزائن ج۱۳ص۲۱۷،۲۱۸)

۳...... ’’پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔‘‘

(ایام الصلح ص۱۴۶،خزائن ج۱۴ص۳۹۳)

۴...... ’’بہت سے الہام ہیں جن میں اس عاجز کی نسبت نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے۔لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا گمان کرتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت اور رسالت ہے......سو چونکہ ایسے لفظوں سے جو محض استعارہ کے رنگ میں ہیں۔اسلام میں فتنہ پڑتا

ہے اور اس کا نتیجہ سخت بدنکلتا ہے۔اس لئے اپنی جماعت کو معمولی بول چال اور دن رات کے محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہئیں اور دلی ایمان مصنف چاہئے کہ نبوت آنحضرتﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین ''اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے دیکھنا درحقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے......مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خداوند تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔اس لئے ہوشیار رہنا چاہئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔''(مکتوبات احمدیہ ج۵ نمبر چہارم ص۱۰۱تا۱۰۳،خبار الحکم نمبر۲۹ ج۳،۱۷اگست ۱۸۹۹ءاز رسالہ جماعت لاہوری اتمام حجت نمبر۶ ماہ صفر ۱۳۴۱ھ ص۷،اشاعت از سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور)

نوٹ!مرزا قادیانی نے ان عبارتوں میں کس قدر زور سے آنحضرتﷺ کو آخر الانبیاء بغیر استثناء کہا ہے کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا نبی اس امت کے لئے آ ہی نہیں سکتا۔نفی عام ہے ورنہ نص صریح قرآن کی تکذیب اور حضورﷺ کی شان کا استخفاف لازم آئے گا۔قرآن میں ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے۔قرآن کریم بعد خاتم النبیینﷺ کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔حضورﷺ کے بعد مدعی نبوت کو کافر جانتا ہوں۔حضورﷺ کے بعد صرف محدث آئیں گے۔مدعی نبوت مسلمان ہرگز نہیں رہ سکتا۔قرآن کریم پر ہرگز اس کا ایمان نہیں صوفیاء کے لغوی مجازی اصطلاح پر بھی جو ایک معمولی محاورہ مکالمات آلٰہیہ کا ہے۔اس کو بول چال میں لانا پسند نہیں کرتا۔عام مسلمانوں کو دھوکا لگتا ہے۔میں مدعی نبوت ہرگز نہیں یہ نہیں،ہوسکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔جہاں کہیں ایسے الفاظ صرف سادگی سے لغوی معنی کی رو سے نکل گئے اور اللہ جل شانہ میری نیت کو خوب جانتا ہے کہ ان الفاظ سے صرف محدث مراد ہے۔حاشا وکلا مجھے نبوت کا ہرگز دعویٰ نہیں ان الفاظ کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں اور بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔لیکن پھر اس کے بعد لکھتے ہیں مگر مجازی معنوں کے رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔جن مکالمات میں لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے۔ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔مگر افسوس مرزائی بچارے کیا کریں خود مرزا قادیانی ہی ۱۹۰۰ء کے بعد بدل گئے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک اس امت میں ظلی طور انبیاء علیہم السلام کے جمیع کمالات پانے والا نبی

نہیں بلکہ اس کا نام محدث ہے۔

۱...... مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ’’جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الوراء ہو جاتا ہے اور تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے۔ جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزے کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہو جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔ اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۷، خزائن ج ۵ ص ۲۳۷)

۲...... مرزا قادیانی کا (توضیح المرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰) پر دعویٰ ہے کہ: ’’یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔‘‘ اور یہ تصریح مرزا قادیانی بہ نص حدیث شیخین ’’رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء (بخاری ج ۱ ص ۵۲۱، باب مناقب عمر بن الخطابؓ) ’’محدث نبی نہیں ہوتا۔ اس لئے جزوی نبوت اور مجازی نبوت وغیرہ الفاظ کو کٹوا کر محدثیت کو قائم رکھواتے ہیں۔ جیسا کہ تحریرات سابقہ سے معلوم ہوا ہوگا۔ لیکن ۱۹۰۰ء کے بعد صریح نبوت کا دعویٰ کر کے لفظ جزئی نبوت اور محدثیت کا انکار کر کے محدث کے نام کو ترک کر دیا۔ چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۵) میں صاف لکھتے ہیں۔ ’’اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔‘‘ اور (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) میں صاف لکھ دیا کہ: ’’اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی کے نام پانے کا مستحق نہیں گذرا۔‘‘ حالانکہ محدث گذرے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ محدث سے بڑھ کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہاں تک کہ پہلے تحریرات کو دیکھ کر اگر کوئی شخص نبوت سے انکار کرتا ہے تو مرزا قادیانی اس کی جان کو آ جاتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں اپنے ایک مرید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس بیچارے کو کس قدر ڈانٹ رہے ہیں اور اپنی نبوت کی نوعیت کو سمجھا رہے ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲، خزائن ۱۸ ص ۲۰۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱)

تنبیہ: اگر بروزی اور ظلی نبوت دین میں کوئی شئے معتبر ہے۔ جس کا دعویٰ کیا جاسکتا

ہے تو کسی ایک حدیث کو ہی مرزائی پیش کر دیں جس میں ظلی یا بروزی کا لفظ آیا ہو۔ کیوں کہ جب امت محمدیہ میں بقاء محدثیت شرعاً بھی ایک مسلم امر ہے اور محدث بھی ظلی نبی ہوتا ہے۔ (بقول لاہوری مرزائیاں) تو پھر ضرور کہیں اس کا پتہ ملنا چاہئے اور اگر یہ مجرد اختراع ہی ہے۔ جیسا کہ ولکل ان یصطلح سے متبادر ہے تو ایسی اصطلاح کے ماننے پر جس کا دین میں کہیں پتہ نہ ہو دوسروں کو کیوں کر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ اصطلاح شریعت محمدیہ کے مخالف بھی ہو۔ بلکہ ممنوع ہو تعجب ہے کہ جب ایک شخص کو خدا نے محدث بنایا ہے۔ نبی نہیں بنایا تو پھر وہ کیوں خواہ مخواہ اس منصب کو جو اسکو حاصل نہیں ہے۔ مجاز اور استعارہ کی آڑ لے کر اپنے لئے ثابت کرتا ہے۔ ایسے شخص کا سوائے عوام کے دھوکہ دہی کے اور کوئی مقصود نہیں ہوسکتا۔ خود مرزا قادیانی (حاشیہ انجام آتھم ص۲۷، خزائن ج۱۱ ص۲۷) میں بیان کر چکے ہیں کہ: ’’میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔‘‘ اور (حقیقت الوحی ص۱۵، خزائن ج۲۲ ص۱۷) میں لکھتے ہیں۔ ’’اسی طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لینا ہے وہ مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے۔‘‘ بالکل اسی طرح ہے کہ اگر کوئی شخص مظہر تجلیات نبویہ ہو جانے کا مدعی ہو تو اسے فقط لکل ان یصطلح کے تحت میں نبی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ ایک امتی ہوگا۔ علاوہ ازیں ہر لفظ کو اگر مجازاً اطلاق کیا جا سکتا ہے تو پھر یہ تو شرک کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ملائکہ کو بنات اللہ، مقربین کو ابناً للہ، صالحات کو ازواج اللہ، بھی کہا جا سکے گا اور ظلی طور پر خدا بھی بن سکیں گے۔ العیاذ باللہ، قرآن تو ان ساری باتوں کی جڑ نکالتا ہے۔ اگر یہی قرآن وحدیث کو چھوڑ کر مجاز کی پابندی رہی تو پھر بزرگوار نبی اللہ کا دعویٰ کریں اور ان کی اہلیہ شریفہ زوج اللہ ہونے کا، اور ان کے پسر ابن اللہ کا، اور اس طور سے مدعین نبوت خوب اپنے گھر کو رونق دے سکیں گے اور اس طور سے بیچارے مظلوم جاہلوں کے لئے ہر نبی کاذب کی تصدیق کا ایک باب واسع کھل جائے گا۔ للہ امت کے حال پر رحم کھاؤ اور وہ راہیں مت ایجاد کرو جس سے صادق اور کاذبوں کا رہا سہا فرق بھی اٹھ جائے۔ کیونکہ اس کے بعد امت کے ہاتھ میں پھر کوئی ذریعہ صادقین کی شناخت کا نہیں رہے گا۔ افسوس ہے کہ خدا کے سچے پیغمبر نے کاذبین کی ایک موٹی علامت اپنی امت کو بتلائی تھی۔ یعنی دعویٰ نبوت، مگر آج کوشش ہے کہ اس علامت کو ہم سے چھین کر ہم کو اندھیرے ہی میں چھوڑ دیا جائے۔

۱۹۰۰ءاوراس کے بعدمرزا قادیانی نے بڑے زورشور سے صریح طور پر دعویٰ نبوت کیا

جاہل مسلمانوں کے بہکانے کے لئے کبھی فرمایا کہ ’’قرآن وحدیث پر میرا ایمان ہے۔مگر خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔‘‘

(خلاصہ حقیقت الوحی ص ۲۷،۲۸،خزائن ج ۲۲ص ۲۹،۳۰)

اور کبھی فرماتے ہیں کہ ’’آیت کے معنی تو بے شک یہی ہیں کہ آپ نے نبوت پر مہر کر دی مگر بوجہ نہایت اتحاد اورنفی غیرت کے بروزی ظلی طور پر بغیر مہر توڑنے کے نبی ہوسکتا ہے۔پس اس وجہ سے میں نبی اور رسول ہوں۔(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵،خزائن ج ۱۸ص ۲۰۹،مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۴) میں مفصل دیکھو اور کبھی کہا کہ صرف نبوت تشریعی یعنی نئی شریعت والی ختم ہوئی ہے اور میری نبوت غیر تشریعی یعنی بغیر شریعت جدیدہ کے ہے اور کہیں لکھا کہ مستقل نبوت ختم ہوئی ہے اور میری نبوت غیر مستقل ہے اور’’کہیں صاحب الشریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص ۶،خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵)

شریعت محمدیہ کے بہت سے عقائد کو نسخ کر کے شریعت جدیدہ کے دراصل مدعی ہیں۔ جیسے کہ کسی آئندہ فصل میں انشاء اللہ مفصل معلوم ہو جائے گا۔

۱...... ’’انا ارسلنا احمد الیٰ قومه فاعرضوا وقالوا کذاب اشر ‘‘

(اربعین نمبر۳ ص ۳۳،خزائن ج ۱۷ص ۴۲۳،ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۴،خزائن ج ۱۷ص ۷۰)’’مرزا قادیانی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی کہ ہم نے احمد مرزا کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ پس قوم نے اعراض کیا اور کہا بڑا جھوٹا بڑا اشریر ہے۔‘‘

۲...... ’’خدا وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول (مرزا قادیانی) ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔‘‘

(اربعین نمبر۳ ص ۲۷،خزائن ج ۱۷ص ۴۱۶،ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۸،خزائن ج ۱۷ص ۶۴)

۳...... ’’یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امرونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی......اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے

وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔‘‘
(اربعین نمبر۴، ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

۴...... ’’چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا...... اب دیکھو خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے۔‘‘
(حاشیہ اربعین ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵)

۵...... ’’جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدأ سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔‘‘
(ایک غلطی کا ازالہ ص۶،۷، خزائن ج۱۸ص۲۱۰،۲۱۱)

’’میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیوں کر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیوں کر رد کر دوں‘‘
(ایک غلطی کا ازالہ ص۶، خزائن ج۱۸ص۲۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۴۳۵، ۱۹۰۱ء مندرجہ حقیقت النبوۃ ص۲۶۴)

۶...... ’’میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔‘‘
(ایک غلطی کا ازالہ ص۷، خزائن ج۱۸ص۲۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۴۳۶)

۷...... ’’حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول، مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیوں کر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں...... اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا ہے۔‘‘
(ایک غلطی کا ازالہ ص۲، خزائن ج۱۸ص۲۰۶، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۴۳۱)

۸...... ’’محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشداء علی الکفار رحماء

بینھم !اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘
(ایک غلطی کا ازالہ ص۳،خزائن ج۱۸ص ۲۰۷)

۹...... ’’مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ:ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله!‘‘
(اعجاز احمدی ص۷،خزائن ج۱۹ص۱۱۳،۱۹۰۲ء)

۱۰...... ’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘
(دافع البلاء ص۱۱،خزائن ج۱۸ص۲۳۱)

’’قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تختگاہ ہے۔‘‘
(دافع البلاء ص۱۰،خزائن ج۱۸ص۲۳۰،۱۹۰۲ء)

۱۱...... ’’پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔‘‘
(الحکم۲۴؍اپریل۱۹۰۲ء،ملفوظات ج۳ص۲۷۰)

۱۲...... ’’میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔‘‘
(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸،خزائن ج۲۲ص۵۰۳،۱۹۰۷ء)

’’صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۵۰،خزائن ج۲۲ص۱۵۴)

’’انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا !ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اس رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔‘‘
(حقیقت الوحی ص۱۰۱،خزائن ج۲۲ص۱۰۵،۱۹۰۷ء مرزا قادیانی کی وحی)

’’یس ۰ انك لمن المرسلین !اے سردار تو خدا کا مرسل ہے۔‘‘
(مرزا قادیانی کی وحی از حقیقت الوحی ص۱۰۷،خزائن ج۲۲ص۱۱۰،۱۹۰۷ء)

’’یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاءؒ اور ابدالؒ اور اقطابؒ اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں

دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' (حقیقت الوحی ص۳۹۱،خزائن ج۲۲ص۴۰۶، ۱۹۰۷ء)

۱۳...... ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''

(ملفوظات ج۱۰ص۱۲۷،حقیقت النبوۃ ص۲۷۲، ماہ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء سنہ وفات مرزا قادیانی)

۱۴...... ''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔'' (مرزا قادیانی کا آخری مکتوب ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء از شہر لاہور مندرجہ اخبار عام منقول از حقیقت النبوۃ ص۲۷۰، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۹۷)

۱۵...... پگٹ جو انگلستان کا ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس کے خلاف اشتہار لکھا اور اس کے آخر جہاں راقم مضمون کا نام لکھا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے یہ الفاظ لکھے۔

The Prophet Mirza Ghulam Ahmad یعنی اللہ کا نبی مرزا غلام احمد۔

(از حقیقت النبوۃ ص۲۰۹)

۱۶...... ''قل یایها الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً'' (اشتہار معیار الاخیار منقول از البشریٰ ج۲ص۵۶، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۰) ''اے مرزا! کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہاری سب کی طرف رسول اللہ ہوکر آیا ہوں۔''

''یایها النبی اطعم الجائع والمعتر'' (تذکرہ ص۷۴۶، از حقیقت النبوۃ ص۲۰۰)

''اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلا۔''

۱۷...... ''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا۔ ''فاجاء ها المخاض الیٰ جذع النخلة قالت یلیتنی مت قبل هذا وکنت نسیاً منسیاً'' (نصرۃ الحق براہین احمدیہ حصہ۵ص۵۳، خزائن ج۲۱ص۶۸، ۱۹۰۸ء) اور علاوہ اس کے اور مشکلات یہ معلوم ہوئیں کہ بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کرسکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے۔ بلکہ صریح معلوم ہوتا تھا کہ ان کی طرف سے وحی کے دعوے پر تکفیر کا انعام ملے گا۔

نوٹ! مرزا قادیانی اس عبارت میں اپنے دعویٰ کی تبلیغ کے مشکلات کے ضمن میں صاف طور پر بتلا رہے ہیں کہ قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ میری وحی غیر تشریعی اور نبوت کے دعوے کو بھی تسلیم کریں۔ چہ جائیکہ بعض ایسے امور جو ہرگز امید نہیں کہ قوم ان کو قبول کرے۔ یعنی چہ جائیکہ میری وحی نبوت کے بعض جدید اوامر ونواہی کو مان جائے۔ کیونکہ بعض دیگر اوامر ونواہی تو ایسے بھی ہیں کہ قرآن کریم واحادیث رسول اللہ ﷺ میں موجود ہونے کی وجہ سے پہلے سے ہی قوم اپنے طور پر مانی ہوئی ہے۔ ورنہ دعوے نبوت سے بڑھ کر کون سے وہ امور ہیں جن کا قوم پر قبول کرنا اثقل ہے؟۔ قبولیت کی امید نہیں۔ وحی الہام میں تو کسی مسلمان کو اعتراض نہیں۔ وحی نبوت غیر تشریعی کے مرزا قادیانی علی الاعلان مدعی ہیں۔

مرزا قادیانی نے ظلی بروزی نبوت کی تفسیر کیا کی ہے؟۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کہتے ہیں۔ ’’کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کی ظل ہیں۔‘‘

(الحکم ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء ص ۷، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰، منقول از تشحیذ الاذہان ص ۱۰، ۱۱ ج ۱۰ ص ۱۳ و قول فیصل ص ۶)

نوٹ! مرزا قادیانی نے (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲) میں ظلی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی نے اس میں تصریح کر دی کہ ’’تمام انبیاء بھی نبی کریم کے ظل تھے۔ مگر میں ان سب میں بڑھ کر ہوں۔‘‘

مرزا قادیانی کو کس پایہ کی نبوت کا دعویٰ ہے؟۔

۱...... عبارت مذکورہ بالا الحکم ملاحظہ ہو۔ جس میں حضور ﷺ کے ماسوا تمام انبیاء پر افضلیت کا دعویٰ ہے اور حضور ﷺ کے ماسوا تمام انبیاء پر فضیلت کا دعویٰ ہے اور حضور ﷺ سے برابری کا صرف ظلی اور اصلی کا برائے نام فرق رکھا ہے۔ کیونکہ بعد حصول جمیع کمالات نبوت معہ منصب نبوت کے فرق نہیں رہتا۔

۲...... ’’اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۴، ۱۹۰۸ء)

۳...... انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نکمترم زکسے
آنچہ داداست ہر نبی راجام
دادآں جام رامرابتمام
کم نیم زاں ہمہ بروے یقین
ہر کہ گوید دروغ است ولعین

(نزول المسیح ص۹۹،خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں صاف تصریح کردی کہ میں عرفان میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں اور یقیناً بغیر استثناء کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔

۴...... ’’لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان اتنکر‘‘ (ترجمہ از مرزا قادیانی) اس کے لئے (یعنی حضور ﷺ کے لئے ذرا ترجمہ کا ادب قابل لحاظ ہے) چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا کیا تو انکار کرے گا۔ (قصیدہ اعجازیہ ص۷۱،خزائن ج۱۹ص۱۸۳)

نوٹ! اس میں مرزا قادیانی نے صاف طور پر بالتخصیص حضور ﷺ پر فضیلت بیان کی ہے اور شق القمر کے معجزے کو خسوف قمر بتاتے ہیں۔

۵...... (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ص۱۵۳) پر جناب رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تعداد ۳ ہزار لکھی ہے اور اپنے معجزات کی تعداد (حصہ ۵ براہین احمدیہ ص۵۶،خزائن ج۲۱ ص۷۲) پر دس لاکھ بتلائی ہے۔ عبارت معجزہ کے بیان میں مذکور ہوگی۔

۶...... ’’جس نے اس بات کا انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بنسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اس لئے تلوار اور لڑنے والے گروہ کی محتاج نہیں اور اس لئے خدائے تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم ﷺ کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱،۲۷۲،خزائن ج۱۶ص۲۷۱،۲۷۲،۱۹۰۲ء)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں بعثت ثانی یعنی اپنی بعثت کو بعثت اوّل یعنی حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے افضل شان میں بتایا ہے اور اپنی بعثت کو بدر چودھویں رات کے چاند اور حضور ﷺ کی بعثت کو ہلال سے نسبت دی ہے۔ ظل اصل سے بڑھ گیا اگر کوئی یہ عقیدہ نہ رکھے وہ نص قرآنی کا منکر ہوگا؟۔

۷...... ’’ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ‘‘ (خطبہ الہامیہ ص۲۸۸، خزائن ج۱۶ ص۲۸۸)

نوٹ! اس میں بھی ظاہر ہے کہ اپنی فتح اور غلبہ کی فضیلت حضور ﷺ کے فتح اور غلبہ پر بیان کی ہے۔ مرزا قادیانی کی فتح مبین حضور ﷺ کی فتح مبین سے بہت بڑی اور اغلب ہے۔

۸...... ’’اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔‘‘ (نزول المسیح ص۸۲، خزائن ج۱۸ ص۴۶۰)

۹...... ’’اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳)

’’پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح بن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۹)

۱۰...... ’’یہ عاجز اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(براہین حصہ۵ ص۷۶، خزائن ج۲۱ ص۹۹)

۱۱...... ’’ان اللّٰہ خلق ادم وجعلہ سید اوحاکما وامیراً علی کل ذی روح من الانس والجان کما یفھم من اٰیۃ اسجدو الادم ثم ازلہ الشیطان واخرجہ من الجنان وردالحکومۃ الی ھذہ الثعبان ومس اٰدم ذلۃ وخزی

فی ھذا الھرب والھوان وان الھرب سجال ولولا تقیاء مال عند الرحمٰن فخلق اللّٰہ المسیح الموعود لیجعل الھزیمة علی الشیطان فی اخرالزمان وکان وعداً مکتوباً فی القرآن ‘‘(حاشیہ درحاشیہ خطبہ الہامیہ ص۳۱۲،خزائن ج۱۶ص۳۱۲)
’’اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ہر ذی روح جن وانسان پر سید حاکم امیر بنایا۔جیسا کہ آیت اسجدو الادم سے مفہوم ہوتا ہے۔پھر شیطان نے اس کو جنت سے نکالا اور حکومت شیطان کے ہاتھ میں آئی اور آدم کو ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی۔مگر مآل اتقیاء کے لئے ہوتا ہے۔پس اللہ نے آخر زمانہ میں شیطان کو ہزیمت دینے کے لئے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پیدا کیا اور یہ وعدہ الٰہی قرآن میں لکھا ہوا تھا۔‘‘

نوٹ! اس میں صریحاً اپنی فضیلت آدم علیہ السلام پر بیان کی ہے۔ بلکہ تمام انبیاء پر یہاں تک کہ حضورﷺ پر بھی فضیلت ظاہر کی کہ تمام انبیاء علیہ السلام شیطان کے مقابلہ میں ہزیمت خوردہ اور مغلوب رہے اب اخیر زمانہ میں مرزا قادیانی نے شیطان کو ہزیمت دی ہے۔ طرفہ یہ کہ یہ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔شاید مرزا قادیانی کی یہی فتح مبین ہے۔ جو نمبر ۷ میں مذکور ہوئی اور حضورﷺ کی فتح مبین سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

۱۲...... ’’میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں...... میں ظلی طور پر محمد ہوں...... میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفیﷺ ہے...... مجھے آنحضرتﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے...... تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی...... جب کہ بروزی طور پر میں آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔تو پھر کون سا الگ انسان ہوں جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۸،خزائن ج۱۸ص۲۱۲،ازمواضع متفرقہ)

نوٹ! مرزا قادیانی نے ان عبارتوں میں حضورﷺ سے برابری کا دعویٰ کیا ہے۔ صرف ظلی اور اصلی کا برائے نام فرق رکھا ہے۔ کیونکہ بعد حصول جمیع کمالات حضورﷺ کے کوئی فرق نہیں رہتا۔ظلی بروزی نبوت کی تفسیر جو مرزا قادیانی نے (الحکم ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء ص۷، ملفوظات ج۳ص۲۷۰) پر خود بیان کی ہے۔ جو پہلے پر نقل کر چکا ہوں اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام بھی حضورﷺ کے ظل تھے۔ خاص خاص صفات میں مگر مرزا قادیانی ان سب سے بڑھ کر اور افضل ہیں کہ حضورﷺ کے تمام ہی صفات میں ظل کامل اور وجود اور نبوت میں متحد محض ہیں۔

۱۳...... ’’مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔ معراج میں جو آنخضرتﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے۔‘‘ (اشتہار منارۃ المسیح، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۸)

نوٹ! یعنی معاذ اللہ خود حضورﷺ قادیان کی مسجد میں تشریف لائے ہیں اور یہی حضورﷺ کی معراج ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی بعثت میں حضورﷺ کے ترقی ہوئی ورنہ کیا حضورﷺ شب معراج میں قادیان کی مسجد میں تشریف لائے تھے۔ جس کا اس وقت نام ونشان بھی نہ تھا۔ (اخبار الفضل قایان ج۳ نمبر ۳۸، ۳۹، مورخہ ۱۹، ۲۱ ستمبر 1915ء ص۶ کالم۲) میں ہے۔ ’’جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا (النبیین میں سب انبیاء علیہم السلام شریک ہیں۔ کوئی نبی مستثنیٰ نہیں آنخضرتﷺ بھی اس النبیین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (یعنی کتاب سے مراد توریت اور قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور منہاج نبوت وحدیث شریف) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے مصدق ہو ان سب چیزوں کا جو تمہارے پاس کتاب وحکمت سے ہیں۔ (یعنی وہ رسول مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہیں جو قرآن وحدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) لتؤمنن بہ میں جو نون ثقلیہ ہے اہل علم جانتے ہیں کہ سخت تاکید کے معنوں میں آتا ہے۔ یعنی اے نبیو تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر ایک طرح سے مدد فرض سمجھنا۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کو مجھ (مسیح موعود) پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا کا نا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔‘‘ (منقول از عقائد محمودیہ نمبر۱ ص۱۷، ۱۸)

مرزا قادیانی کو ان کے خلف الرشید مرزا محمود قادیانی کس درجہ کا نبی مانتے ہیں؟

۱...... ’’امتی نبی کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے سب انبیاء سے گھٹیا ہو۔ بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ پہلے بہت سے انبیاء علیہم السلام سے یا آنخضرتﷺ کے سوا باقی سب انبیاء سے افضل ہو۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص۴۰)

۲...... ’’پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ مگر بغیر شریعت جدیدہ کے۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص۱۷۴)

۳...... ’’جس طرح خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح،

حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے چنانچہ ایک تو آیت مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۸)

۴...... ''قرآن کریم میں تو یہ بھی نہیں لکھا کہ ایسا نبی کوئی نہیں گذرا جسے بالواسطہ نبوت ملی ہو۔ یہ بات تو ہم صرف اپنی عقل سے معلوم کرتے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم نے صریح الفاظ میں ہرگز کہیں نہیں فرمایا کہ کل نبیوں کو نبوت بلاواسطہ ملی ہے......اور قرآن کریم نے کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں فرمایا کہ پہلے کل انبیاء علیہم السلام براہ راست نبوۃ حاصل کرتے تھے یا یہ کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو براہ راست نبوۃ پائے۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۶۱)

۵...... ''نبوۃ کے مفہوم میں بالواسطہ نبوت کا پانا یا بلاواسطہ پانا داخل ہی نہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۶۴)

۶...... ''نفس نبوۃ کے لحاظ سے تو سب نبی نبی ہیں۔ لیکن بعض خصوصیات کی وجہ سے ان کی کئی اقسام ہیں...... باقی رہیں خصوصیات ان کے لحاظ سے سینکڑوں اقسام کی نبوۃ ہوسکتی ہے۔ جیسے سب آدمی آدمیت کے لحاظ سے تو ایک ہیں۔ لیکن خصوصیات کو لو، تو انسانوں کی ہزاروں قسمیں بن جاتی ہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۲۳۷)

۷...... ''یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بے شک بعض اصطلاحات (مستقل نبی، حقیقی نبی، ظلی بروزی نبی، امتی نبی، تشریعی، غیرتشریعی نبی) نبوت کی تشریح کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ لیکن وہ اصطلاحات قرآن کریم یا حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لوگوں کو نبوت کے اقسام سمجھانے کے لئے خود وضع فرمائی ہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۵۸)

نوٹ! مرزا محمود قادیانی نے حقیقت النبوۃ میں بہت تفصیل سے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی نبوۃ سمجھانے کے لئے نبوۃ شرعیہ کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک وہ نبی جو شریعت جدیدہ اور نئے احکام لاتے ہیں۔ ان کا حقیقی نبی تشریعی نام رکھا ہے۔ دوسرے وہ نبی جو نئی شریعت نہیں لاتے اور بغیر کسی نبی کی اقتداء کئے ہوئے اور بغیر فیض پہلے نبی کا حاصل کئے براہ راست نبی بنائے گئے۔ ان کا مستقل غیرتشریعی نبی نام رکھا ہے۔ تیسرے وہ نبی جو پہلے نبی کی اقتداء اور فیض حاصل کرنے کے بعد خداوند تعالیٰ نے ان کو رسول اور نبی بنا کر قوم کی طرف مبعوث کیا ہو۔ ان کا نام امتی

نبی یاظلی بروزی نبی غیرتشریعی نام رکھا ہے۔لیکن نبوۃ میں سب برابر ہیں۔مرزا قادیانی تیسری قسم میں داخل ہیں۔

۸...... ڈائری خلیفہ قادیان مطبوعہ (اخبار الفضل ج۱۰ نمبر۵ ص۵، ۱۷رجولائی ۱۹۲۲ء) میں ہے۔’’یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے۔حتیٰ کہ محمد رسول اللہ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔‘‘

۹...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزاقادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے۔جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔‘‘ (قادیانی ریویو بابت ماہ جون ۱۹۲۹ء)

نوٹ! اس جزوی فضیلت کو ذرا غور سے مطالعہ کیجئے۔مرزامحمود قادیانی کی یہ گہری پالیسی مصلحت وقت پر مبنی ہے کہ مرزا قادیانی نے تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔حالانکہ کھلے بندوں مرزا قادیانی نے نبوۃ تشریعیہ اور شریعت جدیدہ کا صراحتاً دعویٰ کیا ہے۔لیکن چونکہ مطلقاً نبوۃ کا دعویٰ ہی صراحۃً قطعیات اسلام کے خلاف تھا اور جانتے تھے کہ قرآن کریم کھلا ہوا فرمان ’’ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (احزاب:۴۰)‘‘مدعی کے منہ پر مہر رکھ دے گا۔اس لئے مرزا قادیانی کو اس دعویٰ میں نیرنگی اور اینچ پینچ سے کام لینا پڑا۔کہیں مجازی نبی بنے اور کہیں ظلی نبی اور کہیں غیرتشریعی نبی اور کہیں صاف تشریعی نبی ہونے کے دعوے کئے ہیں جو کچھ عنوانات اختیار کئے یا دعاوی بدلے وہ سب محض بھولے بھالے نادان مسلمانوں کو پھانسنے کے لئے ہیں۔تاکہ وہ بدکنے نہ پائیں کہیں حضور ﷺ کے شاگرد اور نائب بنے اور کہیں افضل۔

مرزا قادیانی نے صراحۃً نبی صاحب الشریعۃ ہونے کا دعویٰ کیا ہے

۱...... ’’اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ:’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ‘‘ (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

۲...... ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق وتھذیب الاخلاق لتنذر قوماً ماانذر اباءھم ولتدعو قوما آخرین‘‘(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۳، خزائن ج۱۷ ص۲۷،۳۷، اربعین نمبر۳ ص۳۵، خزائن ج۱۷ ص۴۲۶)’’خدا وہ خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔‘‘

نوٹ! مرزا قادیانی نے اپنی اس وحی میں صاف صاف رسول صاحب شریعت ہونے اور دین حق لانے کا دعویٰ کیا ہے۔ جو تمام ادیان پر غالب ہے اور علاوہ اس کے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس آیت شریفہ قرآنیہ کے جناب رسول اللہ ﷺ مصداق نہیں ہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی ہیں۔ جو قطعاً کفر ہے۔

۳...... ’’ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمومنین یغضوا من ابصار هم ویحفظوا فروجهم ذالك ازكى لهم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے۔ جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان هذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابرهیم وموسیٰ یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہ ہے جس میں باستیفاء امر ونہی کا ذکر ہو تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن کریم میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ تھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۶)

۴...... ’’چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خداتعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا...... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

نوٹ! مرزا قادیانی نے ان عبارات میں تصریح کر دی ہے کہ میں صاحب الشریعت نبی ہوں۔ مجھ پر احکام وامر ونواہی نازل ہوتے ہیں۔ یہی شریعت وہ دین حق ہے جس کے ساتھ مرزا قادیانی بھیجے گئے۔ جو نمبر۱،۲ میں مذکور ہوا، اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ میری وحی اور میری تعلیم کو سب انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ اگر مرزا قادیانی کی شریعت پر عمل اور اعتقاد نہ کیا گیا تو نجات نہیں۔

۵...... ’’قل یا یھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً ‘‘(اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۰، براہین پنجم خزائن ج۲۱ص۴۲۰) ’’کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول اللہ ہوکر آیا ہوں۔‘‘

۶...... ’’قل ایما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم اله واحد ‘‘’’ان کو کہہ دیجئے کہ میں تو ایک انسان ہوں میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۱،۸۲،خزائن ج۲۲ص۸۴،۸۵)

۷...... ’’واتل علیھم ما اوحی الیك من ربك ‘‘’’اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گی ہے وہ ان لوگوں کو سنا جو تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۴،خزائن ج۲۲ص۷۸)

نوٹ! ان تینوں آخری نمبروں میں صاف ظاہر ہے کہ دعویٰ نبوت اور بعثت عامہ کے علاوہ مرزا قادیانی کی وحی میں اوامر اور عقیدہ توحید الٰہی نازل ہوئے جو عین شریعت ہے اور مرزا قادیانی کی نبوت کافہ کا عقیدہ اور ان کی وحی پر ایمان لانا، شریعت مصطفویہ پر ایک اور نیا فرض جو تمام فرائض سے مقدم اور مدار نجات ہے اضافہ کیا گیا۔

۸...... ’’جا بجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کو پیش کیا ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۱،خزائن ج۱۹ص۱۴۰)

نوٹ! اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن کریم مرزا قادیانی کی وحی میں آکر مرزا قادیانی کی وحی کا تابع ہے اور قرآن شریف کو خدا تعالیٰ نے ’’انه لفی الصحف الاولیٰ صحف ابرھیم وموسیٰ (الاعلی:۱۸،۱۹)‘‘ اور ’’وانه لفی زبر الاولین (الشعرا:۱۹۶)‘‘ فرمایا ہے یعنی یہ قرآن اور اس کی تعلیم توریت اور صحف اولیٰ اور پہلی کتابوں میں بھی موجود ہے تو جیسے پہلے انبیاء صاحب شریعت تھے۔ اسی طرح مرزا قادیانی کی وحی بھی جس میں قرآن کریم موجود ہے جو ایک شریعت مستقلہ ہے شریعت ہوئی اور مرزا قادیانی رسول صاحب شریعت ہوئے اور بعض احکام وعقائد جو اضافہ کئے گئے۔ وہ احکام جدیدہ ہوں گے اور جب مرزا قادیانی کی وحیں ایک جگہ مرتب ہیں اور مثل قرآن اور توریت اور انجیل مقدسہ وغیرہ کے قطعی اور یقینی اور ان پر ایمان لانا فرض تو اب مرزا قادیانی کے صاحب کتاب جدید پیغمبر ورسول ہونے کے دعوے میں کیا شک باقی رہا؟۔

۹...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولوا العزم اور صاحب شریعت انبیاء علیہم السلام میں سے ہیں۔ ’’ولا حل لکم بعض الذی حرم علیکم (آل عمران:۵۰)‘‘ ’’یحکم اھل الانجیل بما انزل اللّٰہ فیہ (مائدہ:۴۷)‘‘ ’’اولو العزم من الرسل (احقاف:۳۵)‘‘ تو جو شخص عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہونے اور فضیلت کلی کا مدعی ہے۔ (حقیقت الوحی ص۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۵ کی تلخیص وغیرہ، حقیقت النبوۃ ص۱۵، ۱۶) وہ نبوت اور صاحب شریعت ہونے کا پہلے مدعی ہے۔

۱۰...... جب مرزا قادیانی نے (خطبہ الہامیہ کے ص۲۷۲، خزائن ج۱۶ ص۲۷۲) میں اپنی بعثت کو حضور ﷺ کی بعثت سے افضل واکمل شان میں بتلایا ہے اور وہ وجود باجود ہلال کی مانند ظاہر ہوا تھا اور معاذ اللہ مرزا قادیانی بدر کامل تھے اور (اشتہار منارۃ المسیح وخطبہ الہامیہ تلخیص ص۲۲، ۲۳، خزائن ج۱۶ ص ایضاً) میں اپنی بعثت کو حضور ﷺ کے لئے معراج بتلائی۔ اب غور کرو کہ وہ ہلال تو صاحب الشریعت ہو اور بدر کامل صاحب شریعت نہ ہو۔ این چہ بوالعجبی است!

۱۱...... ’’فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلے ۰ انا انزلناہ قریباً من القادیان‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۸، خزائن ج۲۲ ص۹۱) ’’ابراہیم علیہ السلام کی جگہ کو قبلہ بناؤ اور مصلیٰ ٹھہرالو ہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے۔‘‘

نوٹ! اس میں مرزا قادیانی نے صاف طور پر قادیان اپنی جگہ کو قبلہ مقرر کیا ہے اور ابراہیم سے خود مرزا قادیانی مراد ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر۳ ص۳۲، خزائن ج۱۷ ص۴۲۱) میں اپنا ایک الہام لکھا ہے۔ ’’آخر زمانہ میں ایک ابراہیم (یعنی مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘ ایسی حالت میں مرزا قادیانی کی وحی ’’فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلے‘‘ پر عمل نہ کرنا۔ مرزا محمود صاحب کی غلطی نہیں تو کیا ہے؟۔

۱۲...... ’’آنچہ داداست ہر نبی راجام داد آن جام رامرا بہ تمام‘‘ (نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷) ’’خدا نے جو پیالہ ہر نبی کو دیا ہے وہ پیالہ مجھ کو بتمامہ دیا ہے۔‘‘

نوٹ! اس سے ظاہر ہے کہ جو کچھ پہلے نبیوں کو ملا ہے اس کے علی وجہ الاتم ملنے کے خود مرزا قادیانی مدعی ہیں تو کیا شریعت جدیدہ پیچھے رہ گئی۔ کیونکہ سینکڑوں نبی صاحب شریعت جدیدہ ہو چکے ہیں۔

۱۳...... ’’جب کہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ میں ان کی ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں جس کی حق الیقین پر بنا ہے۔‘‘

(اربعین نمبر۴ص ۱۹،خزائن ج ۱۷ص ۴۵۴)

’’اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس اُنبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے۔‘‘

(اربعین نمبر۳ص ۱۵،خزائن ج ۱۷ص ۴۰۱،ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰،خزائن ج ۱۷ص ۵۱)

مگر ہم باادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حکم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے۔اس کے ذرا معنی تو کریں ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے، ناطق سمجھا جائے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۲۹،خزائن ج ۱۹ص ۱۳۹)

’’اور ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں۔ جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں‘‘ (اعجاز احمدی ص ۳۰،۳۱،خزائن ج ۱۹ص ۱۴۰)

’’جابجا خدا تعالیٰ نے میری وحی میں قرآن کریم کو پیش کیا ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص ۳۱،خزائن ج ۱۹ص ۱۴۰)

’’قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی) دنوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔ دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔اس لئے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت ﷺ کے منہ سے نہیں سنیں۔‘‘

(اخبار قادیان الفضل ج ۲ نمبر ۱۳۳ص ۶، ۳۰/اپریل ۱۹۱۵ء، ملخص)

(منقول از رسالہ جماعت لاہوری ہینڈبل نمبر۲ص ۳،از مسیح احمدی مشنری ایسوسی ایشن لاہور)

نوٹ! ان عبارتوں میں دعویٰ نبوت تشریعی ظاہر ہے۔ کیونکہ شریعت محمدیہ ﷺ کے وہ احکام جو حدیثوں سے ثابت ہیں مرزا قادیانی کی وحی کے مقابلہ میں ساقط اعتبار ہیں اور قرآن کریم مرزا قادیانی کی وحی میں آ کر ان کی وحی کا تابع اور قرآن کریم بھی اس معنی میں معمول بہ ہے۔ جو معنی مرزا قادیانی بیان فرمائیں۔

۱۴...... ’’جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خداتعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان نہ لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۳)

’’میں جو خداتعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود ہوں خدا نے مجھے یہ حکم نہیں دیا کہ میں جہاد کروں اور دین کے لئے لڑائیاں کروں۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۳۵، خزائن ج۲۲ ص۴۶۸)

’’کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۱۷، خزائن ج۱۶ ص ایضاً تلخیص)

’’یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۴، خزائن ج۱۹ ص۱۴۴)

نوٹ! مرزا قادیانی نے کیسی وضاحت سے لکھا ہے کہ جہاد کا حکم جو رسول اللہ ﷺ پر مشروع ہوا تھا وہ حکم مرزا قادیانی کی شریعت میں موقوف اور حرام کیا گیا۔ کیا اب بھی مرزا قادیانی کے صاحب شریعت جدیدہ ناسخہ ہونے میں کچھ شبہ ہوسکتا ہے۔ جب جہاد منسوخ ہوگیا تو احکام غنیمت وفئے وخمس وجزیہ وغیرہ سب منسوخ ہوگئے۔

۱۵...... ’’مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱۹، خزائن ج۱۷ ص۴۵۴)

’’میں خداتعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کر سکتا ہوں میں اس کی اس پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

’’مگر میں خداتعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح میں کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ ص۲۲۰)

’’اور میں جیسا کہ قرآن کریم کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔‘‘

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۳۵، ایک غلطی کا ازالہ ص۶ خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

’’یہ مکالمات الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے......اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ ص۲۰، خزائن ج۲۰ ص۴۱۲، حقیقت النبوۃ ص۷۵)

’’میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔‘‘

(اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۶)

’’مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۴)

نوٹ! جب مرزا قادیانی کی وحییں ایک جگہ (تذکرہ) مرتب ہیں اور ان میں احکام اوامر ونواہی وعقائد بھی موجود ہیں اور مثل قرآن، توریت، انجیل مقدسہ کے قطعی اور یقینی کلام اللہ، اور ان پر ایمان لانا فرض تو اب مرزا قادیانی کے صاحب کتاب جدیدہ اور شریعت جدیدہ رسول ہونے کے دعوے میں کیا شک باقی رہا، تاوقتیکہ مرزا قادیانی کی وحیوں پر ایمان نہ لایا جائے گا۔ مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس میں شک کرنے سے کافر ہو جائے گا۔

’’مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات میں شک کرنا کفر ہے۔‘‘

(حقیقت النبوۃ ص۷۵)

’’قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی) دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔ دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔‘‘

(الفضل ج۲ نمبر۱۳۳ ص۶، ۳۰؍اپریل ۱۹۱۵ء)

۱۶...... ’’سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

نوٹ! اس سے ظاہر ہے کہ شریعت محمدیہ ﷺ کی تعلیم وتعمیل جو تیرہ سو برس سے چلی آرہی ہے۔ منسوخ ہے اور شریعت مرزائیہ پر اب عمل کرنا ضروری ہے۔ تیرہ سو برس کی شریعت محمدیہ سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے اور شریعت مرزائیہ چاند کی ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔ کیا

اس سے بڑھ کر بھی شریعت جدیدہ ناسخہ کا دعویٰ ہوسکتا ہے؟۔

۱۷...... ’’الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ص۶۲)

’’خدا نے میری وحی اور میری تعلیم میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۶، خزائن ج۱۷ص۴۳۵ حاشیہ)

’’آخر زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں سے وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘ (اربعین نمبر۳ص۳۲، خزائن ج۱۷ص۴۲۱)

’’مبارک ہے وہ شخص جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہوں اور میں اس کے سب نوروں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۵۶، خزائن ج۱۹ص۶۱)

’’اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص۱۲، خزائن ج۱۷ص۴۴۱ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو خط لکھا تھا اس میں ہے۔

’’بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (منقول از نہج المصلے مجموعہ فتاوی احمدیہ ص۲۷۱، ۳۰۸، مضمون واحد) میرے انکار سے کافر ہوجاتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ص۱۶۷)

خود ہی اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ: ’’جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا...... جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ص۱۶۷)

’’کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے

کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۷۹، خزائن ج۲۲ ص۱۸۵)

’’مگر ہم قرآن کے نص کی رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے۔ کیونکہ یہ قرآن کریم کا انکار ہے اور جو کوئی قرآن کریم کا منکر ہے وہ جہاں جائے گا عذاب کے نیچے یعنی کسی طرح اس کی نجات نہیں ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۷۶،۷۷، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

مرزا محمود وغیرہ نے بھی بہت تصریح سے لکھا ہے کہ: ’’مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس سے ہم آپ کے منکروں کو کافر کہتے ہیں...... ہر ایک جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہو چکا کافر ہے۔ جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ آپ نے (مرزا قادیانی نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔‘‘ (تشحیذ الاذہان ج۶ نمبر۴ ص۱۴۰،۱۴۱، بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

’’مرزائیوں کے سوا دنیا بھر کے سب مسلمان خواہ ان کو مرزا قادیانی کی خبر ہوئی یا نہیں سب کافر ہیں۔‘‘ (انوار خلافت ص۹۰) میں تصریح دیکھو کہ: ’’مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اطاعت میں ہی نجات ہے۔‘‘ (فہرست حقیقت النبوۃ ص۱۵۶)

نوٹ! ان تمام عبارتوں سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی کی وحی نبوت اور ان کی تعلیم تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ہے۔ ان ہی کی اطاعت میں نجات ہے۔ جو کچھ کہتے ہیں۔ اس پر ایمان لاؤ اور جس کو مرزا قادیانی کی دعوت پہنچی اور ان کو نبی اللہ قبول نہ کیا یا توقف کیا یا انکار کیا وہ کافر ہے مسلمان نہیں۔ مرزا قادیانی کا منکر خدا اور محمد رسول اللہ ﷺ اور سب نبیوں کا منکر ہے۔ قرآن کریم کی نص کا بھی منکر ہے۔ اس کی کسی طرح نجات نہیں۔ یہ تو بالکل سفید جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے کہ قرآن کریم میں نصاً موجود ہے کہ مرزا قادیانی نبی اللہ اور آخری خلیفہ محمد ﷺ ہو کر مبعوث ہوں گے۔ معاذ اللہ! البتہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت تشریعی سے پہلے خود تصریح کی ہے۔ ’’یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں

کی شان ہے۔ جو خداتعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسے ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔‘‘

(حاشیہ تریاق القلوب ص۱۳۰،خزائن ج۱۵ص۴۳۲)

اس سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ مرزا قادیانی نے نبوت تشریعی اور احکام جدیدہ کے دعوے کرنے کے بعد اپنی نبوت کے منکر کو کافر اور اپنی وحی اور تعلیم کو مدار نجات کہا ہے۔ کیونکہ نبی صاحب شریعت جدیدہ کے ماسوا کسی کا منکر کافر نہیں۔لیکن جب نبوت تشریعیہ جدیدہ کا دروازہ کھل گیا تو اب منکر کے کافر نہ ہونے کے کیا معنی؟۔ ورنہ کیا اس سے پہلے انکار کرنے سے مفتری قرار دینا لازم نہیں آتا تھا اور مفتری قرار دے کر مکفر نہیں بنتا تھا؟۔ ہاں مگر صاف صاف دعویٰ کرنا ابھی مناسب موقع نہ تھا۔لہٰذا ایچ پیچ سے جواب دیا گیا اور پھر آخر میں صاف لکھ دیا اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں اور نیز ہر نبی کے انکار سے جو کافر بنتا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ سچے نبی کو مفتری قرار دیتا ہے۔ اگر نبی کو اس کے دعویٰ میں سچا یقین کرتا ہے تو انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں اور یہ بھی خوب کہی کہ میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔ جبکہ کوئی شخص عقائد اسلامیہ صحیحہ رکھتا ہے تو کسی کی تکفیر سے کافر کیسے بن جاتا ہے؟۔ ہاں کسی مسلمان صحیح العقیدہ کو اس کے عقائد اسلامیہ کی بناء پر کافر سمجھے تو ضرور وہ شخص خود کافر ہے کہ اس نے عقائد حقہ اسلامیہ کو کفر سمجھا، نہ کہ اس کے عقائد باطلہ کفریہ خلاف عقائد اسلامیہ کی بناء پر کافر کہنے سے کافر ہوجاتا ہے۔ اگرچہ غلط فہمی ہی سے کافر کہے اور اگر بلاوجہ بھی کہے تو بھی سخت گناہ ہے۔اس کا وبال خود اسی پر پڑے گا، نہ کفر ہے۔

۱۸...... مرزا قادیانی نے دوسرے پہلو سے بھی سب مسلمانوں کو ان کی نبوت نہ ماننے اور ان پر ایمان نہ لانے کی وجہ کافر کہا ہے۔ (حاشیہ اربعین نمبر۳ص۲۸،خزائن ج۱۷ص۴۱۷) میں لکھتے ہیں کہ:’’خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔‘‘

اور (حاشیہ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۸،خزائن ج۱۷ص۶۴) میں بھی اسی طرح ہے اور مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے کو زندہ اور نہ ایمان لانے والوں کو مردے سے تشبیہ دے کر لکھتے ہیں کہ:’’کیا زندہ مردے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔سوال ہوا کہ کسی جگہ امام نماز حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے

واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔‘‘
(فتاوی احمدیہ ج۱ ص۸۲)

نوٹ! پہلے ہر مسلمان کے پیچھے بشرط یہ کہ مسلمان ہو نماز پڑھنی جائز تھی۔ مکروہ وغیر مکروہ کی بحث تھی۔ لیکن مرزا قادیانی کی شریعت میں تقریباً تمام دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان مرزا قادیانی کو نبی اللہ نہ ماننے اور ان پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے کافر ہوگئے۔ لہٰذا اب بحکم الٰہی مرزائیوں کے سوا کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ بلکہ حرام ہے اور قرآن کریم کا حکم ’’وارکعوا مع الراکعین (بقرہ:۴۲)‘‘ اور حدیث کا فرمان ’’صلوا خلف کل بروفاجرٍ (رواہ الدار قطنی والبیہقی ج۴ ص۲۹، باب الصلوٰۃ علی من قتل نفسہ غیر مستحل لقتلھا، عن ابی ہریرہؓ شرح فقہ اکبر ملا علی قاریؒ ص۹۱)‘‘ منسوخ ہوگیا۔ اس سے بڑھ کر شریعت جدیدہ کا اور کیا دعویٰ ہوسکتا ہے اور مرزا محمود قادیان (برکات خلافت ص۷۳) پر لکھتے ہیں کہ: ’’وہ نکاح یعنی مرزائیوں کی لڑکی کا نکاح مسلمانوں کے ساتھ جائز ہی نہیں۔‘‘

۱۹...... ’’اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

’’ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں تو میں صرف یہی جواب نہ دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۶، خزائن ج۲۲ ص۵۷۴)

’’اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۷، خزائن ج۲۲ ص۵۷۵)

’’درحقیقت یہ خرق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ

احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔''
(براہین حصہ پنجم ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲)

''اور اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں جن کی کثرت کی خبر بھی قبل از وقت گمنامی کی حالت میں دی گئی تھی تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔ مگر ہم صرف مالی مدد اور بیعت کنندوں کی آمد پر کفایت کر کے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں۔''
(براہین پنجم ص ۵۸، خزائن ج ۲۱ ص ۷۵)

''یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں...... اور اگر ان پیش گوئیوں کے پورا ہونے کے گواہ اکھٹے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔'' (اعجاز احمدی ص ا، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷)

''اس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔'' (نزول المسیح ص ۸۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۰)

''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔'' (چشمۂ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

نوٹ! ان عبارتوں سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری نبوت ثابت کرنے کے لئے تین لاکھ بلکہ دس لاکھ بلکہ ساٹھ لاکھ بلکہ کروڑ تک معجزات دکھائے ہیں۔ معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو ان معجزات سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اگر نوح کے زمانہ میں دکھلائے جاتے تو وہ لوگ کبھی غرق نہ ہوتے۔ میرے معجزات سے ہزار نبیوں کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔

اور حضرت سرور کائنات ﷺ کی نبوت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے تین ہزار معجزات دکھلائے ہیں۔ یعنی مرزا قادیانی کے معجزے تمام انبیاء بلکہ حضور ﷺ کے معجزات سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ صرف کبھی مصلحت وقت سے حضور ﷺ کا استثناء کر دیا ہے۔

الحاصل مرزا قادیانی کی نبوت کا اثبات خداوند عالم کو اس قدر مطلوب اور مہتمم بالشان تھا کہ کسی نبی کی نبوت کا اثبات ایسا مطلوب نہیں۔ پھر تعجب غایۃ تعجب ہے کہ ایسی نبوت مطلوبہ مہتم

بالشان نبوت تشریعہ نہ ہو اور جن نبوتوں کا اثبات اس قدر اہم نہیں وہ نبوتیں تشریعیہ ہوں۔ مرزا محمود قادیانی کی یہ ناقدر شناسی نہایت تعجب انگیز ہے۔

۲۰...... جب مرزائیوں کا مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر عین ایمان ہے اور لا الہ الا اللّٰہ پر بھی ایمان ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام کو صفی اللہ اور نوح علیہ السلام کو نجی اللہ اور ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ اور عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ اور محمد ﷺ کو حبیب اللہ وغیرہ خطاب الٰہی ہیں۔ ایسے ہی مرزا قادیانی کو اپنے لئے جری اللہ کا خطاب حاصل ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو پھر لا الہ الا اللّٰہ اور غلام احمد قادیانی جری اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے کلمہ لا الہ الا اللہ غلام احمد جری اللہ کا انکار چہ معنی دارد؟۔

مرزائیوں کا کلمہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ مسلمان لا الہ الا اللّٰہ عیسیٰ روح اللّٰہ یارسول اللّٰہ اور لا الہ الا اللّٰہ موسیٰ کلیم اللّٰہ یارسول اللّٰہ وغیرہ۔ انبیاء علیہم السلام سابقین کے کلمہ توحید و رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن تاوقتیکہ محمد ﷺ کی نبوت پر ایمان نہ لائیں۔ مسلمان نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح مرزائیوں کے نزدیک تاوقتیکہ مرزا قادیانی کی نبوت اور ان کی وحی پر ایمان نہ لائے مسلمان نہیں اب صرف کلمہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔ تاوقتیکہ لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ کا بھی اقرار نہ کریں۔ ہاں مرزا قادیانی کی وحی یاد آ گئی۔

’’محمد رسول اللہ ﷺ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۷، مندرجہ حقیقت النبوۃ ص۲۶۱،۲۶۲)

لہٰذا کلمہ توحید و رسالت میں عندالتوریہ اور وقت مصلحت کے تغیر لفظی کی ضرورت نہیں انہی الفاظ اور اسی کلمہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میں مرزا قادیانی کی رسالت کا اقرار اور ان کی نبوت کا ارادہ ہوسکتا ہے۔ یقیناً تمام مرزائیوں کا یہی مطمح نظر ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ سے مرزا رسول اللہ مراد لیتے ہیں۔ ورنہ کیا مرزا محمود اس کی شہادت دے سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد صرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار مسلمان بنا سکتا ہے۔ اگرچہ مرزا قادیانی کی نبوت کا منکر ہو۔ بے شک جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی نہ ماننے سے یہودی کافر ہوئے اور عیسائی ایک مذہب الگ شمار ہوا تو مرزا قادیانی جو بزعم خود پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں افضل ہیں۔ ان کی نبوت کے انکار سے مسلمان کیسے کافر نہ ہوں گے۔ (وہ بھی ۴۰ کروڑ ترقی اسلام خوب کی) اور یہ ایک نیا مذہب اسلام کے غیر کیوں شمار نہ ہو۔

نوٹ! بعض جگہ جو مرزا قادیانی نے پالیسی سے یہ لکھا ہے کہ:’’میں بغیر کسی جدید شریعت کے نبی ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۷،خزائن ج۱۸ص۲۱۱)

محض غلط اور دھوکہ ہے۔ چنانچہ (اربعین نمبر۴ص۶،خزائن ج۱۷ص۴۳۵) کی عبارت سے خوب واضح ہو چکا کہ صاحب الشریعت نبوت کے مدعی ہیں۔ ہر نبی جو شریعت لاتا ہے وہ وہی شریعت ہوتی ہے۔ جو من جانب اللہ بذریعہ جبرائیل علیہ السلام اس نبی پر نازل ہوتی ہے۔ یہی شریعت جدیدہ ہے۔خواہ شریعت سابقہ کے موافق ہو یا مخالف اور چونکہ اس وقت یہی نبی صاحب الزمان ہیں اور انہی کی نبوت اور وحی پر ایمان لاکر اس نبی کی شریعت پر عمل کرنا فرض ہوگا۔خواہ شریعت سابقہ کے موافق ہو یا مخالف ہر صورت میں یہی شریعت واجب العمل ہے۔لہٰذا یہ شریعت شریعت سابقہ کی ناسخ ہوگی اور براہ راست نبوت حاصل ہونے کے متعلق وہ خود (حقیقت الوحی ص۶۷،خزائن ج۲۲ص۷۰) میں لکھ چکے ہیں کہ:’’خداتعالیٰ نے مجھے...... وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطاء کی گئی ہے۔‘‘

اور (ص۶۲،خزائن ج۲۲ص۶۴) میں ہے کہ:’’سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کثیر حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔‘‘

اور (ایک غلطی کا ازالہ ص۶،خزائن ج۱۸ص۲۱۰) میں ہے کہ نبوت صرف موہبت ہے۔ (مندرجہ حقیقۃ النبوت ص۲۶۴)

مرزا قادیانی نے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸،خزائن ج۲۱ص۳۰۶) میں لکھا ہے کہ: ’’شریعت کا لانا اس کے لئے (یعنی نبی کے لئے) ضروری نہیں۔‘‘ مرزا قادیانی اپنی نبوت کے نشہ میں بے حواس ہوگئے نہیں سمجھتے کہ جب میری وحی میں برابر خدا کی طرف سے اوامر ونواہی نازل ہوتے ہیں۔جیسا کہ (اربعین نمبر۴ص۷،خزائن ج۱۷ص۴۳۶) کی عبارت سے واضح ہے تو یہ شریعت نہیں تو اور کیا ہے؟۔

مرزائیو! نبوت بغیر شریعت کے کوئی بھی نبوت نہیں۔ یہ تو تم کو مرزا قادیانی دفع الوقتی کا سبق دے گئے ہیں اور نیز یہ تو تم کو خوب معلوم ہے کہ ہر نبی پر ایمان لانا اجزاء ایمان میں داخل ہے۔بغیر ان پر ایمان لائے ایمان معتبر نہیں ہوتا۔لہٰذا ہر وہ شخص جو دعویٰ نبوت کر کے لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی طرف بلاتا ہے۔ وہ ایمان کے اجزاء میں ایک اور اہم جز کو یعنی اپنے اوپر ایمان لانے کو پہلی شریعت پر زیادہ کرتا ہے اور یہ ایمان بالرسالۃ تمام فرضوں سے بڑھ کر فرض

ہوگا۔ پس اس سے بڑھ کر اور کون سا حکم نبوت تشریعی کا ہو سکتا ہے؟۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر۴ص۶ کے حاشیہ خزائن ج۱۷ص۴۳۵) میں بآواز بلند پکار دیا کہ: ’’کہ اب میری تعلیم اور میری وحی کو خدا تعالیٰ نے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔‘‘

اور اشتہار معیار الاخیار میں اپنی وحی کا عام اعلان کر دیا۔ ’’قل یا یھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۰، ازالبشریٰ ج۲ص۵۶)

دیکھئے اس وحی میں امر ہو رہا ہے کہ عام اعلان کر دیجئے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ اس میں شریعت جدیدہ بھی ہے اور وہ بھی نیا حکم جو پہلی شریعت میں نہیں۔ بلکہ شریعت سابقہ پر ایک اہم فرض واجب الایمان کا اور اضافہ کیا گیا۔ برخلاف نزول عیسیٰ علیہ السلام کے کہ اہل اسلام ان کی رسالت پر ایمان پہلے لا چکے ہیں اور بواسطہ حضور ﷺ ایمان کامل ہو چکا ہے۔ اب وہ بعد نزول نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے۔ یعنی اس امت کے لئے نبی ہو کر تشریف نہ لائیں گے اور اہل اسلام بعد نزول ان پر ایمان پھر سے نہیں لائیں گے اور نہ وہ اہل اسلام کو اپنے اوپر ایمان لانے کی طرف مدعو کریں گے۔ بلکہ اہل اسلام کو ان کی معرفت میں بھی شبہ پیش نہ آئے گا۔ ہاں نصاریٰ ان کے واسطہ سے محمد ﷺ پر ایمان لا کر اسلام قبول کر کے کامل الایمان ہو جائیں گے۔ البتہ یہود انکاری ہیں اور بعض یہود اس وقت بھی منکر ہوں گے۔ جن کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے اور مسلمان بنا کر ایمان لانے کی طرف بلائیں گے۔ جو مسلمان نہ ہوگا ہلاک وتباہ کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے تو صاف صاف اپنی شریعت سے شریعت محمدیہ ﷺ کے بعض احکام کو منسوخ اور بعض احکام میں ترمیم وتغیر وتبدل کیا ہے۔ جیسے ابھی آپ بیس نمبروں میں مرزا قادیانی کی شریعت کے بعض احکام معلوم کر چکے ان کے علاوہ اور بہت سے احکام ہیں۔ چنانچہ مرزائی اروپی پارٹی مرزا قادیانی کو صاحب الشریعت نبی ناسخ شریعت محمدیہ مانتی ہے۔

مرزا قادیانی کی شریعت جدیدہ کے احکام وعقائد جدیدہ کی مختصر فہرست جو شریعت محمدیہ کے لئے ناسخ یا مخالف قرار دئے گئے ہیں۔

۱...... شریعت محمدیہ میں محمد ﷺ آخری نبی پر ایمان لا کر مسلمان ہو جاتا تھا۔ لیکن مرزا قادیانی کی شریعت میں اب جب تک مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان نہ لائے مسلمان نہیں۔

۲...... شریعت محمدیہ میں صرف قرآن کریم اور پہلے صحف اور کتب الٰہی پر

ایمان لانا فرض تھا۔لیکن مرزائی شریعت میں مرزا قادیانی پر نازل شدہ کلام اللہ پر بھی ایمان لانا فرض ہے منکر کافر ہے۔

۳...... شریعت محمدیہ میں قیامت تک حضور ﷺ ہی کی وحی اور تعلیم تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ہے۔لیکن مرزائی شریعت میں اب مرزا قادیانی کی وحی اور تعلیم کو خدائے تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے مدار نجات قرار دیا ہے۔

۴...... شریعت محمدیہ میں حالت اختیار میں نماز کے لئے سمت کعبہ کو قبلہ مقرر کیا ہے۔لیکن اب مرزائی شریعت میں مرزا قادیانی کی وحی ’’فاتخذوا من مقام ابرھیم مصلّٰے‘‘ (حقیقت الوحی ص ۸۸،خزائن ج ۲۲ ص ۹۱) کے رو سے قادیان قبلہ ہے۔چنانچہ مرزائی اروپی پارٹی کا اس پر عمل ہے۔قادیان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کو اولیٰ قرار دیتے ہیں۔
(رسالہ المبارک ص ۳ ظہیر الدین اروپی رئیس پارٹی وحاشیہ حق المبین ص ۲،۳)

۵...... شریعت محمدیہ میں چونکہ محمد ﷺ آخری نبی پر ایمان لاکر مسلمان ہوجاتا تھا۔لہٰذا یہ کلمہ اقرار توحید ورسالت کے لئے مقرر ہوا۔’’لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ‘‘ لیکن اب چونکہ مرزا قادیانی کی شریعت میں جب تک مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان نہ لائے مسلمان نہیں۔لہٰذا مرزائی شریعت میں کلمہ ’’لا الہ الا اللّٰہ مرزا رسول اللّٰہ‘‘ وغیرہ متعین ہوگا۔جیسا کہ مرزائی اروپی پارٹی مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھتے ہیں۔(حاشیہ رہنمائے محمود ص ۱) پس محمودی پارٹی کا جب کہ مرزا قادیانی کی نبوت پر ایمان کامل ہے تو کلمہ ’’لا الہ الا اللّٰہ مرزا رسول اللّٰہ‘‘ کا انکار چہ معنی دارد!

۶...... شریعت محمدیہ میں ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز ہے۔لیکن مرزائی شریعت میں مرزائیوں کے غیر کے پیچھے نماز قطعی حرام اور ناجائز ہے۔

قرآن کریم کا حکم ’’وارکعوا مع الرکعین (بقرہ:۴۲)‘‘ اور حدیث کا فرمان ’’عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ الصلوٰۃ واجبۃ علیکم خلف کل مسلم برا کان اوفاجراً (رواہ ابوداؤد ج ۱ ص ۶۲، باب امامۃ البروالفاجر، مشکوٰۃ ص ۱۰۰ باب الامامۃ)‘‘ منسوخ کردیا۔

بحکم قرآنی ہر مسلمان مرد کا نکاح ہر مسلمان عورت سے جائز ہے۔لیکن مرزائی شریعت میں منسوخ، ’’احمدی (یعنی مرزائی) عورت کا نکاح غیر احمدی مسلمان سے صحیح نہیں ہے۔‘‘
(برکات خلافت ص ۷۳)

۷...... شریعت محمدیہ میں حضورﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ؐ کے بعد قیامت تک کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں حضورﷺ کے بعد مرزاقادیانی کو منصب نبوت ملا جو سب نبیوں سے افضل شان میں ہیں۔ (حقیقت النبوۃ ص۲۳۲)

۸...... شریعت محمدیہ میں حضورﷺ کے بعد مدعی نبوت کا فر دجال اور منکر نص قرآنی اور منکر احادیث متواتر ہے۔ لیکن شریعت مرزائی میں یہ حکم منسوخ اب مرزاقادیانی نبی ہوئے۔ پہلا عقیدہ کفریہ خیال اور لعنتی عقیدہ ہوگیا۔ (حقیقت النبوۃ ص۱۸۶،۱۸۷)

۹...... شریعت محمدیہ میں حضورﷺ کے بعد قیامت تک باب وحی نبوت بالکل مسدود ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ باطل ہے۔ مرزا قادیانی پر ''وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی۔'' (حقیقت الوحی ص۱۵۰، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳)

۱۰...... شریعت محمدیہ میں چونکہ معجزہ خصائص نبوت سے ہے اور نبوت خاتم الانبیاءﷺ پر ختم ہوچکی۔ لہٰذا سلسلہ معجزات بھی ختم ہوگیا اور مدعی معجزہ کافر ہے۔ (یواقیت مبحث ۲۹ ج۱ ص۱۵۷) میں ہے۔ ''وقد حد جمهور الاصوليين المعجزة بانها امر خارق للعادة مقرون بالتحدى مع عدم المعارضة من المرسل اليهم...... والمراد بالتحدى هوالدعوٰے للرسالة '' اور (شرح عقائد نسفی ص۱۴،۹۸) میں بھی اسی طرح ہے اور (تمہید ابوشکور سلمی ص۱۰۵) قلمی میں ہے۔ ''ومن ادعى النبوة فى زماننا فانه يصير كافراً ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافراً لانه شك فى النص '' لیکن شریعت مرزائیہ میں حضورﷺ کے بعد مرزاقادیانی اپنے لئے سب نبیوں سے زیادہ دس لاکھ معجزات کے مدعی ہیں۔ بلکہ ایک کروڑ۔

۱۱...... شریعت محمدیہ میں جہاد کا حکم قیامت تک بوقت ضرورت فرض ہے۔ ''كتب عليكم القتال (بقره:۲۱۶)'' ''يقاتلون فى سبيل الله فيقتلوا ويقتلون وعدًا عليه حقاً فى التوراة والانجيل والقرآن (توبه:۱۱۱)'' ''قال رسول اللهﷺ والذى نفسى بيده لوددت ان اقتل فى سبيل الله ثم احيىٰ ثم اقتل ثم احيىٰ ثم اقتل ثم احيىٰ ثم اقتل (بخارى ج۲ ص۱۰۷۳، باب ماجاء فى التمنى ومن تمنى الشهادة، مشكوٰة ص۳۲۹ كتاب الجهاد)''

''قال رسول اللهﷺ لن يبرح هذا الدين قائماً يقاتل عليه عصابة

من المسلمین حتیٰ تقوم الساعۃ (رواہ مسلم ج۲ ص۱۴۳، باب قولہ ﷺ لا تزال طائفۃ من امتی ظاهرین علی الحق، مشکوٰۃ ص ۳۳۰ کتاب الجهاد)''لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم قطعاً منسوخ ہوگیا۔

۱۲...... شریعت محمدیہ میں جہاد کا مسئلہ ایک پاک مسئلہ اور عمدہ چیز ہے۔لیکن شریعت مرزائیہ اسے حرام اور خراب مسئلہ بتاتی ہے۔ (اعجاز احمدی ص۳۴،خزائن ج۱۹ص۱۴۴)

جب جہاد منسوخ ہوگیا تو حکام غنیمت وفیٔ وخمس وجزیہ وغیرہ سب منسوخ ہوگئے۔

۱۳...... قرآن حکیم کا حکم ہے کہ:''ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نهٰکم عنہ فانتهوا (الحشر:۷)''''ماینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یوحیٰ (النجم:۳)''جس طرح قرآن مجید فرض العمل ہے۔ویسے ہی حدیث صحیح پر عمل واجب ہے۔لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہے۔جو حدیث صحیح مرزا قادیانی کے الہام کے خلاف ہو۔اس کو ردی کی طرح پھینک دینا چاہئے۔

۱۴...... قرآن حکیم کا حکم ہے کہ اگر تم میں شریعت کے کسی امر میں جھگڑا ہو تو اس کو اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔''فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللّٰہ والرسول (النساء:۵۹)''لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہوگیا۔اب ہر امر شرعی میں مرزا قادیانی کو حکم قرار دینا فرض ہے۔گو ہزار حدیث صحیح کو موضوع قرار دیں۔

۱۵...... قرآن کریم شریعت بتاتا ہے کہ خاتم النبیین حضور ﷺ ہیں۔لیکن شریعت مرزائیہ میں مرزا قادیانی خاتم النبیین ہیں۔''اب تمام دنیا بے دست وپا ہے۔کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص۱۱،خزائن ج۱۸ص۲۱۵)

''اب ان کے بعد پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں کے مشابہ ہوں گے۔''

(تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۲ص۱۵۹،خزائن ج۱۵ص۴۸۳)

۱۶...... شریعت محمدیہ یعنی قرآن کو حدیث میں سری کرشن کا نبی ہونا کہیں مذکور نہیں ہے۔لہٰذا یقینی اور مخصوص طور پر کرشن جی کو نبی اعتقاد کرنا شریعت محمدیہ کے خلاف ہے۔ہاں ممکن ہے کہ نبی ہوں یا نہ ہوں۔لہٰذا فلا تصدقوا ولا تکذبوا میں داخل ہیں۔شریعت مرزائی میں کرشن جی یقینی طور پر نبی ہیں۔کیونکہ مرزا قادیانی کو اپنی وحی نبوت سے معلوم ہو چکا ہے۔پس مرزا قادیانی نے شریعت محمدیہ پر یہ عقیدہ زیادہ کیا ہے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵،خزائن ج۲۲ص۵۲۱،تحفہ گولڑویہ ص۱۳۰،خزائن ج۱۷ص۳۱۷ حاشیہ)

۱۷...... شریعت محمدیہ میں یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور تمام سلف وخلف امۃ کا اس پر اجماع ہے۔ شریعت مرزائیہ میں اب یہ عقیدہ شرک عظیم ہے۔

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰، دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

اور امام محمد بن عبداللہ مہدی موعود اور کانا دجال وغیرہما کے عقیدے میں بھی تغیر وتبدل وترمیم کی ہے۔

۱۸...... شریعت محمدیہ میں یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبیوں سے قطعی وعدہ وعید کر کے خلاف نہیں کرتا اور انبیاء اللہ علیہم السلام جو خدا کے حکم سے کوئی پیشین گوئی کرتے ہیں۔ وہ جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ ''ما یبدل القول لدی (ق:۲۹)'' ''من اصدق من اللّٰہ قیلاً (نساء:۱۲۲)'' ''ان اللّٰہ لا یخلف المعیاد (آل عمران:۹)'' ''ان اللّٰہ لا یخلف وعدہ رسلہ ۰ فلا تحسبن اللّٰہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللّٰہ عزیز ذوانتقام (ابراھیم:۴۷)'' ''یستعجلونك بالعذاب ولن یخلف اللّٰہ وعدہ (الحج:۴۷)''

قرآن کریم ناطق ہے اور توریت کی پانچویں (کتاب استثناء کے باب ۱۸، آیت ۲۰ تا ۲۲) میں بھی یہ ارشاد ہے۔ ''لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔ جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیوں کر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور جو اس نے کہا واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔''

یعنی توریت میں یہ سیاسی حکم ہے کہ جھوٹا نبی قتل کر دیا جائے اور جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہے کہ جو اس نے خدا کے نام سے کہا وہ واقع یا پورا نہ ہوا۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو قطعی وعدہ دے کر تحدی اور معیار صداقت کا حکم لگا کر خلاف کر جاتا ہے اور وعید کی پیشین گوئی کو ٹال دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی سے بھی بہت سے وعدے کر کے تحدی اور معیار صداقت کا حکم دے کر پورے نہیں کئے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۴) میں لکھتے ہیں کہ: ''یونس علیہ السلام کی پیشین گوئی میں کوئی شرط بھی نہیں تھی۔ تب بھی توبہ واستغفار سے اس کی قوم بچ گئی۔ حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی۔ مگر کیا وہ اس پیشین گوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہوگئے۔''

اور (ص۱۹۰،خزائن ج۲۲ص۱۹۷) میں ہے کہ:’’سچا رسول جو وعید کی پیش گوئیاں یعنی عذاب کی پیش گوئیاں کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ سب کی سب ظہور میں آ جائیں۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ بعض ان میں سے ظہور میں آ جائیں۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۰،خزائن ج۲۲ص۵۶۷) میں ہے کہ:’’حالانکہ یہ مسلّم مسئلہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی میں کسی شرط کی بھی ضرورت نہیں وہ ٹل سکتی ہے۔‘‘

اور (ص۱۳۴،خزائن ج۲۲ص۵۷۱) میں ہے کہ:’’اور وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی ٹلنے کے بارے میں تمام نبی متفق ہیں۔‘‘

اور (ص۱۳۱،خزائن ج۲۲ص۵۶۸) میں ہے کہ:’’پس نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ عذاب کی پیش گوئی کا پورا ہونا ضروری نہیں۔‘‘

اور (تحفہ غزنویہ ص۵،خزائن ج۱۵ص۵۳۵) میں ہے کہ:’’یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیشین گوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔‘‘

اور (حقیقت الوحی ص۱۸۸،خزائن ج۲۲ص۱۹۶) میں ہے کہ’’پس اگر اس طرح پر وعید کی پیشین گوئی ضروری الوقوع ہے تو میں بیسیوں دفعہ جھوٹا بن سکتا ہوں۔‘‘

نوٹ! چونکہ خداوند تعالیٰ اپنے نبی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے پیشین گوئی کا حکم بطور تحدی واظہار صداقت دیتا ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف کرنے سے نبی کی صداقت پر دھبّہ آئے گا۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی (چشمۂ معرفت ص۲۲۲،خزائن ج۲۳ص۲۳۱) میں لکھتے ہیں کہ:’’جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘

خداتعالیٰ قطعی پیشین گوئی کا حکم اپنے نبی کو جب ہی کرتا ہے۔ جب کہ اس کے علم میں یقینی اس کا وقوع مقدر ہوتا ہے اور ان کو توبہ نصیب نہیں ہوتی اور اگر خدا کے علم میں ان کا توبہ کرنا اور ایمان لانا مقدر ہے۔ تو کبھی ہرگز ان کے عذاب کی قطعی پیشین گوئی کا بطور تحدی حکم دے کر پھر اس کے خلاف کر کے اپنے نبی کو جھوٹا نہ کرے گا۔ مرزا قادیانی خدا اور رسول ﷺ پر افتراء لگاتے ہوئے اور قرآن کریم کی دانستہ تحریف کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں جھجکتے۔

(اعجاز احمدی ص۱۴،خزائن ج۱۹ص۱۲۱) میں لکھتے ہیں کہ:’’ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔‘‘

اور اپنے لئے (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵) میں لکھ چکے ہیں کہ: ’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘ فتدبر، افسوس محمدی بیگم کی فرقت قبر میں ہی لے گئی۔ حالانکہ یہ تو وعدہ الٰہی تھا، نہ وعید۔

۱۹...... شریعت محمدیہ میں فرشتے خدا کے مکرم بندے فرمانبردار ہیں۔ جو جسم نورانی رکھتے ہیں۔ بعض اپنے مستقر (ہیڈکوارٹر) آسمان سے تعمیل حکم کے لئے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام فرشتہ حامل وحی خدا کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ بالکل باطل ہے۔ ’’فرشتہ ارواح کواکب کا نام ہے۔ وہ کبھی زمین پر اپنا مستقر چھوڑ کر نہیں آتے۔ نہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر زمین پر آتا ہے۔ صرف ارواح کواکب کی تاثیر کا نام نزول وحی ہے۔‘‘ (توضیح المرام ص ۳۷ تا ۴۰، خزائن ج ۳ ص ۷۰، ۷۱)

اس کی بحث فہرست مفصل میں آئے گی۔

۲۰...... شریعت محمدیہ میں یہ عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مردے قبروں سے نکل کر حساب کتاب کے لئے میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ صور پھونکا جائے گا۔ زمین وآسمان بدلے جائیں گے۔ تمام خلق اللہ زلزلۃ الساعۃ سے پریشان ہوں گے۔ اعمال کا وزن ہوگا۔ پل صراط قائم ہوگا۔ اس پر سے ہر شخص عبور کرے گا۔ ’’ان منکم الا واردھا (مریم:۷۱)‘‘ ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے۔ تمام انبیاء علیہم السلام شفاعت سے انکار کریں گے۔ سرور کائنات سرور عالم ﷺ اس منصب کو قبول فرمائیں گے اور بعض جہنمی شفاعت سے اور بعض بلا شفاعت خارج کر کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ ’’وغیرھا من التفاصیل‘‘ لیکن شریعت مرزائیہ میں مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع نہ ہوں گے بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر قیامت کے دن کسی کو جنت ودوزخ سے نہ نکالا جائے گا۔ ہاں ایک درجہ سے دوسرے اعلیٰ درجہ میں ترقی کرتا ہے۔ یہی حشر اجساد ہے۔ گویا حشر اجساد بھی روحی طور پر ہوگا۔

(خلاصہ ازالہ ص ۳۴۹ تا ۳۵۶، خزائن ج ۳ ص ۲۷۸ تا ۲۸۲)

لفظوں میں حشر اجساد وحساب ویوم آخرۃ سب کا اقرار ہے۔ لیکن حقیقت میں عقائد اسلامیہ کے بالکل خلاف ہے۔

نوٹ! علاوہ ازیں مرزا قادیانی نے بعض انبیاء علیہم السلام کی شان میں سخت توہین کی ہے۔ بعض انبیاء علیہم السلام سے اپنی شان کو بڑھایا۔ حضور ﷺ سے کہیں برابر بنے اور کبھی اپنے کو

حضورﷺ سے افضل بتلایا۔(تفصیل گذر چکی)

اورقرآن کریم میں خودغرضی سے بہت سی آیات میں تحریفات کیں۔مثلاً ’’مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (الصف:٦) ‘‘میں بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے خود اپنے مراد لی ہے۔ (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۸)

اورآیت’’هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله (التوبه:۳۳) ‘‘کا مصداق خودکوٹھہرایا۔ (اعجاز احمدی ص ۷،خزائن ج ۱۹ص ۱۱۳)

قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوؤں کودوبارہ زندہ کیا ہے۔لیکن مرزا قادیانی ان نصوص قرآنیہ کا انکار کر کے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ’’مرنے کے بعدکوئی شخص زندہ نہیں ہوااور نہ ہوسکتا ہے۔‘‘

(ازالہ ص ۶۴۰،خزائن ج ۳ص ۴۴۵،حقیقت الوحی ص ۳۲۹،خزائن ج ۲۲ص ۳۴۲)

قرآن کریم میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزے ظاہر ہوئے۔جن میں سے احیاء موتیٰ وخلق طیور باذن الله بہت مشہوراورقرآن کریم میں مذکور ہیں۔لیکن مرزا قادیانی نص صریح کا انکار کر کے ان معجزات کے منکر ہیں اوران کولہو ولعب ومسمریزم ومکروہ وقابل نفرت بتاتے ہیں۔

(ازالہ ص ۲۹۸تا۳۲۲،خزائن ج ۳ص ۲۵۲تا۲۶۳،حقیقت الوحی ص ۳۲۹،۳۹۰،خزائن ج ۲۲ص ۳۴۲،۴۰۵)

قرآن کریم اوراحادیث رسول اللہﷺ میں مذکور ہے کہ حضورﷺ کومعراج جسمانی ہوئی تھی اور باقرار مرزا قادیانی تقریباً صحابہؓ کا یہی عقیدہ تھا۔ (ازالہ ص ۲۸۹،خزائن ج ۳ص ۲۴۷)

لیکن پھر بھی مرزا قادیانی اس کے منکر ہیں کہ’’یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا اور صرف کشف بتاتے ہیں اور کہتے ہیں اس قسم کے کشفوں میں مجھ کوتجربہ ہے۔‘‘

(ازالہ حاشیہ ص ۴۷،خزائن ج ۳ص ۱۲۶)

’’سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا ‘‘خودمرزا قادیانی پر بھی وحی ہوئی ہے۔‘‘

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱،خزائن ج ۲۲ص ۷۰۷)

اورمرزا قادیانی نے اللہ اوراس کے رسولﷺ پر بہت سی افتراء پردازیاں کیں اور علماء باللہ کوگندی گالیاں سنائیں۔ان سب کی قدرے تفصیل فہرست مفصل میں ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی پر اقراری کفر

۱...... تحریر متقدمہ اور بیان مذکورہ بالا سے واضح اورروشن ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے اپنی وحی کے ذریعہ کس قدر احکام ونصوص قرآنیہ کومنسوخ قرار دیا ہے اوران میں کس قدر تغیر

وتبدل کیا ہے اوراحادیث رسول اللہ ﷺ کوتو اپنی وحی کے مقابلہ میں ردی کی طرح پھینک دینے کے لئے کہا ہے۔اب مرزا قادیانی کا خودفتویٰ سنئے قبل دعویٰ نبوت شریعت جدیدہ کے لکھتے ہیں۔

ا...... ’’ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور یک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اوراحکام اوراوامر وسے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اوراب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا۔ جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کرسکتا ہو۔ہاں اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔‘‘ (ازالہ ص۱۳۷،۱۳۸،خزائن ج۳ص۱۷۰)

۲...... کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کی شریعت سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اتباع سے روگردانی کرنے والا ہی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اورسنت رسول اللہ ﷺ میں تغیر وتبدل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے ...... یادرکھو کہ جو شخص احادیث کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہے۔وہ ہرگز ہرگز مومن نہیں ہوسکتا۔کیونکہ اسلام کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے جو بغیر مدد احادیث ادھورا رہ جاتا ہے۔جو کہتا ہے کہ مجھے احادیث کی ضرورت نہیں۔وہ ہرگز مومن نہیں ہوسکتا۔اسے ایک دن قرآن کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔

مرزا قادیانی (اشتہار۲؍اکتوبر۱۸۹۱ء) میں مطلقاً لکھتے ہیں کہ:’’سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اورکافر جانتا ہوں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۳۰)

اورمرزا قادیانی (البدر۵؍مارچ ۱۹۰۸ء) میں لکھتے ہیں کہ:’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘ (ملفوظات ج۱۰ص۱۲۷)

اورفہرست (حقیقت النبوۃ ص۲۱۸،۲۱۹) میں ہے کہ:’’مسیح موعود نے لکھا ہے کہ خدا نے مجھے منصب نبوت پر پہنچایا۔‘‘جب آپ پر اعتراض ہوا کہ آپ نبوت کے مدعی ہیں تو فرمایا ہاں۔ جب آپ کے نبی ہونے سے کسی نے انکار کیا تو اسے خوب ڈانٹا۔

نتیجہ! وہ خود (حمامتہ البشریٰ ص۷۹،خزائن ج۷ص۲۹۷) میں لکھ گئے ہیں کہ:’’ ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج عن الاسلام والحق بقوم کافرین ‘‘یعنی میں یہ نہیں کرسکتا کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔‘‘لو اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

۳...... ادعاء نبوت مستلزم ہے۔ادعاوحی نبوت کو، چنانچہ خود مرزا قادیانی (حمامتہ

البشریٰ ص۲۰، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰) میں لکھتے ہیں کہ: ’’اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے۔ حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے‘‘

اور (ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۱، ۴۱۲) میں لکھتے ہیں کہ: ’’اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا...... اور اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن کریم پر عمل کر تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لائیں اور پھر چپ ہو جائیں۔ یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے۔‘‘

اور (ازالہ اوہام ص ۷۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) میں لکھتے ہیں کہ: ’’قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل علیہ السلام ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل علیہ السلام بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے۔ مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔‘‘

نتیجہ اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا نبوت اور رسالت کا دعویٰ ہے اور یہ بھی ممتنع ہے کہ رسول تو ہوں۔ مگر وحی رسالت نہ ہو اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ یہ امر ختم نبوت کے منافی ہے۔ جو قرآن کریم کی آیت خاتم النبیین میں نص ہے۔ لہٰذا ادّعاوی نبوت ورسالت قرآن کی تعلیم کے خلاف ہوا۔ پس جیسا کہ خود دعویٰ رسالت ونبوت کفر ہے۔ یہ ادّعاوی نبوت بھی کفر ہے۔

تنبیہ! مرزا قادیانی کی وحی میں جبرائیل علیہ السلام بھی آتے تھے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶) میں ہے کہ: ’’جاء نی ائیل واختار ‘‘اس جگہ آئیل خدائے تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔‘‘

اور مرزا محمود قادیانی نے (حقیقت النبوۃ ص ۲۹۰) میں لکھا ہے کہ: ’’حضرت مسیح موعود نے نزول جبرائیل علیہ السلام کو نبوت کے لئے شرط ٹھہرایا ہے...... پس خدا تعالیٰ نے الہام میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔‘‘

اور مرزا قادیانی (اربعین نمبر ۴ ص ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۶) میں لکھتے ہیں کہ: ’’میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔‘‘

مرزا قادیانی نے نبوت سے بھی بڑھ کر اپنے لئے وحی الٰہی سے وہ مرتبے ثابت کئے ہیں۔ جو حضور ﷺ اشرف الانبیاء علیہم السلام کو بھی وحی الٰہی سے یہ مرتبے حاصل نہیں۔

الہامات مرزا قادیانی

۱...... ’’انت منی بمنزلة توحیدی وتفریدی‘‘ ﴿تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری توحید وتفرید۔﴾ (اربعین نمبر۲ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۳۸۲)

۲...... ’’انت منی وانا منك‘‘ ﴿خاص مرزا قادیانی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔‘‘﴾ (دافع البلاء ص۷،۸، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷،۲۲۸)

۳...... ’’اسمع ولدی‘‘ ﴿اے میرے بیٹے سن۔﴾ (البشریٰ ج۱ ص۴۹)

نوٹ! بعض مرزائی اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسمع وارے تھا۔ مؤلف نے غلطی سے لکھا ہے۔ مگر تعجب یہ ہے کہ ترجمہ کیسے غلط لکھا گیا اور طرفہ یہ کہ مدعی سست گواہ چست مؤلف سے اب تک انکار ثابت نہیں ہوا۔ چاہئے تھا کہ غلط نامہ شائع کرتے اور ممکن ہے کہ قرأۃ ثانیہ ہو۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے الہام میں بھی کئی کئی قرئتیں ہیں۔ ورنہ ’’انت منی بمنزلة ولدی‘‘ تو یقینی وحی مسلم ہے۔ (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

۴...... ’’انما امرك اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون‘‘ ﴿اے مرزا تیرا یہ مرتبہ ہے کہ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے ہو جاتی ہے۔ یعنی خدائی مرتبہ حاصل ہے۔﴾ (حصہ پنجم براہین ص۹۵، خزائن ج۲۱ ص۱۲۴)

۵...... ’’ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔‘‘

(چشمہ مسیحی ص۵۸، خزائن ج۲۰ ص۳۷۵)

۶...... ’’میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں...... تو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا...... اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں آسمان دنیا کو پیدا کیا...... خدا میرے وجود میں داخل ہو گیا۔ الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔‘‘

(کتاب البریہ ص۸۵ تا ۸۷، خزائن ج۱۳ ص۱۰۳ تا ۱۰۵، آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

نوٹ! یہ مدعی نبوت کا کشف اور وحی ہے۔ جس میں غلطی کا احتمال نہیں۔ کسی ولی کا کشف یا الہام نہیں۔ جو سکر یا غلطی کا احتمال ہو۔ دیکھتے نہیں اس میں کس قدر اوّل سے آخر تک

میں میں کی بھرمار ہے اور انانیت کا مقام برابر چلا آتا ہے۔

۷...... ’’دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔ خدا کی مانند‘‘

(حاشیہ اربعین نمبر۳ ص۲۵، خزائن ج۱۷ ص۴۱۳ وحاشیہ ضمیمہ گولڑویہ ص۲۱، خزائن ج۱۷ ص۶۱)

۸...... ’’انت اسمی الا علیٰ‘‘ ﴿تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔﴾

(اربعین نمبر۲ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۳۸۲)

۹...... ’’خلقت لك لیلاً ونهارا‘‘ ﴿تیرے لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا۔﴾ (اربعین نمبر۲ ص۸، خزائن ج۱۷ ص۳۵۵)

لام تخصیص اور ضمیر خطاب مفرد ہے۔ ضمیر جمع نہیں تاکہ شمولیت غیر مرجع کے بطور کنایہ ممکن ہو۔

۱۰...... ’’الارض والسماء معك كما هو معی‘‘ ﴿زمین وآسمان تیرے ساتھ ایسے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ۔﴾ (اربعین نمبر۲ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۳۵۳)

۱۱...... ’’لولاك لما خلقت الا فلاك‘‘ ﴿اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔﴾ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۷۱۲)

۱۲...... ’’انت من مائنا وهم من فشل‘‘ ﴿تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے (خشک مٹی سے)۔﴾ (اربعین نمبر۲ ص۳۶، خزائن ج۱۷ ص۳۸۵)

۱۳...... ’’کل لك ولا مرك‘‘ ﴿سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے۔﴾ (تذکرہ ص۷۰۶)

۱۴...... ’’اُخطی واصیب‘‘ ﴿کبھی میں خطا کرتا ہوں اور کبھی صواب کو پہنچتا ہوں۔﴾ (تذکرہ ص۶۵۹)

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۷۱۴ حاشیہ) میں لکھتے ہیں کہ: ’’یہ استعارہ ہے۔ جیسے تردد کا لفظ حدیث میں۔‘‘

۱۵...... ’’ایک دفعہ تمثلی طور پر مجھے خدا تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور میں نے اپنے ہاتھ سے کئی پیشین گوئیاں لکھیں۔ جن کا یہ مطلب تھا کہ ایسے واقعات ہونے چاہئے تب میں نے وہ کاغذ دستخط کرانے کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے پیش کیا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تأمل کے سرخی کے قلم سے اس پر دستخط کئے اور دستخط کرنے کے وقت قلم کو چھڑکا...... اور جو کچھ میں نے چاہا بلا

تو قف اللہ تعالیٰ نے اس پر دستخط کر دئے اور اسی وقت میری آنکھ کھل گئی اور اس وقت میاں عبداللہ سنوری مسجد کے حجرے میں میرے پیر دبا رہا تھا کہ اس کے روبرو غیب سے سرخی کے قطرے میرے کرتے اور اس کی ٹوپی پر بھی گرے...... اس نے میرا کرتا بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا۔ جو اب تک اس کے پاس موجود ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۲۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷)

مرزا قادیانی کے عجیب وغریب الہامات ومکاشفات کا نمونہ

ا...... ''اس جگہ مجھے یاد آیا ہے کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہے ہوا تھا۔ اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر قادیانی قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔'' (ازالہ حاشیہ ص ۷۶، ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

نوٹ! یہ کشف بالبداہتہ غلط اور خلاف واقع ہے۔

۲...... الہام ہوا کہ: ''قتل خیبة وزید ھیبة'' ایک شخص جو مخالفانہ کچھ امید رکھتا تھا وہ ناامیدی سے ہلاک ہو گیا۔'' (البشریٰ ج ۲ ص ۷۷)

یہ الہام کسی مخالف کے حق میں بتایا ہے۔ مگر جب عبداللطیف کابل میں سنگسار کئے گئے تو فوراً اس الہام کو اس مخلص پر چسپاں کر دیا کہ یہ صریح وحی مولوی صاحب کے مارے جانے کے بارے میں ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۷۳ حاشیہ، خزائن ج ۲۰ ص ۷۵)

۳...... ''(سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص ۷۵ روایت نمبر ۹۶) میں مرزا بشیر احمد نے ایک راز فاش کر دیا۔ یعنی مرزا قادیانی کو حکومت برطانیہ کے متعلق یہ الہام ہوا تھا۔

سلطنت برطانیہ تاہشت سال
بعد ازاں باشد خلاف واختلال

اور اپنے خاص مریدوں کو سنایا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کو ایک اخص الخواص مرید نے جا کر یہ الہام بتا دیا۔ مولوی صاحب مرحوم نے اس الہام کو شائع کر دیا۔ تو پھر کیا

تھا جناب کو سخت قلق اور اضطراب دامنگیر ہوا۔ جس پر فوراً رسالہ ''کشف الغطاء'' میں بہت ہی عاجزانہ عرض کے ساتھ گورنمنٹ پر ظاہر کیا کہ ایسا کوئی الہام ہرگز شائع نہیں کیا اور اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمدورفت اور ملاقات نہیں تا میں نے ان کو زبانی کچھ کہا ہو۔ دیکھو کیسے ہوشیاری کی۔

اور (مواہب الرحمٰن ص ٦٦، خزائن ج ١٩ ص ٢٨٤) پر لکھتے ہیں کہ: ''مرسل کو خوف نہیں''

۴...... مرزا قادیانی پہلے مریم تھے پھر مریم سے ابن مریم کیسے ہوئے؟۔

''خداتعالیٰ نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے کہ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ دردزہ ہوا۔ دردزہ مجھے تنہ کھجور کی طرف لے گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا''

(خلاصہ کشتی نوح ص ۴٦، ۴۷، خزائن ج ١٩ ص ۵٠)

۵...... ''یـریـدون ان یـروا طـمـثك بابوالٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے......اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا اور ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ١۴٣، خزائن ج ٢٢ ص ۵٨١)

٦...... مرزا قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ پلیڈر اپنے (ٹریکٹ نمبر ٣۴ موسوم با اسلامی قربانی ص ١٢ مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر) میں لکھتے ہیں کہ: ''جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا سمجھنے والے کے واسطے اشارہ کافی ہے۔'' استغفر اللہ!

۷...... کشفی روپے

''ایک دفعہ کشفی طور پر ۴۴ یا ۴٣ روپے مجھے دکھلائے گئے۔ پھر اردو میں الہام ہوا کہ ماجھے خاں کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں۔''

(تریاق القلوب ص ٣٧، خزائن ج ١۵ ص ٢٩۵)

٨...... آتش فشاں

''ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا آتش فشاں''

(از مکاشفات ص ۴٣، تذکرہ ص ۵٦٣)

۹...... لائف

’’ایک کتاب دکھائی گئی۔جس پر لکھا تھا لائف‘‘ (ازمکاشفات ص۴۸،تذکرہ ص۵۹۳)

۱۰...... پیپرمنٹ

’’۲۴رفروری ۱۹۰۵ء حالت کشفی میں جب کہ حضرت کی طبیعت ناساز تھی۔ایک شیشی دکھائی گئی۔جس پر لکھا ہوا تھا خاکسار پیپرمنٹ‘‘ (ازمکاشفات ص۳۸،تذکرہ ص۵۲۷)

۱۱...... ہیضہ کی آمدن

’’ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔‘‘ (ازالبشریٰ ج۲ ص۱۳۲،تذکرہ ص۷۲۵)

۱۲...... مغز بادام

’’کشفی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے اور کشف کا اس قدر غلبہ تھا کہ میں اٹھا کہ بادام لوں‘‘ (ازمکاشفات ص۶۰،تذکرہ ص۷۲۴)

۱۳...... پتنگ

’’دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا۔پھر کسی نے کہا غلام احمد قادیانی کی جے یعنی فتح‘‘ (ازمکاشفات ص۶۰،تذکرہ ص۷۲۳)

۱۴...... پیشانی پر

’’مرحوم امیر خاں کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۶ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ٦ کا عدد لکھ دیا۔‘‘ (ازمکاشفات ص۶۱،تذکرہ ص۷۴۸)

۱۵...... پیسے

’’رویاء میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے۔جس میں کچھ پیسے ہیں۔کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔اس کے بعد الہام ہوا تیرے لئے میرا نام چمکا۔‘‘

(بدر جلد ۱ نمبر ۱۸،۱۹۰۵ء،تذکرہ ص۵۵۸)

۱۶...... ایک کلام اور دو لڑکیاں

’’ورڈ اینڈ ٹو گرلز یہ الہام انگریزی میں ہوا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی یعنی یہ کہ ایک کلام اور دو لڑکیاں‘‘ (ازمکاشفات ص۴۸،تذکرہ ص۵۹۳)

۱۷...... الہام

’’ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس اس کے کچھ معنی نہیں کھلے۔‘‘

(ازالبشریٰ ج۱ص۳۶،تذکرہ ص۹۱)

۱۸...... الہام

’’ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے عاجی کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔‘‘

(حاشیہ براہین ص۵۵۶،خزائن ج۱ص۶۶۲،۶۶۳،البشریٰ ج۱ص۴۳،تذکرہ ص۱۰۲)

۱۹...... الہام

’’ھو شعنا نعسا یہ الہام شاید عبرانی ہے۔جس کے معنی نہیں کھلے۔‘‘

(حاشیہ براہین ص۵۵۶،خزائن ج۱ص۶۶۴،البشریٰ ج۱ص۴۳،تذکرہ ص۱۰۲)

۲۰...... الہام

’’یکم ستمبر۱۹۰۳ءکو الہام ہوا فیرمین معقول آدمی۔‘‘

(ازالبشریٰ ص۸۴ج۲،تذکرہ ص۴۸۴)

۲۱...... الہام

’’چودھری رستم علی‘‘ (۲۶مارچ۱۹۰۵ءازالبشریٰ ج۲ص۹۴،تذکرہ ص۵۳۲)

۲۲...... الہام

’’۳رستمبر۱۸۹۸ءغثم غثم غثم‘‘ (ازالبشریٰ ج۲ص۵۰،تذکرہ ص۳۱۹)

۲۳...... الہام

’’آج حاجی ارباب محمد لشکر خاں کے قرابتی کا روپیہ آتا ہے۔‘‘

(ازالبشریٰ ج۱ص۱۷،تذکرہ ص۵۷)

۲۴...... الہام

’’بست و یک روپیہ آنے والے ہیں۔ بست و یک روپے آئے ہیں۔ بست و یک آئے ہیں۔‘‘

(براہین ص۵۲۳،۵۲۴،خزائن ج۱ص۲۶۴،۲۶۵،تذکرہ ص۱۱۰)

۲۵...... الہام

’’الہام ہوا تھا کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی بریّت واذ کففت عن بنی اسرائیل‘‘

(ازمکاشفات ص۵۰،تذکرہ ص۵۹۷)

۲۶...... الہام

’’پریشن عمر براطوس یا پلاطوس‘‘ نوٹ! آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور نمبر۲ میں عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔‘‘

(البشریٰ ج۱ ص۵۱، از مکتوبات ج۱ ص۶۸، تذکرہ ص۱۱۵)

۲۷...... الہام

’’آئی لو یو۔ آئی ایم ود یو۔ آئی شیل ہیلپ یو۔ آئی کین وہٹ آئی ول ڈو۔ وی کین وہٹ دی ول ڈو۔ ان الہامات کے نزول کے وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہو کر بول رہا ہے۔‘‘

(البشریٰ ج۱ ص۱۷، براہین ج۴ ص۴۸۰، خزائن ج۱ ص۵۷۱،۵۷۲، تذکرہ ص۶۳)

مرزا قادیانی کا ایک الہام اور خوش فہمی

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۲ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۷۱) میں مرزا قادیانی تحریر فرماتے ہیں۔
’’بعض نادان کہتے ہیں کہ عربی میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہوسکتی۔ جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم ﷺ کی کنار عاطفت میں پرورش پاتا ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کا یہ الہام بھی اس پر گواہ ہے کہ تبارك من علم وتعلم بہت برکت والا وہ انسان ہے۔ جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا یعنی سیدنا رسول اللہ ﷺ اور دوسرا بہت برکت والا یہ انسان ہے۔ جس نے اس سے تعلیم پائی۔ تو پھر جب معلم اپنی زبان عربی رکھتا ہے ایسا ہی تعلیم پانے والے کا الہام بھی عربی میں چاہئے۔ تا مناسبت ضائع نہ ہو۔‘‘

عربی میں الہام ہونے کی وجہ یہ تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت آنحضرت ﷺ کی نبوت اور رسالت کی شاخ ہے اور مرزا قادیانی کے الہامات حضور ﷺ کے الہامات کی شاخ ہیں۔ اس لئے ہو نہیں سکتا کہ اصل تو عربی زبان رکھتا ہو اور اس کا ظل دوسری زبان میں ملہم ہو۔ لفظ یہی حصر کے لئے ہے اور ’’نہیں ہوسکتی۔‘‘ غیر ممکن ہونے پر دال ہے۔

پس مرزا قادیانی کے وہ الہامات جو اردو، ہندی، فارسی، عبرانی، انگریزی اور مختلف زبان اور ایسی زبان میں ہیں جو سمجھنے میں نہ آئے۔ وہ آنحضرت ﷺ کے الہامات کی شاخ نہیں ہیں۔ بلکہ وہ کسی اور نبی ہندی یا انگریزی یا اردو یا مختلط زبان یا غیر مفہوم زبان رکھنے

والے کے الہام کی شاخ ہوں گے؟۔ یا محض وسوسہ نفسانی کیونکہ آنحضرتﷺ کے الہام کی شاخ ہونے کے لئے عربی ہونا لازمی ہے۔ کیونکہ شاخ جڑ سے علیحدہ نہیں ہوسکتی۔'' فتبارك من علم و تعلم '' (تذکرہ ص۴۵) اس الہام میں اوّل تو من اسم موصول زائد ہے۔ جس کی کچھ بھی حاجت نہیں۔ ایک اسم موصول کافی ہے۔ یعنی'' الذی تبارك الذی علم و تعلم '' میں علم و تعلم دونوں معطوف الیہ ومعطوف الذی کے صلہ ہیں اور اسم موصول صلہ سے مل کر فاعل تبارک کا پس معلوم ہوا کہ علم و تعلم ایک ہی فاعل کے فعل اور ایک ہی کے ساتھ قائم ہیں۔ یعنی اگر الذی علم سے مراد حضورﷺ ہوں گے تو صفت تعلم بھی انہیں کے واسطے ثابت ہوگی۔ معنی یہ ہوں گے بہت برکت والا ہے وہ شخص جس نے سکھایا اور سیکھا۔ (یعنی حضورﷺ) اور مرزا قادیانی الذی کو تبارک کا فاعل قرار دے کر اس کے صلہ کے دو ٹکروں کو دو شخصوں کی صفت بتاتے ہیں۔ یعنی علم سے مراد حضورﷺ لیتے ہیں اور تعلم سے خود ذات شریف (ترجمہ انہوں نے یہ کیا کہ: ''پس بڑا مبارک ہے وہ جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی'') کوئی ان حضرات سے پوچھے کہ اس ترجمہ کے موافق تعلم کا عطف الذی پر ہوگا اور تبارک کا فاعل بنانا ہوگا۔ حالانکہ فعل مسند الیہ نہیں ہوسکتا۔ پھر یہ تعلم تبارک کا فاعل کیسے ہوگیا اور یہ بھی بتائیں کہ تعلم کا فاعل کون ہے۔ اگر ضمیر ہے تو کس کی طرف راجع ہے اور اگر اسم ظاہر ہے تو کہاں غائب ہوگیا اور بصورت ضمیر ہونے کے اگر الذی کی طرف راجع ہے تو ایک ہی الذی سے دو شخص کیسے مراد ہوگئے۔ مرزا قادیانی کو دعویٰ ہے کہ میرے مقابلہ میں کوئی عربی فصیح نہیں لکھ سکتا۔ لیکن ایک الہامی جملہ میں ایسی فاش غلطی ان کے دعوے کی روشن دلیل ہے۔

قادیانی فقیرانہ زندگی کا نمونہ

سرکاری ملازمت: ''آپ کے والد قلیل پنشن پاتے تھے۔ آپ کے والد کی بہت خواہش تھی کہ آپ کہیں ملازم ہوجائیں اور کم عمری میں آپ کی شادی ہوگئی تھی۔ عنفوان جوانی میں سلطان احمد و فضل احمد وغیرہ پیدا ہوگئے تھے۔ چنانچہ آپ سیالکوٹ کچہری میں قلیل تنخواہ (یعنی پندرہ روپے ماہوار) پر ملازم ہوگئے۔''

(از سیرت المہدی حصہ اوّل ص۴۳ روایت نمبر۴۹ ص۱۵۶ روایت نمبر۱۵۰) اور وہاں مختاری کا امتحان بھی دیا مگر فیل ہوگئے۔

۱۸۹۵ء میں مریدوں کی تعداد جن کے دستخط موجود ہیں۔ چار ہزار لکھی جاتی ہے۔ قولہ ''اور یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کہ ہماری جماعت صرف پندرہ آدمی ہیں۔ بلکہ وہ کئی ہزار اہل علم اور

عقل آدمی ہیں۔ اگر ہم پندرہ سے سو گناہ زیادہ پیش کردیں تو کیا آتھم صاحب سے قسم دلادیں گے۔ یا نہیں...... کیا ہزار یا دو ہزار یا تین ہزار یا چار ہزار آدمی کے دستخط پر ان کا پندرہ کا دعویٰ باطل ہوجائے گا۔‘‘ (تبلیغ رسالت جلد چہارم ص ۶۸، ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۵ء، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۰۳)

اب سنئے ۱۸۹۶ء میں مریدوں کی تعداد آٹھ ہزار ہوجاتی ہے۔ قولہ’’مباہلہ سے پہلے میرے ساتھ تین سو چار سو آدمی ہوں گے۔ اب آٹھ ہزار سے زیادہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ میں جاں فشاں ہیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶، خزائن ج۱۱ ص۳۱۰، ۱۸۹۶ء)

خدا کی قدرت کہ ۱۸۹۸ء میں انکم ٹیکس کا معاملہ پیش آگیا۔ مرزا قادیانی کو انکم ٹیکس معاف کرانے کی فکر ہوئی۔ چنانچہ معاملہ کی تفتیش کرنے والے تحصیلدار کے سامنے مریدوں کی فہرست بھی پیش کرنی پڑی۔ اس سارے قصہ کا ذکر مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

(ضرورۃ الامام ص۴۲،۴۳، خزائن ج۱۳ ص۵۱۴ ستمبر ۱۸۹۸ء) میں تحصیلدار صاحب کی رپورٹ میں ہے۔’’اس فرقہ میں حسب فہرست منسلکہ ہذا ۳۱۸۱ آدمی ہیں۔‘‘

اور (ص۴۵، خزائن ج۱۳ ص۵۱۶) میں ہے۔’’مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے حلفی بیان میں لکھایا ہے کہ اس کو تعلقہ داری زمین وباغ کی آمدنی ہے۔ تعلق داری کی سالانہ تخمیناً بیاسی روپے۔ زمین کی تخمیناً ۳۰۰ روپیہ سالانہ باغ کی تخمیناً دو سو روپے۔ چار سو روپے اور حد پانچ سو روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کو کسی قسم کی اور آمدنی نہیں ہے اور مرزا قادیانی نے یہ بھی بیان کیا کہ اس کو تخمیناً پانچ ہزار دو سو روپے سالانہ مریدوں سے اس سال پہنچا ہے۔ ورنہ اوسط سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپے کی ہوتی ہے۔ وہ پانچ مدوں میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ (اوّل مہمان خانہ۔ دوم مسافر، یتیم، بیوہ۔ سوم مدرسہ۔ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات۔ پنجم خط وکتابت مذہبی ص۴۴) خرچ ہوتی ہے اور اس کے ذاتی خرچہ میں نہیں آتی۔ خرچہ اور آمدنی کا حساب باضابطہ کوئی نہیں ہے۔‘‘

مگر آپ ۱۸۹۶ء میں کیا ارشاد فرما چکے ہیں۔’’پانچ مدات میں سے صرف لنگر خانہ کا خرچ کم از کم ۶۰۰۰ ہزار سالانہ ہے۔ دیگر مدات کا کیا ذکر قولہ‘‘ اور جسمانی نعمتیں جو مباہلہ کے بعد میرے پر وارد ہوئیں وہ مالی فتوحات ہیں۔ جو اس درویش خانہ کے لئے خداتعالیٰ نے کھول دیں۔ مباہلہ کے روز سے آج تک ۱۵۰۰۰ روپے کے قریب فتوح غیب کا روپیہ آیا جو اس سلسلہ کے ربانی مصارف میں خرچ ہوا۔ جس کو شک ہو وہ ڈاک خانہ کی کتابوں کو دیکھ لے اور دوسرے ثبوت ہم

سے لے لے اور رجوع خلائق کا اس قدر مجمع بڑھ گیا کہ بجائے اس کے کہ ہمارے لنگر میں ساٹھ یا ستر روپے ماہوار کا خرچ ہوتا اب اوسط خرچہ کبھی پانچ سو کبھی چھ سو روپے ماہوار تک ہو گیا‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۲، ۱۸۹۶ء)

طرفہ یہ کہ مرزا قادیانی نے ۲۵/جون ۱۸۹۸ء میں رجسٹری کروائی اور اپنی تمام زمین اپنی زوجہ ثانیہ کے پاس رہن رکھ کر چار ہزار روپے کا زیور اور ایک ہزار نقد وصول کیا اور میعاد رہن تیس سال رکھی تھی اور صاف الفاظ میں لکھا کہ اب تمام آمدنی میری زوجہ کی ہوگی۔

(سیرۃ المہدی روایت نمبر ۳۶۶ ج ۲ ص ۵۳)

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۳۳ روایت نمبر ۴۱) میں صاحبزادے بشیر احمد نے مفصل لکھا ہے کہ ’’سلطان احمد اور فضل احمد کی ماں نے مرزا قادیانی کو اوائل ہی سے بے تعلقی تھی۔ ان سے مباشرت ترک کر دی تھی۔ ہاں آپ اخراجات باقاعدہ دیا کرتے تھے (اپنی پندرہ روپے تنخواہ سے) مرزا قادیانی نے جب دوسری شادی کر لی اور تمام جائداد رہن بنام زوجہ ثانیہ رکھ کر اطمینان حاصل کر لیا۔ تو زوجہ اولیٰ کو طلاق دے دی اور سلطان احمد اور فضل احمد کو عاق کر دیا گیا۔ صرف اس قصور کی بناء پر کہ محمدی بیگم منکوحہ آسمانی کے نکاح سے کیوں مخالف ہیں اور سلطان احمد نے کیوں اپنی زوجہ کو جو والدین محمدی بیگم کی بہت قریبی رشتہ دار تھی۔ میرے کہنے سے طلاق نہیں دی۔ جب کہ انہوں نے مرزا قادیانی درخواست کو نامنظور فرما کر محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح کر دیا۔‘‘

مرزا قادیانی کے ایک مرید نے ایک ٹریکٹ بعنوان ’’خطوط امام بنام غلام‘‘ شائع کیا ہے۔ اس کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

۱...... ’’پہلی مشک ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے ۵۰ روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں ارسال ہیں۔ آپ دو تولہ مشک خالص دو شیشیوں میں علیحدہ علیحدہ یعنی تولہ تولہ ارسال فرمائیں۔‘‘ (خطوط بنام امام ص ۲، ۳)

۲...... ’’آپ بے شک ایک تولہ مشک بقیمت ۳۶ روپے خرید کر کے بذریعہ وی پی بھیج دیں۔ ضرور بھیج دیں۔‘‘ (خطوط امام بنام غلام ص ۳)

۳...... ’’ایک تولہ مشک عمدہ جس میں چھیچھڑا نہ ہوا اور اوّل درجہ کی خوشبودار ہو اگر شرطی ہو تو بہتر ورنہ اپنی ذمہ داری پر بھیج دیں۔‘‘ (خطوط امام بنام غلام ص ۵)

۴...... ’’آپ براہ مہربانی ایک تولہ مشک خالص جس میں ریشہ اور جھلی اور صوف

نہ ہوں اور تازہ وخوشبودار ہو۔ بذریعہ ویلو پے ایبل ارسال فرمائیں کیونکہ پہلی مشک ختم ہوچکی ہے۔'' (خطوط امام بنام غلام ص ٦)

٥...... ''مشک خالص عمدہ جس میں چھچھڑا نہ ہو ایک تولہ ٢٧ روپے کی آپ ساتھ لائیں۔'' (خطوط امام بنام غلام ص ٦)

٦...... ''پہلی مشک جو لاہور سے آپ نے بھیجی تھی وہ اب نہیں رہی۔ آپ جاتے ہی ایک تولہ مشک خالص جس میں چھچھڑا نہ ہو اور بخوبی جیسا کہ چاہیئے خوشبودار ہو۔ ضرور ویلو پے ایبل کرا کر بھیج دیں۔ جس قدر قیمت ہو مضائقہ نہیں۔ مگر مشک اعلیٰ درجہ کی ہو۔ چھچھڑا نہ ہو اور جیسا کہ عمدہ اور تازہ مشک میں تیز خوشبو ہوتی ہے۔ وہی اس میں ہو۔'' (خطوط امام بنام غلام ص ٦)

٧...... ''اس ناچیز کی تیار کردہ مفرح عنبری کا بھی استعمال فرماتے تھے۔''

(خطوط امام بنام غلام ص ٨)

٨...... ''وحی الٰہی کی بناء پر مکان ہمارا خطرناک ہے۔ اس لئے آج ٢٦٠ روپے خیمہ خریدنے کے لئے بھیجتا ہوں۔ چاہیئے کہ آپ اور دوسرے چند دوست داروں کے ساتھ جو تجربہ کار ہوں بہت عمدہ خیمہ معہ قناتوں اور دوسرے سامانوں کے بہت جلد روانہ کریں اور کسی کو بیچنے والوں میں سے یہ خیال پیدا نہ ہو کہ کسی نواب صاحب نے یہ خیمہ خریدنا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ نوابوں سے دوچند سہ چند مول لیتے ہیں۔'' (خطوط امام بنام غلام ص ٤)

مرزا قادیانی کی قلیل آمدنی آپ پہلے معلوم کر چکے وہ ٣٠ سال تک دین مہر زوجہ مطلقہ سے بچنے کے لئے فرضی رہن رکھی گئی اور مریدوں کی آمدنی ان کے ذاتی خرچہ میں نہیں آتی اور مشک اور عنبر اور دیگر مفرحات اور ریشمی پارچات اور رئیسانہ ٹھاٹھ کی یہ بہتات، کثیر العیال والا ولاد کئی کئی بیویاں، کئی کئی ملازم ملازمہ اور نوکر چاکر اور پھر زور کے بیمار سلس البول اور دیگر بیماریوں کا تسلسل یہاں تک کہ ''دن بھر میں سوسو دفعہ پیشاب آتا تھا۔''

(ضمیمہ اربعین نمبر٣،٤ ص٤، خزائن ج١٧ ص٤٧١)

ان بیماریوں کا علاج معالجہ یہ قلیل آمدنی ان اخراجات کو کیسے برداشت کر سکتی ہے۔

''فاعتبروا یااولی الابصار'' دیکھئے مرزا قادیانی کے بعد ان کے صاحبزادے نے ڈیڑھ لاکھ کی جائیداد بروئے بیعانہ مورخہ ٢١؍جون ١٩٢٠ء رجسٹری شدہ مورخہ ٥؍جولائی ١٩٢٠ء۔ مرزا اکرم بیگ ولد مرزا افضل بیگ وخاتون سردار بیگم بیوہ مرزا افضل بیگ ساکنان

قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے خرید کی۔

قادیانی درفشانی کانمونہ

۱...... ’’اے شریر مولویو اوران کے چیلو! غزنی کے ناپاک سکھو تمہاری حالت پر افسوس تم اس سے پہلے مرجاتے تو اچھا ہوتا۔‘‘ (ضیاء الحق ص۴۳، خزائن ج۹ ص۲۹۱)

۲...... ’’ابولہب سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے۔‘‘
(ضیاء الحق ص۴۶، خزائن ج۹ ص۲۹۴)

۳...... ’’بعض مخالف مولوی نام کے مسلمان اے بے ایمانو انیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! عسائیوں کی فتح کیا ہوئی کیا تمہاری ایسی تیسی۔‘‘
(حاشیہ اشتہار انعامی تین ہزار ص۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۶۹)

۴...... ’’اے احمق! دل کے اندھے دجال تو تو ہے ہی۔ اے مردار۔‘‘
(اشتہار مذکور ص۱۲، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۷۸)

۵...... ’’ہزار لعنت کا رسہ ان پادریوں کے گلے میں۔ حرام خور آدمی۔‘‘
(اشتہار مذکور ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۷۷)

۶...... ’’بجز اس کے کیا کہیں کہ ایک خطا دوخطا سوم مادر بخطا۔‘‘
(انوار الاسلام ص۳۱، خزائن ج۹ ص۳۲)

۷...... ’’یا ابن البغاء یعنی اے حرامی زانیہ کے بیٹے۔‘‘
(تتمہ حقیقت الوحی ص۲۲، خزائن ج۲۲ ص۴۵۳)

۸...... ’’اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔‘‘
(انوار الاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱)

۹...... ’’حرام زادے کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔‘‘
(انوار الاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۲)

۱۰...... ’’دزدمنش روباہ باز...... نجاست کا بھرا لتّہ‘‘
(تبلیغ رسالت ج اص ۹۷، مجموعہ اشتہارات ج اص ۱۳۸، ۱۳۹)

۱۱...... ’’بے عزت، دیوث۔‘‘
(تبلیغ رسالت ج اص ۸۴، مجموعہ اشتہارات ج اص ۱۲۵)

۱۲...... ’’صرفی نحوی غلطی کا الزام گوہ کھانا ہے۔‘‘
(نزول المسیح ص۶۳، خزائن ج۱۸ ص۴۴۱)

نوٹ! مرزا قادیانی کا خودتو یہ عمل ہے اور اپنی امت کو فرماتے ہیں۔’’یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں۔‘‘
(راز حقیقت ص۱،خزائن ج۱۴ص۱۵۳)

مرزا قادیانی کی یہ گالیاں بھی الہامی ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی پر وحی ہوچکی ہے۔’’ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی‘‘ (تذکرہ ص۳۷۸)

مرزا قادیانی کی طرح اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت ومسیحیت ہمیشہ آتے رہے ہیں۔کما جاء فی الحدیث!

مسیلمہ کذاب

پانچ ہفتہ میں اس کے ایک لاکھ سے زیادہ آدمی مرید ہوگئے تھے۔ صحابہؓ کے زمانہ میں مارا گیا۔ (دبستان مذاہب مطبوعہ نولکشور ص۲۹۷) میں لکھا ہے کہ ۱۰۵۳ھ تک مسیلمہ کذاب کے پیرو پائے گئے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ’’ بر مسلم واجب است که مسیلمه رامخبر صادق وپیغمبر داند وگرنه اسلام او مسلّم نیست...... مسیلمه درنبوت باحضرت رسالت پناه محمدی شریك بود چنانچه هارون باموسیٰ...... وآنچه محمد ﷺ آورده همه حق است ومسیلمه هم بران راه سپربود ‘‘(تاریخ طبری ج۲ ص۲۷۶ طبع بیروت ۲۰۰۱ء) میں بھی اسی طرح ہے اور لکھا ہے کہ اذان میں کلمہ شہادت بھی پڑھتے ہیں۔ مسیلمہ کے معجزات بھی بہت سے بیان کئے جاتے ہیں۔

اسود عنسی

اس کے بھی بہت سے پیرو ہوگئے تھے۔ اس کاذب کی جماعت کا ایسا غلبہ ہوا کہ اس نے شہر صنعاء پر قبضہ کرلیا۔ ان دونوں جھوٹوں کا احادیث میں ذکر ہے۔

طلیحہ بن خویلد

اس نے مرتد ہوکر حضور ﷺ ہی کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کیا۔
(المساوی والمحاسن ج۱ص۲۳)

صالح بن طریف

صالح نے ۱۲۷ھ میں دعویٰ نبوت ومہدی اکبر کا کیا۔ دعویٰ نبوت سے بادشاہ بن گیا

اس کے خاندان میں ۳۰۰ برس بادشاہت رہی۔ مدت دعویٰ نبوت ۲۷ برس، اپنی موت سے مرا۔
(خلدون ج۶ ص۲۰۹ طبع بیروت ۱۹۹۹ء)

اوراس کے زمانہ میں رمضان ۱۶۱ھ میں چانداور سورج کو گہن لگا اور طریف کے دعویٰ کے زمانہ میں بھی رمضان ۱۷۷ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا تھا۔

ابو منصور عیسیٰ

اس نے ۳۴۱ھ میں دعویٰ نبوت کیا اور رمضان ۳۴۶ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔ دعویٰ نبوت ۲۳ برس کے بعد مارا گیا۔ (خلدون ج۶ ص۲۱۰ طبع بیروت)

فارس بن یحییٰ

اس نے مصر کے علاقہ میں نبوت اور عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا اور طلسم وغیرہ سے مردہ بھی زندہ کر کے دکھایا۔ (کتاب المختار منقول از افادۃ الافہام ج۱ ص۳۶۱)

اسحاق اخرس

یہ شخص قرآن، توریت، انجیل کا ماہر اور حافظ تھا۔ بڑا گوّیا اور لسّان تھا۔ اقصیٰ مغرب میں پہنچا اور کئی برس خود کو گونگا مادرزاد مشہور کیا۔ ایک دن نہایت فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ بڑے بڑے عالم فاضل متحیر ہوگئے۔ پوچھا گیا کہ آپ تو مادرزاد گونگے تھے۔ اس قدر گویائی اور فصاحت وبلاغت کہاں سے رات ہی رات میں حاصل ہوگئی۔ بہت اصرار کے بعد جواب دیا کہ آج رات فرشتے وحی ونبوت لے کر آئے اور کہا خدا نے تم کو رسول بنایا ہے۔ اسحاق نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ حق تعالیٰ محمد ﷺ کو خاتم النبیین بنا دیا ہے۔ فرشتوں نے کہا سچ ہے۔ مگر محمد رسول ﷺ ان نبیوں کے خاتم ہیں۔ جو نئے احکام لاتے ہیں اور تم اسی ملت کے نبی ہو، میں نے کہا مجھ سے یہ دعویٰ نہیں ہوسکتا میرے تصدیق کون کرے گا۔ پس مجھ کو یہ معجزہ دیا گیا۔
(کتاب المختار از افادۃ الافہام ج۱ ص۳۲۱)

لا متنبّی

ایک شخص نے لا اپنا نام مدتوں مشہور کیا اور پھر نبوت کا دعوے دار بنا اور یہی حدیث متواتر لا نبی بعدیٰ! اپنی نبوت کے استشہاد میں پیش کی اور اسی حدیث کو اپنی نبوت کا گواہ بنایا اور یہ معنی کرتا تھا کہ مسمی لا میرے بعد نبی ہوگا۔ (حجج الکرامہ ص۲۳۷)

ایک عورت متنبیہ

ایک عورت نے مغرب میں نبوت کا دعویٰ کیا۔لوگوں نے لا نبی بعدی! کا فرمان مقابلہ میں پیش کیا اس نے جواب دیا کہ حضورﷺ نے لا نبی بعدیٰ! فرمایا ہے۔یعنی میرے بعد کوئی مرد نبی نہ ہوگا۔لا نبیة بعدیٰ! نہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی عورت بھی نبی نہ ہوگی۔

(حجج الکرامہ ص۲۳۷)

بہاء اللہ

بہاء اللہ نے نبوت اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور چالیس برس نبوت کا اعلان کر کے مرا۔ (الکواکب رسالہ بہائیہ ۲۵؍جون ۱۹۲۴ء ص۳)

بہاء اللہ مرزا قادیانی کا ہمعصر ہے۔مرزا قادیانی سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا۔مرزائی اصول سب اسی سے ماخوذ ہیں۔الا قلیلاً!

نوٹ! حضورﷺ کے فرمان کے مطابق اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت ہمیشہ آتے رہے ہیں۔لیکن آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی! اس کے اثبات دعویٰ میں سد سکندری کی طرح حائل تھی۔اس لئے سب کی نظر عنایت ان کی تحریف پر تلی رہی ہے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنے اپنے فہم کے مطابق ان کی تحریف میں کوشش کی۔لیکن امت محمدیہ میں اس قسم کی لایعنی تحریفات کب کھپ سکتی تھیں۔امت نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔حالانکہ ان کی تحریفات مرزائی تحریفات سے زیادہ دلچسپ تھیں۔

سید محمد جونپوری

اور سید محمد جونپوری نے ۹۰۱ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔جس کے مرید آج تک حیدرآباد گجرات وماڑواڑ میں بکثرت ہیں۔

عبید اللہ مہدی

عبید اللہ مہدی نے افریقہ میں خروج کیا اور طرابلس ومصر کو فتح کر لیا۔مدۃ مہدویت چوبیس سال، اپنی موت سے مرا۔ (ابن اثیر ج۷ ص۹۹، طبع بیروت)

محمد علی باب

محمد علی باب نے ایران میں مہدویت کا دعویٰ کیا اور اس کے زمانہ ۱۲۶۷ھ میں گہنوں کا اجتماع ہوا۔

نوٹ! مرزا قادیانی (ضمیمہ انجام آتھم ص۴،۵، خزائن ج۱۱ ص۳۳۲) میں فرماتے ہیں کہ ’’اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف وکسوف کسی اور مدعی کے وقت میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں اس سے بےشک میں جھوٹا ہو جاؤں گا۔‘‘

تنبیہ! یہ خسوف وکسوف تو ۱۳،۲۸ تاریخ ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ میں ہوا اور ۱۳۱۲ھ میں امریکہ میں جہاں ڈاکٹر ڈوئی مدعی تھا۔ خسوف وکسوف واقع ہوا۔

نوٹ! (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲) میں مرزا قادیانی نے لوتقول علینا بعض الا قاویل! کو اپنی نبوت کی صداقت کے لئے معیار بنایا ہے کہ جھوٹے نبی کو ۲۳ برس کی مہلت نہیں دی جاتی۔ بلکہ اس کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس آیت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ اس آیت میں جو بعض کا لفظ آیا ہے وہ جھوٹے ملہموں کو سزا سے خارج کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ سچا ملہم اگر بفرض محال اپنے سچے الہاموں کے ساتھ بعض جھوٹے الہام بھی بیان کر دے تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہے کہ ہم اس کو بری طرح ذبح کر ڈالیں۔ غرض بعض الاقاویل کی قید نے نہایت صفائی سے جھوٹے ملہم کو اس آیت سے نکال دیا اور نیز حالانکہ ہزاروں سچے نبی شہید کر دیئے گئے۔

’’یقتلون النبیین بغیر الحق (بقرہ:۶۱)‘‘ ’’فریقاً کذبتم ففریقاً تقتلون (بقرہ:۸۷)‘‘ ’’وقتلھم الانبیاء بغیر حق (آل عمران:۱۸۱)‘‘ بہت سی آیات ناطق ہیں۔ کیا وہ سب معاذ اللہ! جھوٹے تھے؟۔ اور حالانکہ بیسیوں نے جھوٹے دعوے کے ساتھ یہ مہلت پائی کیا وہ سچے نبی ہوئے؟۔ اور پھر تعجب ہے کہ جب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں تو آپ ﷺ کے بعد معیار نبوت کیسا؟۔ اور پھر مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ برس کی مہلت کہاں پائی؟۔ ۱۹۰۰ء کے بعد دعویٰ نبوت کیا ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا۔ کل آٹھ برس زندہ رہے۔ اگر دعویٰ مسیحیت کو بھی لیا جائے تو بھی یہ مدت نہیں ملی۔ کیونکہ ’’دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا۔‘‘ اس کے بعد ۱۷ سال چند ماہ زندہ رہے۔ (حقیقت النبوۃ ص۵۱،۵۵،۱۲۰،۱۲۱)

کیونکہ لوتقول میں وحی نبوت ہی کا تقول مراد ہے۔

اسلامی عقیدہ نمبر۲...انقطاع وحی نبوت

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائناتﷺ کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل نہیں ہوسکتی۔ حضورﷺ کے بعد مدعی وحی نبوت قطعاً کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱...... ’’ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (احزاب:۴۰)‘‘ ﴿محمدﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔﴾

نوٹ! جب حضورﷺ کے بعد نبوت ورسالت کا دروازہ مسدود ہے تو لامحالہ وحی نبوت ورسالت کا بھی دروازہ بند ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کسی پر وحی نبوت تو ہو اور وہ نبی نہ ہو۔

۲...... ’’ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخٰسرین (الزمر:۶۵)‘‘ ﴿آپ کی طرف اور آپؐ سے پہلے جس قدر انبیاء آئے سب کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل تباہ ہو جائیں اور تم خاسرین میں داخل ہو جاؤ۔﴾

نوٹ! اس آیت سے بالکل صاف واضح ہے کہ حضورﷺ کے بعد وحی نبوت نہیں۔ اگر حضورﷺ کے بعد وحی نبوت باقی رہتی تو یہ فرمایا جاتا کہ آپؐ کی طرف اور آپؐ سے پہلے جس قدر انبیاء علیہم السلام آئے اور آپؐ کے بعد جس قدر انبیاء آئیں گے......الخ! حالانکہ توحید اور اجتناب شرک کی وحی ہر نبی پر لازمہ نبوت ہے۔

۳...... ’’والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون ۰ اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون (بقرہ:۴،۵)‘‘ ﴿جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپؐ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپؐ سے پہلے نازل کی گئی اور دن آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔﴾

نوٹ! قرآن کریم میں بیسیوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں جن میں بس پہلے نبیوں کی وحی نبوت پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ لیکن حضورﷺ کے بعد وحی نبوت کا کہیں ذکر بھی نہیں۔ اگر حضورﷺ کے بعد بھی وحی نبوت نازل ہوتی تو اس پر ایمان لائے بغیر ہدایت اور فلاح ممکن نہیں۔

لہٰذا حصول فلاح اور ہدایت کے لئے وحی مــابـعد پر ایمان لانے کا بھی ذکر ضروری تھا۔ معلوم ہوا آپؐ کے بعد وحی نبوت نہیں۔ ہاں وحی غیر نبوت باقی ہے۔ مبشرات، الہام، تعریفات، رویاء صادقہ وغیرہ وغیرہ۔ ورنہ مطلق وحی تو شہد کی مکھی کی طرف بھی ہوتی ہے۔ ’’واوحــیٰ ربك الـى النحل (النحل:٦٨)‘‘ اور شیاطین اپنے اولیاء کی طرف وحی کرتے ہیں۔ ’’ان الشيٰطين ليو حون الى اوليائه (انعام:١٢١)‘‘

اقوال صحابہؓ

۱...... ’’عـن عـمـرؓ...... فقال ابوبكرؓ...... انه قدانقطع الوحى وتم الدين (مشكوٰة ص٥٥٦، بـاب مـنـاقب ابى بكرؓ)‘‘ ﴿حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے تحقیق وحی نبوت منقطع ہوگئی اور دین تمام ہو چکا۔﴾

۲...... ’’عـن عمرؓ...... وان الوحى قد انقطع (بخارى ج١ ص٣٦٠، باب الشهد اوالعدول وقول الله)‘‘ ﴿عمرؓ سے روایت ہے کہ وحی نبوت منقطع ہو چکی ہے۔﴾

کتب عقائد

’’فـمـا بـقى للاولياء اليوم بعد ارتفاع النبوة الا التعريف وانسدت ابـواب الاوامر الا لهية والنواهى فمن ادعاها بعد محمد ﷺ فهو مدعٍ شريعة اوحـى بهـا اليـه سـواء وافق بها شرعنا اوخـالف فان كان مكلفاً ضربنا عنقه والا ضـربـنـا عنه صفحاً (فتـوحـات مكيـه باب٣١٠ ج٣ ص٣٩، مثله فى اليواقيت مبحث ٣٥ ج٢ ص٣٨، مطبوعه مصر)‘‘ ﴿آج نبوت کے ارتفاع کے بعد اولیاء اللہ کے لئے سوائے معرفتوں کے کچھ باقی نہیں رہا اور اوامر ونواہی الٰہیہ کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ پس جو شخص محمد ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے۔ جو اس کی طرف وحی کی گئی برابر ہے۔ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف پھر اگر وہ مکلّف یعنی عاقل بالغ ہے تو اس کی گردن ماریں گے اور اگر مکلّف نہیں یعنی کوئی پاگل ہے تو اس سے پہلوتہی کریں گے۔﴾

’’وكـذالك مـن ادعـى مـنـهـم انـه يـوحىٰ اليه وان لم يدع النبوة...... فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنبى ﷺ (شفاء قاضى عياض ج٢ ص٢٤٧)‘‘ ﴿ایسے ہی وہ شخص بھی کافر ہے جس نے دعویٰ کیا کہ میری طرف وحی نبوت ہوتی ہے۔ اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ پس یہ کل کے کل کافر ہیں اور مکذب نبی کریم ﷺ کے۔﴾

’’فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذباً اوقال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیٔ (انعام:۹۳) ‘‘یعنی جواللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔حالانکہ کچھ وحی نہیں کی گئی۔اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے۔‘‘

خود مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۱۶۳،حاشیہ خزائن ج۲۲ص۱۶۷) میں لکھتا ہے کہ ’’ظالم سے مراداس جگہ کافر ہے۔‘‘

کسی زمانہ میں مرزا قادیانی کا بھی حضورﷺ کے بعد انقطاع وحی نبوت پر ایمان تھا۔

’’میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہﷺ پر ختم ہوگئی۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۳۱)

’’وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔‘‘(ازالہ ص۵۳۴،خزائن ج۳ص۳۸۷)

’’اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا۔‘‘ (ازالہ ص۵۷۷،خزائن ج۳ص۴۱۲)

’’اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جاوے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لاویں اور پھر چپ ہوجاویں یہ امر بھی ختم نبوت کے منافی ہے۔‘‘
(ازالہ اوہام ص۵۷۷،خزائن ج۳ص۴۱۱)

مرزائی عقیدہ نمبر۲...وحی نبوت جاری

مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی معتقد ہیں کہ مرزا قادیانی موصوف پر وحی نبوت بارش کی طرح اترتی تھی۔کبھی عربی میں کبھی اردو میں کبھی ہندی میں کبھی فارسی میں کبھی انگریزی میں کبھی عبرانی میں اور کبھی ایسی زبان میں جو سمجھ میں نہ آوے۔

۱...... ’’قل یایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً‘‘ ﴿کہہ دے اے لوگو!میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔﴾ (مجموعہ اشتہارات ج۳ص۲۷۰)

۲...... ’’قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الٰھکم الٰہ واحد‘‘ ﴿ان کو کہہ دے کہ میں تو ایک انسان ہوں۔میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔﴾ (حقیقت الوحی ص۸۱،۸۲،خزائن ج۲۲ص۸۴)

۳...... ’’واتل علیھم ما اوحی الیک من ربک ‘‘﴿جو کچھ تیرے رب کی

طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے۔ وہ لوگوں کو سنا۔﴾
(حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

''یا یھا النبی اطعم الجائع والمعتر'' (تذکرہ ص ۷۴۶)

۴...... ''فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلے انا انزلناہ قریباً من القادیان''﴿ابراہیم (مرزا قادیانی) کی جگہ کو قبلہ بناؤ اور مصلّیٰ ٹھہرالو ہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے۔﴾ (حقیقت الوحی ص ۸۸، خزائن ج ۲۲ ص ۹۱)

۵...... ''مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔''
(حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

۶...... ''میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی......اور ایسے ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۷...... ''اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھے ہوئی۔''
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، حقیقت النبوۃ ص ۲۶۴)

۸...... ''قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ''﴿کہہ دے کہ اگر تم کو اللہ سے کچھ لو ہے تو تم میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت رکھے گا۔﴾
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۹...... ''یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔''
(خطبہ الہامیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۱۰...... ''جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان نہ لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔'' (حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۳)

انگریزی میں الہام

آئی لو یو، آئی ایم ود یو، آئی شیل ہیلپ یو، آئی کین وہٹ آئی ول ڈو، وی کین وہٹ وی ول ڈو، ان الہامات کے نزول کے وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا بول رہا ہے۔'' (البشریٰ ج ۱ ص ۱۷، از براہین ج ۴ ص ۴۸۰، خزائن ج ۱ ص ۵۷۱، ۵۷۲، حاشیہ)

ہندی میں الہام

''ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔''

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۴، خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۹)

مختلط الہام

''ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے۔''

(تذکرہ ص ۷۲۵، البشریٰ ج ۲ ص ۱۳۲، از بدر ج ۶ نمبر ۳۱ ص ۴، یکم اگست ۱۹۰۷ء)

''الہام ہوا تھا کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی بریّت واذ کففت عن بنی اسرائیل'' (تذکرہ ص ۵۹۷ طبع سوم)

وہ الہام جو سمجھنے میں نہیں آئے

''ھو شعنا نعسا یہ الہام شاید عبرانی ہے۔ جس کے معنی نہیں کھلے''

(البشریٰ ج ۱ ص ۴۳، تذکرہ ص ۱۰۲)

''پریشن عمر براطوس یا پلاطوس ''نوٹ! آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا...... اس جگہ براطوراور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔''

(البشریٰ ج ۱ ص ۵۱، از مکتوبات احمدیہ ج ۱ ص ۶۸، تذکرہ ص ۱۱۵)

اسلامی عقیدہ نمبر ۳... مدار نجات آنحضرت ﷺ کی تعلیمات

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ ہی کی وحی نبوت تمام انسانوں کے لئے تا قیامت مدار نجات ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کی وحی مدار نجات نہیں ہوسکتی۔

۱...... ''تبارك الذی نزل الفرقان علی عبده لیكون للعالمین

نذیراً (فرقان:۱)'' ﴿مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے محمدﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا تاکہ تمام ہی جہان والوں کے لئے نذیر بنے۔﴾

۲...... ''وما هو الا ذکر للعالمین (القلم:۵۲)'' ﴿نہیں یہ قرآن مگر تمام عالم والوں کے لئے تذکیر ہے۔﴾

۳...... ''اوحی الیّ هذا القرآن لا نذرکم به ومن بلغ (انعام:۱۹)'' ﴿میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے میں تم کو اور تمام انسانوں کو جن کو قرآن کے نزول کی خبر پہنچے ڈراؤں۔﴾

نوٹ! یہ تینوں آیتیں صاف اعلان فرمارہی ہیں کہ قیامت تک تمام انسانوں کے لئے حضورﷺ ہی نبی ہیں اور حضورﷺ ہی کی شریعت ہے اور سب کے لئے یہی قرآن حجت ہے اور یہی وحی مدار نجات ہے۔

۴...... ''وان تطیعوه تهتدوا (نور:۵٤)'' ﴿اگر تم محمدﷺ کی اطاعت کروگے تو بس نجات اور ہدایت پاجاؤ گے۔﴾

نوٹ! اس آیت میں صاف فرمایا ہے کہ حضورﷺ کی وحی مدار نجات ہے۔ اگر حضورﷺ کے بعد کوئی اور وحی نبوت مدار نجات مقرر ہوکر آئے تو اس وقت حضورﷺ کی وحی کی اطاعت مدار نجات نہ ہوگی۔ کیونکہ اگر اس وحی نبوت پر ایمان نہ لائے گا اور اس کی اطاعت نہ کرے گا تو باوجود کمال اتباع وحی حضورﷺ کے پھر بھی نجات نہ ہوگی اور قرآن کا یہ حکم منسوخ ہوجائے گا اور نہ قرآن کریم تمام انسانوں کے لئے نذیر اور نہ ذکر ہوگا اور نہ حضورﷺ صاحب الزمان رسول تمام انسانوں کے لئے رہیں گے۔ (معاذاللہ)

۵...... ''والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم یوقنون ۰ اولئك علی هدی من ربهم واولئك هم المفلحون (بقرہ:٤،۵)'' ﴿یہ آیت بڑی وضاحت سے بتارہی ہے کہ حصول فلاح ونجات کے لئے بس حضورﷺ کی وحی اور آپؐ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی وحی پر ایمان لانا ضروری ہے۔﴾

۶...... ''اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء (اعراف:۳)'' ﴿یعنی اتباع کرو اس وحی کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور نہ اتباع کرو اس کے سوا کسی اور رفیقوں کا۔﴾

نوٹ! یہ آیت کریمہ صاف طور سے اعلان کر رہی ہے کہ صرف حضور ﷺ ہی کی وحی کا اتباع اہل عالم کے لئے فرض ہے اور کسی کی وحی کا اتباع جائز نہیں۔ پس اگر آپ ؐ کے بعد بھی کوئی وحی نبوت مدار نجات خدا کی طرف سے آنے والی تھی تو اس کی اتباع سے کیوں روکا جاتا ہے اور پھر اس وحی مدار نجات نازل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ حضور ﷺ کے بعد مطلقاً وحی نبوت اور نبوت کا مدعی ہی کافر ہے اور جو حضور ﷺ کی شریعت کو منسوخ اور اپنی وحی نبوت کو مدار نجات بتلائے وہ اکفر ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کا اقرار پہلے گذر چکا۔

مرزائی عقیدہ نمبر۳...مدار نجات مرزا کی تعلیمات

مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کی وحی نبوت اور تعلیم کو مدار نجات تمام انسانوں کے لئے کہتے ہیں۔

۱...... ’’چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خداتعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا......اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم کو میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں۔ دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۳۵)

۲...... ’’آخر زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۲، خزائن ج۱۷ ص۴۲۱)

۳...... ’’الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۴...... ’’سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

نوٹ! اس سے ظاہر ہے کہ شریعت محمدیہ کی وحی و تعلیم جو تیرہ سو برس سے چلی آرہی ہے۔ سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے قابل برداشت نہیں۔ منسوخ ہے اور شریعت مرزائیہ کی اب ضرورت ہے جو چاند کی ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔

۵...... مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوۃ ص ۱۵۶) میں لکھتے ہیں کہ: ”آپ (مرزا) کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے اور اسے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔“ اور اس کی فہرست میں لکھتے ہیں کہ: ”مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اطاعت میں ہی نجات ہے۔“

اسلامی عقیدہ نمبر۴... آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد مطلقاً مدعی منصب نبوت یا مدعی وحی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مدعی نبوت کا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا اور مدعی وحی نبوت کا کافر، دائرہ اسلام سے خارج ہونا مذکور ہو چکا ملاحظہ ہو مع اقرار مرزا قادیانی قبل از دعویٰ نبوت۔

مرزائی عقیدہ نمبر۴... مرزا قادیانی نبی تھا

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی منجانب اللہ منصب نبوت پر فائز تھے اور وحی نبوت ان پر نازل ہوتی تھی۔ جو شخص یہ عقیدہ نہ رکھے جہنمی اور کافر ہے اور ختم نبوت کا عقیدہ لعنتی اور مردود عقیدہ ہے۔

۱...... ”جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔“

(اشتہار ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء مندرجہ حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

۲...... ”وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے......سو ایک امتی کو اس طرح کا نبی بنانا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۳۸، ۱۳۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶)

تنبیہ! پس یا تو سارے ادیان سماویہ معاذ اللہ لعنتی ٹھہرے یا جمیع انبیاء علیہم السلام کو صاحب خاتم مانا جاوے۔

۳...... ”تو خاتم النبیین کے معنی بھی یہی ہیں کہ کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ جب تک آنحضرت ﷺ کی غلامی نہ اختیار کرے۔ ورنہ نبوت کا دروازہ مسدود نہیں اور جبکہ باب نبوت کھلا ہوا ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی ضرور نبی ہے۔“ (حقیقت النبوۃ ص ۲۳۲ مرزا محمود)

۴...... ’’آنحضرتؐ کے بعد بعثت انبیاء علیہم السلام کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے کہ آنحضرتؐ نے دنیا کو فیض نبوت سے روک دیا اور آپؐ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس نام کو بند کر دیا۔ اب بتاؤ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت رحمتہ للعالمین ثابت ہوتے ہیں یا اس کے خلاف نعوذ باللّٰہ من ذالك اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ آپ نعوذ باللّٰہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص ۱۸۶، ۱۸۷)

۵...... ’’بہر حال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (نہج المصلی مجموعہ فتاوی احمدیہ ج اص ۲۷۱، ۳۰۸ تذکرہ ص ۶۰۷)

۶...... ’’قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں اس سے ہم آپ کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ ہر ایک جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہو چکا کافر ہے۔ جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ آپ (مرزا قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو اس کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔‘‘ (ملخص تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰، ۱۴۱ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

اسلامی عقیدہ نمبر ۵... معجزہ اب کسی کو نہیں مل سکتا

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص سے کوئی معجزہ صادر نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ اس کے معجزات حضور ﷺ کے معجزات سے بڑھ جائیں۔

چونکہ معجزہ خصائص نبوت سے ہے اور نبوت خاتم الانبیا ﷺ پر ختم ہو چکی۔ لہٰذا سلسلہ معجزات بھی ختم ہو گیا اور دعویدار معجزہ کافر ہے۔ (یواقیت مبحث ۲۹ ج اص ۱۵۷) میں ہے کہ: ’’وقد حد جمہور الاصولیین المعجزة بانها امر خارق للعادة مقرون بالتحدے مع عدم المعارضة من المرسل الیهم...... والمراد بالتحدی هو الدعوی للرسالة ‘‘ ﴿جمہور اصولیوں نے معجزہ کی یہ تعریف کی ہے کہ وہ تحدی کے ساتھ یعنی دعویٰ رسالت کے ساتھ رسول سے امر خارق عادت ظاہر ہو اور کوئی اس کا معارضہ نہ کر سکے۔﴾

(شرح عقائد نسفی ص۱۴، ۹۸) میں بھی اسی طرح ہے۔(تمہید ابوشکور سلمی ص۱۲۴ قلمی) میں ہے کہ:''ومن ادعی النبوة فی زماننا فانه یصیر کافر اومن طلب منه المعجزات فانه یصیر کافر لانه شك فی النص ''﴿جو شخص فی زمانہ نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہوجائے اور جو شخص اس سے معجزات طلب کرے وہ بھی کافر ہوجائے گا۔ کیونکہ اس نے نص قرآنی میں شک کیا۔﴾

نیز اس میں دعویٰ نبوت بھی ہوتا ہے۔''بغیر دعویٰ نبوت کے معجزہ نہیں۔''

(دیکھو آئینہ کمالات ص۲۳۷، خزائن ج۵ ص ایضاً)

مرزائی عقیدہ نمبر۵...مرزا قادیانی صاحب معجزہ تھے

مرزا قادیانی اپنے نشانات یعنی معجزات کو دس لاکھ بتاتے ہیں اور حضورﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتے ہیں۔

۱...... ''بلکہ خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں۔ جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۶، خزائن ج۲۲ ص۵۷۴)

۲...... ''درحقیقت یہ خرق عادت نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔'' (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲)

۳...... ''مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبیﷺ سے ظہور میں آئے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

نوٹ! تفصیل پہلے گذر چکی ہے ملاحظہ ہو۔

اسلامی عقیدہ نمبر۶...آنحضرتﷺ تمام مخلوقات سے افضل ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ جناب رسالت مآب سرور کائناتﷺ کی بابت یہ ہے کہ مخلوق میں کوئی آپﷺ کے برابر نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ آپﷺ سے افضل ہو آپﷺ مصداق ہیں......بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

۱...... ’’قال اللّٰہ تعالیٰ ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین (احزاب:۴۰)‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔﴾

نوٹ! خاتم النبیین عام ہے باعتبار زمانہ بھی تمام نبیوں کے خاتم ہیں اور باعتبار مرتبہ بھی، یعنی حضور ﷺ پر نبوت کے مراتب اور درجات ختم ہیں۔ حضور ﷺ کے اوپر نبوت کا کوئی درجہ نہیں۔ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ تمام نبیوں سے عہد لیا گیا کہ اگر تم حضور ﷺ کا زمانہ پاؤ تو حضور ﷺ پر ایمان لاؤ اور ان کی نصرت واجب جانو۔ ’’لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران:۸۱)‘‘

۲...... ’’عن جابرؓ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر (رواہ الدارمی ج۱ ص۲۷، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، مشکوٰۃ ص۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمام رسولوں کا پیشرو ہوں بلافخر کے۔﴾

۳...... ’’انا حامل لواء الحمد یوم القیامۃ تحتہ اٰدم فمن دونہ ولا فخر...... انا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر (رواہ الدارمی ج۱ ص۲۶، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل، مشکوٰۃ ص۵۱۳، ۵۱۴، باب فضائل سید المرسلین ﷺ)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں لواء الحمد کا اٹھانے والا ہوں۔ قیامت کے دن اس کے نیچے آدم علیہ السلام اور ماسوا ان کے سب ہوں گے۔ میں تمام پہلوں اور پچھلوں سے افضل ہوں بلافخر کے۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر۶... مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کا ہم پلہ بلکہ ان سے افضل ہے

مرزائیوں کے عقیدہ میں مرزا قادیانی، حضور ﷺ کے برابر ہیں۔ حضور ﷺ کے تمام ہی کمالات مع نبوت کے مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی حضور ﷺ سے بڑھ کر شان رکھتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

۱...... ’’مسیح موعود (مرزا قادیانی) کہتا ہے‘‘ کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم (مرزا) کو عطاء کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام، آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم ﷺ کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔‘‘

(الحکم ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء ص ۷، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰)

۲...... ’’میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ مجھے آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔ جب کہ بروزی طور پر میں آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوں۔ جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔‘‘

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

۳...... انبیاء اگرچہ بودہ اندبسے
من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ داداست ہر نبی راجام
داد آں جام رامرابتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

۴...... ’’له خسف القمر المنیروان لی غسا القمران المشرقان اتنکر‘‘ ﴿ (ترجمہ مرزا قادیانی) اس کے لئے (حضور ﷺ کے لئے ذرا ترجمہ کا ادب قابل ملاحظہ ہے) چاند کا خسوف ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا کیا تو انکار کرے گا۔ ﴾

(قصیدہ اعجازیہ ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

۵...... (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) پر جناب رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتے ہیں اور اپنے معجزات کی تعداد (حصہ پنجم براہین احمدیہ ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) پر دس لاکھ بتائی ہے۔ عبارت معجزے کے بیان میں مذکور ہو چکی ہے۔

۶...... ”جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بنسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اسی لئے تلوار اور لڑنے والے گروہ کی محتاج نہیں اور اس لئے خداتعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے۔ دلالت کرے۔“

(خطبہ الہامیہ ص۱۷۱،۲۷۲، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

”ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو، اسی طرف خداتعالیٰ کے اس وقت میں اشارہ ہے۔“سبحن الذی اسری بعبدہ“

(خطبہ الہامیہ ص۲۸۸، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں بعثت ثانی یعنی اپنی بعثت کو بعثت اوّل یعنی حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے افضل شان میں بتایا ہے اور اپنی بعثت کو چودھویں رات کے چاند یعنی بدر اور حضور ﷺ کی بعثت کو ہلال سے نسبت دی ہے اور مرزا قادیانی کی فتح مبین حضور ﷺ کی فتح مبین سے بہت بڑی اور اغلب ہے۔ اگر کوئی یہ عقیدہ نہ رکھے وہ نص قطعی کا منکر ہوگا۔ اصل سے ظل بڑھ گیا۔

۷...... ”مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے۔ معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے۔“ (اشتہار منارۃ المسیح، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۸۹ حاشیہ)

نوٹ! یعنی معاذ اللہ خود حضور قادیان کی مسجد میں بطور معراج تشریف لائے ہیں۔ یعنی مرزا قادیان کی بعثت میں حضور ﷺ کی ترقی ہوئی، ہلال سے بدر ہوئے۔ ورنہ کیا حضور ﷺ شب معراج میں قادیان کی مسجد میں تشریف لائے تھے؟۔ جس کا اس وقت نام ونشان بھی نہ تھا۔

۸...... (اخبار الفضل قادیان ج۳ نمبر۳۸،۳۹ مورخہ ۱۹،۲۱ ستمبر ۱۹۱۵ء ص۶ کالم۲) میں ہے کہ:”جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا۔ (النبیین میں سب انبیاء شریک ہیں کوئی نبی

مستثنےٰ نہیں۔ آنحضرت ﷺ بھی اس النبیین کے لفظ میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (کتاب سے مراد توریت اور قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور منہاج نبوت وحدیث شریف) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے۔ مصدق ہوان سب چیزوں کا۔ جو تمہارے پاس کتاب وحکمت سے ہیں۔ (وہ رسول مسیح موعود ہیں جو قرآن وحدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) لتؤمنن به میں جو نون ثقیله ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ سخت تاکید کے معنوں میں آتا ہے۔ یعنی اے نبیوا! تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر طرح سے مدد فرض صنف۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کو مجملاً حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔'' (منقول از عقائد محمودیہ نمبر ا ص ۱۷،۱۸)

نوٹ! کیا اب بھی کچھ کسر رہ گئی۔ معاذ اللہ مرزا قادیان کو نبی الانبیاء بنادیا۔ تمام انبیاء اور حضور خاتم النبیین ﷺ بھی مرزا قادیانی کی امت میں داخل ہیں۔ پہلے مرزا قادیانی کو حضور ﷺ سے برابری کا دعویٰ تھا۔ کمالات میں بعینہ وہی خاتم الانبیا ﷺ تھے۔ حضور ﷺ کی طرح تمام لوگوں کی طرف رسول اللہ ہو کر مبعوث ہوئے۔ ''قل یا یها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً'' (اشتہار معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰، البشریٰ ج ۲ ص ۵۶)

وحی نبوت سے کوثر بھی عطاء کی گئی۔ ''انا اعطینك الکوثر''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

مقام محمود کا بھی وعدہ کیا گیا۔ ''اراد الله ان یبعثك مقاماً محموداً''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

باعث ایجاد خلق ہوئے۔ ''لولاك لما خلقت الافلاك''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۲)

''خلقت لك لیلا ونهاراً'' یعنی تیرے لئے میں نے رات اور دن کو پیدا کیا۔

(اربعین نمبر ۲ ص ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۵)

معراج بھی ہوئی۔ ''سبحن الذی اسریٰ بعبده لیلا ...... الخ!''

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

''دنیٰ فتدلی فکان قاب قوسین اوادنیٰ''

(حقیقت الوحی ص ۷۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۹)

اور جب افضلیت کا دروازہ کھلا تو وہ وحییں ہوئیں۔ جو پہلے مذکور ہوئیں۔ جن میں

نبوت سے بڑھ کر دعویٰ ہے۔ کیا اس وقت بھی معاذ اللہ حضور ﷺ سے افضل نہ ہوں۔ وہی غلامی یا برابری کا دم بھرتے رہیں؟۔ ہاں مصلحت وقت کا تقاضا دوسری چیز ہے۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۷... غیر نبی ! نبی سے افضل نہیں ہوسکتا

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس امت میں کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل نہیں ہوسکتا۔ غیر نبی کو نبی پر فضیلت کلی حاصل نہیں ہوسکتی۔

چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ؐ کے بعد کسی کو قیامت تک منصب نبوت عطاء نہ کیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر اور برابر عنداللہ کسی کا رتبہ نہیں۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص قیامت تک انبیاء اللہ کے ہم رتبہ بھی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی نے مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ (حقیقت النبوۃ ص ۱۵) میں مرزا قادیانی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ ''حضرت صاحب نے تریاق القلوب میں کہا ہے کہ غیر نبی کو نبی پر فضیلت نہیں ہو سکتی ...... حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ غیر نبی ! نبی سے افضل کیوں کر ہوسکتا ہے۔''

اور (حقیقت النبوۃ ص ۲۲۲) میں لکھتے ہیں کہ: ''جو شخص کسی نبی سے افضل ہوگا وہ ضرور نبی ہوگا اور چونکہ مسیح موعود نے اپنے آپ کو مسیح سے افضل کہا ہے۔ اس لئے آپ واقع میں نبی تھے نہ کہ آپ کا نام اسی طرح نبی رکھ دیا گیا۔ جس طرح آدمی کو شیر کہہ دیتے ہیں۔''

غرض یہ کہ بعض انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کلی کا دعویٰ مرزا قادیانی کے مسلمہ اصول پر بھی منصب نبوت کے دعویٰ کو مستلزم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد یقیناً منصب نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔ لہٰذا فضیلت علیٰ بعض الانبیاء کا دعویٰ بھی کفر ہے۔ ہاں فضیلت جزئی بحث سے خارج ہے۔ جیسا کہ (حجج الکرامہ ص ۳۸۶) میں ابن سیرین کا قول منقول ہے کہ امام مہدی تو بعض وجوہ میں انبیاء سے بھی افضل ہیں اور (ہدیہ مہدویہ ص ۶۵ بحوالہ بدائع) لکھا ہے۔ ''یجوز فضل الجزئی اولی علی النبی '' پھر ص ۶۸ پر مجدد الف ثانیؒ کا قول لکھا ہے۔ ''ایں قسم فضل ولی برنبی جائز داشته اند که جزئی است که مجال معارضه بکلی ندارد''

ا...... ''کنّا نقول ورسول اللہ ﷺ حیی افضل امة النبی ﷺ بعده ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ (رواہ ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۶، باب فی التفضیل، مشکوٰۃ ص ۵۵۵، باب مناقب ابی بکرؓ) '' ﴿رسول اللہ بقید حیات تھے اور ہم صحابہؓ اپنا یہ

عقیدہ ظاہر کیا کرتے تھے کہ حضور ﷺ کے بعد اس امت نبی میں سب سے افضل ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ ہیں۔

۲...... ’’عن علیؓ مرفوعا قال خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکرؓ وعمرؓ (رواہ ابن عساکر: ۱۰، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۷ حدیث نمبر ۳۲۶۸۴)‘‘

۳...... ’’عن الزبیرؓ مرفوعاً خیر امتی بعدی ابوبکرؓ وعمرؓ (رواہ ابن العساکر، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۳ حدیث نمبر ۳۲۶۶۳)‘‘ علیؓ اور زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔

۴...... ’’عن علیؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اتانی جبرئیل علیہ السلام فقلت من یھاجر معی قال ابوبکرؓ وھویلی امرا متک من بعدک وھو افضل امتک من بعدک (رواہ الدیلمی، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۵۱ حدیث ۳۲۵۸۸)‘‘

۵...... ’’عن سلمانؓ قال رسول اللّٰہ ﷺ لما خلق اللّٰہ العرش کتب علیہ بقلم من نور طول القلم ما بین المشرق والمغرب لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ وبہ اخذوبہ اعطی وامتہ افضل الامم وافضلھا ابوبکرؓ (رواہ الرافعی، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۵۰ حدیث نمبر ۳۲۵۸۱)‘‘ جب تمام امت سے افضل ابوبکرؓ وعمرؓ بھی نبی نہ بنایا گیا تو چودھویں صدی میں ایک مغل بچہ کو یہ فضیلت کل کہاں سے حاصل ہوگئی؟۔

۶...... ’’ابوبکرؓ وعمرؓ خیر الاولین وخیر الاخرین وخیر اھل السموات وخیر اھل الارض الاالنبیین والمرسلین (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۰ حدیث نمبر ۳۲۶۴۵)‘‘

۷...... ’’ابوبکرؓ وعمرؓ خیر اھل السموات والارض وخیر من بقی الیٰ یوم القیامۃ (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۷ حدیث نمبر ۳۲۶۸۶)‘‘

۸...... ’’ابوبکرؓ خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۳۲۵۷۸)‘‘

’’وفی روایۃ ابوبکرؓ افضل ھذا الامۃ الا ان یکون نبی (کنوز

الحقائق ج ۱ ص ۱۲ حدیث نمبر ۸۲) ’’یعنی ابوبکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں۔مگروہ جو نبی موجود ہیں جیسے عیسیٰ وادریس والیاس علیہم السلام۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۷......مرزا قادیانی کی فضیلت

مرزا قادیانی اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ وحضرت حسنینؓ وعیسیٰ علیہ السلام ودیگر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل وبرتر بتاتے ہیں اور فضیلت کلی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تابنہد پابمنبرم

(ازالہ ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۱...... ’’یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خداتعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاءؒ اور ابدال واقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

۲...... ’’میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳، اعجاز احمدی مضمون واحد ص ۵۲، ۶۹، ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴، ۱۸۱، ۱۹۳)

۳...... ’’اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے۔وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔مگر بعد میں جو خداتعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

۴...... ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۵...... ’’پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح بن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۹)

۶...... ’’اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ۵ ص۷۶، خزائن ج۲۱ ص۹۹)

۷...... ’’اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ ص۳۳۲، از حقیقت النبوۃ ص۲۹۳)

۸...... ’’پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔‘‘

(الحکم ۲۴؍اپریل ۱۹۰۲ء ص۷، ملفوظات ج۳ ص۲۷۰)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں صاف تصریح کر دی کہ میں تمام نبیوں سے بڑھا ہوا ہوں اور نبی کریم کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوں۔

۹...... مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوۃ ص۴۰) میں لکھتے ہیں کہ: ’’امتی نبی کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے سب انبیاء سے پچھیٹا ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ پہلے بہت سے انبیاء سے یا آنحضرت ﷺ کے سوا باقی سب انبیاء سے افضل ہو۔‘‘

اسلامی عقیدہ نمبر۸......توقیر انبیاء علیہم السلام فرض ہے

مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق تعظیم وتوقیر انبیاء علیہم السلام فرض ہے۔ ان کی تحقیر وتوہین مطلقاً کفر ہے۔

آیات قرآن کریم

۱...... ’’لتؤمنوا باللّٰہ ورسولہ وتعزروہ وتؤقروہ (فتح:۹)‘‘

﴿اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور رسول ﷺ کی عزت اور وقار کرو۔﴾

۲...... ’’لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروله بالقول کجهر بعضکم لبعض (الحجرات:۲)‘‘ ﴿اپنی آواز کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو اور ایسی بلند آوازی سے باتیں مت کرو جیسا کہ آپس میں کرتے ہو۔﴾

۳...... ’’ذالك جزائهم جهنم بما کفروا واتخذوا ایاتی ورسلی هزواً (کهف:۱۰۶)‘‘ ﴿جنہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا استہزاء کیا ان کا بدلہ جہنم ہے۔﴾

۴...... ’’قل آ باللّٰه وآیاته ورسوله کنتم تستهزؤن ۰ لا تعتذروا قد کفر تم بعد ایمانکم (توبه:۶۵)‘‘ ﴿کہہ دے کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ اب عذر مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔﴾

احادیث

’’عن ابی هریرةؓ، لا تفضلوا بین انبیاء اللّٰه (مسلم ج۱ ص۲۶۷، باب من فضائل موسیٰ علیه السلام، مشکوٰة ص۵۰۷، باب بداء الخلق وذکر الانبیاء)‘‘ ﴿انبیاء اللہ میں آپس میں فضیلت مت دو۔ (مبادا توہین کا رنگ پکڑ جائے)﴾

آثار صحابہؓ

۱...... ’’عن مجاهدؓ قال اوتی عمرؓ برجل سب النبی ﷺ فقتله ثم قال عمرؓ من سب اللّٰه تعالیٰ اوسب احداً من الانبیاء فاقتلوه (الصارم المسلول لابن تیمیه ص۱۴۴، کنز العمال ج۱۲ ص۴۲۰ حدیث ۳۵۴۶۵)‘‘ ﴿حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا۔ جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ حضرت عمرؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا جو شخص، اللہ کو یا کسی نبی کو گالی دے اس کو قتل کرو۔﴾

۲...... ’’عن ابن عباسؓ ایما مسلم سب اللّٰه اوسب احدًا من الانبیاء فقد کذب رسول اللّٰه ﷺ وهی ردة یستتاب فان رجع (فبها) والا قتل (الصارم المسلول ص۱۴۴)‘‘ ﴿ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس کسی مسلمان نے اللہ یا کسی نبی کو گالی دی اس نے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی اور یہ ردۃ ہے۔ یعنی وہ مرتد ہو گیا۔ اس سے توبہ لی جائے۔ اگر توبہ کرلے تو فبہا ورنہ قتل کیا جائے۔﴾ اگر زیادہ تفصیل دیکھنا چاہو تو صارم مسلول اور شرح شفاء ملا علی قاری ج۲ ص۱۸۸ تا ۱۹۷ وغیرہ میں ملاحظہ کرو۔

کتب عقائد

۱...... ’’من کذب باحد من الانبیاء اوتنقص احدا منهم او بری منهم فهو مرتد (شفاء ج۲ ص۲۶۲)‘‘ ﴿جس کسی نے کسی نبی کی تکذیب کی یا تنقیص کی یا کسی نبی سے بری ہوا وہ مرتد ہے۔﴾

۲...... ’’یکفرا ذاشك فی صدق النبی اوسبه اونقصه اوصغره...... ویکفر به نسبة الانبیاء الی الفواحش (اشباه والنظائر ص۱۰۲)‘‘ ﴿کافر ہوجاتا ہے جب کسی نبی کے صدق میں شک کرے یا گالی دے یا تنقیص شان کرے یا تصغیر سے نام لے......اور فواحش کو انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے سے کافر ہوجاتا ہے۔﴾

۳...... ’’اوکذب رسولاً اونبیاً اونقصه بای منقص کان صغر اسمه مریداً تحقیره اوجوز نبوة احد بعد وجود نبیناﷺ وعیسیٰ علیه السلام نبی قبل فلایرد (تحفه شرح منهاج ص۲۴۱)‘‘ ﴿کافر ہوجاتا ہے اگر کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے یا کسی قسم کی تنقیص کرے۔ تحقیراً تصغیر سے نام لے یا حضورﷺ کی نبوت کے بعد کسی کے لئے منصب نبوت کو جائز سمجھے اور عیسیٰ علیہ السلام کو حضورﷺ سے پہلے منصب نبوت دیا جاچکا ہے۔اس پر کچھ شبہ وارد نہیں ہوسکتا۔﴾

اور خود مرزا قادیانی (ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۹۰) پر لکھتے ہیں کہ: ’’اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔‘‘

مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی نے ازالۃ الاوہام میں اور مولانا آل حسن صاحب نے استفسار میں عیسائیوں کو بطریق حجت الزامی محرف کتابوں سے (ہزار دل سے انبیاء علیہم السلام کو ان عیوب سے منزہ ظاہر کرتے ہوئے) حوالہ دے کر جواب دئے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح ان غلط واقعات اور نا ملائم قصوں کو حق اور صحیح نہیں بتلاتے مرزائی محض شوخ چشمی سے قطع وبرید کر کے ان کی عبارتیں پیش کیا کرتے ہیں اور اپنے نبی کی دریدہ ذہنی پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۸...... تحقیر مسیح علیہ السلام (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی ہے اور ان کی بابت متعدد

مقامات پر اپنی تصانیف میں تحقیر آمیز جملے استعمال کئے ہیں۔

۱...... ’’پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱ ص۲۸۸)

نوٹ! مرزائیو! کیا نادان اسرائیلی کا لفظ کوئی الزامی جواب ہوسکتا ہے؟۔

۲...... ’’ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

نوٹ! مرزائیو! لفظ ’’میرے نزدیک‘‘ کو دیکھو اور سوچو کہ کیا اب بھی الزامی جواب ہوسکتا ہے؟۔

۳...... ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

۴...... ’’اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

۵...... ’’آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ انجام اتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

۶...... ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

نوٹ! مرزائیو! مرزاقادیانی کے نزدیک تو حق یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور قرآن فرماتا ہے۔’’ واتینا عیسیٰ ابن مریم البینات (بقرہ:۸۷) ‘‘یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بہت سے بیّن معجزے دئے۔‘‘

۷...... ’’ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا

ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۸...... ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

نوٹ! پہلے مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کیا کرتے تھے اور اولوالعزم رسولوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ مگر جب ان پر بارش کی طرح وحی نازل ہونے لگی تو بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر بے نقط سنائیں اور عیب لگائے اور اسم گرامی سن کر طیش میں آجاتے تھے اور اپنے کو افضل وبہتر بتاتے۔ غالباً منشاء یہ تھا کہ مسلمانوں کے دل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقعت جاتی رہے اور ان کے نزول کا شوق وانتظار دلوں سے فرو ہو جائے۔ افضل کو چھوڑ کر ادنیٰ کا خیال بھی نہ آئے۔ چنانچہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

ہر مرزائی کی زبان پر ہے۔ ان عبارات میں جو عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں۔ خود مرزا قادیانی نے یہ عذر بنایا ہے۔ ''اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی

کے وجود سے انکار کیا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے۔ پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۹،خزائن ج۱۱ص۲۹۳) حاصل یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں نہیں دی گئیں۔ بلکہ یسوع کو جو کوئی دوسرا شخص مدعی الوہیت ہے۔اس فریب کو ملاحظہ کیا جائے۔ قرآن مجید میں نصاریٰ ہی کو سمجھایا ہے۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا مانتے اور ثالث ثلثہ قرار دیتے ہیں وہ یسوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور شخص نہیں ہے۔

حالانکہ مرزا قادیانی خود(توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲) میں لکھتے ہیں کہ:

"دوسرے مسیح بن مریم جس کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

اور (کشتی نوح ص۱۶،خزائن ج۱۹ص۱۷) میں لکھتے ہیں کہ:"مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح بن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔"

اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ:"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔" معاذ اللہ!

(حاشیہ کشتی نوح ص۱۶،خزائن ج۱۹ص۱۸)

یہاں یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام کو مرزا قادیانی ایک ہی شخص بتاتے ہیں۔ پھر یسوع کے نام سے مغلظات گالیاں دے کر یہ عذر فرماتے ہیں کہ یسوع کوئی اور ہے۔جس کا قرآن کریم میں کہیں ذکر نہیں اور یہ بھی خوب جانتے ہیں کہ لفظ عیسیٰ یسوع ہی کا معرب ہے اور پادریوں کا یسوع کی طرف غلط باتیں نسبت کرنا اس سے یسوع پر تو کوئی الزام نہیں آتا۔ یہ کہنا چاہئے کہ یہ اموران کی طرف غلط نسبت کئے گئے ہیں۔ نہ کہ ان کو گالیاں دینا اور پھر کسی کتاب کا حوالہ دے کر ان کے مسلمات کی رو سے ان پر الزام نہیں لگایا گیا تاکہ الزامی جواب سمجھا جاوے۔ بلکہ یہودیوں کی طرح یہودیوں سے لے کر گالیاں دی ہیں اور کبھی مرزا قادیانی یہ عذر فرماتے ہیں کہ جب پادریوں نے حضورﷺ کی شان میں سخت گستاخی کی تو ہم نے بھی مجبور ہو کر عیسیٰ علیہ السلام کی خبر لے لی اور ان کے نبی کے واقعات یہودیوں سے لے کر ان کے سامنے پیش کر دیئے۔ یہ عذر پہلے سے بھی رکیک ہے۔ اگر پادریوں نے حضورﷺ کو گالیاں دی تھیں تو کچھ تعجب نہیں۔ وہ حضورﷺ کی نبوت پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔لیکن جو قرآن کریم کو

کلام الٰہی جانتا ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کو جن کی نبوت قطعی یقینی طور پر قرآن کریم سے ثابت ہے اور مسلمانوں پر ان کی نبوت پر ایمان لانا واجب ہے۔ کیسے گالیاں دے سکتا ہے؟۔ جب مرزائیوں نے دیکھا کہ مرزا قادیانی کا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے تو یہ جواب دیا جاتا ہے کہ الزامی طور پر عیسائیوں کے مقابلہ میں فرضی عیسیٰ کو لکھا گیا ہے۔ نہ واقعی طور پر حقیقی عیسیٰ علیہ السلام کو۔ مگر یہ جواب بالکل غلط ہے۔ اوّل تو اس وجہ سے کہ عبارات مذکورہ سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی، عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جن امور کو منسوب فرماتے ہیں ان کو الزاماً نہیں کہتے۔ بلکہ ان کے نزدیک حق بھی یہی ہے۔ دوسرے یہ ہے کہ شدید ترین فحش گالی مرزا قادیانی نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عبارت نمبر ۸ میں دی ہے۔ اسی فحش اور شنیع امر کو مرزا قادیانی، عیسیٰ علیہ السلام کی طرف (دافع البلاء کے مقدمہ ص۳،۴۔ حاشیہ خزائن ج۱۸ ص ۲۱۹، ۲۲۰) میں نسبت کر کے قرآن کریم کی آیت کی تفسیر میں بیان فرما کر ان عذرات واہیہ اور تاویلات رکیکہ کو غلط فرما گئے نہ وہاں پادری مخاطب ہیں نہ یسوع کا نام ہے اور نہ قرآن کریم ان پر حجت ہوسکتا ہے۔ اگرچہ عیسائی ہم پر بطور حجت الزام قرآن کو پیش کر سکتے ہیں اور نہ یہاں پر کوئی تصریح ہے اور نہ قرینہ ہے کہ کسی عیسائی کو الزامی طور پر ہی لوٹ کر جواب دیا ہو۔ بلکہ مرزا قادیانی اس کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو قرآن کریم میں صرف ’’وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین (آل عمران:۴۵) ‘‘فرمایا گیا ہے اور یحییٰ علیہ السلام کو اس کے مقابلہ میں حصور فرمایا گیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو حصور کیوں نہ فرمایا گیا۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام ایک ہی زمانہ کے ہیں۔ انہی دونوں میں مقابلہ فرمایا ہے۔ وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ کا مطلب ظاہر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

۹...... ’’لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ علیہ السلام نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ علیہ السلام کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔‘‘

(دافع البلاء مقدمہ ص۴، حاشیہ خزائن ج۱۸ ص۲۲۰)

نوٹ! اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ تمام شنیعہ اموراور اس کے ماسوا اور اسی قسم کے قصے لفظ حصور کے اطلاق سے عنداللہ مانع ہوئے یہ قصے مرزا قادیانی کے نزدیک تو صحیح ہیں ہی، اللہ تعالیٰ بھی ان قصوں کو صحیح حق جانتا ہے۔ جن کی بناء پر عیسیٰ علیہ السلام کو حصور نہ فرمایا۔ اس میں مرزا قادیانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دی ہی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی جناب اقدس پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ یعنی ایسے لوگ بھی جو رنڈیوں سے ایسا میل رکھیں جو مرزا قادیانی کے نزدیک بھی کوئی پرہیز گار آدمی نہ رکھ سکے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی بھی ہوتے ہیں اور رسول بھی اور اولوالعزم رسول بھی اور مقرب بھی اور وجیھا فی الدنیا والاخرۃ بھی؟۔ اس سے نہ کوئی نبی قابل اعتبار رہتا ہے نہ قرآن نہ خدا۔ اس کے علاوہ اور عبارات بھی توہین عیسیٰ علیہ السلام کی ہیں۔ جہاں عیسائی اور پادری مخاطب نہیں۔ بلکہ علمائے اسلام مخاطب ہیں۔

۱۰...... ’’اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو! تم پر افسوس...... اور اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہ سکیں۔ ماسواء اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے۔ جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں۔ تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا۔ بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشین گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۵،۶،۷، خزائن ج۳ ص۱۰۵،۱۰۶)

۱۱...... ’’ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ عیسیٰ کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

اگر (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵) کی یہ عبارت بھی ملائی جائے کہ: ’’ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘

تو نتیجہ صاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی نہیں ہیں یہ توہین کے علاوہ دوسرا کفر ہے اور خود مرزا قادیانی (چشمہ معرفت ص۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۹۰) پر لکھتے ہیں کہ: ’’اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔‘‘

۱۲...... ’’افغانی یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے۔

لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً مریم صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے اور بعض پہاڑی خواتین کے قبیلوں میں لڑکیوں کا اپنے منسوب لڑکوں کے ساتھ اس قدر اختلاط پایا جاتا ہے کہ نصف سے زیادہ لڑکیاں نکاح سے پہلے ہی حاملہ ہو جاتی ہیں۔“ (ایام الصلح ص ٦٦، حاشیہ خزائن ج ١٤ص ٣٠٠)

”اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا...... مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض“

(دعوۃ الایمان عرف کشتی نوح ص ١٦، خزائن ج ١٩ص ١٨)

پس صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی بھی یہودیوں کی طرح حضرت مریم علیہا السلام کو زانیہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناجائز تعلقات کی پیدائش سمجھتے تھے۔ ھذا بھتان عظیم! کیونکہ اسی (حاشیہ کشتی نوح ص ١٦، خزائن ج ١٩ص ١٨) سے معلوم ہو چکا ہے کہ مسیح علیہ السلام کے چار بھائی حقیقی اور دو بہنیں حقیقی تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ اس سے معلوم ہوا یہ حمل یوسف نجار ہی کا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ٥) جو تردید عیسائیت میں حضرت مولانا رحمت اللہ کرانوی کی تصنیف کردہ ہے میں ابتداء دیباچہ میں ہی لکھ چکے ہیں۔ ”پس بناء چاری در جواب ایں فرقہ ادلہ ہائے الزامی بھماں تقریر نقل کردہ شد ندوروایات کتب مقدسہ شاں ہم بطور مشتے نمونہ خروارے علیحدہ آوردہ شدندوھا شاو کلا کہ اعتقادم ھجوومذمت کدامی نبی از انبیاء علیھم السلام باشدیا اھانت شریعت مقرر فرمودہ شان مدنظر بود بلکہ بھزار زبان تبرا از ھمچو امور مینما یم واعتقاد رسولاں برحق من جملہ عقائد ما است سیوم آنکہ دریں کتاب التزام ساختہ کہ حتی الوسع دلیلھائے الزامی از عھد عتیق وعھد جدید معہ حوالہ باب در ھرجا وحوالہ آیت در بعض جابہ نقل برداشت“

ا...... ”در باب سی وھشتم کتاب پیدائش مرقوم است...... ز ھے پاکیزگی فرزندان یعقوب علیہ السلام کہ فرزند کلاں بہ کنیزک پدر

همبستر شدندو فرزنددوم زوجه پسررا در آغوش کرد گود دئمی وقت زناکه بقصد بود، ندانست که زوجه پسر من است وقبل از اطلاع این معنی که اوحامله از من است حکم سوختن آں فرمودندو بعد اطلاع این معنی اقرار نکوکار بودنش فرمودند یعقوب عزم سزا راچه ذکر ملامت وزجرهم بصاحبزاده والا تباروآں زن نکوکار نکردند واودر اولاد همیں فارض که از شکم تامار نکوشعار بآمد داؤد علیه السلام و سلیمان علیه السلام ومسیح علیه السلام اند چنانچه درباب اوّل متی درنسبنامه جناب مسیح علیه السلام مرقوم است'' (ازالہ اوہام ازص۳۴،۳۵،مصنفہ مولانا رحمت اللہؒ)

۲...... ''وقتے که یهودا فرزند سعاد تمند ایشاں (یعقوب علیه السلام) اززوجه پسر خود زناکردو حامله گشت وفارض راکه از آباؤاجداد داؤد وسلیمان وعیسیٰ علیه السلام بودزائید...... همه حال درباب سی وچهارم وباب سی وپنجم وباب سی وهشتم از کتاب پیدائش مفصل مرقوم است ونقل عبارات ابواب مذکوره درفائده اوّل از مقدمه کتاب گذشت'' (ازالہ اوہام ص۴۰۵،مصنفہ مولانا رحمت اللہؒ)

۳...... ''واذآیت سی وسیوم وسی چهارم باب هفتم لوقاکه نقل آنها کنوں گذشت صاف واضح است که جناب مسیح اقرار می فرمایند......
وهمراه جناب مسیح بسیاررزناں براه میگشتندومال خود می خورانید ندوزناں فاحشه پائیهائے آں جناب رامی بوسیدندوآں جناب مرثا ومریم علیه السلام رادوست می داشتند وخود شراب برائے نوشیدن ودیگر کساں عطامی فرمودند چنانچه درباب دهم یوحنا مفصل مشروح است''
(ازالہ اوہام ص۳۷۰،مصنفہ مولانا رحمت اللہؒ)

غرض مولانا مرحوم سب جگہ اسی طرح حوالہ دے کر الزامی حجت پیش فرماتے جاتے ہیں اورخود ہزارزبان سے تبرا فرماتے ہیں اوران کوان خرافات سے مبرّا اعتقاد کرتے ہیں۔ کیونکہ توریت وانا جیل میں یقینی تحریف واقع ہوئی ہے۔(استفسار برحاشیہ ازالۃ الاوہام ص۱۲۳) میں ہے کہ: ''تیرھواں استفسار......صرف بموجب ارشاد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے ہم ایمان لائے اس پر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل سے بھی

معجزے صادر ہوئے ہیں اور بدون تصدیق آنجناب کے کوئی سبیل ایمان لانے انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کے معجزات پر نہیں ہے۔ اس لئے کہ بائبل کی ایک بھی سند صحیح موافق قاعدہ مصرح استفسار گذشتہ کے کوئی نہیں بتاتا ہے۔ پس وہ تو ایسی ہی ہے۔ جیسے حاتم کی ہفت سیر معہذا بعضی روایتیں معجزات کی اس میں ایسی ہیں کہ ان معجزات کا اعجاز بھی نہیں ثابت ہوتا۔ ازانجملہ پیدائش کے چھٹے باب کے تیسرے درس سے ظاہر ہے کہ خدا نے ......اسی طرح لفظ ازانجملہ اور عیسائیوں کی کتاب کا...... بیان کرتے ہوئے کتاب (استفسار برحاشیہ ازالۃ الاوہام ص۱۳۳) پر لکھتے ہیں کہ: ’’ازانجملہ کلیتہً یہ بات ہے کہ اکثر پیشین گوئیاں انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل اور حواریوں کی ایسی ہیں۔ جیسے خواب اور مجذوبوں کی بڑ اور تصدیق میرے اس دعویٰ کی خود ان کتابوں سے اور بطور مشتے نمونہ جابجا اس کتاب سے ظاہر ہوتی ہے۔ پس اگر انہیں باتوں کا نام پیش گوئی ہے تو ہر ایک آدمی کے خواب اور ہر دیوانے کی بات کو ہم پیش گوئی ٹھہرا سکتے ہیں۔ یہ سب شبہے جو میں نے انبیاء علیہم السلام کی پیش گوئیوں پر کئے تو میں نے اپنے دل سے نہیں کئے بلکہ میں ہزار دل سے بیزار ہوں۔ اس لئے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ایسا کہا ہے یا نہیں اور اگر کہا ہے تو ان کا مطلب نہیں کیا ہوگا۔ بلکہ یہ شبہے صرف پادریوں کی تقریروں پر مبنی کئے ہیں۔ یعنی جس بنیاد پر وہ ناحق شہادت بیان کر کے لوگوں کو گمراہ کیا کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر یہ شبہے انبیاء بنی اسرائیل پر عائد ہوتے ہیں۔‘‘ (ص۱۳۳)

’’چودھواں استفسار...... بالاتفاق ثابت ہے اور سب عقلاء جانتے ہیں کہ بہت سی اقسام سحر کی مشابہ ہیں۔ معجزات سے خصوصاً معجزات موسویہ علیہ السلام اور عیسویہ علیہ السلام سے مثلاً خروج کی ساتویں باب کے بیسویں اور اکیسویں درس میں جو معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لکھا ہے سواسی باب کے بائیسویں درس میں لکھا ہے کہ ساحروں نے ویسے ہی کر دکھایا اور اس میں مغلوب نہیں ہوئے اور اسی کتاب کے آٹھویں باب میں جو معجزہ موسویہ علیہ السلام لکھا ہے۔ سواسی باب کے ساتویں درس میں لکھا ہے کہ ساحروں نے بھی ویسے ہی کر دکھایا اور اس میں وہ مغلوب نہیں ہوئے اور اشعیاہ اور ارمیاہ اور عیسیٰ علیہم السلام کی سی غیب گوئیاں قواعد نجوم اور رمل سے بخوبی نکل سکتی ہیں۔ بلکہ اس سے بہتر یعنی یہ تعیین زمان ومکان اور ذات وصفات معلوم ہوسکتی ہیں۔ چنانچہ بعضے بندے نے خود دیکھیں اور اکثر اسی طرح پر ہیں کہ جس طرح بائبل کی ایک خبر بھی کسی کو تحقیق نہیں ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ احیاء میت کا بعضے بھان متی کرتے پھرتے ہیں...... بلکہ انجیل دوم کے باب نہم کی درس سی وہشتم سے ظاہر ہے کہ ایک آدمی حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کے وقت میں دیو بھوت جھاڑتا تھا اور نہ وہ نبی تھا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کا شاگرد۔ اب بتایئے کہ ما بہ الفرق حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں اور ساحروں اور نجومیوں اور رمالوں کے کاموں میں کون چیز ہے اور ہم جانتے ہیں کہ آپ لوگ کچھ بتا نہ سکیں گے۔ اس لئے کہ آپ معجزے کی حقیقت سے نہیں مطلع ہیں اور نہ اس بات سے مطلع ہیں کہ معجزات سے ثبوت نبوت کا الزام کیوں کر تمام ہوتا ہے۔'' (استفسار ص۳۳۶،۳۳۷)

''چوتھی خبر اشعیاہ کی کتاب کے اکیسویں باب میں ایک کلام واقع ہے۔ اسی میں تین نسخوں سے لکھتا ہوں اور اسی طرح کے لکھنے سے چار باتیں معاً ثابت کرتا ہوں۔ ایک یہ کہ اشعیاہ نبی کی پیش گوئیاں اکثر ایسی ہی ہیں۔ یعنی حضرات مجاذیب کا سا کلام۔'' (استفسار ص۲۱۹)

(استفسار ص۴) میں ہے کہ: ''ہم کہتے ہیں کہ بے شک توریت اور انا جیل میں تحریف واقع ہوئی ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہ بات ثبوت کو نہیں پہنچتی''

پہلے چاروں استفسار محض تثلیث کی گفتگو میں ہیں اور ۵ سے ۱۱ تک بالا صالۃ تحریف کی گفتگو ہے۔ پہلا استفسار ص ۱۸ سے شروع ہوا اس میں ایک برہان عقلی کے رو سے تثلیث کا مسئلہ باطل ٹھہرایا ہے اور پہلے یہ بتایا ہے کہ مبدأ کل کائنات کی یہ شانیں ہوتی ہیں۔ مثلاً محدود نہ ہونا مبدأ کل کائنات ہونا۔ واجب بالذات ہونا وغیرہ وغیرہ۔

لکھنے کے بعد ص۲۰ پر لکھتے ہیں کہ: ''الغرض اگر یہ تقریر ہماری درست ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبدأ کل نہیں ہو سکتے اس لئے کہ اپنے مرتبہ ظہور میں وہ مشخص اور محدود ہیں اور اگر مشخص اور محدود ہونا ان کا نہ تسلیم کیا جائے تو ان کے موجود ہونے کے کچھ معنی نہ ہوں گے اور جب وہ محدود اور متعین ہوئے تو مبدأ کل کائنات نہیں ہو سکتے اور اگر یہ تقریر درست نہیں ہے تو کسی دلیل سے یہ جائز نہیں ہو سکتا کہ ہر ولایت کا یا ہر ایک نوع موجودات کا بلکہ ہر ایک شخص کا خدا علیحدہ ہو اور کیا سبب کہ ہر ایک چیز پر احتمال خدا ہونے کا نہ ہو سکے اور کیا وجہ کہ مریم علیہ السلام کا بیٹا خدا ہو اور کوسلیا کا بیٹا خدا نہ ہو'' (استفسار ص۲۰،۲۱)

غرض مولانا مرحوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کے تقدس اور معجزات اور پیشین گوئیوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ توریت وانا جیل میں تحریف یقینی ہے۔ لہٰذا ان واہی باتوں سے ان کا محرف ہونا ثابت فرماتے ہیں اور خود ہزار دل سے بیزار ہیں کہ واقعی کوئی شبہ ان پر پیش کریں۔

اسلامی عقیدہ نمبر۹......قرآنی آیات کا مصداق آنحضرتؐ ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آیت قرآنیہ مندرجہ ذیل کے مصداق صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

۱...... ’’واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التورات ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۰ فلما جاء ھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین (الصف:۶)‘‘ ﴿جب کہا تھا کہ عیسیٰ بن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں۔ پہلی کتاب تورات کی اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول ﷺ کی جو میرے بعد آئے گا نام نامی اس کا احمد ﷺ ہوگا۔ پس جب وہ احمد ﷺ ان کے پاس معجزات لے کر آ گیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلے جادو ہیں۔﴾

۲...... ’’ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (التوبہ:۳۳)‘‘ ﴿اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنا رسول، ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے۔﴾

احادیث

۱...... ’’عن جبیرؓ بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد ﷺ وانا احمد (مسلم ج۲ ص۲۶۱ باب فی اسمائہ ﷺ، مشکوٰۃ ص۵۱۵ باب اسماء البنی ﷺ)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ﷺ ہوں اور میں احمد ﷺ ہوں۔﴾

۲...... ’’عن عرباضؓ بن ساریۃؓ عن رسول اللّٰہ ﷺ ...... ساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ علیہ السلام ورؤیاء امی (شرح السنۃ ج۷ ص۱۳ حدیث نمبر۳۵۲۰ باب فضائل سید الاولین والآخرین محمد ﷺ، مشکوٰۃ ص۵۱۳ باب فضائل سید المرسلین ﷺ)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں تم کو اپنے اوّل امر کی خبر دیتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔﴾

حکم شرعی: ’’الیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللّٰہ غیر

الحق وکنتم عن ایته تستکبرون (انعام:۹۳)'' ﴿آج (قیامت کے دن) سخت ذلت کا عذاب ان کو دیا جائے گا کہ کیوں تم اللہ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اللہ کی آیات سے اینٹھتے تھے۔﴾

حدیث: ''عن ابن عباسؓ عن البنی ﷺ ومن قال فی القرآن برأیه فلیتبؤا مقعده من النار (ترمذی ج۲ ص۱۲۳ باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیه) '' ﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے قرآن کریم میں اپنی رائے سے کہا اس کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالینا چاہئے۔﴾

اجماع امت: ''کذالك وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب (شفاء ج۲ ص۲٤۷) '' ﴿ایسا ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے جو نص کتب اللہ کو رد کرے۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر۹......قرآنی آیات کا مصداق مرزا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی مذکورہ ان آیات کے مصداق ہیں۔

۱...... ''اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن کریم وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے هوالذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله'' (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ص۱۱۳)

۲...... ''جس طرح خدا نے حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک تو آیت مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد! سے ثابت ہے۔'' (حقیقت النبوۃ ص۱۸۸)

اسلامی عقیدہ نمبر۱۰......کسی نبی کی کوئی پیشین گوئی جھوٹی نہیں ہوسکتی

۱...... ''ان الله لا یخلف المیعاد (رعد:۳۱)'' ﴿اللہ اپنے وعدہ کے ہرگز خلاف نہیں کرتا۔﴾

۲...... ''ویستعجلونك بالعذاب ولن یخلف الله وعده

(الحج:۴۷) ’’﴿آپ سے جلدی عذاب مانگتے ہیں۔ حالانکہ اللہ اپنے وعدہ کے ہرگز کبھی خلاف نہ کرے گا۔﴾

۳...... ’’فلا تحسبن اللّٰہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللّٰہ عزیز ذو الانتقام (ابراھیم:۴۷)‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ جو اپنے رسولوں سے وعدہ کرلیتا ہے۔اس کے ہرگز خلاف نہیں کرتا۔ضرور اللہ غالب انتقام لینے والا ہے۔﴾

۴...... ’’ما یبدل القول لدّی (ق:۲۹)‘‘ ﴿یعنی میرے قول میں تغیر نہیں ہوسکتا۔﴾

۵...... ’’من اصدق من اللّٰہ قیلاً (نساء:۱۲۲)‘‘ ﴿اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہوگا۔﴾

نوٹ! یہ بھی صریح نص قرآن کے انکار کرنے کی وجہ سے اجماعاً کفر ہے۔’’کذالك وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب (شفاء ج۲ ص۲۴۷)‘‘ ﴿یعنی ایسا ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے جو نص کتاب اللہ کی مدافعت کرے۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر۱۰......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں

’’ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۴،خزائن ج۱۹ص۱۲۱)

اسلامی عقیدہ نمبر۱۱......جہاد

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد کا مسئلہ جو قرآن میں موجود ہے ایک پاک مسئلہ ہے جو قیامت تک فرض رہے گا۔علی وجود الشرائط۔

۱...... ’’کتب علیکم القتال (بقرہ:۲۱۶)‘‘ ﴿تم پر دینی لڑائی یعنی جہاد فرض کیا گیا ہے۔﴾

۲...... ’’ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ۰ یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون ویقتلون وعداً علیہ حقاً فی التورۃ والانجیل والقرآن (توبہ:۱۱۱)‘‘ ﴿تحقیق اللہ نے مومنین سے ان کے نفسوں اور مالوں کو خرید لیا ہے۔ اس امر کے ساتھ کہ ان کو جنت ملے وہ اللہ کے رستہ میں جہاد کرتے ہیں۔ پس قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں۔ اس پر یہ وعدہ توراۃ وانجیل اور قرآن کریم میں ثابت ہے۔﴾

۳...... ’’قال رسولﷺ اللّٰہ والذی نفسی بیدہ لوددت ان اقتل فی سبیل اللّٰہ ثم احییٰ ثم اقتل ثم احییٰ ثم اقتل ثم احییٰ ثم اقتل (متفق علیہ بخاری ج۲ ص۱۰۷۳، باب ماجاء فی التمنی ومن تمنی الشھادۃ، مشکوٰۃ ص۳۲۹ کتاب الجھاد)‘‘ ﴿فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے خدا کی میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے رستہ میں قتل کیا جاؤں۔ پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ ہوں پھر قتل کیا جاؤں۔﴾

۴...... ’’قال رسول اللّٰہ ﷺ لن یبرح ھذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین حتیٰ تقوم الساعۃ (رواہ مسلم ج۲ ص۱۴۳، باب قولہ ﷺ لا تزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق، مشکوٰۃ ص۳۳۰)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا۔ ایک جماعت مسلمانوں کی قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔﴾

نوٹ! یہاں مرزا قادیانی نے صاف طور پر شریعت جدیدہ کا دعویٰ کیا ہے۔ جو خود ان کے مسلمہ سے کفر ہے باقرار خود کافر ہیں۔

قبل دعویٰ نبوت تشریعیہ (ازالہ اوہام ص۱۳۷،۱۳۸، خزائن ج۳ ص۱۷۰) میں لکھتے ہیں۔ ’’اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔‘‘ جب جہاد کا حکم منسوخ کر دیا تو خمس اور غنیمت کے احکام بھی منسوخ ہوگئے اور آیت خمس ما غنمتم وغیرہ سب کو منسوخ کر دیا۔

مرزائی عقیدہ نمبر۱۱...... جہاد حرام

مرزا قادیانی اور مرزائی اس عقیدہ کے منکر ہیں اور مسئلہ جہاد کو خراب مسئلہ بتاتے ہیں۔ کیونکہ شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے۔

۱...... ’’جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خداتعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کردیا گیا۔‘‘ (حاشیہ اربعین نمبر۴ص۱۳، خزائن ج۱۷ص۴۴۳)

۲...... ’’کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔‘‘

(خطبہ الہامیہ ص۱۷، خزائن ج۱۶ص ایضاً)

۳...... ’’یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹایا جائے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳۴، خزائن ج۱۹ص۱۴۴)

اسلامی عقیدہ نمبر۱۲...... معجزات مسیح علیہ السلام حق ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت سے معجزے ظاہر کئے جن میں سے احیاء موتیٰ اور خلق طیور باذن اللہ بہت مشہور اور قرآن میں بھی مذکور ہیں اور ان کی صداقت وحقانیت پر مسلمانوں کا ایمان ہے۔

۱...... ’’اذقال اللّٰہ یعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلیٰ والدتک...... واذتخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیراً باذنی...... واذتخرج الموتی باذنی (مائدہ:۱۱۰)‘‘ ﴿جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ علیہ السلام یاد کر میری نعمت کو جو تجھ پر اور تیری والدہ پر ہوئیں......اور جب تو بنائے مٹی سے میرے حکم سے پرندے کی شکل پھر اس میں پھونک مارے۔ پس وہ میرے حکم سے پرندہ ہوجائے گا......اور زندہ کرے تو مردے کو میرے حکم سے۔﴾

۲...... ’’انی قد جئتکم بایة من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً باذن اللّٰه...... واحیی الموتیٰ باذن اللّٰه (آل عمران:۴۹) ‘‘ ﴿اے قوم میں تمہارے خدا کی طرف سے معجزے اور نشان صداقت لایا ہوں کہ تحقیق میں بناؤں گا۔ مٹی سے مثل ہیئت پرندے کے پھر پھونک ماروں گا۔ پس وہ اللہ کے حکم سے پرندہ ہو جائے گا اور اللہ کے حکم سے مردے زندہ کروں گا۔﴾

۳...... ’’واتینا عیسیٰ ابن مریم البینٰت وایّدناه بروح القدس (بقرہ:۸۷) ‘‘ ﴿ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بیّن معجزے دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔﴾

۴...... ’’(تفسیر ابوالسعود ج۲ ص۳۹ زیر آیت وأحی الموتی باذن اللّٰه) میں ہے کہ: ’’بعض مردے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے زندہ ہوئے تھے۔ بعد زندہ ہونے کے ان سے اولادیں ہوئیں۔ کفار نے کہا کہ نئے مردوں کو زندہ کیا ہے۔ شاید سکتہ میں ہوں گے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سام بن نوح علیہ السلام کو زندہ کیا اور باتیں کیں۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے ۴ ہی اشخاص زندہ ہوئے تھے اور حزقیل کے معجزے سے آٹھ ہزار۔‘‘ (کشاف ج۱ ص۳۰۷)

نوٹ! معجزات خارق عادت ہوتے ہیں۔ جو خداتعالیٰ اپنے نبی کی صداقت پر حجت قائم کرتا ہے۔ یہ عادت مستمرہ وقانون قدرت کلیہ سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ چنانچہ خود مرزاقادیانی (حقیقت الوحی ص۴۹،۵۰، خزائن ج۲۲ ص۵۲) میں لکھتے ہیں کہ: ’’اس قدر زور سے صدق اور وفا کی راہوں پر چلتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہو جاتی ہے۔ گویا ان کا خدا ایک الگ خدا ہے۔ جس سے دنیا بے خبر ہے اور ان سے خداتعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں۔ جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام‘‘

مثلاً یہ قانون کلی ہے۔ ’’انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج (الدھر:۲)‘‘ یعنی ہم انسان کو نطفہ مختلط سے پیدا کرتے ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام وحوا کو بغیر ماں باپ کے کیا۔ کوئی مسلمان اس قانون قدرت عامہ کو دیکھ کر قرآن کریم کی ان باتوں کا بھی انکار کردے گا۔

حکم شرعی

۱...... ’’وما یجحد بایاتنا الا کل ختّار کفور (لقمان:۳۲)‘‘ ﴿ہماری آیات معجزات کا کوئی انکار نہیں کرے گا۔ مگر بدعہد ناشکرا۔﴾

۲...... ’’والذین کذّبوا بایتنا واستکبروا عنها اولئك اصحب النّار هم فیها خالدون (اعراف:۳۶)‘‘ ﴿وہ لوگ جو اللہ کے معجزات کو جھٹلاتے ہیں اور ان سے اعراض کرتے ہیں وہ دوزخی ہیں۔ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔﴾

۳...... ’’فمن اظلم ممن کذّب بایات اللّٰه وصدف عنها سنجزے الذین یصدفون عن ایاتنا سوء العذاب بما کانوا یصدفون (انعام:۱۵۷)‘‘ ﴿اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ کے معجزوں کو جھٹلائے اور ان سے اعراض کرے۔ جو ہمارے معجزات اور آیات سے اعراض کرتے ہیں۔ ہم ان کے اعراض کرنے کی وجہ سے ان کو سخت عذاب کا بدلہ دیں گے۔﴾

حدیث: ’’عن ابن عباسؓ عن البنی ﷺ ومن قال فی القرآن برأیه فلیتبؤا مقعده من النار (ترمذی ج۲ ص۱۲۳، باب ماء جا فی الذی یفسر القرآن برأیه)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اس کو اپنی جگہ دوزخ میں بنانا چاہئے۔﴾

کتب عقائد: ’’کذالك وقع الاجماع علیٰ تکفیر کل من دافع نص الکتاب (شفاء ج۲ ص۲۴۷)‘‘ ﴿ایسا ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے جو نص کتاب اللہ کی مدافعت کرے۔﴾

مرزا قادیانی کے اقوال

۱...... ’’یہ مسلم ہے کہ النصوص تحمل علی ظواهرها‘‘

(ازالہ ص۵۴۱، خزائن ج۳ ص۳۹۰)

۲...... ’’جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن کریم کے معنی اس کے مروجہ اور مصطلحہ الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔‘‘

(ازالہ ص۴۶۷، خزائن ج۳ ص۳۵۰)

مرزائی عقیدہ نمبر۱۲...... معجزات مسیح علیہ السلام کا انکار واستہزاء

مرزا قادیانی اور ان کی ذریت ان معجزات کے منکر ہیں اور ان کو لہو ولعب ومکروہ وقابل نفرت بتاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ایسے کھیل کھلونے کلکتہ اور بمبئی میں بہت بنتے اور بکتے ہیں۔ یہ قرآن کریم کی نص صریح کا انکار ہے۔

۱...... ’’غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح صرف مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا۔جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا تھا۔‘‘(حاشیہ ازالہ اوہام ص۳۲۲،خزائن ج۳ص ۲۶۳)

۲...... ’’یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا۔جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔بہرحال معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔جیسے سامری کا گوسالہ‘‘ (حاشیہ ازالہ ص۳۲۲،خزائن ج۳ص ۲۶۳)

نوٹ! مرزا قادیانی روح القدس کی تاثیر تالاب میں تو تسلیم فرماتے ہیں اور اس سے کوئی شرک لازم نہیں آتا اور اپنے لئے (براہین حصہ۵ص۹۵،خزائن ج۲۱ص ۱۲۴) میں مرتبہ کن فیکون کا یعنی ’’انما امرك اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون ‘‘یعنی اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے اور کن کہے فوراً ہو جائے گی۔ثابت کریں تو بھی شرک نہ ہو۔مگر عیسیٰ علیہ السلام سے وہی فعل بطریق معجزہ جو فی الحقیقت فعل اللہ ہوتا ہے نہ فعل نبی،اور نیز قرآن کریم میں باذن اللہ بھی موجود ہے۔صادر ہو تو شرک ہے۔دوسرے قرآن مجید کی بھی توہین کی کہ ایسے کھیل کھلونوں کو آیات بینات بتاتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان مرزا قادیانی کے نزدیک معاذ اللہ ایک مداری تماشا کرنے والے کے برابر ہوئی اور جیسے سامری کا گوسالہ بتا کر صاف اس معجزے سے انکار کر دیا۔چنانچہ لکھتے ہیں۔

۳...... ’’مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا۔کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔‘‘

(حاشیہ ازالہ ص۳۰۹،خزائن ج۳ص ۲۵۸)

نوٹ! افسوس یہ معجزات تو خدا کے حکم سے دکھلاتے تھے۔نہ اپنی رائے سے اور خود مرزا قادیانی نے بھی (ازالہ حاشیہ ص۳۰۸،خزائن ج۳ص ۲۵۷) میں لکھ دیا ہے کہ ’’عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فعل باذن الٰہی اختیار کیا تھا۔‘‘تو خود خدا ہی اس فعل مکروہ کا مرتکب ہوا؟۔معاذ اللہ!

۴...... ’’کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو۔جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو۔جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو۔

کیونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف (معاذ اللہ) کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں......اور ایسا معجزہ دکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں۔ کیونکہ حال کے زمانہ میں دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صنّاع ایسی ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔ بمبئ اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں اور یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں بکثرت ہیں۔''

(ازالہ ص ۳۰۳، ۳۰۴، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

۵...... ''یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائی کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے ہے۔''

(حاشیہ ازالہ ص ۳۱۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۶...... ''ان آیات کے روحانی طور پر یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ مٹی کی چڑیوں سے مراد وہ امی اور نادان لوگ ہیں جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا رفیق بنایا ہے۔ گویا اپنی صحبت میں لے کر پرندوں کی صورت کا خاکہ کھینچا۔ پھر ہدایت کی روح ان میں پھونک دی جس سے وہ پرواز کرنے لگے۔'' (حاشیہ ازالہ ص ۳۰۴، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

نوٹ! یہ قرآن کریم کی تحریف ہے۔ جب مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہدایت کے کام میں ناکام بتاتے ہیں تو ایسے معنی لینے کی ضرورت کیا پڑی صرف یہ کہ مرزا قادیانی باوجود دعویٰ مسیحیت ان میں سے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

۷...... ''مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے۔ جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا۔ جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔ لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔''

(حاشیہ ازالہ ص ۳۲۱، خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

۸...... ''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں۔''

(ازالہ ص ۳۰۵، خزائن ج ۳ ص ۲۵۵)

۹...... ’’اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ مسیح بن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہوگیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہوسکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔‘‘ (حاشیہ ازالہ ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۷)

نوٹ! اس کلام میں قرآن کریم کے بالکل خلاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مصلوب ہونا بھی کہہ دیا۔ جو ماصلبوہ کے صریح خلاف ہے اور یقینی کفر ہے۔

۱۰...... ’’یہی حال حضرت عیسیٰ کے پرندے بنانے کا ہے...... اس سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اپنے ظاہری معنوں پر محمول نہیں بلکہ اس سے کوئی خفیف امر مراد ہے۔ جو بہت وقعت اپنے اندر نہیں رکھتا۔‘‘

(حاشیہ حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۵)

۱۱...... ’’میں فی الفور دعا میں مشغول ہوگیا اور بعد دعا کے عجیب نظارہ قدرت دیکھا کہ وہ تین گھنٹے میں خارق عادت کے طور پر اسحاق کا تپ اتر گیا اور گلٹیوں کا نام ونشان نہ رہا...... یہی ہے احیاء موتیٰ۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ کے احیاء موتی میں اس سے ایک ذرہ کچھ زیادہ نہ تھا اب لوگ جو چاہیں ان کے معجزات پر حاشیہ چڑھائیں۔ مگر حقیقت یہی تھی کہ جو شخص حقیقی طور پر مر جاتا ہے اور اس دنیا سے گذر جاتا ہے اور ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے وہ ہرگز واپس نہیں آتا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۲۹، خزائن ج۳ ص۳۴۲)

اسلامی عقیدہ نمبر۱۳...... احیاء موتیٰ

قرآن کریم میں مذکور ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنی قدرت کاملہ سے دنیا میں مرے ہوئے کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں کئی ہزار کا تذکرہ ہے۔

۱...... ’’اوکالذی مرّ علی قریة وهی خاوية علی عروشها قال انی یحییٰ هذه الله بعد موتها فاماته الله مائة عام ثم بعثه قال کم لبثت ۰ قال لبثت یوما اوبعض یوم ۰ قال بل لبثت مائة عام فانظر الیٰ طعامك وشرابك لم یتسنه ۰ وانظر الیٰ حمارك ولنجعلك اية للناس وانظر الی العظام کیف

ننشزها ثم نکسوها لحما ۰ فلما تبین له قال اعلم ان اللّٰه علی کل شئی قدیر (بقرہ:۲۵۹)'' ﴿یا جیسے وہ شخص (عزیر علیہ السلام) کہ ایک شہر (بیت المقدس جب بخت نصر نے تباہ و برباد کر دیا تھا) پر گذرا جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا۔ وہ بولا اللہ مر جانے کے بعد کیسے زندہ کرے گا۔ پس خدا نے اس کو موت دی سو برس تک مردہ رہا۔ پھر اسے زندہ کر کے اٹھایا اور پوچھا تو کتنی دیر ٹھہرا بولا ایک دن یا کچھ کم خدا نے فرمایا نہیں تو سو برس تک مرا رہا ہے۔ پس دیکھ اپنے کھانے اور پینے کی چیز کو کہ وہ سڑی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ تجھ کو لوگوں کے لئے نشان بنائیں دیکھ ہم ہڈیوں کو کیسے ابھارتے ہیں اور پھر کس طرح ان ہڈیوں کے اوپر گوشت کو پہناتے ہیں۔ پس جب اس شخص پر یہ کچھ ظاہر ہوا تو کہا کہ میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔﴾

(تفسیر بیضاوی انوار التنزیل واسرار التاویل ج۱ ص۱۱۹) میں ہے کہ:''انه اتیٰ قومه علی حماره وقال انا عزیر فکذبوه فقرا التورات من الحفظ ولم یحفظها احد قبله فعرفوه بذالك وقالوا هوا بن اللّٰه...... لما رجع الیٰ منزله کان شاباً واولاده شیوخاً ''یعنی حضرت عزیر علیہ السلام سو برس کے بعد زندہ ہو کر اپنے گدھے پر سوار ہو کر قوم میں آئے اور کہا میں عزیر ہوں لوگوں نے باور نہ کیا۔ حضرت عزیر نے تورات کو اپنے حفظ سے سنایا اور ان سے پہلے تورات کا کوئی حافظ نہ ہوا تھا۔ پس اس سے لوگوں نے ان کو پہچانا اسی واقعہ کی وجہ سے یہود حضرت عزیر کو ابن اللہ کہنے لگے...... جب حضرت عزیر اپنے گھر کو لوٹ کر آئے تو وہ خود تو جوان تھے اور ان کی اولاد بوڑھی اور (مستدرک ج۲ ص۶۷۸ حدیث نمبر ۳۱۷۱ کتاب التفسیر باب قصۃ عزیر علیہ السلام) حدیث علیؓ میں ہے کہ سب سے پہلے ان کی آنکھیں پیدا کی گئیں وہ اپنی ہڈیوں کو گوشت پہناتے اور پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

۲...... ''الم ترالی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف حذر الموت ۰ فقال لهم اللّٰه موتوا ثم احیاهم (بقرہ:۲۴۳)'' ﴿دیکھ تو ان لوگوں کو جو موت سے ڈر کر (جب ان میں وبا پڑی تھی) اپنے شہروں سے بھاگ نکلے تھے اور وہ کئی ہزار تھے۔ اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر ان کو زندہ کیا۔﴾

(جلالین ص۳۷) میں اس آیت کے تحت میں ہے کہ:''ثم احیاهم بعد ثمانیة ایام اواکثر بدعاء حزقیل...... فعا شوادهراً'' ﴿پھر ان کو آٹھ دن یا کچھ زیادہ کے بعد حزقیل کی دعا سے زندہ کیا اور پھر مدت تک زندہ رہے﴾

اورخود مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷) میں لکھتے ہیں کہ: ’’الیسع کی لاش سے ایک مردہ زندہ ہوگیا۔ اب سوائے عناد کے انکار کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ غرض اس میں بھی صریح نص قرآن کا انکار ہے جو اجماعاً کفر ہے۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۳......انکار احیاء موتیٰ

مرزا قادیانی اور مرزائی اس نص کے منکر ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ نہیں کیا جاسکتا۔

۱...... ’’جو شخص حقیقی طور پر مر جاتا ہے اور اس دنیا سے گذر جاتا ہے اور ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔ وہ ہرگز واپس نہیں آسکتا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۳۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۲)

۲...... ’’کوئی اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ کبھی حقیقی اور واقعی طور پر کوئی مردہ زندہ ہوگیا اور دنیا میں واپس آیا‘‘ (ازالہ اوہام ص ۶۴۰، خزائن ج ۳ ص ۴۴۵)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۴......معراج جسمانی حق ہے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب سرور کائنات ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی ہے۔

۱...... ’’سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حولہ (الاسراء:۱)‘‘ ﴿پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو یعنی رسول اللہ ﷺ کو ایک رات میں مسجد الحرام مکہ سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔﴾

۲...... ’’عن ابن عباسؓ ھی رویاً عین اریھا رسول اللہ ﷺ لیلۃ اسریٰ بہ (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۵۰ باب المعراج)‘‘ ﴿ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ معراج میں جو کچھ واقعات حضور ﷺ نے دیکھے وہ اسی آنکھ سے دیکھے ہیں۔﴾

۳...... ’’حدیث میں ہے کہ حضرت ام ہانیؓ شب معراج میں آنحضرت ﷺ کی عدم موجودگی کی وجہ سے سخت پریشان ہوئیں اور نیند جاتی رہی۔ (دیکھو تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۳۸)

۴...... ’’حضرت عباسؓ تلاش کرتے ذی طویٰ تک پہنچے اور یا محمد ﷺ یا محمد ﷺ کہہ کر آوازیں دیتے تھے۔‘‘ (دیکھو تفسیر روح المعانی ج ۱۵ ص ۶)

۵...... ’’عن ابی بکرؓ من روایة شداد بن اوسؓ عنه انه قال للنبی ﷺ للیلة اسریٰ به طلبتك یا رسول اللّٰه البار حة فی مکانك فلم اجدك فاجابه ان جبریل علیه السلام حملنی الیٰ المسجد الاقصیٰ (شفاء ج۱ ص۱۱۵)‘‘ ﴿یعنی ابوبکرؓ نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے آپ کو کل رات (معراج کی رات) آپؐ کے مکان پر تلاش کیا آپ کو موجود نہ پایا حضور ﷺ نے جواب دیا کہ مجھ کو جبرئیل علیہ السلام مسجد اقصیٰ کی طرف اٹھا کر لے گیا تھا۔﴾

۶...... ’’(اخرج الحاکم وصححه ج۴ ص۵ حدیث نمبر۴۴۶۳ وابن مردویه والبیهقی فی الدلائل ج۲ ص۳۶۱، باب الاسراء برسول اللّٰه من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی) عن عائشةؓ قالت لما اسریٰ بالنبی ﷺ الی المسجد الاقصیٰ اصبح یتحدث الناس بذلك فارتد ناس ممن کانوا اٰمنوا به وصدقوه وسعوا بذلك الیٰ ابی بکرؓ فقالو اهل لك الی صاحبك یزعم انه اسریٰ به لیلة الیٰ بیت المقدس قال اوقال ذالك؟ قالو انعم قال لان کان قال ذلك لقد صدق قالوا اوتصدقه انه ذهب لیلة الی بیت المقدس وجاء قبل ان یصبح قال نعم انی اصدقه فیما هوا بعد من ذلك اصدقه بخبر السماء فی غدٰوة اوروحة فلذلك سمي ابابکرؓ صدیق (تفسیر ابن کثیر ج۵ ص۳۸)‘‘ ﴿اس حدیث کی حاکم نے تخریج کی اور تصحیح کی ہے اور ابن مردویہ نے اور بیہقی نے بھی دلائل میں تخریج کی ہے کہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ عائشہؓ نے کہا کہ جب حضور ﷺ کو مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی گئی تو صبح کو حضور ﷺ نے لوگوں سے بیان فرمایا۔ اس واقعہ کو سن کر بہت سے لوگ مرتد ہوگئے اور دوڑتے ہوئے ابوبکرؓ کے پاس آئے (اور ابوبکرؓ ابھی تک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے تھے) اور کہا کہ کیا تم اب بھی محمد ﷺ کی تصدیق کروگے وہ کہتے ہیں کہ آج رات مجھ کو بیت المقدس تک سیر کرائی گئی؟۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ کیا حضور ﷺ نے ایسا فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا بے شک! ابوبکرؓ نے کہا۔ اگر حضور ﷺ نے فرمایا ہے تو سچ فرمایا ہے؟۔ لوگوں نے کہا تو کیا تم تصدیق کرتے ہو کہ رات بھر میں بیت المقدس گئے اور پھر صبح سے قبل لوٹ آئے ابوبکرؓ نے کہا بے شک! میں اس سے زیادہ ابعد کی تصدیق کررہا ہوں اور صبح وشام کی آسمانی خبروں کی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اسی وجہ سے حضور ﷺ نے ابوبکرؓ کا نام صدیقؓ رکھا۔﴾

۷...... تمام قرآن کریم اور لغت عرب میں عبد کا اطلاق مجموعہ روح اور جسد پر ہوا ہے۔’’فان العبد عبارة عن مجموع الروح والجسد (ابن کثیر ج ۵ ص ۴۱)‘‘

’’فان اللّٰہ انما اخبر فی کتابه انه اسریٰ بعبده ولم یخبرنا انه اسریٰ بروح عبده ولیس جائز لاحد ان یتعدی ما قال اللّٰہ تعالیٰ الیٰ غیره...... ولا دلالة تدل علی ان المراد اسریٰ بروح عبده (ابن جریر ج۱۵ ص۱۷)‘‘یعنی عبد مجموعہ روح اور جسد کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسریٰ بعبده فرمایا ہے۔بروح عبده نہیں فرمایا اور کسی کے لئے جائز نہیں کہ اللہ کے قول کے خلاف اور معنی لے اور روح عبد مراد لینے پر کوئی دلالت نہیں ہے۔

۸...... کفار مکہ کا تعجباً پوچھنا کہ چھ مہینے کا رستہ ایک رات میں کیسے طے کر لیا اور پھر صبح لوٹ بھی آئے اور پھر قریش کا بیت المقدس کی علامات پوچھنا اور حضورﷺ کا تمام علامتوں کو بتانا (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۵۳۰) اور بہت سے ضعیف الایمان لوگوں کا مرتد ہوجانا اور قریش کے دو قافلوں کا صحیح صحیح نشان اور پتہ بتانا یہ سب واقعات بتلا رہے ہیں کہ یہ اسریٰ جسد اطہر کے ساتھ ہوا تھا۔اگر محض خواب یا کشف ہوتا تو یہ واقعات ہرگز پیش نہ آتے۔ہاں یہ ضرور ہے کہ اس اسریٰ جسمی کے علاوہ ۳۳ اور معراجیں روحی بھی ہوئی ہیں۔جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی نے (فتوحات کے باب ۳۶۷ ج۳ ص۳۴۲،۳۴۳) میں لکھا ہے۔یعنی معراج کے بیان میں ہے۔

’’ولوکان الاسرآء بروحه وتکون رؤیا رأھاکما یراه النائم فی نومه ما انکره احد ولا نازعه وانما انکر واعلیه کونه اعلمهم ان الاسرآء کان بجسمه فی ھذه المواطن کلها وله صلی اللّٰہ اربعة وثلاثون مرة الذی اسریٰ به منها اسرآء واحد بجسمه والباقی بروحه رؤیا رأها...... وبهذا زاد علي الجماعة رسول اللّٰہ ﷺ باسرآء الجسم‘‘یعنی اگر اسراء روحی ہوتا اور کشف ہوتا تو کوئی شخص انکار نہ کرتا۔کفار نے انکار تو اس وجہ سے کیا کہ ان کو حضورﷺ نے اسراء جسمی کی خبر دی تھی......حضورﷺ کو ۳۴ مرتبہ اسریٰ ہوا ہے۔ایک اسریٰ بجسمہ اور باقی اسریٰ روحی اور کشفی ہوئی ہیں......حضورﷺ کو اسریٰ جسمی کے ساتھ انبیاء علیہم السلام کی جماعت پر فضیلت ہے۔یعنی اس اسریٰ جسمی میں حضورﷺ مخصوص ہیں۔

اور (یواقیت ج۲ص۳۵) میں بھی شیخ سے اسی طرح منقول ہے۔ مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۳۷۵، خزائن ج۳ص۲۹۳) میں لکھتے ہیں کہ ’’سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننی پڑتی ہیں۔‘‘ جب یہ بات ہے تو سنئیے کہ اس اسراء جسمی پر اکیس صحابہ جلیل القدر کی فہرست (شفاء ج۱ص۱۱۳تا۱۱۸) میں موجود ہے اور حضرت شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب (خصائص الکبریٰ ج۱ص۳۷۷ باب خصوصیت بالاسراء) میں ۴۵ صحابہؓ سے یہ حدیث روایت فرمائی ہے۔ پھر انکار کی کون سی وجہ ہے؟۔

حکم شرعی

’’فی کتاب الخلاصة من انکر المعراج ینظران انکر الاسرآء من مکة الیٰ بیت المقدس فهو کافر ولو انکر المعراج من بیت المقدس لا یکفر وذلك لان الاسراء من الحرم الیٰ الحرم ثابت بالایة وهی قطعیة الدلالة والمعراج من بیت المقدس الیٰ السماء ثبت بالسنة وهی ظنیة الروایة والدرایة (شرح فقه اکبر ملا علی قاری ص۱۳۵)‘‘ ﴿کتاب الخلاصہ میں ہے کہ جس نے معراج کا انکار کیا دیکھا جائے۔ اگر مکہ سے بیت المقدس تک کے اسراء کا انکار کیا۔ تو وہ کافر ہے اور اگر بیت المقدس سے آگے کا انکار کیا تو کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ مکہ سے بیت المقدس تک کا اسراء تو آیت قطعی قرآنیہ سے ثابت ہے اور معراج بیت المقدس سے آسمان تک یہ سنت سے ثابت ہے۔ جو ظنی ہے۔﴾

’’واجمعنا علی ان من انکر المعراج الیٰ بیت المقدس یصیر کافرا ثم همنا ثلثة اشیاء الاسراء والمعراج ولا عراج فاما الاسراء من مکة الیٰ بیت المقدس فهذاهما لا ینکره المعتزلة ومن انکر یصیر کافر الان هذا ثبت بالنص (تمهید ابو شکور سلمی قلمی ص۱۲۷)‘‘ ﴿اس پر اجماع امت ہو چکا ہے کہ جس نے انکار کیا معراج کا بیت المقدس تک کافر ہو جائے گا۔ پھر اس جگہ تین باتیں ہیں۔ اسراء، معراج، اعراج۔ لیکن اسراء مکہ سے بیت المقدس تک اس کا معتزلہ بھی انکار نہیں کرتے اور جو شخص اس کا انکار کرے گا، کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ نص سے ثابت ہے۔﴾

باقی رہا حضرت عائشہؓ کا قول ’’ما فقدت (اوما فقد) جسد رسول اللهﷺ (شفاء ج۱ ص۱۱۳)‘‘ یعنی میں نے جسم رسول اللہﷺ کو گم نہ کیا تھا۔ یا جسم رسول اللہﷺ گم نہ

کیا گیا تھا۔’’جو مرزا قادیانی نے بیان کیا۔ وہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ یہ معراج شروع زمانہ بعثت میں مکہ میں ہوئی ہے اور عائشہؓ اس وقت حضورﷺ کے نکاح میں بھی نہ آئیں تھیں۔ بلکہ پیدا ہی نہ ہوئی تھیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نے (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۵) میں لکھا ہے۔’’والصحیح ان المعراج کان بمکۃ فی اوائل البعثۃ حین لم تولد عائشۃؓ‘‘

اور زرقانی نے (شرح مواہب الدنیہ ج۶ ص۴) میں لکھا ہے کہ یہ قول عائشہؓ ما فقدت موضوع ہے۔ صحیح احادیث کے رد کرنے کے لئے کسی نے اس کو وضع کیا ہے۔’’ھذا حدیث لایصح وانما وضع رداً للحدیث الصحیح...... ھذا حدیث موضوع علیھا‘‘ دوسرے حضرت عائشہؓ کی صحیح حدیث میں اوپر نقل کر چکا۔ جس میں خاص اسراء جسمی متعین ہے اور اگر قول عائشہؓ کو بالفرض صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو یہ قول یقیناً اس اسراء کے متعلق نہیں۔ بلکہ کسی معراج روحی کے متعلق ہے۔ جو عائشہؓ کی موجودگی میں مدینہ میں ہوئی ہوگی۔ کیونکہ آپ کو ۳۳ معراجیں روحی بھی ہوئی ہیں اور ما فقد جسد رسول اللہﷺ کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ آپ کا جسم روح سے الگ نہ کیا گیا تھا۔ یعنی جسم سمیت معراج ہوئی اور حضرت معاویہؓ بھی اس زمانہ میں ایمان نہیں لائے تھے۔ بہت بعد میں لائے تھے۔

مرزائی عقیدہ نمبر۱۴......انکار معراج جسمانی

مرزا قادیانی اور مرزائی معراج جسمانی کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ ایک قسم کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود مرزا قادیانی کو خوب تجربہ ہے اور سبحن الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً‘‘ (تذکرہ ص ۷۵، ۲۷۹) مرزا قادیانی پر بھی وحی ہوئی ہے۔

۱...... ’’یہ معراج جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کا کشف تھا......اور اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحب تجربہ ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶ حاشیہ)

۲...... ’’باوجود یہ کہ آنحضرتﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہؓ کا یہی اعتقاد تھا......لیکن پھر بھی حضرت عائشہؓ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ رویاء صالحہ تھی۔‘‘

(ازالہ ص ۲۸۹، ۲۹۴، خزائن ج۳ ص ۲۴۷، ۲۵۰)

۳...... ’’خلاف اجماع صحابہؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے معراج کے دونوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس میں گئے نہ آسمان پر۔ بلکہ وہ ایک رویاء صالحہ تھی۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۲۹۴، خزائن ج۳ ص۲۵۰)

۴...... ’’سبحن الذی اسریٰ بعبدہ لیلا‘‘ مرزا قادیانی پر وحی ہوئی۔

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص۸۱، خزائن ج۲۲ ص۷۰۷)

’’یعنی مرزا قادیانی کو بھی معراج ہوئی ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۷۸، خزائن ج۲۲ ص۸۱)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۵...... قیام قیامت

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن مردے قبروں سے نکل کر حساب کتاب کے لئے میدان محشر میں جمع ہوں گے۔ صور پھونکا جائے گا۔ زمین وآسمان بدلے جائیں گے۔ تمام خلق اللہ زلزلۃ الساعۃ سے پریشان ہوں گے۔ اعمال کا وزن ہوگا۔ پل صراط قائم ہوگا۔ اس پر سے ہر شخص عبور کرے گا۔ ’’ان منکم الا واردھا (مریم:۷۱)‘‘ ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے۔ تمام انبیاء علیہم السلام شفاعت سے انکار کریں گے۔ سرور عالم ﷺ اس منصب کو قبول فرمائیں گے اور بعض جہنمی شفاعت سے اور بعض بلا شفاعت خارج کر کے جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ وغیرھا من التفاصیل!

مرنے کے بعد صرف روح کے لئے جنت یا دوزخ کی کھڑکی تا قیامت کھولی جاتی ہے۔ علی قدر مراتب اور روح کا جسم کے ساتھ تعلق رہتا ہے۔ کامل طور پر تعلق نہیں ہوتا۔

’’یا یتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (فجر:۲۷ تا ۳۰)‘‘ ﴿اے روح اطمینان والی اپنے رب کی طرف آ۔ میرے بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔﴾

قیامت کے دن مردے قبروں سے نکلیں گے اور دوبارہ زندہ ہوں گے۔

۱...... ’’ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الیٰ ربھم ینسلون (یٰسین:۵۱)‘‘ ﴿صور پھونکا جائے گا۔ اس وقت سب کے سب اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف چلیں گے۔﴾

۲...... ’’قال من یحی العظام وھیں رمیم ۰ قل یحیھا الذی انشاء ھا اوّل مرۃ وھو بکل خلق علیم (یٰسین:۷۸)‘‘ ﴿کہا کہ کون بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا۔ کہہ دے کہ جس نے پہلی مرتبہ زندہ کر دکھایا وہی دوبارہ زندہ کرے گا اور وہ ہر خلق کو خوب جانتا ہے۔﴾

۳...... ’’منھا خلقنکم وفیھا نعید کم ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ (طہٰ:۵۵)‘‘ ﴿تم کو ہم نے مٹی سے پیدا کیا اور اسی میں لوٹائیں گے اور پھر اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔﴾ حساب کے بعد پھر جسم کے ساتھ کامل طور پر جنت میں داخل ہوں گے اور ہمیشہ رہیں گے۔ اب اس کے بعد جنت سے نہیں نکالے جائیں گے۔

۱...... ’’ونفح فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض (زمر:۶۸)‘‘ ’’الیٰ قولہ وسیق الذین اتقوا ربھم الیٰ الجنۃ زمراً ۰ حتٰی اذاجاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین (زمر:۷۳)‘‘ ﴿اور صور پھونکا جائے گا۔ پس سب جو زمین اور آسمان میں ہیں۔ بیہوش ہو جائیں گے اور چلائے جائیں گے متقی لوگ جنت کی طرف گروہ درگروہ جب جنت کے قریب پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے تو فرشتے خازن جنت کہیں گے۔ تم پر سلامتی ہو۔ خوش رہو جنت میں داخل ہو ہمیشہ کے لئے۔﴾

۲...... ’’ونفخ فی الصور ذلک یوم الوعید...... ادخلوھا بسلام ذلک یوم الخلود (ق:۳۴)‘‘ ﴿اور صور پھونکا جائے گا۔ یہی وہ دن ہے جس کا وعدہ کیا تھا...... داخل ہو جنت میں سلامتی کے ساتھ یہ ہے دن ہمیشہ رہنے کا۔﴾

۳...... ’’یوم یات لا تکلم نفس الا باذنہ فمنھم شقی وسعید...... اما الذین سعد وافقی الجنۃ خالدین فیھا مادامت السمٰوٰت والارض الا ماشاء ربک عطاء غیر مجذود (ھود:۱۰۵،۱۰۸)‘‘ ﴿یعنی قیامت کے دن...... لیکن وہ لوگ جو نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ بقدر مدت اس زمانہ کے کہ جس قدر زمین وآسمان قائم رہے تھے۔ غیر اس مدت کے جو اللہ نے چاہی ہے۔ (یعنی ہمیشگی) یہ بخشش ہے غیر منقطع۔﴾

نوٹ! ان آیات سے معلوم ہوا ہے کہ قیامت کے دن حساب کتاب کے بعد جنت

میں داخل ہوں گے اور پھر ہمیشہ رہیں گے۔’’ وماهم منها بمخرجين (الحجر:٤٨) ‘‘اس موقع پر ہے ورنہ حضرت آدم وحوا علیہم السلام جنت میں ٹھہرائے جانے کے بعد جنت سے کیسے نکالے گئے۔’’ یادم اسکن انت وزوجك الجنة (بقره:٣٥٠) ‘‘ہاں قیامت سے پہلے دخول روحی تھا اور روح کا جسم کے ساتھ کچھ معمولی تعلق تھا اور قیامت کے بعد دخول جسمی ہوگا اور روح کا جسم کے ساتھ کامل تعلق ہوگا۔ جیسا کہ اب دنیا میں ہے۔ ورنہ قیامت کے بعد جنت میں رہتے ہوئے ان کو ادخلوا الجنة کہنا صحیح نہ ہوگا۔ جیسا کہ کوئی شہر میں ہے اور اس کے کسی خاص گھر میں جانا چاہے تو اس کو ادخلو البلد نہیں کہہ سکتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ:’’ وانا اوّل من يقرع باب الجنة (رواه مسلم ج١ ص١١٢، باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار) ‘‘﴿سب سے پہلے جو جنت کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ میں ہوں۔﴾

’’انا اول من يحرك حلق الجنة فيفتها الله لى (رواه الترمذى، مشكوٰة ص٥١٣، باب فضائل سيد المرسلين صلوٰة الله وسلامه دارمى ج١ ص٢٦ كيف كان اوّل شان النبى) ‘‘﴿حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں سب سے پہلے جنت کی کنڈی ہلاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لئے کھولے گا۔﴾

’’اتىٰ باب الجنة يوم القيامة فاستفح فيقول الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت لا افتح لا حد قبلك (مسلم ج١ ص١١٢، باب اثبات الشفاعة واخراج الموحدين من النار) ‘‘﴿میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ خازن جنت پوچھے گا تو کون ہے۔ میں کہوں گا محمد ﷺ پھر کہے گا آپ ہی کے لئے مجھ کو امر ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں۔﴾

میدان محشر خود جنت ودوزخ نہیں ہے۔ بلکہ جنت دوزخ سے خارج ہے۔

۱...... ’’يحشر الناس فى صعيد واحد يوم القيامة (مشكوٰة ص٤٨٧، باب الحساب والقصاص والميزان) ‘‘﴿حضور ﷺ نے فرمایا لوگ قیامت کے دن ایک میدان واحد میں جمع کئے جائیں گے۔﴾

۲...... ’’يحشر الناس يوم القيامة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقى ليس فيها معلم لا حد متفق عليه (بخارى ج٢ ص٩٦٥، باب يقبض الله الارض) ‘‘﴿حضور ﷺ نے فرمایا لوگ قیامت کے دن ایک میدان سفید مٹیالے

میں جمع کئے جائیں گے جو مثل چپاتی کے ہموار اور صاف ہوگا۔ اس میں کسی کی کچھ علامت نہ ہوگی۔ ﴾

۳...... ’’عن عائشۃؓ قالت سئلت رسول اللہﷺ عن قولہ یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوٰت فاین یکون الناس یومئذٍ قال علی الصراط (رواہ مسلم، مشکوٰۃ ص۴۸۲، باب النفخ فی الصور)‘‘ ﴿عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورﷺ سے اس آیت کا مطلب پوچھا کہ جس دن زمین وآسمان بدلے جائیں گے۔ لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔ حضورﷺ نے فرمایا پل صراط پر۔ جو جہنم کی پشت پر ہے۔ لوگ اس سے گذر کر جنت میں داخل ہوں گے۔ ﴾

نوٹ! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میدان حشر خود جنت ودوزخ نہیں ہے۔ بلکہ جنت ودوزخ سے خارج شے ہے۔ اگر اپنے اپنے فکر اعمال کی وجہ سے جو حالت طاریہ ہوگی اس کا نام جنت ودوزخ رکھنے کی ٹھہرے تو پھر دنیا میں بھی ایک قسم کا جنت اور دوزخ ماننا چاہئے۔ کیا دنیا میں ایسی کچھ حالتیں طاری نہیں ہوتیں۔ علاوہ ازیں حدیث شریف میں ہے کہ: ’’عن عائشۃؓ قالت سمعت رسول اللہﷺ یقول یحشر الناس یوم القیامۃ حفاتاعراتا غرلا قلت یا رسول اللہ ۰ الرجال والنساء جمیعاً ینظر بعضھم بعضا فقال یا عائشۃؓ الامراشد من ان ینظر بعضھم الیٰ بعض (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۴۸۲ باب الحشر)‘‘ ﴿حضورﷺ فرماتے تھے کہ لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اٹھا کر جمع کئے جائیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مرد عورتیں سب بعض بعض کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں گے۔ حضورﷺ نے فرمایا عائشہؓ وہاں کی حالت اس سے زیادہ اشد ہوگی کہ بعض بعض کی طرف نظر اٹھائے۔ صحیحین بلکہ صحاح ستہ میں حدیث شفاعت مکرر سہ کرئی جگہ آئی ہے۔ دیکھو ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے اور پل صراط کے عبور کے وقت سب مبہوت ہوں گے۔ سوائے انبیاء علیہم السلام کے کوئی کلام نہ کرے گا۔ ان کا کلام بھی اللھم سلم سلم ہوگا۔ ﴾ (بخاری ج۲ص۱۱۰۶)

توکیا معاذ اللہ! سب دوزخ میں ہوں گے۔ غرض مرزاقادیانی نے جو محض خودغرضی کی بناء پر (جوازالہ ص۳۴۹، خزائن ج۳ص۲۷۸ میں ظاہر کی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام بہشت میں داخل

ہو چکے اب دوبارہ نہیں آ سکتے اور مسیح موعود میں خود ہوں) قرآن کریم کی تحریف کی مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے خلاف کیا اور بہت ہوشیاری سے حشر کا انکار کر دیا۔ بجز لفظی اقرار اور حقیقی انکار کے کچھ نتیجہ نہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۵......قیام قیامت کا انکار

مرزائی اور مرزا قادیانی اس عقیدہ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع نہیں ہوں گے۔ بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر قیامت کے دن کسی کو جنت و دوزخ سے نہ نکالا جائے گا۔ ہاں ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی کرتا ہے۔ یہی حشر اجساد ہے۔ یعنی حشر اجساد بھی روحی طور پر ہوگا۔ لفظوں میں حشر اجساد و حساب و یوم آخرت سب کا اقرار ہے۔ لیکن حقیقت میں عقائد اسلامیہ کے بالکل خلاف ہے۔

مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص۳۵۰، خزائن ج۳ ص۲۷۹) میں لکھا ہے کہ: ’’اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو طلبی کے وقت انہیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور اس لق ودق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے۔ حاضر ہونا پڑے گا۔ ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا ہے۔‘‘

پھر خود مرزا قادیانی نے (ازالہ ص۳۵۳، خزائن ج۳ ص۲۸۰) میں پہلے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بہشت میں داخل کیا جاتا ہے پھر وہ اس سے کبھی خارج نہیں کیا جاتا۔

اور (ص۳۵۴، خزائن ج۳ ص۲۸۱) میں یہ ثابت کیا کہ مومن کو فوت ہونے کے بعد بلاتوقف بہشت میں جگہ ملتی ہے۔

اور پھر (ص۳۵۷، خزائن ج۳ ص۲۸۲) میں جنت اور جہنم کے تین درجے بیان کئے۔

پھر (ص۳۶۰، خزائن ج۳ ص۲۸۴) میں لکھا ہے کہ: ’’اب حاصل کلام یہ ہے کہ ان تینوں مدارج میں انسان ایک قسم کی بہشت یا ایک قسم کی دوزخ میں ہوتا ہے اور جب کہ یہ حال ہے تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ ان مدارج میں سے کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت یا دوزخ میں سے نکالا نہیں جاتا۔ ہاں جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے تو ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ میں آ جاتا ہے۔‘‘

اسلامی عقیدہ نمبر۱۶......وجود ملائکہ

مسلمانوں کے عقیدہ میں فرشتے خدا کے مکرم فرمانبردار بندے ہیں۔ جو جسم نورانی لطیف رکھتے ہیں۔ اشکال مختلف میں متشکل ہوسکتے ہیں۔ بعض اپنے مستقر (ہیڈکوارٹر) آسمان سے تعمیل حکم کے لئے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام فرشتہ حامل وحی خدا کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے۔

۱...... ’’بل عباد مکرمون ۰ لایسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون (انبیاء:۲۶،۲۷)‘‘

’’لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون ما یؤمرون (تحریم:۶)‘‘ ﴿بلکہ وہ اللہ کے بندے ہیں عزت دئے گئے وہ قول میں اللہ سے پیشدستی نہیں کرتے اور وہ اللہ کے حکم سے عمل کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے نافرمانی نہیں کرتے اور وہی عمل کرتے ہیں جس کا ان کو حکم ہوتا ہے۔﴾

۲...... ’’اولی اجنحۃ مثنیٰ وثلاث ورباع (فاطر:۱)‘‘ ﴿دو دو بازو والے تین تین بازو والے چار چار بازو والے۔﴾

(بخاری ج۱ ص۴۵۸، باب ذکر الملائکہ) میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ ’’انہ ﷺ رأی جبرائیل علیہ السلام لہ ست مائۃ جناح کہ حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا اس کے ۶۰۰ بازو ہیں۔

۳...... ’’وما نتنزل الا باذن ربک (مریم:۶۴)‘‘ (بخاری ج۱ ص۴۵۷) میں ہے کہ حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ اس سے زیادہ مرتبہ ملاقات کیا کیجئے تو یہ آیت نازل ہوئی خدا تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے فرماتا ہے کہ ہم بغیر حکم خدا کے نازل نہیں ہوتے۔

۴...... ’’اذتستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالفٍ من الملائکۃ مردفین...... اذیوحی ربک الیٰ الملئکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منھم کل بنان (انفال:۱۱،۱۲)‘‘ ﴿جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمہاری پکار کو کہ میں مدد بھیجوں گا۔ تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے...... جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتوں

کو، کہ میں ساتھ ہوں تمہارے سوتم دل ثابت کرو مسلمانوں کے میں ڈال دوں گا۔ دل میں کافروں کے دہشت، سو مارو اوپر گردنوں کے اور کاٹو ان کے پور پور (موضح)﴾

(بخاری ج۲ ص۵۶۹، باب شہود الملائکۃ بدرا) میں ہے کہ: ’’جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تم بدریوں کو کیسے جانتے ہو۔ فرمایا افضل المسلمین جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہم فرشتے بھی ان فرشتوں کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ دوسرے فرشتوں سے افضل جانتے ہیں۔

اور انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ گویا میں جبرائیل علیہ السلام کے لشکر کا غبار بنی غنم کے کوچہ میں اڑتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری ج۱ ص۴۵۷، باب ذکر الملائکۃ)

۵...... ’’عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ قال یوم بدر ھذا جبرائیل علیه السلام اخذ براس فرسه علیه اداة الحرب (بخاری ج۲ ص۵۷۰، باب شهود الملائکة بدر:۱)‘‘ ﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بدر کے دن فرمایا۔ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہتھیار پہنے ہوئے۔﴾

۶...... ’’عن سعد ابن ابی وقاصؓ قال رأیت رسول اللّٰه ﷺ یوم احد ومعه رجلان یقاتلان عنه علیهما ثیاب بیض کاشد القتال مارأیتهما قبل ولا بعد یعنے جبرائیل علیه السلام ومیکائیل علیه السلام (مسلم ج۲ ص۲۵۲، باب اکرامه ﷺ بقتال الملائکة معه ﷺ، بخاری ج۲ ص۵۸۰، باب غزوة احد)‘‘ ﴿سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ احد کے دن میں نے حضور ﷺ کے ساتھ دو آدمیوں کو سخت قتال کرتے ہوئے دیکھا۔ سفید کپڑے پہنے ہوئے نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔ یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام۔﴾

۷...... ’’روی الحاکم وصححه البیهقی عن سهیل بن حنیف لقد رائینا یوم بدر ان احدنا یشیر بسیفه الی المشرك فیقطع راسه قبل ان یصل الیه سیفه (از کمالین برحاشیه جلالین ص۱۱۴ مطبوعه نظامی دهلی)‘‘ ﴿سہیل بن حنیف کہتے ہیں کہ ہم نے بدر کے دن دیکھا کہ جب کوئی تلوار سے مشرک پر حملہ کرتا تھا تو قبل تلوار پہنچنے کے سر قطع ہو جاتا تھا۔﴾

’’ومثله عن ابن عباسؓ فی قصة حیزوم (مسلم ج۲ ص۹۳، باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم)‘‘

۸...... ’’کان جبرائیل علیہ السلام یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن (بخاری شریف ج۱ ص۴۵۷، باب ذکر الملائکۃ) ‘‘ ﴿رمضان شریف میں ہر رات جبرائیل علیہ السلام حضورﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔﴾

۹...... ’’عن ابی مسعودؓ یقول سمعت رسول اللہﷺ یقول نزل جبرائیل علیہ السلام فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ (بخاری شریف ج۱ ص۴۵۷، باب ذکر الملائکۃ) ‘‘ ﴿حضورﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے نازل ہوکر مجھ کو پانچوں نمازیں پڑھائیں۔﴾

۱۰...... ’’عن ابن عباسؓ قال بیننا جبرائیل علیہ السلام قاعد عند النبیﷺ سمع نقیضا من فوقہ فرفع راسہ فقال ھذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منہ ملك فقال ھذا ملك نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم (مسلم ج۱ ص۲۷۱، باب فضل الفاتحہ وخواتم سورۃ البقرۃ) ‘‘ ﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضورﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دروازے کھلنے کی آواز اوپر سے سنی سر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا یہ ایک دروازہ کھولا گیا ہے۔ جو آج تک کبھی نہیں کھلا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا، کہا یہ فرشتہ آج ہی زمین پر اترا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں اترا۔ پھر اس فرشتہ نے سلام کیا﴾

۱۱...... (بخاری شریف کے ج۱ ص۲، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہﷺ) میں حدیث ہے کہ حضورﷺ کے پاس پہلے غار حرا میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور تین دفعہ آپ کو بھینچا اور پھر اقراء باسم ربك! نازل فرمائی۔

۱۲...... (بخاری ج۱ ص۱۲، باب سوال جبرائیل علیہ السلام النبیﷺ من الایمان والاسلام والاحسان) میں حدیث ہے کہ تمام صحابہؓ کے روبرو جبرائیل علیہ السلام بہت سفید لباس پہنے حضورﷺ کی خدمت میں دوزانو بیٹھے اور چند سوال کئے۔ آپﷺ نے جواب دیئے پھر اٹھ کر چلے گئے اور غائب ہوگئے۔ حضورﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تم کو دین سکھلانے آئے تھے۔

۱۳...... حضورﷺ نے (بخاری ج۱ ص۴۹۲، باب حدیث ابرص واقرع واعمی)

میں فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمیوں کے پاس (یعنی ابرص، اقرع، اعمٰی کے پاس) ایک فرشتہ بشکل سائل اللہ تعالیٰ نے بطور ابتلاء بھیجا تھا۔

نوٹ! غرض بہت سی آیات واحادیث سے ثابت ہے کہ فرشتے باذن اللہ آسمان سے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی محض خودغرضی سے انکار کے درپے ہیں اور تحریف پر تلے ہوئے ہیں۔ صرف مقصود یہ ہے کہ نزول ورفع عیسیٰ علیہ السلام کے امکانی رستے مسدود ہو جائیں۔
شیخ عبدالوہاب شعرانی نے (میزان الکبریٰ ص۶۰ تا۶۴) میں لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ کے نزدیک ظاہر نص سے عدول کرنا بلاکسی دلیل شرعی کے قطعی حرام ہے اور جمہور اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے کہ ’’النصوص یحمل الیٰ ظواھر ھاو العدول عنھا الحاد‘‘ چنانچہ مرزا قادیانی نے خود اس کو تسلیم کیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص۵۴۰، خزائن ج۳ ص۳۹۰)

اور (ازالہ اوہام ص۴۶۶، ۴۶۷، خزائن ج۳ ص۳۵۰) کی عبارتیں میں نقل کر چکا۔
حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ (ترمذی ج۲ ص۱۲۳، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیه)
اور نیز مرزا قادیانی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ’’اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اسکو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔‘‘
(ازالہ ص۸۳۵، خزائن ج۳ ص۵۵۲)

مرزائی عقیدہ نمبر۱۶......انکار نزول ملائکہ

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدہ میں یہ بالکل باطل ہے۔ ملائک ارواح کواکب کا نام ہے وہ کبھی زمین پر اپنا مستقر چھوڑ کر نہیں آسکتے۔ نہ جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر زمین پر آسکتا ہے۔ صرف روح کواکب نیرّ کی تاثیر کا نام نزول وحی ہے اور بس!

۱...... ’’محققین اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور خیال بہ بداہت باطل بھی ہے۔ کیونکہ اگر یہی ضروری ہوتا کہ ملائک اپنی اپنی خدمات کی بجاآوری کے لئے اپنے اصلی وجود کے ساتھ زمین پر اتراء کرتے تو پھر ان سے کوئی کام انجام پذیر ہونا بغایۃ درجہ محال تھا۔‘‘
(توضیح المرام ص۲۹، خزائن ج۳ ص۶۶)

۲...... ’’بلکہ فرشتے اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خداتعالیٰ کی طرف

سے مقرر ہیں ایک ذرہ کے برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے۔ جیسا کہ خداتعالیٰ ان کی طرف سے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وما منا الا له مقام معلوم ۰ وانا لنحن الصافون پس اصل بات یہ ہے جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کا نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور مواحدانہ طریق سے ملائکۃ اللہ کا لقب دیں۔ درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام میں مستقر اور قرارگیر ہے۔''

(توضیح المرام ص ۳۲،۳۳، خزائن ج ۳ ص ۶۷،۶۸)

۳...... ''اور بعض بعض اشارات قرآنیہ سے نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وہ نفوس طیبہ جو ملائک سے موسوم ہیں۔ ان کے تعلقات طبقات سماویہ سے الگ الگ ہیں...... پس اس میں کچھ شک نہیں کہ بوجہ مناسبت نوری وہ نفوس طیبہ ان روشن اور نورانی ستاروں سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ جو آسمانوں میں پائے جاتے ہیں...... روشن ستاروں کے ساتھ ایک مجہول الکنہ تعلق ہے اور ایسا شدید تعلق ہے کہ اگر ان نفوس طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کر لیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا...... وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجودیہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی وضروری امر ہے۔'' (توضیح المرام ص ۳۷،۳۸، خزائن ج ۳ ص ۷۰)

۴...... ''مگر شریعت فرقانی نے تو ایسا نہیں کیا۔ بلکہ ان نفوس نورانیہ کو جو اجرام سماویہ سے یا عناصر یا دخانات سے ایسا تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے جان کا جسم سے تعلق ہوتا ہے۔ صرف ملائک یا جنات کے نام سے موسوم کیا ہے۔'' (توضیح المرام ص ۴۳، خزائن ج ۳ ص ۷۳)

۵...... ''مثلاً جبرائیل علیہ السلام جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمانوں کے ایک نہایت روشن نیّر سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں۔ انہیں خدمات کے موافق جو اس کے نیّر سے لے جاتی ہیں۔ سو وہ فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو۔ (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثراندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہئے) لیکن اس کے نزول کی تاثیرات کا دائرہ مختلف استعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی یا بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔''

(توضیح المرام ص ۶۸، خزائن ج ۳ ص ۸۶)

۶ ...... ’’یایوں کہو کہ اس وقت جبرائیل علیہ السلام اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل پر ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے۔ تب جیسے اس فرشتہ کا جو آسمان پر مستقر ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نام ہے اس عکسی تصویر کا نام بھی جبرائیل علیہ السلام ہی ہوتا ہے۔ یا مثلاً اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے۔ تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے۔ بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینہ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے۔‘‘
(توضیح المرام ص۷۰، خزائن ج۳ ص۸۷)

اسلامی عقیدہ نمبر۱۷...... مفتری علی اللہ کافر ہے

مسلمانوں کے عقیدہ میں خدا اور رسول ﷺ پر افتراء کرنے والا، وحی الٰہی کے نزول اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا قطعی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱...... ’’فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰه کذباً اوقال اوحی الیّ ولم یوح الیه شئی (انعام:۹۳)‘‘ ﴿جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ کچھ وحی نہیں کی گئی۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔﴾

نوٹ! مرزا قادیانی (حاشیہ حقیقت الوحی ص۱۶۳، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷) میں خود اقرار کرتا ہے کہ ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔

۲...... ’’ویلکم لا تفتروا علی اللّٰه کذبا فیسحتکم بعذاب ۰ وقد خاب من افتریٰ (طٰه:۶۱)‘‘ ﴿تم پر افسوس اللہ پر افتراء اور جھوٹ نہ لگاؤ ورنہ تم کو سخت عذاب سے ہلاک کرے گا اور جس نے افتراء کیا محروم رہے گا۔﴾

۳...... ’’ولا تحسبن اللّٰه مخلف وعده رسوله (ابراهیم:۴۷)‘‘ ﴿ہرگز خیال مت کر کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا۔﴾

باقی آیات عقیدہ نمبر۱ میں گذر چکیں۔

حدیث متواتر

’’عن علی والزبیرؓ وانسؓ وابن الاکوعؓ والمغیرة بن شعبةؓ وابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ من کذب علی متعمداً فلیتبعوأ مقعده من النار (بخاری ج۱ ص۲۱، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، مسلم ج۱ ص۷، باب تغلیظ الکذب علی رسول اللّٰه ﷺ، ابن ماجه ص۵، باب التغلیظ فی تعمد الکذب علی

رسول اللہ ﷺ، ابوداؤد ونسائی) ’’﴿حضور ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ لگایا اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر۱۷......مرزائی افتراء علی اللہ والرسول

مرزا قادیانی نے متعدد جگہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء کیا ہے اور وحی الٰہی کا قطعاً جھوٹا دعویٰ کیا ہے۔ بطور نمونہ ملاحظہ ہو۔

منکوحہ آسمانی

۱...... ’’خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کرکے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۳۹۶، خزائن ج۳ ص۳۰۵)

اور (ازالہ اوہام ص۳۹۸، خزائن ج۳ ص۳۰۶) میں لکھا ہے کہ: ’’مجھے الہام ہوا، الحق من ربك فلا تكونن من الممترين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔‘‘

۲...... ’’(شہادۃ القرآن ص۸۰، خزائن ج۶ ص۳۷۶) میں لکھتے ہیں کہ: ’’ان میں سے وہ پیشین گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت عظیم الشان ہے۔ کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔ ۱......مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔ ۲......اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔ ۳......پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تاروز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔ ۴......اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔ ۵......اور پھر یہ کہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔ ۶......اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔‘‘

۳...... ’’(انجام آتھم ص۳۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) کے حاشیہ میں ہے کہ: ’’میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کی انتظاری کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔‘‘

اور (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴،خزائن ج۱۱ص ۳۳۸) میں لکھتے ہیں کہ: ’’یادرکھو کہ اس پیشین گوئی کی دوسری خبر (یعنی موت داماد احمد بیگ اڑھائی سال کے اندر) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔‘‘

۴...... (انجام آتھم ص۲۲۳،خزائن ج۱۱ص ایضاً) عربی فارسی میں قسمیں کھا کر لکھتے ہیں کہ: ’’ومن ایں رابرائے صدق خود یا کذب خود معیارمی گردانم ومن نه گفتم الا بعد زانکه از رب خود خبردا ده شدم‘‘

۵...... ’’بھلا جس وقت سب باتیں پوری ہو جائیں گی (یعنی مرزا احمد بیگ کا داماد مرجائے گا اور اس کی بیوی میرے نکاح میں آ جائے گی) تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳،خزائن ج۱۱ص ۳۳۷)

نوٹ! ان پیشین گوئیوں کا جھوٹا ہونا اظہر من الشّمس ہے۔ چنانچہ ۱۸۹۲ء میں اس کا نکاح ہوا اور ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی بے نیل ومرام مرے اور وہ دونوں میاں بیوی ہونے کی حالت میں زندہ رہے اور کاذب ہونے کا نتیجہ وہ خود لکھ چکے اور احمد بیگ کے مرنے سے وسوسہ نہ ہو کیونکہ اصل پیشین گوئی نکاح کی تو پوری نہ ہوئی یہ تو اس کا تتمہ تھا۔ دوسرے مرکب صادق وکاذب سے کاذب ہے اور یوں کیفما اتفق کوئی شخص دس پیشین گوئی کر دے۔ تو کسی نہ کسی کا واقع ہو جانا اتفاقی بات ہے دلیل صدق نہیں۔ طرفہ یہ کہ حضور ﷺ کو بھی جھوٹا بنایا۔ (معاذ اللہ)

کیونکہ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ۵۳،خزائن ج۱۱ص ۳۳۷) میں لکھتے ہیں کہ: ’’محمدی بیگم سے میرا نکاح ہونے اور اس سے ایک خاص لڑکا ہونے کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی کی ہے۔ یعنی یتزوج ویولد!‘‘

پیشین گوئی بابت آتھم

’’میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ

کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزاء اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسا ڈالا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔'' (جنگ مقدس ص۲۱۰،۲۱۱، خزائن ج۶ ص۲۹۲،۲۹۳)

اور (کرامات الصادقین اخر صفحہ، خزائن ج۷ ص۱۶۳) میں آتھم کی موت کے متعلق الہام درج ہے کہ:''ومنها ماوعدنی ربی اذجاولنی رجل من المنتصرین الذی اسمه عبدالله اتهم...... فاذا بشرنی ربی بعد دعوتی بموته الیٰ خمسة عشرا شهر من یوم خاتمة البحث ''﴿ان میں سے ایک یہ ہے جو میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ جب ایک نصرانی آدمی نے جس کا نام عبداللہ آتھم ہے۔ مجھ سے مجادلہ کیا...... پس میرے رب نے میری دعا کے بعد اس کی موت کی مجھ کو بشارت دی کہ بحث کے ختم ہونے کے دن سے ۱۵ ماہ کے عرصہ تک مر جائے گا۔﴾

نوٹ! یہ پیشین گوئی ۵؍جون ۱۸۹۳ء میں ہوئی اور ۶؍ستمبر ۱۸۹۴ء کو یہ مدت پوری ہوگئی۔ لیکن آتھم نہیں مرا۔ جس پر عیسائیوں نے بہت خوشیاں منائیں اور آتھم کئی سال بعد ۲۷؍جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور اپنی موت سے مرا۔ اس پیشین گوئی اور الہام کے جھوٹے نکلنے پر مرزا قادیانی کو بذریعہ اشتہارات خوب ہی ذلیل کیا گیا کہ جس کو خیال کرنے سے آج بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے جھوٹ نکلنے کے بعد مرزا قادیانی نے بے سود اور متضاد مختلف تاویلیں کیں۔ مگر سب غلط!

۱...... ''آتھم مرا نہیں بلکہ تمام عیسائی جو اس مباحثہ میں معاون تھے۔''

(انوار الاسلام ص۲، خزائن ج۹ ص۲)

مختصراً علاوہ صریح جھوٹ ہونے کے آتھم کے ساتھ ان سب عیسائیوں کا بھی ۱۵ ماہ کے اندر مرنا ثابت کرنا پڑے گا۔ جو اور بھی جھوٹ ہوگا۔

۲...... ''آتھم نے عین جلسہ مباحثہ میں حق کی طرف رجوع کر لیا تھا۔ یعنی اس لئے پیشین گوئی کے رو سے نہیں مرا۔'' (کشتی نوح ص۶، خزائن ج۱۹ ص۶ مختصراً)

افسوس پھر آپ نے جلسہ کے بعد پیشین گوئی کیوں کی تھی۔

۳...... کبھی کہتے ہیں کہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔ کیونکہ ہول اور خوف نے اس کے دل کو پکڑ لیا تھا۔ یہی اصل ہاویہ تھا۔ (انوار الاسلام ص ۵، خزائن ج ۹ ص ۵ مختصراً)

۴...... مدت کے بعد جب وہ اپنی موت سے مرا تو پھر بہت خوش ہوئے اور کہہ دیا مدت کا اعتبار نہیں۔ نفس واقعہ پر نظر چاہئے لہٰذا پیشین گوئی پوری ہوگئی۔

(حقیقت الوحی ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۳ مختصراً)

۵...... کبھی کہتے ہیں کہ پیشین گوئی یہ تھی جو جھوٹا ہوگا۔ وہ پہلے مرے گا۔ سو وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ (کشتی نوح ص ۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶ مختصراً)

۶...... آخر میں مجبور ہو کر مسئلہ ایجاد کیا کہ معاذ اللہ! نبیوں کی بعض پیشین گوئیاں جھوٹی بھی نکلی ہیں۔ تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔

مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ کے متعلق پیشین گوئی

''اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں۔ تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت وحسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے...... پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خداتعالیٰ کی طرف سے نہیں...... اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین! مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہؒ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے۔ حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے...... اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے...... اب میں تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت

میں مفسد اور کذاب ہے۔ اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔“
الراقم عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود۔
(اشتہار مرقومہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص ۵۷۸، ۵۷۹)

مرزائیوں کا عذر کہ یہ اشتہار الہامی نہیں، غلط ہے

اخبار بدر کا ایڈیٹر مرزا قادیانی کی ڈائری میں لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ:
”زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرف ہوئی اور رات کو الہام ہوا۔ اجیب دعوۃ الداع!“
(اخبار بدر ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج۹ ص ۲۶۸)

نوٹ! بے شک خداتعالیٰ نے مفسد اور کذاب کو صادق کی زندگی میں ہی اٹھالیا۔ یعنی مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرچکے۔ جس کو تقریباً اٹھارہ سال کا عرصہ ہورہا ہے اور مولوی ثناء اللہؒ تاہنوز زندہ موجود ہیں۔ (۱۹۴۸ء کے بعد سرگودہا پاکستان میں وصال فرمایا۔ فقیر مرتب!)

قادیان میں اور مرزا قادیانی کے گھر میں طاعون نہ آنے اور مرزائیوں کے طاعون سے نہ مرنے کی بابت پیشین گوئی

۱...... ”انہ اویٰ القریہ! خدا نے اس گاؤں قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھا“
(دافع البلاء ص۱۴، خزائن ج۱۸ ص۲۳۴)

۲...... ”تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔“ (دافع البلاء ص۱۰، خزائن ج۱۸ ص۲۳۰)

۳...... ”کوئی ہے کہ وہ بھی ہماری طرح اپنے اپنے شہر کی بابت کہے کہ انہ اویٰ القریۃ! یہاں طاعون کیوں نہیں آتا بلکہ جو کوئی آدمی باہر کا قادیان میں آجاتا ہے وہ بھی اچھا ہوجاتا ہے۔“ (دافع البلاء ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۲۶، تلخیص)

۴...... ”انی احافظ کل من فی الدار! یعنی خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ

اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہیں سب کو میں طاعون سے بچاؤں گا۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۵۴۷)

۵...... ’’اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا۔ وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔‘‘ (کشتی نوح ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۲)

۶...... ’’اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود وباش رکھتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔‘‘ (کشتی نوح ص ۱۰، خزائن ج ۱۰ ص ۱۰)

۷...... ’’توسیع مکان کے چندے کے لئے اشتہار دیا۔

(کشتی نوح آخر ص ۷۶، خزائن ج ۱۹ ص ۸۶)

نوٹ! یہ پیشین گوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور قادیان میں بڑے زور وشور سے طاعون پھیلا۔ خود مرزا قادیانی کے گھر میں طاعون آئی۔ جس کا خود مرزا قادیانی بایں الفاظ اقرار کرتے ہیں۔

۱...... ’’طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون کا زور تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوگیا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

۲...... ’’(اخبار البدر ۱۶/اپریل ۱۹۰۴ء ج ۳ نمبر ۱۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ’’قادیان میں طاعون نے صفائی شروع کر دی ہے۔‘‘

۳...... روزنامجات قادیان سے معلوم ہوا تھا کہ مارچ واپریل ۱۹۰۴ء میں قادیان میں طاعون آیا دو ماہ میں ۲۸۰۰ کی آبادی میں ۳۱۳ آدمی مرے اور مرزا قادیانی کے گھر میں ان کے خاص الخاص مرید عبدالکریم سیالکوٹی بھی ہلاک ہوئے۔ اگر ان الہامات اور پیشین گوئیوں کی زیادہ تحقیق منظور ہو تو مولوی ثناءاللہ صاحب کا رسالہ الہامات مرزا ملاحظہ ہو۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی کی بابت پیشین گوئی

’’مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی کو خدا ہلاک کرے گا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۳۲۲، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۷)

نوٹ! خود مرزا قادیانی ڈاکٹر صاحب سے بہت پہلے مرے اور ڈاکٹر صاحب

مرزا قادیانی کے بعد برسوں زندہ رہے اور اپنی موت سے مرے۔ خود ڈاکٹر صاحب سلامتی کے شہزادے بنے رہے۔ کیونکہ ۱۶؍اگست ۱۹۰۶ء کو مرزا قادیانی نے ڈاکٹر صاحب کے مقابلہ میں اردو اخبارات میں اشتہار شائع کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:''میں سلامتی کا شہزادہ ہوں۔ کوئی مجھ پر غالب نہیں آسکتا۔ بلکہ خود عبدالحکیم خاں میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائے گا۔

(منقول از رسالہ اعلان الحق ص۴،۵، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۵۹)

اس اشتہار کی پیشانی تھی کہ ''خدا سچے کا حامی ہو۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۵۷)

پھر ۵؍نومبر ۱۹۰۷ء کو تبصرہ شائع کیا۔ جس میں یہ الفاظ تھے کہ:''دشمن (عبدالحکیم خاں) جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔''

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۹۱، الحکم والبدر ریویو، بابت نومبر ۱۹۰۷ء، منقول از اعلان الحق ص۳۶)

افتراء علی الرسول

۱...... ''لیکن ضرور تھا کہ قرآن واحادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علماء اسلامی کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتویٰ دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔''

(اربعین نمبر۳ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۱، خزائن ج۱۷ ص۵۳)

نوٹ! قرآن کریم کی کسی آیت میں یہ مضمون نہیں اور نہ کسی حدیث میں ہے۔ محض افتراء علی اللہ والرسول ہے۔

۲...... ''احادیث نبویہ میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

(حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

نوٹ! کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں آیا محض افتراء علی الرسول ہے اور پھر وہ شخص جو پیدا ہوگا اور اپنے تئیں نبی وعیسیٰ وابن مریم کہلائے گا۔ کیا وہ جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ درحقیقت نہ ہوگا بلکہ کہلائے گا۔ حدیث موضوع گھڑ کر افتراء علی الرسول بھی کیا لیکن پھر بھی خودغرضی پردۂ خفا میں رہی۔

۳...... ''ایک روایت میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔''

(البدر ۱۹؍دسمبر ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج۷ ص۲۴۷)

نوٹ! کسی روایت سے ثابت نہیں بالکل جھوٹ افتراء علی الرسول ہے۔

۴...... ’’اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے۔ جو وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفہ کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں ہے۔‘‘

(شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷)

نوٹ! یہ صریح جھوٹ ہے۔ صحیح بخاری میں ہرگز یہ حدیث نہیں آئی۔ اپنی خودغرضی سے بخاری کی طرف نسبت کر ڈالی۔

۵...... ’’اور (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۱، خزائن ج۱۱ ص۳۲۵) میں لکھا ہے کہ: ’’حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی کرعہ میں جو قادیان کا محرف ہے پیدا ہوگا۔ (کرعہ یمن میں ایک بستی ہے نہ قادیان) اور یہ کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے ۳۱۳ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی آنحضرتﷺ کی پوری ہوگئی۔ میرے پاس چھپی ہوئی کتاب ہے اور اس میں ۳۱۳ اصحاب کے نام بھی مندرج ہیں۔‘‘

نوٹ! اس مضمون کی کوئی صحیح حدیث نہیں اور نہ جواہرالاسرار کوئی معتبر کتاب حدیث کی دنیا میں مشہور ہے۔ جس کی طرف مرزا قادیانی نے نسبت کی محض افتراء علی الرسول ہے اور بس!

۶...... اور (اعجاز احمدی ص۱۳، خزائن ج۱۹ ص۱۲۰) میں لکھتے ہیں کہ: ’’حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ کے علماء ان سب لوگوں سے بدتر ہوں گے۔ جو زمین پر رہتے ہوں گے۔‘‘

نوٹ! یہ بھی محض افتراء علی الرسول ہے۔

۷...... اور (ازالہ اوہام ص۶۹۶، خزائن ج۳ ص۴۷۵) میں لکھتے ہیں کہ: ’’بہت سی احادیث سے ثابت ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور آخری آدم (جو مثل آدم اوّل کے ہوگا) چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہونے والا ہے۔‘‘

نوٹ! یہ بھی محض افتراء علی الرسول ہے کسی حدیث میں نہیں آیا۔

۸...... مرزا قادیانی (اشتہار ۱۲؍اگست ۱۹۰۷ء) زیر سرخی تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت میں لکھتے ہیں کہ: ’’آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر

کے لوگوں کو چاہئے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز ج۶ نمبر۹ ص۶۵، ۳۰؍ستمبر ۱۹۰۷ء)

نوٹ! یہ بھی صریح افتراء علی الرسول ہے۔ حضورﷺ نے کسی حدیث میں نہیں فرمایا۔

۹...... (ضرورۃ الامام ص۱۵، خزائن ج۱۳ ص۴۸۵،۴۸۶) میں لکھتے ہیں کہ:

’’احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ شیطان لعین نے عیسیٰ علیہ السلام کے قلب میں وسوسہ ڈالا تھا۔ اس قصہ میں جوانا جیل میں مذکور ہے۔‘‘

نوٹ! یہ بھی محض افتراء علی الرسول ہے۔ کسی حدیث میں نہیں آیا خود ہی حدیث وضع کرلی۔ جیسے کہ:

۱۰...... (چشمہ معرفت کے آخر ضمیمہ ص۱۰، خزائن ج۲۳ ص۳۸۲) میں ایک حدیث وضع کی ہے کہ: ’’حضورﷺ نے فرمایا کان فی الهند نبیاً اسود اللون اسمه کاهناً یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن یعنی کھنیا تھا۔‘‘

۱۱...... (حاشیہ انجام آتھم ص۳۰، خزائن ج۱۱ ص ایضاً) میں لکھتے ہیں کہ: ’’خداتعالیٰ نے یونس علیہ السلام نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل ہونے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر کے ص۱۶۴ اور امام سیوطی کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے۔ مگر وہ وعدہ پورا نہ ہوا۔‘‘

نوٹ! یہ بھی محض افتراء پر افتراء ہے۔ نہ کسی حدیث صحیحہ میں منجانب اللہ چالیس دن کا وعدہ قطعی پورا نہ ہونا مذکور اور نہ تفسیر کبیر و درمنثور میں کسی جگہ ثابت حالانکہ تفسیر کبیر وروح المعانی وغیرہ میں صاف طور سے مذکور ہے کہ اگر ایمان نہ لائیں گے تو ان پر عذاب آئے گا اور ان پر عذاب کا آنا عذاب دیکھ کر ان کا ایمان لانا پھر عذاب مرتفع ہوجانا قرآن کریم سے ظاہر ہے۔

۱۲...... (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳) میں لکھتے ہیں کہ: ’’حدیبیہ کی پیشین گوئی وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ہوئی۔‘‘

نوٹ! یہ محض افتراء ہے حضورﷺ نے مکہ میں بے خوف داخل ہونے کے لئے کوئی مدت مقرر نہیں فرمائی تھی۔ چنانچہ دوسرے سال یہ پیشین گوئی بڑے زور وشور سے پوری ہوئی۔ مرزاقادیانی نے محض اپنی غلط پیشین گوئیوں پر پردہ ڈالنے کی غرض سے یہ افتراء کیا ہے۔

(بخاری ج۱ ص۳۸۰، باب الشروط فی الجہاد)

نوٹ! اگر مرزا قادیانی کے جھوٹ دیکھنا چاہو تو خانقاہ مونگیر سے شائع شدہ رسائل کا مطالعہ کروان میں کئی سو جھوٹ گنائے گئے ہیں۔ (الحمدللہ وہ تمام رسائل احتساب قادیانیت کی ج۵اورے میں شائع ہو چکے۔ فالحمدللہ فقیر مرتب!)

مرزا قادیانی کے بعض اعلانیہ جھوٹ اور حیرت انگیز تعلّیاں

بطور نمونہ چند جھوٹ بیان کرتا ہوں۔

۱...... ’’مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔‘‘

(اربعین نمبر۳ص۹، خزائن ج۱۷ص۳۹۴)

نوٹ! یہ صریح کذب ہے بتاؤ کہاں اور کس کتاب میں ایسا لکھا ہے۔ مولوی غلام دستگیر کی کتاب مدت سے شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ (اشتہار انعامی پانچ سو ص۷، اربعین نمبر۳، ص۱۰، خزائن ج۱۷ص۳۹۶)

نوٹ! الحمدللہ مولانا قصوری مرحوم کی کتاب بھی احتساب قادیانیت کی ج۱۰ میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ (فقیر مرتب)

۲...... (اخبار بدر ج۲ نمبر۵۲ص۵، ۲۷؍دسمبر ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج۹ص۹۹) میں لکھتے ہیں کہ ’’جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہوئے۔‘‘

نوٹ! یہ دعویٰ بھی محض غلط اور بڑا بھاری جھوٹ ہے۔ صوفی عبدالحق صاحب کے سوا کسی سے مرزا قادیانی نے مباہلہ نہیں کیا اور وہ زندہ رہے اور مرزا قادیانی ان کے سامنے برسوں پہلے مر گئے۔ صوفی صاحب نے مرزا قادیانی سے مباہلہ کے پندرہ ماہ بعد ۱۳۱۲ھ میں اس کے اثر کا اشتہار دیا۔ اس کی شروع کی عبارت یوں ہے۔ ’’کیوں مرزا جی! مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کسر ہے۔‘‘ مگر مریدوں کی کذب پرستی کا یہ حال ہے کہ اپنے مرشد کے اس دعویٰ کو سچ مان کر بڑے زور سے اب تک یہی دعویٰ کر رہے ہیں۔

۳...... ۱۹۰۲ء میں مرزا قادیانی (رسالہ تحفۃ الندوہ ص۴، خزائن ج۱۹ص۹۶) میں لکھتے ہیں کہ: ’’قرآن نے میری گواہی دی ہے رسول اللہ ﷺ نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ

متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی ہے اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔“

نوٹ! یہ کل دعوے محض غلط اور صریح جھوٹ ہیں۔ اگر اس کا مطلب یہ کہا جائے کہ قرآن وحدیث نے جھوٹے ہونے کی گواہی دی ہے تو ہم اس قول کو نہایت سچا سمجھیں گے۔ مگر مرزا قادیانی کا مقصد تو یہی ہے کہ مختلف طور سے اپنا افضل الانبیاء ہونا ثابت کریں۔

۴...... ”میرے ہی زمانہ میں ملک پر موافق احادیث صحیحہ اور قرآن کریم اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔“ (حقیقت الوحی ص ۴۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۸)

۵...... ”اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی۔“ (دافع البلاء ص ۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸)

نوٹ! قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ہرگز ہرگز کوئی ایسی خبر نہیں ہے کہ جو مرزا قادیانی کی نسبت اور ان کے زمانہ کی نسبت دی گئی ہو۔ یہ محض غلط اور صریح جھوٹ ہے۔ آسمان پر معمولی خسوف کسوف کا واقع ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ خاص رمضان بتاریخ ۱۳۔۲۸ کوئی مدعیوں کے زمانہ میں خسوف کسوف واقع ہوا۔

دارقطنی کے اثر ضعیفہ[۱] کا مطلب مرزا قادیانی کے صریح خلاف ہے

”حدثنا یونس بن بکیر عن عمر بن شمر عن جابر عن محمد بن علی قال ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذخلق السموات والارض ینکسف

[۱] (التعلیق المغنی حاشیہ دارقطنی ج ۲ ص ۶۵) میں ہے کہ ”عمر بن شمر عن جابر کلا هما ضعیفان لا یحتج بهما“ اور شرح مسند امام اعظمؒ ملا علی قاری میں ہے کہ ”قدروی الترمذی فی کتاب العلل من الجامع الکبیر حدثنا محمد بن غیلان عن جریر عن یحییٰ الجمانی قال سمعت ابا حنیفة یقول مارائیت اکذب من جابر الجهفی ولا افضل من عطاء بن ریاح ۰ وفی المیزان الذهبی سمعت ابا حنیفة یقول مارأیت افضل من عطاء ولا اکذب من جابر الجهفی ما اتیته بشئی الا جاء نی فیه بحدیث وزعم ان عنده کذا وکذا الف حدیث لم یظهرها“

اور (تقریب التهذیب ج ۲ ص ۶۸۶) میں ہے کہ یونس بن کبیر بن واصل بن شیبانی صدوق یخطی!

القمر فی اول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی نصف منه ولم یکونا منذ خلق اللّٰه السموات والارض (دار قطنی ج۲ ص۶۵، باب صفة صلوۃ الخسوف والکسوف وھیئمھا) ’’ ﴿مہدی کی دو علامتیں ہیں جب سے آسمان اور زمین پیدا کئے گئے یہ ظاہر نہیں ہوئیں۔ رمضان کی پہلی تاریخ چاند گہن لگے گا اور رمضان کی ۱۴ر کو سورج گہن لگے گا۔ جب سے اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا یہ واقعہ ظاہر نہیں ہوا۔ یعنی اس روایت میں بطور خرق عادت برخلاف اہل نجوم اول شب اور ۱۴ر تاریخ خسف اور کسف کے لئے مراد ہے۔ جب سے زمین وآسمان پیدا کئے گئے۔ یہ کسف اور خسف نہیں ہوئے اور خود قرآن کریم کے محاورہ میں قمر کا لفظ ہلال اور بدر کو عام ہے۔﴾

’’والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم (یٰسین:۳۹)‘‘

’’وقد رناہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (یونس:۵)‘‘ علامہ زمخشری جو مرزا قادیانی کے نزدیک ’’لغت کے بے مثل امام ہیں۔ جس کے مقابل پر کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔‘‘ (براہین حصہ پنجم ص۲۰۸، خزائن ج۲۱ ص۳۸۱)

(تفسیر کشاف ج۴ ص۱۶ از یر آیت والقمر قدرناہ منازل) میں لکھتے ہیں کہ: ’’وھی ثمانیة وعشرون منزلا ینزل القمر کل لیلة فی واحد منھا لا یتخطاہ ولا یتقاصر...... من لیلة المستھل الیٰ الثمانیة والعشرین ثم یستتر لیلتین اولیلة!‘‘ ﴿یہ ۲۸ منزلیں ہیں ہر رات قمر ایک منزل میں نازل ہوتا ہے۔ نہ اس سے تجاوز کرتا ہے اور نہ کوتاہی...... پہلی رات سے ۲۸ تک پھر دو رات یا ایک رات مستتر ہوتا ہے۔﴾

اور (مکتوبات مجدد ج۲ مکتوب ۶۷ ص۱۹۰،۱۹۱) میں ہے کہ: ’’ودر زمان ظھور سلطنت او (مھدی) درچھار دھم شھر رمضان کسوف شمس خواھد شد ودر اوّل آن ماہ خسوف قمر برخلاف عادت زمان وبرخلاف حساب منجمان‘‘ ﴿مہدی کی سلطنت ظاہر ہونے کے زمانہ میں رمضان کی ۱۴ کو سورج گرہن اور اوّل تاریخ کو چاند گرہن بطور خرق عادت حساب منجمین کے برخلاف واقع ہوں گے۔﴾

اور قرآن کریم میں تو اس علامت کا کچھ ذکر ہی نہیں۔ یہ محض افتراء علی اللہ ہے اور بس! باقی رہا طاعون یہ بالکل افتراء علی اللہ ہے کہ قرآن کریم میں مرزا قادیانی کے زمانی میں طاعون آنے کا ذکر ہے۔ معاذ اللہ! کس قدر افتراء ہے۔ یا مہدی یا نزول مسیح کی علامت ہی بتلائی ہو۔ اپنے جی سے جو چاہتے ہیں قرآن کریم پر افتراء کرتے ہیں اور احادیث صحیحہ میں بھی طاعون کو کہیں

مہدی یا نزول مسیح کی علامت نہیں فرمایا۔ ویسے طاعون کا ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے اور ہوگا طاعون نے شہر کے شہر صاف کر دیئے۔ تواریخ کا مطالعہ کرو چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں طاعون ہوئی۔ تین دن میں ستر ہزار آدمی مرے۔ (برحاشیہ بخاری ج۱ص۴۵۰)

اذا العشار عطلت کی تفسیر

مرزا قادیانی اس آیت سے بیان کرتے ہیں کہ ”یہ آیت مسیح موعود کے ظہور کے متعلق پیشین گوئی ہے۔ یعنی جب اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان پر کوئی سوار نہ ہوگا۔ اب ریل جاری ہوگئی ہے۔ لہٰذا یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی۔“ (تحفہ گولڑویہ ص۶۴، خزائن ج۱۷ص۱۹۴)
یہ معنی جو مرزا قادیانی نے خودغرضی سے بیان کئے اور قرآن کریم کی تفسیر رائے سے لگائی۔ کئی وجہ سے غلط ہے۔

۱...... عشار کے معنی عربی میں دس مہینے کی حاملہ اونٹنی (قاموس)۔
(تفسیر خازن ج۷ص۱۷۷، تفسیر کبیر ج۱۴ص۶۷ وغیرہ)

۲...... عطلت کے معنی یہ ہیں کہ دس مہینہ کی حاملہ اونٹنی جو عرب کے نزدیک بہت ہی مرغوب مال ہے۔ بیکار چھوڑ دی جائیں گی۔ کسی کو ان کا فکر نہ رہے گا۔ اپنی جان کے فکر میں ڈوبے ہوں گے۔ یعنی قیامت کے خوف اور دہشت سے اپنے پیارے مالوں کو چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کا خیال اور ان کی پروانہ کریں گے اور یہ کیوں محض اس وجہ سے کہ ان کو اپنی جان کی پڑی ہوگی۔ مال کو کون پوچھے۔ (دیکھو تفسیر کبیر ج۱۴ص۶۷ عن ابن عباسؓ)

۳...... یہ جملہ عطف ہے۔ اذا الشمس کورت پر اور اس کے معنی یہ ہیں۔
”قال ابن عباس اظلمت وغورت (خازن ج۷ ص۱۷۷ القیت ورمیت عن الفلک، تفسیر کبیر ج۴۱ ص۶۶ ابوالسعود ج۹ ص۱۱٤)“
اور کشاف اور مدارک سب میں ایک ہی مطلب ہے۔ یعنی جب آفتاب وھندلا کر کے نیچے گرادیا جائے گا اور یہ قیامت کا واقعہ ہے۔ تو اذا العشار عطلت بھی قیامت کا واقعہ ہے۔

۴...... خداوند تعالیٰ نے ۱۲چیزوں کا ذکر فرمایا اور سب کے سب ظرف یعنی مفعول فیہ ہیں۔ یعنی جب کہ آفتاب دھندلا کر کے گرادیا جائے گا اور جبکہ ستارے ٹوٹ پڑیں گے اور جبکہ پہاڑ اکھیڑ کر اڑا دئے جائیں گے اور جبکہ حاملہ اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔ کسی کو رغبت نہ رہے گی اور جبکہ سب وحوش آدمیوں کے ساتھ جمع کئے جائیں گے اور جبکہ نفوس بدنوں کے ساتھ ملادئے

جائیں گے۔(وغیرہ وغیرہ واقعات)ان سب کا معاً جواب اور عامل یہ ہے کہ: ’’علمت نفس ما احضرت (تکویر:۱۴)‘‘یعنی اس وقت ہر شخص اپنے کئے کو جان لے گا۔پس یہ سب واقعات انسان کے اعمال کو جاننے اوران کی سزا وجزا معلوم کرنے کے وقت کے ہیں۔نہ مسیح علیہ السلام کے ظاہر ہونے کے۔

اسی طرح اس کے آگے آنے والے معطوف بھی صریح دلالت کرتے ہیں کہ یہ واقعات قیامت کے ہیں۔صرف اوّل وآخر کا تھوڑا سا فرق ہے۔مثلاً’’اذا الموؤدة سئلت (تکویر:۸)‘‘یعنی اورجبکہ زندہ درگور کی ہوئی لڑکی سوال کی جائے گی۔’’ بایی ذنب قتلت (تکویر:۸)‘‘یہ کس گناہ پر قتل کی گئی۔اب حضور ﷺ کی تفسیر سنئے’’ عن ابی هريرةؓ قال قال رسول اللّٰه و الشمس والقمر مكوران يوم القيامة (رواه البخارى ج۱ ص۴۵۴، باب صفة الشمس والقمر بحسبان، مشكوٰة ص۴۸۲، باب النفخ فى الصور)‘‘

’’عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ من سره ان ينظر الىٰ يوم القيامة كانه راى عين فليقرا اذا الشمس كورت ۰ واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت (رواه احمد ج۲ ص۳۶ والترمذى ج۲ ص۱۷۱، ابواب التفسير (سورة اذا الشمس كورت)، مشكوٰة ص۴۸۴، باب الحشر)‘‘یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قیامت کو اس طرح دیکھنا چاہے گویا وہ آنکھوں کے سامنے ہے تو وہ اذا الشمس كورت !اور اذا السماء انفطرت !اوراذا السماء انشقت !کو پڑھ لے۔کیوں جناب کیا اب بھی کوئی احتمال رہ گیا،اورنزول عیسیٰ علیہ السلام میں جو حدیث آیا ہے۔’’ويتركن القلاص ولا يسعىٰ اليها (كنز العمال ج۱۴ ص۶۱۷ حديث نمبر ۳۹۷۲۲)‘‘اس کے معنی یہ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بوجہ کثرت مال اونٹ چھوڑ دئے جائیں گے۔کوئی ان سے باربرداری کے ذریعہ سے مزدوری نہ کرے گا۔يفيض المال اس پر قرینہ ہے......مرزا قادیانی پر سخت افسوس ہے کہ اپنی خودغرضی میں اس قدر منہمک ہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی سینکڑوں علامات میں سے صرف اس وضعی علامت سے اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کرتا چاہتے ہیں۔

وما كنا معذبين حتىٰ نبعث رسولًا

مرزا قادیانی اورمرزائی اس آیت کو پیش کرکے دلیل لاتے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کی نسبت کھلی کھلی پیشین گوئی ہے۔یعنی چونکہ دنیا پر عذاب آرہے ہیں۔مرزا قادیانی کی موجودگی میں

زلزلے، قحط، طاعون وغیرہ آتے رہے اس لئے اس پیشین گوئی کے مطابق ضرور رسول آنا چاہئے۔ (خلاصہ تتمہ حقیقت الوحی ص۶۴، خزائن ج۲۲ص۴۹۹)

جواب!

۱...... قرآن کی اس آیت سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول آئے گا اور قرآن کریم کی آیت ''خاتم النبیین (احزاب:۴۰)'' اور احادیث متواتر ''لانبی بعدی (بخاری ج۲ ص۶۳۳ باب غزوۃ تبوک وحی غزوۃ العسرۃ)'' سے قطعاً ثابت ہے کہ آپ ؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲...... اور کنّا ماضی کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ زمانہ گذشتہ میں ہم نے عذاب نہیں بھیجا۔ جب تک کہ کوئی رسول نہیں بھیج دیا اور مرزا قادیانی غلط معنی کرتے ہیں جو استمرار لیتے ہیں۔

۳...... مرزا قادیانی خود (ازالہ اوہام ص۷۶۱، خزائن ج۳ص۵۱۱) میں لکھتے ہیں کہ ''قرآن کریم بعد خاتم النبیین ﷺ کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔''

۴...... اس آیت کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ ہم نے رسولوں کو بھیجا قوم نے انکار کیا۔ اس وجہ سے اس کے بعد ہم نے ان پر عذاب بھیجا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب عذاب آتا ہے تو کسی رسول کے انکار ہی کی وجہ سے آتا ہے۔ ہاں رسولوں کے انکار کی وجہ سے بھی عذاب آتا ہے۔ ورنہ اگر مرزائی مطلب تسلیم کر لیا جائے تو حضور ﷺ کے بعد سینکڑوں رسول آ گئے ہوتے۔ کیونکہ مرزا قادیانی سے پہلے سینکڑوں طرح کے عذاب آچکے ہیں۔ مختصراً فہرست ملاحظہ ہو۔ ۲۳۴ھ میں سخت زلزلہ آیا کہ موصل میں پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور ۲۴۰ھ میں خلاط میں اور ۲۴۵ھ میں مصر کے قریب ایک سخت آواز آسمان سے سنائی دی۔ جس سے خلق کثیر مر گئی اور عراق میں مرغی کے انڈے برابر اولے گرے اور مغرب میں ۱۳ شہر خسف ہوئے۔ ۲۴۱ھ میں آسمان پر تاروں میں تموج ہوا اور بے شمار تارے ٹوٹے۔ جیسے ٹڈیوں کے دل۔ ۲۴۲ھ میں سخت زلزلہ ہوا کہ بڑے بڑے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور زمین میں بڑے بڑے غار ہو گئے۔ کہ آدمی چھپ جاتے تھے اور مصر کے قریب قریہ سویداء میں آسمان سے دس دس رطل کے پتھر برسے اور حلب میں ایک سفید چڑیا رمضان میں چیختی تھی۔ یا معشر الناس اتقو اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ! چالیس

آوازیں دے کر اڑ جاتی تھی۔

(تاریخ الخلفاء ص۲۹۰،۲۹۱،ذکر المتوکل علی اللّٰہ جعفر مکتبہ نزار مصطفی مکہ مکرمہ)

اور ایک سال شوال میں رات کو چاند گرہن ہوا اور دنیا میں فجر تک سخت اندھیرا رہا پھر ایک کالی ہوا چلی تہائی رات تک رہی اس کے بعد ایک سخت زلزلہ آیا اکثر شہر تباہ ہوگئے۔ غاروں میں سے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی نکالے گئے اور ایک سال ایسا قحط پڑا کہ لوگوں نے مردار کھائے۔　(تاریخ الخلفاء ص۳۰۸،ذکر المعتضد باللّٰہ احمد)

اور ۳۴۱ھ میں سخت سخت زلزلے بہت جگہ آئے اور کئی جگہ خسف ہوئے۔شہر طالقان سب خسف ہوگیا۔تیس آدمی بچے اور رے میں ۱۵۰ گاؤں خسف ہوگئے اور حلوان میں اس سے زیادہ اور بڑے بڑے مردے زمین نے پھینک دیئے اور چشمے بہ پڑے اور ایک قصبہ کا قصبہ مع انسانوں اور حیوانوں اور شجر وحجر کے نصف النہار تک آسمان اور زمین میں معلق رہا۔پھر خسف کر دیا گیا اور اس قدر زمین پھٹی کہ اس سے سخت بدبودار پانی اور دخان عظیم نکلا۔

(تاریخ الخلفاء ص۳۲۹،ذکر المطیع اللّٰہ ابوالقاسم)

اور ۵۲۴ھ میں ایک بادل اٹھا اور موصل میں پانی کی جگہ آگ برسی جس سے بہت سے مواضع اور گھر جل کر خاکستر ہوگئے۔　(تاریخ الخلفاء ص۳۵۴)

اور ۵۴۵ھ میں یمن میں بالکل خون کی بارش ہوئی۔جس سے تمام زمین خون سے تر ہوگئی۔　(تاریخ الخلفاء ص۳۵۷)

اور ۵۶۹ھ میں سواد میں نارنجی کے برابر اولے گرے کہ گھر اور مواشی اور بہت خلقت مرگئی اور تباہ ہوگئی۔　(تاریخ الخلفاء ص۳۶۳)

اور ۵۹۳ھ میں ایک تارا عظیم ٹوٹا اس کے ٹوٹنے سے بڑی دہشت ناک کھڑک ہوئی کہ تمام مکان ہل گئے۔　(تاریخ الخلفاء ص۳۶۹)

اور ۵۹۶ھ میں ایسا سخت قحط پڑا کہ آدمیوں نے مردار اور آدمیوں کو کھایا اور قبروں کو کھود کر مردوں کو کھایا اور مارے بھوک کے بہت خلقت مرگئی اور گاؤں کے گاؤں ہلاک ہوگئے۔ چلنے والوں کے قدم اور نگاہ مردوں پر پڑتی تھی اور ۵۹۹ھ میں محرم کی آخر تاریخوں میں اس قدر تموج ہوا۔صبح تک جیسے ٹڈیوں کا دل اڑتا ہو۔　(تاریخ الخلفاء ص۳۶۹)

اور (ازالہ اوہام ص۳۷،۳۹، خزائن ج۳ ص۱۲۱،۱۲۲) میں تحریر فرماتے ہیں کہ:”جب

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے پر کھول دیا ہے۔ یہ ہے کہ مسیح موعود کے دوبارہ دنیا میں آنے کا قرآن شریف میں تو کہیں ذکر نہیں قرآن شریف تو ہمیشہ کے لئے اس کو دنیا سے رخصت کرتا ہے۔ البتہ بعض حدیثوں میں جو استعارات سے پر ہیں۔ مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے بطور پیشین گوئی بیان کیا گیا ہے...... وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔‘‘

دوسری آیت میں تحریف

’’قال رجل من اٰل فرعون یکتم ایمانه اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللّٰه وقد جاء کم بالبینات من ربکم وان یك کاذباً فعلیه کذبه وان یك صادقاً یصبکم بعض الذی یعدکم‘‘

مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص۱۹۰، خزائن ج۲۲ ص۱۹۷) اور (حقیقت الوحی ص۱۳۱، خزائن ج۲۲ ص۵۶۷) میں اس آیت کو پیش کر کے لکھا ہے کہ ’’نص قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ عذاب کی پیشین گوئی کا پورا ہونا ضروری نہیں‘‘ اور پانچ چھ نصوص قرآنیہ کو ٹھکرا دیا۔

اور (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۴، خزائن ج۲۲ ص۵۷۱) میں لکھا ہے کہ: ’’عذاب کی پیشین گوئی ٹلنے کے بارے میں تمام نبی متفق ہیں۔‘‘

اور (تحفہ غزنویہ ص۵، خزائن ج۱۵ ص۵۳۵) میں ہے کہ: ’’یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ اور یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔‘‘

معاذ اللہ! مرزا قادیانی نے احکام الٰہیہ نصوص قرآنیہ قطعیہ کو بنی اسرائیل کے ایک مسلمان کے قول سے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا ہے رد کر دیا اور نص قرآنی سے ثابت ہونے کا دعویٰ کر دیا اور خدا تعالیٰ اور تمام انبیاء علیہم السلام کو کاذب بنا دیا اور پھر وہ مسلمان بھی جو آل فرعون سے تھا۔ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کہ مبادا میرا مسلمان ہونا فرعون پر ظاہر نہ ہو جائے اور پھر موقعہ یہ تھا کہ فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ وہ مسلمان اپنے نبی کو قتل سے بچانے میں مضطر تھا تو بناء بر تنزل توریہ کر کے منصفانہ فرعون سے گفتگوئی فرمائی ہے۔ چنانچہ ترجمہ یہ ہے۔ ’’آل فرعون سے ایک مسلمان اپنے ایمان کو چھپاتا تھا۔ اس نے کہا کہ تم ایسے آدمی کو قتل کرو گے جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور اللہ کی طرف سے معجزات لایا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو بعض عذاب جس کا وہ تم سے یہاں

دنیا میں آنے کا وعدہ کرتا ہے۔ضرور تم کو پہنچے گا۔‘‘یعنی مجموعہ عذاب دنیا وآخرت کا بعض جو دنیا کا عذاب ہے۔فتفکر!

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۸......حضورﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہے

تقریباً چالیس کروڑ مسلمانان عالم کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز ہرگز نبی نہیں بلکہ قطعی مفتری، کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور موافق فرمان حضورﷺ خاتم النبیین کے ان اشخاص میں سے ہیں۔جن کا ذکر ذیل کی احادیث میں ہے اور قرآن کریم واحادیث وفقہ واجماع امت چاروں سے بالیقین ثابت ہے کہ مرزا قادیانی مخالف اسلام ہے اور بغرض فریب دہی اپنے کو مسلمان ہی کہتے تھے۔

۱...... حدیث میں ہے کہ:’’عن ثوبانؓ قال قال رسول اللهﷺ انه سيكون فى امتى كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبى وانا خاتم النبيين لا نبى بعدى (وفى البخارى ج۱ ص۵۰۹، باب علامات النبوة فى الاسلام، وفى المسلم ج۲ ص۳۹۷، باب كتاب الفتن واشراط الساعة، وفى ابى داؤد ج۲ ص۱۳٦، باب فى خبر ابن صياد، وفى الترمذى ج۲ ص٤٥، باب ماجاء لا تقوم الساعة يخرج كذابون)‘‘

’’عن ابى هريرةؓ كذابون دجالون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله‘‘یعنی ثوبانؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس دجال کاذب مدعی نبوت ہوں گے۔حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲...... ’’عن ابى هريرةؓ قال قال رسول اللهﷺ يكون فى اخر الزمان دجالون كذابون ياتونكم من الاحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا ابائكم فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم (رواه مسلم ج۱ ص۱۰، باب النهى عن الرواية عن الضعفاء ولا حتياط فى تحملها، مشكوٰة ص۲۸، باب الاعتصام بالكتاب والسنة)‘‘ ﴿ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ آخر زمانہ میں دجال کذاب پیدا ہوں گے۔ایسی باتیں بیان کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنی ہوں گی۔بچو بچو کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں۔فتنہ میں نہ ڈال دیں۔﴾

نوٹ ! مرزا قادیانی نے نبوت اور رسالت اور وحی نبوت ورسالت کا بڑے زور شور سے دعویٰ کیا۔جیسا کہ پہلے صفحات میں مذکور ہوا اور حضور ﷺ کے بعد مدعی منصب نبوت بالاتفاق قطعی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ہرگز ہرگز مسلمان نہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۸......مرزا قادیانی تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے

۱...... مرزا قادیانی اپنے آپ کو تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر بتلاتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ: ’’میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ ہوں۔‘‘ (حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۲، خزائن ج۲۲ ص۷۶)

’’کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء علیہم السلام میں پائے جاتے تھے۔ وہ اب وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطاء کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد یوسف، سلیمان، یحیٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔ پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے۔ نبی کریم ﷺ کی خاص خاص صفات میں، اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔‘‘

(ملفوظات ج۳ ص۲۷۰، الحکم اپریل ۱۹۰۲ء، تشحیذ الاذہان نمبر۱۰، ۱۱ ج۱۰ ص۱۳، قول فیصل ص۶)

۲...... میں مریم ہوں میں ابن مریم ہوں۔‘‘ (براہین احمدیہ) تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے کہ دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص ۴۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم نمبر ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا...... پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔‘‘ (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج۱۹ ص ۵۰، ۵۱)

۳...... ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘

(ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷، بدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء)

''میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔''

(آخری مکتوب ۲۳رمئی ۱۹۰۸ء، مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۵۹۷)

(يأتي قمر الانبياء!) ''قمر الانبیاء ہوں۔''

(حقیقت الوحی ص۱۰۶، خزائن ج۲۲ص ۱۰۹)

۴...... ''میں تمام لوگوں کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔''

(اشتہار معیار الاخیار از البشریٰ ج۲ص ۵۶، مجموعہ اشتہارات ج۳ص ۲۷۰)

۵...... ''اب خداتعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔'' (اربعین نمبر۴ص۶، حاشیہ خزائن ج۱۷ص ۴۳۵)

۶...... ''میرے معجزات سے ہزار نبیوں کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۳۱۷، خزائن ج۲۳ص ۳۳۲)

۷...... ''میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص۸، خزائن ج۱۸ص ۲۱۲)

۸...... تقریباً چالیس کروڑ مسلمانان عالم جو مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے اور بیعت میں داخل نہیں ہوئے وہ کافر ہوگئے۔ مسلمان نہیں رہے۔

(تشحیذ الاذہان ج۶ نمبر۴ص ۱۴۰،۱۴۱، بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

۹...... ''میں عرفان میں کسی نبی سے کم نہیں ہوں۔''

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص ۴۷۷)

۱۰...... بعثت ثانی یعنی مرزا قادیانی کی بعثت، بعثت اوّل یعنی حضرت نبیﷺ کی بعثت سے شان میں افضل ہے۔ بدر اور ہلال کی نسبت ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص۲۷۲، خزائن ج۱۶ص ایضاً)

۱۱...... مرزا محمود قادیانی لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی نبی الانبیاء ہیں۔ کیونکہ تمام نبیوں سے عہد لیا گیا۔ جس میں حضورﷺ بھی داخل ہیں کہ مسیح موعود پر ضرور ایمان لانا۔

(اخبار الفضل ج۳، ۳۸، ۳۹، مورخہ ۱۹، ۲۱رستمبر ۱۹۱۵ء ص۶ کالم۲)

۱۲...... ''میرا نام بیت اللہ ہے'' (اربعین نمبر۴، حاشیہ ص۱۵، خزائن ج۱۷ص ۴۴۵)

۱۳...... ''میرا نام میکائیل بھی ہے۔ یعنی خدا کے مانند''

(اربعین نمبر۳، خزائن ج۱۷ص ۴۱۳ حاشیہ)

۱۴...... ’’مجھے خدا نے کہا ہے کہ تو میرے پانی سے ہے۔‘‘

(اربعین نمبر۳،ص۳۵،خزائن ج۱۷ص۴۲۵)

۱۵...... ’’اور خدا نے فرمایا کہ تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۶،خزائن ج۲۲ص۸۹)

۱۶...... ’’اور خدا نے فرمایا کہ تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔‘‘

(دافع البلاء ص۸۱،خزائن ج۱۸ص۲۲۸)

نوٹ! مفصل بحث پہلے گذر چکی۔

۱۷...... اور کہتے ہیں کہ:’’خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵،خزائن ج۲۲ص۵۲۲)

۱۸...... ’’اور مجھے الہام ہوا کہ ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے اب میں بحیثیت کرشن ہونے کے آریہ صاحبوں کو ان کی چند غلطیوں پر متنبہ کرتا ہوں۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۴،خزائن ج۲۰ص۲۲۹)

۱۹...... ’’سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔‘‘ (اربعین نمبر۴،ص۱۴،خزائن ج۱۷ص۴۴۵)

نوٹ! یعنی شریعت محمدیہ سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے اور شریعت مرزائیہ چاند کی ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔ لہٰذا اب شریعت محمدیہ جو تیرہ سو برس سے چلی آرہی ہے۔ منسوخ ہے۔ قابل برداشت نہیں اور شریعت مرزائیہ پر اب عمل کرنا ضروری ہے۔

۲۰...... ’’مجھ پر وحی ہو چکی ہے۔ فاتخذوا من مقام ابراهيم مصلى ۰ انا انزلناه قريبا من القاديان‘‘ (حقیقت الوحی ص۸۸،خزائن ج۲۲ص۹۱)

یعنی ابراہیم کی جگہ کو مصلی اور قبلہ ٹھہرالو ہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے۔

نوٹ! ابراہیم سے مراد خود مرزا قادیانی ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے (اربعین نمبر۳، ص۳۲، خزائن ج۱۷ ص۴۲۱) میں اپنا ایک الہام لکھا ہے۔’’آخر زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔‘‘

مرزا قادیانی کی اس وحی پر اروپی پارٹی برابر عمل کرتی ہے اور محمودی پارٹی کا ایسی صریح وحی پر عمل نہ کرنا غلطی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۹......حیات مسیح علیہ السلام

اسلامی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نا ہنجار کے ہاتھوں سے محفوظ صحیح وسالم بچا کر اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا ہے اور اب تک زندہ ہیں اور قیامت کے قریب زمین پر پھر دوبارہ تشریف لائیں گے اور وہ وقت ابھی نہیں آیا ہے۔

قرآن کریم سے ثبوت

ا...... ’’وقولهم انا قتلنا المسيح عيسىٰ بن مريم رسول اللّٰه وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفى شك منه مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقينا۰ بل رفعه اللّٰه اليه وكان اللّٰه عزيزاً حكيماً (نساء:۱۵۷،۱۵۸) ‘‘﴿اور (ہم نے یہود پر لعنت کی) بوجہ ان کے اس قول کے، کہ ہم نے اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم کو قتل کیا۔ حالانکہ نہ انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر لٹکایا۔ لیکن ان کو اشتباہ میں ڈال دیا گیا اور جو اس معاملہ میں اختلاف رکھتے ہیں وہ خود شک میں ہیں۔ ان کو اس کا کچھ علم نہیں۔ لیکن اٹکل کرتے ہیں اور انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔﴾

توضیح [ا] !

چونکہ قرآن کریم یہود ونصاریٰ میں حکم اور قول فیصل ہوکر نازل ہوا ہے۔ لہٰذا اس آیت میں یہود اور نصاریٰ کے باہمی اختلاف میں فیصلہ فرماتے ہیں۔ یہود کا متفقہ قول ہے کہ انا قتلنا المسيح یعنی ہم نے مسیح کو قتل کیا۔ پھر یہود میں دو فریق ہیں۔ ایک فریق کا قول تھا کہ پہلے قتل کیا۔ پھر تشہیر اور اہانۃً سولی پر لٹکائے گئے۔ دوسرے فریق کا قول تھا کہ پہلے سولی پر چار میخ کئے گئے پھر قتل کردیئے گئے۔

[ا] کیونکہ جب وماقتلوہ پہلے آچکا ہے۔ تو پھر دوبارہ وماقتلوہ محض تکرار اور لغو ہوگا۔ یہ پہلی آیت میں قتل کی نفی کے ساتھ صلب کی نفی ماصلبوہ سے کی گئی۔ مگر دوسری آیت میں ماصلبوہ نہیں لائے اور جبکہ پہلی آیت میں یہود کا متفقہ قول ہے۔ انا قتلنا المسيح تو پھر دوسری ایت میں ان الذين اختلفوا فيه سے قتل میں باہم اختلاف کرنے والے کون لوگ ہیں۔

رفع الیٰ السماء کس وقت ہوا؟۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے بھی اس اختلاف کو (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۶۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۷) میں لکھا ہے اور تسلیم کیا ہے۔ اللہ جل شانہ فیصلہ فرماتے ہیں اور دونوں قولوں کی تغلیط فرماتے ہیں۔ ’’ماقتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم‘‘ اور نصاریٰ متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ لیکن رفع میں دو فریق تھے ایک فریق کہتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام سولی پر قتل کئے گئے اور تمام امت کی جانب سے کفارہ ہوگئے۔ پھر تین دن بعد زندہ کر کے آسمانوں پر اٹھائے گئے۔ قیامت میں نازل ہوں گے اور دوسرا فریق کہتا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کے ہاتھ سے محفوظ صحیح سالم بچا کر آسمانوں پر زندہ اٹھالیا گیا اور دوسرا شخص ان کی جگہ مصلوب ہوا۔ پھر قیامت میں نازل ہوں گے۔ جیسا کہ علامہ ابن تیمیہ نے الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح وغیرہ میں خوب تفصیل سے لکھا ہے۔ بعض عبارتیں آئندہ نقل کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے۔ ماقتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ الیہ ! یعنی قائلین قتل غلطی پر ہیں۔ ان کو کچھ علم نہیں۔ محض تخمینہ اور اٹکل کرتے ہیں۔ صرف یہ صحیح ہے کہ اللہ نے ان کو آسمانوں پر اٹھالیا ہے۔ پس یہود کے ہر دو فریق کے اقوال کو بالکلیۃ غلط فرمایا اور نصاریٰ کے جس فریق کا قول غلط تھا اس کو غلط فرما کر نفی کر دی، اور جو صحیح تھا اس کو صحیح رکھا۔ پس اگر رفع عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ غلط اور مشرکانہ عقیدہ اور خلاف واقع ہوتا تو واجب تھا کہ اس عقیدہ کی نفی فرمائی جاتی اور بہت زور سے نفی کی جاتی۔ جیسا کہ نصاریٰ کے دوسرے غلط اور مشرکانہ عقیدوں کی تردید زور سے فرمائی گئی ہے نہ کہ وہی عقیدہ ثابت کیا جائے اور صحیح بتلایا جائے اور وہی لفظ رفع عیسیٰ علیہ السلام کا استعمال فرمایا جائے۔ بلکہ واجب تو یہ تھا کہ ایسے موقعہ پر لفظ موہم بھی استعمال نہ کیا جائے۔ صاف بل اماتہ اللہ کا لفظ استعمال کرنا چاہئے تھا۔

۲...... یہود نامسعود تو بقول مرزا قادیانی رفع روح کا انکار کرتے ہیں۔ مگر اللہ جل شانہ علی وجہ الترقی فرماتے ہیں کہ میں نے تو ان کا ایسا اکرام کیا ہے کہ رفع روح تو رفع روح، میں نے ان کے جسم کو بھی رفع کر لیا۔ بل جو ترقی کے لئے آیا ہے اس کا پورا مفہوم جب ہی واضح ہوگا۔ جبکہ رفع سے رفع جسمانی مراد ہو، ورنہ ماقتلوہ وما صلبوہ اور رفعہ اللہ الیہ کا مفہوم ایک ہی ہے۔ ان دونوں کے درمیان لفظ بل چسپاں نہ ہوگا۔ کیونکہ رفع روحانی کے انکار کی وجہ ان کے مصلوب ہونے کو قرار دیا جاتا ہے اور وہ ماصلبوہ سے نفی کر دی گئی۔

۳...... بل رفعه الله اليه یہ بیان منشاء غلطی کا ہے اور واقعہ کی تحقیق ہے۔یعنی وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے غائب ہوجانے سے غلطی میں پڑ گئے اور یہ منشاء رفع جسمانی ہی ہوسکتا ہے نہ کہ طبعی موت اور شبه لهم لام سے فرمایا شبه عليهم سے نہیں فرمایا تا کہ معلوم ہو کہ یہ اشتباہ عیسیٰ علیہ السلام کی صیانت کے لئے مقدر کیا گیا نہ اتفاقی طور پر وقوع میں آیا۔جیسا کہ اکثر ایسا ہوجاتا ہے اور وما قتلوه يقيناً! سے مراد تو لاریب یہی ہے کہ جس وقت یہود قتل کرنے کے درپے تھے اس وقت قتل سے ان کو محفوظ رکھا اور وہ قتل نہ کر سکے اور بل رفعه الله اليه بعينه اسی وقت کی جگہ واقع ہوا نہ کہ ۸۷ برس کے بعد کشمیر میں۔

۴...... بل کے مابعد اور ماقبل میں تضاد ضروری ہے۔پس قتل اور رفع درجہ میں بھی تضاد ہونا چاہئے۔حالانکہ عقلاً ونقلاً تضاد نہیں کیونکہ بے گناہ ظلماً قتل کئے جانے سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ رفع درجات نہیں ہوا۔ ورنہ شہادت کوئی چیز ہی نہ رہی۔توریت کا حوالہ خود گنہگار واجب القتل کے لئے ہے۔توریت کی عبارت کتاب استثناء باب ۲۱ میں یہ ہے۔(۲۲) اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جائے اور تو اسے درخت میں لٹکا دے۔(۲۳) تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے۔ بلکہ تو اسی دن گاڑ دے۔کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے۔خدا کا ملعون ہے۔ (کتاب مقدس ص ۱۷۹، برٹش اینڈ فارن انارکلی لاہور ۱۹۲۷ء)

اور توریت میں جھوٹے مدعی نبوت کی سزا پھانسی ہے۔جیسا کہ (کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۲۰،۲۱،۲۲) میں ارشاد ہے۔

’’لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے۔جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیوں کر جانوں کہ یہ بات خداوند تعالیٰ نے نہیں کہی۔ بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔‘‘ (کتاب مقدس ص ۱۷۴)

یعنی توریت میں یہ سیاسی حکم ہے کہ جھوٹا نبی قتل کر دیا جائے اور جھوٹے نبی کی شناخت یہ ہے کہ جو اس نے خدا کے نام سے کہا وہ واقع یا پورا نہ ہوا۔ورنہ قرآن کریم کی اس آیت سے پہلے یہ آیت بھی ہے۔’’قتلهم الانبياء بغير حق (نساء:۱۵۵)‘‘ اور دوسری جگہ ’’ويقتلون النبيين بغير الحق (بقرہ:۶۱، آل عمران:۲۱)‘‘ اور دوسری جگہ ہے۔’’ ففريقاً كذبتم وفريقاً تقتلون (بقرہ:۸۷)‘‘ لہٰذا رفع جس سے وہ قتل نہ کر سکے اور قتل کا متضاد ہوا وہ رفع جسمانی ہی ہوسکتا ہے۔نہ رفع روحانی۔

۵...... بل رفعه الله اليه میں صرف رفیع الدرجہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ نبی کو رفع من حیث الدرجات والعزۃ اعطاء منصب نبوت کے وقت سے حاصل ہے۔ ”کان وجيهاً فى الدنيا والاخرة ومن المقربين (آل عمران:٤٥) “لہٰذا یہ رفع بروقت وعدہ ”يعيسىٰ انى متوفيك ورافعك الى (آل عمران:٥٥) “موجود ہے۔ جو بالکل تحصیل حاصل ہوگا اور رفع درجات تو کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مخصوص بھی نہیں۔ بلکہ رفع درجات تو ہر مومن کو حاصل ہے۔ ”يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتو العلم درجٰت (مجادلة:١١) “پس وہ رفع مراد ہو سکتا ہے۔ جو بروقت وعدہ حاصل نہ تھا اور وہ رفع جسمی ہی ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ مطہرک اور توفی کا وعدہ تھا اور وہ حاصل نہ تھے۔ کیونکہ وعدہ اسی چیز کا دیا جاتا ہے۔ جو موعود کے پاس موجود نہ ہو۔

٦...... جب کہ لفظ بل کے بعد ماضی ہے۔ تو اس کی ماضویت بہ نسبت ماقبل بل کے ہے۔ اس صورت میں رفع روح یعنی موت قبل واقعہ قتل کے ہونی چاہئے۔ ظاہر ہے کہ مرزاقادیانی اس کے کب قائل ہیں کہ موت واقعہ صلیب اور قتل سے پہلے ہوئی ہے اور پھر جملہ كان الله عزيزاً حكيما کو کچھ ربط نہیں رہتا۔ کیونکہ اس قسم کا کلام جب بولا جاتا ہے کہ جہاں دشوار اور نادر امر کو آسان اور سہل بتلانا مدنظر ہو اور بطور خرق عادت ظاہر کرنا منظور ہو اور ظاہر ہے کہ رفع روح یعنی موت کوئی دشوار اور انوکھا و نادر امر نہیں بخلاف رفع جسمانی کے۔

٧...... اس آیت میں ماقتلوہ اور بل رفعہ کی ضمیروں کا مرجع ایک ہی ہے اور ظاہر ہے کہ قتل کا مورد جسم ہے تو رفع کا مورد بھی جسم ہی ہے۔ دوسرے ضروری ہے کہ بل سے پہلے جس کے لئے قتل کی نفی کی گئی ہے اسی کے لئے اثبات رفع ہو وہ جسم مع روح ہے۔ کیونکہ جھگڑا جسم کا ہے۔ یہودی جسم کو صلیب کا عذاب دینا چاہتے تھے اور انہوں نے تجویز کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کریں اور خدا نے تجویز کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچائے، اللہ غالب تجویز والا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسماً بچائے۔ کیونکہ روح کو تو نہ کوئی پکڑ سکتا ہے اور نہ صلیب دے سکتا ہے۔ یہ سب تجویزیں جسم کے واسطے ہو رہی تھیں۔ یہودی جسم کو عذاب دے کر ذلیل کرنا چاہتے تھے اور خداتعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کو صلیب کے عذابوں سے بچانا چاہتا تھا۔ اللہ کی تجویز غالب رہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا رفعہ اللہ۔ پس جب جسم بچایا گیا تو رفع جسمانی ثابت ہوا۔ کیونکہ جس جسم نے قتل ہونا تھا اور صلیب دیا جانا تھا وہی اٹھایا گیا۔ اور اسی کا رفع ہوا اور روح نہ تو قتل کی جا

سکتی ہے اور نہ صلیب پر لٹکائی جا سکتی ہے۔پس رفع روح یا رفع روحانی کے معنی کرنا بالکل غلط ہیں اور نیز اس رفع کے مقابلہ میں احادیث نبویہ میں لفظ نزول آیا ہے۔اگر رفع سے رفع عزت مراد ہوتو نزول سے نزول ذلت مراد ہوگا۔معاذاللّٰہ!اور یہ باطل،لہٰذا رفع جسمی مراد ہےاوراحادیث میں نزول جسمی۔لاغیر!

۸...... اور نیز یہ بھی معلوم ہو کہ یہاں پر رفع جسم بھی علی وجہ الاکرام والدرجہ ہے۔جیسے اماموں اور خطیبوں کا رفع علی المنابر اور حضورﷺ کی معراج۔نہ صرف رفع مکانی جیسے مزدوروں اور معماروں وغیرہ کو ہوتا ہے۔غرض یہاں رفع مکانی جو رفع رتبی کو متضمن ہے۔مراد ہے یہ کوئی نہ سمجھے کہ اس میں عزت ملحوظ ہی نہیں۔(تفسیر کبیر ج۸ص۶۹ تا۷۵) میں مفصل مذکور ہے اورامام نے اثبات رفع جسمانی میں کئی صفحے خرچ کئے ہیں اورلکھاہے۔(اکرمہ بان رفعہ الی السماء ج۸ ص ۷۱ اور ج ۱۱ ص ۱۰۳ زیر آیت بل رفعہ اللّٰہ الیہ)میں لکھتے ہیں کہ’’رفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء ثابت بھذاہ الا یۃ ‘‘اور(تفسیرروح البیان ج۱ص۳۳۱) میں ہے۔جعل ذالک رفعاً الیہ للتفخیم والتعظیم !یہ مرزائیوں کی حیااوران کاتدین ہے یاقلۃ فھم ہے جواس سے محض رفع رتبی ہی سمجھےاور(مفردات راغب ص۱۹۹) کی عبارت کابھی مطلب یہی ہے۔

۹...... اگر مسیح علیہ السلام کو یہود نے صلیب پر چڑھایا تھااورسخت تکلیفیں پہنچائیں تھیں تواللہ تعالیٰ سلک جرائم یہود کے بیان میں’’کما قال اللّٰہ فبما نقضھم میثاقھم ۰ وکفرھم بایات اللّٰہ وقتلھم الانبیاء بغیر حق ۰ وقولھم قلوبنا غلف (نساء:۱۵۵) ‘‘’’وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما (نساء:۱۵۶)‘‘ ’’وقولھم انا قتلنا المسیح (نساء:۱۵۷)‘‘صرف وقولہم فرما کرغلط بیانی ہی کومنجملہ جرائم شمارکرتا ہے۔مقتضی مقام کا یہ تھا کہ ان کی ایذارسانی کوبھی ضروری ذکرکیا جاتا۔وصبلھم المسیح ورنہ یہود کے مردود ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب قوی واجب الذکر کوترک کرنا خلاف بلاغت ہوگا۔

۱۰...... اور پھر ایسی صورت میں جب کہ مسیح علیہ السلام کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا ہو کہ طمانچے مارے گئے۔کانٹوں کا تاج سر پر رکھا گیا۔ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھوک دی گئیں۔یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت میں اپنی نعمت واحسان کا ذکرفرمائے گا۔’’اذ کففت بنی اسرائیل عنك (مائدہ:۱۱۰)‘‘یعنی یاد کرواس واقعہ کوجب میں نے بنی

اسرائیل کو تجھ سے روک لیا تھا اور ان کو تجھ تک پہنچنے نہیں دیا۔ کیا یہی نعمت ہے کہ سب گت بنوا دیئے یہ کیسا کف ہے؟۔

۱۱...... اور پھر کیسی تسلی دی تھی اور اطمینان کرایا تھا۔’’انی متوفیك ورافعك الیّ (آل عمران:۵۵) ‘‘ معاذاللّٰه! یہ تو دھوکہ بازی ہوئی کیونکہ اس کا ثمرہ یہی نکلا کہ یہود کے ہاتھ پکڑوا کر صلیب پر لٹکا دینے کے بعد تیرا دم نکلنے نہ دوں گا اور تجھے قریب المرگ بنا دوں گا۔ یہاں تک کہ یہود مردہ جان کر اور اپنی دانست میں مار کر چھوڑ جائیں گے۔ کیا اطمینان دہی اسی کا نام ہے؟۔

۱۲...... اور کیا’’مکروا ومکراللّٰه واللّٰه خیر الماکرین (آل عمران:۵٤) ‘‘میں یہی اللہ کی تدبیر کا غلبہ ہے۔

۱۳...... واضح ہو کہ صلبوہ میں یہ صلیب اس صلب سے مشتق نہیں ہے۔ جس کے معنی عربی میں پیٹھ کے ہیں۔ بلکہ یہ صلب صلیب سے ماخوذ ہے۔ جو چلیبا کا معرب ہے۔

(کمافی مجمع البحارج ۳ ص ۳٤۲، والمنجد ص ۲۸۵، لسان العرب)

جس کے معنی خون اور چربی کے ہیں اور سولی پر چڑھانے اور چار میخ کرنے سے بھی چونکہ خون اور چربی بہتی ہے۔ لہٰذا اس شخص کو جو سولی پر چڑھایا جائے مصلوب کہا جاتا ہے اور یہ نہیں کہ مصلوب کا اطلاق اس کے مر جانے کے بعد ہوگا اور قبل از مقتولیت نہیں ہوسکتا۔ (منجد ص۲۸۵) میں ہے۔’’صلبه وصلب علقه علی الصلیب استخرج ودکھا ای مایسیل منھا ‘‘یعنی صلبہ اور صلّبہ کے معنی سولی پر لٹکانے کے ہیں کہ اس سے چربی اور خون بہے۔ ہاں سولی پر چڑھانا بھی چونکہ منجملہ اسباب قتل کے ہے اس وجہ سے صلب کا اطلاق سبب یعنی قتل پر بھی آتا ہے۔ چنانچہ (لسان العرب ج۷ ص۳۸۱) میں ہے۔الصلب القتل المعروفة! اور آیت میں چونکہ مطلقاً قتل کی نفی پہلے وماقتلوہ سے ہوچکی ہے۔ جس میں قتل صلیبی بھی داخل ہے۔ بلکہ قتل سے مراد ہی اس جگہ قتل صلیبی ہے۔ لہٰذا وماصلبوہ سے معنی قتل کے مجازی طور پر بھی نہیں لے سکتے۔ ورنہ کلام الٰہی لغو ہوا جاتا ہے۔ بلکہ آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا۔

۱۴...... رفع کے حقیقی اور لغوی معنی جب کہ رفع کا مورد کوئی جسم ہوتا ہے تو رفع جسمانی ہی کے ہوتے ہیں۔’’قال الراغب فی المفردات الرفع یقال تارة فی الاجسام الموضوعة اذا أعلیتها من مقرها نحوور فعنا فوقکم الطور وقوله

تعالیٰ اللّٰہ الذی رفع السمٰوات بغیر عمد ترونھا ۰ وتارۃ فی البناء اذا طولتہ نحوقولہ تعالیٰ واذیرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل وتارۃ فی الذکر اذا مدحتہ نحوقولہ تعالیٰ ورفعنا لک ذکرک ۰ وتارۃ فی المنزلۃ اذا شرفتھا نحوقولہ تعالیٰ رفعنا بعضھم فوق بعض درجات ۰ نرفع درجت ونرفع درجاتٍ من نشاء ۰ رفیع الدرجات انتھیٰ کلامہ (تاج العروس ج ۱۱ ص ۱۷۱، ۱۷۲، مفردات ص ۱۹۹) ''امام راغب نے مفردات میں فرمایا ہے کہ رفع کا کبھی جسم میں استعمال ہوتا ہے۔ جس کو تو اس کی جگہ سے اوپر اٹھائے جیسے'' رفعنا فوقکم الطور (بقرہ:۶۳) ''یعنی ہم نے تمہارے اوپر طور کو اٹھالیا اور'' قولہ تعالیٰ الذی رفع السمٰوات بغیر عمد (رعد:۲) ''یعنی وہ ذات جس نے بغیر ستون کے آسمانوں کو اٹھالیا اور کبھی بنا میں استعمال ہوتا ہے جس کو تو طویل کرے۔ جیسے'' اذیرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل (بقرہ:۱۲۷) ''یعنی جب ابراہیم واسماعیل علیہم السلام بیت اللہ شریف کی بنیاد کو اٹھاتے تھے اور کبھی ذکر میں استعمال ہوتا ہے۔ جب تو اس کی مدح کرے اور اس کو شہرت اور عزت دے اور جیسے'' رفعنا لک ذکر (انشراح:۴) ''یعنی ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا اور کبھی مرتبہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جب تو کسی کو بلند درجہ عطاء کرے یا بلند درجہ بیان کرنا چاہے۔ جیسے'' رفعنا بعضھم فوق بعض درجت (زخرف:۳۲) ''یعنی ہم نے بعض کے مرتبہ کو بعض پر بلند کیا۔'' نرفع درجت من نشاء (یوسف:۷۶) ''یعنی ہم جس کو چاہتے ہیں درجہ بلند کرتے ہیں۔'' رفیع الدرجت (غافر:۱۵) ''بلند مرتبہ والا۔ لہٰذا آیت'' رفعہ اللّٰہ الیہ ''میں کہیں درجات کا لفظ تک نہیں اور نہ کوئی قرینہ صارفہ ہے۔ محض اپنی خودغرضی سے روح یا درجہ کا رفع مراد لینا نصوص قطعیہ سے اعراض ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ:

۱...... ''لا یرفع ثوبہ حتیٰ ید نومن الارض '' یعنی حضور ﷺ رفع حاجت کے لئے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ یہاں تک کہ زمین کے قریب ہوتے تھے۔

(مجمع البحار ج۲ ص۳۵۷)

۲...... ''کان یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء'' یعنی حضور ﷺ انتظار وحی میں اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔ (مجمع البحار ج۲ ص۳۵۸)

۳...... ''فرفع الی رسول اللّٰہ ﷺ الصبی ونفسہ تقعقع (مشکوٰۃ

باب الجنائز ص ۱۵۰) ’’﴿یعنی لڑکے کو حضور ﷺ کی طرف اٹھا کر لایا گیا اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور تیز حرکت کر رہا تھا۔﴾

۴...... ’’فرفعہ الی یدہ لیراہ الناس ‘‘﴿یعنی حضور ﷺ نے پانی کو اپنے ہاتھ میں لے کر بلند کیا تا کہ لوگ اس کو دیکھیں۔﴾ (مجمع البحار ج۲ ص۳۵۶)

۵...... ’’لا ترفعن روسکن حتیٰ یستوی الرجال جلوساً‘‘ ﴿یعنی حضور ﷺ نے عورتوں سے فرمایا تھا کہ اپنے سروں کو سجدے سے مت اٹھایا کرو یہاں تک آدمی برابر سیدھے بیٹھ جائیں۔﴾ (مجمع البحار ج۲ ص۳۵۶)

۶...... ’’ارفع یدك فرفع یدہ ماذا ایة الرجم (بخاری ج۲ ص۱۰۱۱، باب احکام اهل الذمہ) ’’﴿یعنی عبداللہ بن سلام نے یہودی سے فرمایا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھا اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اس کے نیچے آیت رجم نکلی۔﴾

۷...... ’’رفع یدیہ ۰ رفع راسہ‘‘ کثرت سے احادیث میں آیا ہے۔

۸...... عامر بن فہیرہ کا بیرٔ معونہ کے دن شہید ہونے کے بعد بجسد عنصری آسمان کی طرف اٹھا جانا درج ہے۔’’قال لقد رائیتہ بعد ماقتل فرفع الی السماء حتیٰ انی لا نظر الی السماء بینہ وبین الارض ثم وضع (بخاری شریف ج۲ ص۵۸۷، باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان) ’’﴿یعنی میں نے قتل ہو جانے کے بعد ان کو دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یہاں تک کہ میں نے ان کو زمین و آسمان میں معلق دیکھا پھر رکھے گئے۔﴾

۹...... حضور ﷺ نے ایک دفعہ صاحبزادی امامہؓ بنت زینبؓ کو کندھے پر اٹھا کر نماز پڑھی۔’’فاذارکع وضعها واذا رفع رفعها‘‘﴿یعنی جب رکوع کو جاتے اتار دیتے تھے اور جب سجدہ سے فارغ ہو کر اٹھتے تھے تو امامہؓ کو کندھے پر اٹھا لیتے تھے۔﴾

۱۰...... ’’قد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمها (بخاری ج۲ ص۱۰۵۵) ’’﴿یعنی اچانک قیامت قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا وہ اس کو کھا نہیں سکے گا۔﴾

۱۱...... اس آیت کے متعلق حضرت ابن عباسؓ وحاطبؓ ابن بلتعہ رئیس المفسرین کی تفسیر سنئے۔’’عن ابن عباسؓ قال لمّ ارادالله ان یرفع عیسیٰ علیہ السلام الی السماء خرج الی اصحابہ وفی البیت اثناء عشر رجلا من

الحواريين يعنى فخرج عليهم من عين فى البيت ورأسه يقطر ماء فقال ان منكم من يكفر بى اثنتى عشرة مرة بعد ان امن بى قال ثم قال ايكم يلقى عليه شبهى فيقتل مكانى ويكون معى فى درجتى...... فقام الشاب فقال انا فقال هوانت ذاك فالقى عليه شبه عيسىٰ ورفع عيسىٰ من روزنة فى البيت الى السماء هذا اسناد صحيح الى ابن عباسؓ (رواه النسائى فى السنن الكبرىٰ ج٦ ص٤٨٩، باب كتاب التفسير)''

''عن ابى كريب عن ابى معاوية بنحوه وكذا ذكر غيره واحد من السلف (تفسير ابن كثير ج٢ ص٣٩٨، زير آيت وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم) ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لینے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور گھر میں بارہ حواری تھے۔ گھر میں جو چشمہ تھا اس سے غسل فرما کر نکلے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم میں بعض ایسے بھی ہیں کہ مجھ پر ایمان لانے کے بعد بارہ دفعہ کفر کریں گے۔ پھر فرمایا تم میں کون ہے کہ جس پر میری شبیہ ڈالی جائے اور میری جگہ قتل کیا جائے۔ وہ جنت میں میرا رفیق بنے...... ایک جوان کھڑا ہوا اس نے کہا وہ میں ہوں۔ آپ نے فرمایا بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے۔ چنانچہ اس پر شبیہ عیسیٰ علیہ السلام کی ڈالی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام گھر کے روزن سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یہ اسناد ابن عباسؓ تک بالکل صحیح ہے اور نسائی نے بھی بواسطہ ابی کریب ابومعاویہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی طرح بہت سے سلف نے ذکر کیا ہے۔

ذیل کی ان سب تفاسیر میں رفع جسم الی السماء ہے۔

(ابن جریر ج٦ ص١٢،١٣، کشاف ج١ ص٥٨٧، کبیر ج١١ ص١٠٠،١٠١، ابی السعود ج٢ ص٢٥١،٢٥٢)

نوٹ! اس آیت سے جیسا کہ نصاً بلاکسی قرینہ کے بھی صاف طور سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نہ یہود نے قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا اور نہ کوئی اور گزند پہنچا سکے۔ بلکہ محفوظ وصحیح وسالم یہود سے بچا کر اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمانوں میں اٹھالیا ہے۔ اسی طرح ان پندرہ دلائل قوّیہ سے بھی ثابت ہوا ہے کہ'' رفعه الله اليه ''میں صرف رفع عزت یا طبعی موت یا رفع روح ہرگز ہرگز مراد نہیں ہوسکتا یہ محض مرزا قادیانی کی خودغرضی کا کرشمہ ہے اور بس!'' اخرج البيهقى عن حاطب بن ابى بلتعة ان الله تعالىٰ رفع عيسىٰ فى السماء (خصائص الكبرىٰ ج٢ ص١٣٩، ماوقع عند كتابيه الى المقوقس)'' ﴿یعنی حاطب بن

ابی بلتعہ سے روایت ہے کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا ہے۔﴾

ایک شبہ کا ازالہ

مرزائی مجبور ہو کر کہا کرتے ہیں کہ ”رفعه الله اليه “اور رافعك الیٰ میں آسمان کا لفظ کہاں ہے۔ بلکہ ان میں تو یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ کیا خدا تعالیٰ آسمانوں میں محدود ہے۔

جواب!

۱...... مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ”رافعك الیّ کے یہی معنی ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی...... جہاں جہاں رافعك یابل رفعه الله اليه ہے اس سے مراد ان کی روح کا اٹھایا جانا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص۲۶۴، خزائن ج۳ ص۲۳۳)

اور لکھتے ہیں کہ: ”ہم بھی کہتے ہیں کہ مسیح بھی مع جسم آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ مگر اس جسم کے ساتھ جو اس عنصری جسم سے الگ ہے...... اس قسم کے جسم کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر جانا ہمیں دل وجان منظور ہے۔“

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۲۱۴،۲۱۵، خزائن ج۲۱ ص۳۹۰)

جس جگہ سے مرزا قادیان نے آسمان کو سمجھا ہے وہیں سے اہل اسلام بھی لیتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی وحی ہے کہ: ”انا نبشرك بغلا م مظهر الحق والعلی كأن الله نزل من السماء “﴿یعنی ایک لڑکے کی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ پس اگر خدا آسمان پر نہیں تو یہ الفاظ لغو اور مہمل ہیں۔﴾

(حقیقت الوحی ص۹۵، خزائن ج۲۲ ص۹۸،۹۹)

۲...... قرآن کریم میں ہے کہ: ”آامنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض (الملك:١٦)“﴿یعنی کیا تم اس ذات سے بے خوف ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ تم کو زمین میں خسف کر دے۔﴾

”ثم استویٰ علی العرش (اعراف:٥٤)“﴿یعنی پھر اللہ تعالیٰ عرش پر مستولی ہوا۔﴾

حدیث شریف میں ہے کہ: ”فقال لها این الله قالت فی السماء قال من انا

قالت انت رسول اللّٰہ فقال اعتقها فانها مؤمنة (صحیح مسلم ج۱ ص۲۰۴، باب تحریم الکلام فی الصلوٰة ونسخ ماکان من اباحته) ’’﴿یعنی ایک لونڈی کو حضورﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضورﷺ نے لونڈی سے پوچھا اللہ کہاں ہے۔ لونڈی نے جواب دیا اللہ آسمان کے اوپر ہے۔ پھر حضورﷺ نے پوچھا میں کون ہوں لونڈی نے جواب دیا آپﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ حضورﷺ نے لونڈی کے مالک سے کہا آزاد کردے یہ لونڈی مؤمنہ ہے۔﴾

’’عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ انه قال واللّٰہ فوق العرش لا یخفی علیه شئی من اعمالکم (رواہ البیهقی باسناد صحیح فی کتاب الاسماء والصفات ص۴۰۱، باب ماجاء فی العرش والکرسی، وکذا رواہ ابن المنذر وعبداللّٰہ بن احمد بن جنبل وابوالقاسم الطبرانی ج۹ ص۲۰۲ حدیث نمبر۸۹۸۷) ‘‘’’وغیر هما کما قال الذهبی فی کتاب العرش منقول (از فتاوی مولٰنا عبدالحی ج۱ ص۳۰) ’’﴿یعنی عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ اللہ فوق العرش پر ہے۔ تمہارا کوئی عمل اس سے پوشیدہ نہیں۔﴾

تمہید میں ہے کہ:’’قال ابو مطیع البلخی سألت ابا حنیفةؒ فیمن قال لا ادری این اللّٰہ فقال ابو حنیفةؒ انه یکفر لانه...... خالف النص (ابو شکور سلمی ص۴۲) ’’﴿یعنی ابو مطیع بلخی نے ابوحنیفہ سے پوچھا ایسے شخص کے بارے میں کہ جس نے کہا کہ میں نہیں جانتا اللہ کہاں ہے ابوحنیفہؒ نے جواب دیا وہ کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے نص کی مخالفت کی۔﴾ (فتاوی مولانا عبدالحی ج ا ص ۲۷، ۳۲، ۳۳) میں امام مالکؒ وامام شافعیؒ وامام احمد بن حنبلؒ سے منقول ہے کہ اللہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم اور اس کی قدرت ہر جگہ ہے۔) عقائد الٰہیہ میں ہے کہ:’’رب العرش فوق العرش لاکن...... بلا وصف التمکن واتصال‘‘ یعنی رب العرش فوق العرش ہے۔ لیکن بغیر وصف تمکن اور اتصال کے۔

اور امام غزالیؒ (کیمیاء سعادت ترجمہ اکسیر ہدایت ص۶۰ بیان اعتقاد اہلسنت) میں لکھتے ہیں کہ:’’وهرچه درعالم است همه زیر عرش است وعرش زیر قدرت اومسخراست ووے فوق عرش است نه چنانکه جسمے فوق جسمے باشد که وے جسم نیست وعرش حامل وبردارنده ونیست بلکه عرش وحمله عرش همه برداشته ومحمول لطف وقدرت وے اندو امر وزهم بان صفت است که

درازل بود پیش ازانکه عرش را آفرید (از فتاوی مولانا عبدالحی ج۱ ص ۳۱)‘‘
اور ابن ہمام مسائرہ میں لکھتے ہیں کہ:’’نؤمن انه تعالیٰ مستو علی العرش مع الحکم بان استواء لیس کاستواءالاجساد من التمکن والمماسة والمحاذ اة بل بمعنی یلیق به وهوا علم به (از فتاوی مولانا عبدالحی ج۱ ص۲۳،۲۴)‘‘ ﴿یعنی ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔لیکن اس کا عرش پر ہونا اس طرح نہیں ہے۔جیسے اجسام کا تمکن اور ان کی مماستہ اور محاذات ہوتی ہے۔بلکہ اس طرح پر جو اس کی شان کو لائق ہے اور وہ خوب جانتا ہے۔﴾

نوٹ! غرض قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ ﷺ دائمہ مجتہدین وعلماء محققین کی عبارات سے معلوم ہوا کہ متقدمین اور سلف صالحین سب کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فوق العرش ہے۔لیکن بلا کیف یعنی جسم اور تمکن اور حدود اور اطراف اور احتیاج اور جہات اور اتصال ومحاذات ومماستہ وغیرہ سے مبرا اور منزہ ہے اور کیفیت مجہول ہے۔ہم اس کی کنہ ادراک نہیں کر سکتے۔جب کیفیت مجہول کہی گئی اور خیال’’ لیس کمثله شئی (شوری:۱۱)‘‘ کا بھی رہا اور تنزیہ تمام کی گئی محدودیت اور تجسم کسی طرح سے لازم نہیں آتا اور جمہور متکلمین متاخرین نے ان سب کی تاویل کی ہے اور منشاء تاویل کا صرف اس قدر ہے کہ جب مجسمہ نے اس قسم کی آیات اور احادیث سے خیال تجسم کا کیا تو علماء نے ان کے الزام واسکات کے واسطے محاورات عرب کے مطابق ایک دوسرے معنی ظاہر کئے نہ اس غرض سے کہ یہی معنی ماؤل مراد ہیں۔بلکہ اس غرض سے کہ شبہ تجسم دفع ہو جائے۔پس اگر متاخرین کا مذہب پسند ہے تو جیسے انہوں نے دیگر آیات واحادیث کی تاویلیں کیں۔اسی طرح اس آیت’’ رفعه الله الیه ورافعك الیّ ‘‘ کی تاویل ہے۔

ا......   اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہجرت گاہ کو اپنی جگہ فرمایا ہے۔کیونکہ خاص اللہ کی عبادت اور اس کے احکام بجالانے کے لئے وہاں ہجرت کی جاتی ہے۔جیسے خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہا جاتا ہے۔اور مسجدوں کو اللہ کے گھر کہا جاتا ہے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کے وقت فرمایا تھا کہ:’’انی مهاجر الیٰ ربی (عنکبوت:۲۶)‘‘’’انی ذاهب الی ربی (الصفات:۹۹)‘‘ ﴿یعنی میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرتا ہوں۔﴾ٹھیک اسی طرح جب عیسیٰ علیہ السلام کو بطور ہجرت آسمان کی طرف رفع کیا گیا تو’’ رفعه الله الیه ‘‘فرمایا گیا۔

۲...... چونکہ آسمانوں میں خاص اللہ ہی کی سلطنت ہے اور اسی کا فرمان جاری ہے۔لہٰذا آسمانوں کو اپنی جگہ فرمایا ہے۔

۳...... یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہاں مضاف محذوف ہے۔یعنی’’رفعه اللّٰه الیٰ سمائه ‘‘اللہ نے ان کو اپنے آسمان کی طرف اٹھالیا۔مضاف کو محذوف کرکے تفخیماً لشانہ اپنی طرف نسبت کردی۔

۴...... جیسے کعبہ کو بیت اللہ کہا جاتا ہے کہ قبلہ مصلّین ہے۔آسمان اسی طرح دعا مانگنے والوں کا قبلہ ہے۔کیونکہ جب داعی دعا مانگتا ہے تو آسمان کی طرف منہ اٹھاتا ہے۔لہٰذا داعین کے لئے وہ بیت اللہ ہے۔پس جب عیسیٰ علیہ السلام نے یہود کی تکالیف سے بچنے کی دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرماکر اپنی طرف اٹھالیا۔یعنی آسمان پر جو داعین کے لئے بیت اللہ ہے۔بہرحال یہ آیت نص ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے نہ قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا۔اللہ نے ان کو اپنی طرف یعنی آسمان پر اٹھالیا ہے اور رفعه اللّٰه الیه میں الیٰ بمعنی جانب ہے۔چنانچہ امام فخرالدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں کہ:’’رفع عیسیٰ علیه السلام الی السماء ثابت بهذاه الآیة اکرمه بان رفعه الی السماء (تفسیر کبیر ج۸ ص۷۱) ‘‘﴿یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان کی طرف اٹھایا جانا اس آیت سے ثابت ہے۔اللہ نے ان کا ایسا اکرام کیا کہ ان کو آسمان کی طرف اٹھالیا۔﴾

دوسری آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۲...... ’’وان من اهل الکتاب الا لیٔومنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا (نساء:۱۵۹) ‘‘﴿اور کوئی اہل کتاب نہیں۔مگر البتہ ضرور ایمان لائیں گے۔عیسیٰ پر عیسیٰ کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔﴾

توضیح!

کیونکہ اس رکوع میں سات آٹھ ضمیریں پے در پے عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں اور بہ اور موتہ کی ضمائر بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔لہٰذا بہ کی ضمیر خدا کی طرف یا آنخضرت ﷺ کی طرف یا اور کسی طرف راجع کرنا صحیح نہیں۔کیونکہ اس رکوع میں خداتعالیٰ کی طرف جتنی بھی ضمیریں راجع کی گئی ہیں وہ سب ضمائر متکلم ہیں۔’’فعفونا، رفعنا، قلنا، قلنا دودفعہ اخذنا، حرمنا، اعتدنا، سنوتیهم‘‘لہٰذا بہ کی ضمیر خدا کی طرف راجع نہیں

ہوسکتی اور آنحضرتﷺ کے لئے تمام ضمیریں خطاب کی لائی گئی ہیں۔’’یسالك ان تنزل، الیك، من قبلك ‘‘لہٰذا یہ ضمیر حضورﷺ کی طرف راجع کرنا صحیح نہیں۔علاوہ ازیں ان دونوں صورتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قصہ سے کوئی ربط نہیں رہے گا۔سباق وسیاق کے بالکل منافر اور قتل کی طرف راجع کرنا بھی صحیح نہیں۔جیسا کہ بعض مرزائی مرزا قادیانی کے خلاف کہتے ہیں۔کیونکہ قتل حسّیات سے ہے اور ایمان بمعنی اذعان کا تعلق حسّیات سے نہیں ہوا کرتا اور عرف اورمحاورہ قرآن کریم کے بالکل خلاف ہے اور قتل کے لئے ایمان کا استعمال بھی عجیب ہے۔بلکہ ایسی جگہ لفظ یقین استعمال کیا جاتا ہے۔ فلان مؤمن بقتل فلان نہیں کہا جاتا۔بلکہ فلان موقن یقتل فلان کہا جاتا ہے۔البتہ ایمان کا اطلاق غائب عزیز الوجود پر ہوا کرتا ہے۔مثلاً ان المسلمین مؤمنون بعد م موته علیه السلام یا ان المسلمین مؤمنون بحیاته علیه السلام اور اگر یہی معنی کئے گئے کہ یہودی عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر ایمان رکھتے ہیں۔تو کیا یہود نصاریٰ کے ہم عقیدہ ہوگئے۔کیونکہ نصاریٰ بزعم کفارہ قتل کو پسند کر کے ایمان رکھتے ہیں۔اگر قبل موتہ کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھرائی جائے۔جیسا کہ مرزا قادیانی نے (ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۲۳۴،خزائن ج۲۱ ص۴۰۹) میں ضمیر کتابی کی طرف پھرائی ہے کہ ہر ایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرتﷺ پر یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئیں گے۔

۱...... ایمان سے ایمان غیر شرعی بلاوجہ وقرینہ مراد لینا ہوگا۔کیونکہ اگر زہوق روح کے وقت ایمان لاتے ہیں تو یہ شرعاً معتبر نہیں اور قرآن عزیز کے استعمال کے خلاف ہوگا۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں ہی ۶۰ جگہ ایمان کا لفظ آیا ہے اور سب جگہ ایمان شرعی مراد ہے۔

اور مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص۷۶۴،خزائن ج۳ ص۳۵۰) میں لکھا ہے کہ’’جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن کریم کے معنی اس کے مروجہ اور مصطلحہ الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔‘‘

اور (حقیقت الوحی ص۱۴۲،خزائن ج۲۲ ص۱۴۶) میں ہے کہ:’’ہم اس بات کے مجاز نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسے معنی ایجاد کریں کہ جو قرآن کریم کے بیان کردہ معنوں سے مغائر اور مخالف ہوں۔‘‘

۲...... ایسے موقعہ پر بجائے لفظ قبل موتہ کے عند موتہ یا حین موتہ چاہئے تھا۔اس

موقعہ قبل موتہ بالکل خلاف بلاغت ہوگا۔

۳...... اوراگر یہ معنی ہیں کہ اپنی زندگی میں کسی دن مرنے سے پہلے ایمان لے آتے ہیں تو یہ بالبداہتہ غلط ہے۔ کیونکہ واقعہ کے خلاف ہےاور نیز یہ قید بھی لغو ہوگی۔اس کے لانے سے کچھ فائدہ نہیں۔محض لا طائل ہے۔جیسا کہ کوئی شخص کہے میں نے اپنے مرنے سے پہلے نماز پڑھی یا روزہ رکھا۔

۴...... اس صورت میں مضارع مؤکد بنون تاکید خالص استقبال کے لئے نہیں رہتا۔جس پر تمام نحویوں کا اجماع ہے۔(شرح جامی کا حاشیہ تکملہ عبدالحکیم ص۱۶۱،مطبوعہ نولکشور) میں ہے۔’’ان النون تخلص المضارع للاستقبال‘‘

۵...... اگر قبل موتہ کی ضمیر کتابی کی طرف راجع کریں تو یکون کی ضمیر کس طرف راجع ہوگی۔حالانکہ ظاہر ہے کہ یہ ضمیر تو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے لئے ہے۔اور آٹھ ضمیریں اس کے قبل بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہیں۔تو پھر یہ انتشار ضمائر لازم آتا ہے۔

۶...... خود مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص۳۸۵،خزائن ج۳ص۲۹۸) میں قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی ہے اور معنی میں تحریف کی ای قبل ایمانہ بموتہ جس کا خلاصہ یہ ہے۔یعنی کوئی اہل کتاب نہیں مگر البتہ ضرور ایمان رکھتے ہیں کہ مسیح یقینی طور پر صلیب کی موت سے نہیں مرا صرف شکوک وشبہات ہیں۔ ان کی طبعی موت پر ایمان لانے سے پہلے مرزا قادیانی نے اس میں مضارع مؤکد کو جو استقبال کے لئے ہے حال بنایا اور قبل موتہ میں ایمان مقدر نکالا اور ایک مہمل مطلب نکالا اور پھر بھی غلط اور خلاف واقع ہے۔کیونکہ وہ یہود جو حضورﷺ کے زمانہ میں تھے اور اس وقت تک ہیں۔قتل کو یقینی جانتے ہیں یہ استغراق اور کلیہ غلط ہوگیا۔طرفہ یہ کہ پھر بھی یہ مطلب نکل سکتا ہے کہ ان کا یہ اتباع ظن عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے ہے۔لیکن قرب موت کے زمانہ میں جب عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مشاہدہ کرلیں گے۔تو ان کو ظاہر ہو جائے گا کہ ہمارا ظن غلط تھا۔بعض مرزائیوں نے اپنے نبی کی غلطی کی اصلاح کی ہے اور بہ کی ضمیر قتل کی طرف راجع کرتے ہیں اور محاورہ قرآن کے خلاف ایمان سے ایمان لغوی یعنی غیر شرعی مراد لیتے ہیں اور مضارع موکد بنون ثقیلہ کو بمعنی حال کے جو باجماع نحاۃ خالص استقبال کے لئے ہے اور تمام ضمیروں میں انتشار ڈالتے ہیں۔یعنی بہ کی ضمیر قتل کی طرف اور موتہ کی ضمیر کتابی کی طرف اور یکون کی ضمیر عیسیٰ کی طرف۔یعنی کوئی اہل کتاب نہیں۔مگر ضرور ایمان رکھتا ہے۔عیسیٰ

علیہ السلام کے قتل پر اپنی موت سے پہلے اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں قبل موتہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع فرمائی گئی ہے جو مرفوع بھی ہے۔’’عن ابی هريرةؓ قال قال رسول اللهﷺ يوشك ان ينزل فيكم ابن مريم عدلا يقتل الدجال ويقتل الخنزير ويكسرالصليب ويضع الجزية ويفيض المال حتى يكون السجدة الواحدة لله رب العالمين واقروا ان شئتم وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته...... الخ! ثم يعيدها ابو هريرةؓ ثلث مرات (مسلم ج۱ ص۸۷، باب نزول عيسىٰ عليه السلام حاكما بشريعة نبياًﷺ، تفسير ابن كثير ج۲ ص۴۰۴، زیر آیت ان من اهل الكتاب، درمنثور ج۲ ص۲۴۲)‘‘ ﴿ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ تم میں ابن مریم خلیفہ اور امیر عادل ہو کر نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے اور خنزیر کے قتل کا اور صلیب کے توڑنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور مال کو بہا دیں گے۔ یہاں تک کہ سجدہ ایک اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہو جائے گا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو’’وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته‘‘یعنی ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ پھر ابو ہریرہؓ اس کو تین دفعہ دہراتے تھے۔ یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے کہ خود حضورﷺ نے حدیث نزول عیسیٰ علیہ السلام فرمانے کے بعد استشہاداً یہ آیت تلاوت فرمائی ہے۔ پھر اس کو ابو ہریرہؓ بھی دہراتے تھے اور بخاری ومسلم وغیرہ کی روایتوں میں ہی لفظ جن میں ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے۔ وہ بھی مرفوع ہی کے حکم میں ہے۔ بلکہ مرفوع ہی ہے۔﴾

کیونکہ امام طحاوی نے ابن سیرین سے لکھا ہے۔’’عن محمد بن سيرين انه كان اذا حدث عن ابى هريرةؓ فقيل له عن النبىﷺ فقال كل حديث ابى هريرةؓ عن النبىﷺ (شرح معانى الاثار ج۱ ص۱۹، باب سور الهرة)‘‘ ﴿محمد بن سیرین سے ہے کہ جب یہ ابو ہریرہؓ سے حدیث بیان کرتے تو ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبیﷺ سے ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی ہر حدیث نبیﷺ سے ہے۔﴾

۲...... ’’عن ابى هريرةؓ مرفوعاً ليس بينى وبين عيسىٰ عليه السلام نبى وانه نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبياض ينزل بين الممصرتين كأن راسه يقطروان لم يصبه بلل

فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلك اللّٰه فی زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلك اللّٰه فی زمانه المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون (اخرج ابوداؤد ج۲ ص۱۳۵، باب خروج الدجال) ”﴿ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور تحقیق وہ نازل ہوں گے۔ جب ان کو دیکھو پہچان لو وہ ایک آدمی متوسط سرخ سفید ہوں گے۔ دو چادروں میں نازل ہوں گے گویا کہ سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگرچہ تری نے مس نہیں کیا۔ اسلام پر جہاد کریں گے۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے۔ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام دینوں کو ہلاک کردے گا اور ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ چالیس برس زمین میں رہیں گے پھر وفات ہو گی۔ مسلمان نماز جنازہ پڑھیں گے۔﴾

اور حضرت ابن عباسؓ کی صحیح روایت میں ہے کہ: ”قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیه السلام (تفسیر ابن جریر ج۶ ص۱۸، ابن کثیر ج۲ ص۴۰۱) ”﴿یعنی قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہے۔﴾

اور علامہ حافظ ابن جریر لکھتے ہیں کہ: ”وانما قوله لیؤمنن به فی سیاق ذکر عیسیٰ اوامه والیهود فغیر جائز صرف الکلام عماهو فی سیاقه الی غیره الا بحجة یجب التسلیم لها من دلالة ظاهر التنزیل اوخبر عن الرسول تقوم به الحجة فاما الدعاوی فلاتعذر علی احدفتاویل الایة اذاکان الامر علی ماوصفت وما من اهل الکتاب الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ (تفسر ابن جریر ج۶ ص۲۳) ”﴿بے شک قول باری تعالیٰ لیومنن بہ قبل موتہ سیاق ذکر عیسیٰ یا ان کی ماں اور یہود میں ہے۔ پس سوق کلام سے غیر کی طرف کلام کو پھیرنا غیر جائز ہے۔ لیکن حجت کے ساتھ جس کا تسلیم کرنا واجب ہو ظاہر تنزیل کی دلالت سے یا حدیث رسول اللہﷺ سے جو اس پر حجت قائم ہو۔ لیکن محض دعاوی کرنا تو کسی پر مشکل نہیں ہیں۔ پس جب امر ایسا ہے جیسا تو نے وصف کیا تو آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ نہیں کوئی اہل کتاب مگر البتہ ضرور ایمان لائیں گے عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے۔﴾

اورعلامہ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:’’ھو الصحیح لانه المقصود من سیاق الایة ھذا القول ھوا لحق (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۴۰۲) ‘‘﴿یعنی یہی صحیح ہے۔آیت کے سیاق سے یہی مقصود ہے اور یہی قول حق ہے۔﴾

اورحافظ حدیث علامہ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:’’ھذا مصیر من ابی ھریرۃؓ الی ان الضمیر...... فی قوله قبل موته یعود علی عیسیٰ علیه السلا م ای الا لیؤمنن بعیسیٰ قبل موت عیسیٰ وبھذا جزم ابن عباسؓ فیما رواه ابن جریر من طریق سعید بن جبیر عنه باسناد صحیح ومن طریق ابی رجاء عن الحسن قال قبل موت عیسیٰ علیه السلا م واللّٰه انه الان لحی ولا کن اذانزل اٰمنوا به اجمعون ونقله عن اکثر اھل العلم (شرح صحیح بخاری ج۶ ص۳۵۷، باب واذکر فی الکتاب مریم) ‘‘﴿یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے ظاہر کرتی ہے کہ بہ اورموتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔یعنی لیکن ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا اوراسی پر ان عباسؓ نے جزم کیا ہے۔اس روایت میں جو سعید بن جبیر کے طریق سے اسناد صحیح کے ساتھ ان سے مروی ہے اور ابی رجاء کے طریق سے حسن بصری سے روایت ہے کہ قبل موت عیسیٰ علیہ السلام کے۔اللہ کی قسم عیسیٰ علیہ السلام اس وقت تک زندہ ہیں۔لیکن جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لائیں گے اوراس کو اکثر اہل علم سے نقل کیا ہے۔﴾

(عینی شرح صحیح بخاری ج۷ص۴۵۲،مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج۱۰ص۲۳۱، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، تفسیر کبیر ج۱۱ص۱۰۴،تفسیر ابی السعود ج۲ص۲۵۲،۲۵۳،تفسیر درمنشور ج۲ص۲۴۱) وغیرہ میں بھی اسی طرح ہے اورشہید کے صلہ میں علیٰ اس وجہ سے ہے کہ شہید معنی رقیب کو متضمن ہے۔پس اس کے صلہ میں بھی علیٰ آجاتا ہے۔جیسے کہ اس آیت میں ہے۔’’وکذلك جعلنکم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً (بقرہ:۱۴۳) ‘‘حالانکہ اس سے قبل جو مذکور ہوئے وہ خیار امت ہیں۔جن پر حضورﷺ شہید ہوں گے اور’’کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم (مائدہ:۱۱۷) ‘‘

قبل موتہم کی قرأت شاذ ہے

قرأت شاذہ بالاتفاق قرآن کریم نہیں بلکہ قرأت متواترہ قرآن ہے اوراس کی تینوں روایتیں غیر صحیح اورمنکر اورضعیف ہیں۔

۱...... ایک روایت میں علیؒ بن طلحہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں۔ (میزان الاعتدال ج۵ص۱۶۳، مطبوعہ بیروت) میں ہے کہ:’’قال احمد بن حنبل له (ای لعلیؒ بن طلحه) اشیاء منکرات وقال وحیم لم یسمع علی بن طلحه عن ابن عباسؓ‘‘ یعنی امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ علی بن طلحہ کی بہت سی روایتیں منکر ہیں اور وحیم فرماتے ہیں کہ علی بن طلحہ نے ابن عباس سے کچھ سنا ہی نہیں اور (تہذیت التہذیب ج۵ص۲۰۱) میں ہے کہ:’’روی علی بن طلحه عن ابن عباس ولم یسمع عنه بینهما مجاهد‘‘

اور (ج۵ص۲۰۲) میں ہے کہ:’’قال یعقوب بن سفیان ضعیف الحدیث منکر لیس بمحمود المذهب‘‘یعنی علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان سے سماع حاصل نہیں ان دونوں کے درمیان مجاہد کا واسطہ ہے اور یعقوب بن سفیان نے کہا کہ علی بن طلحہ ضعیف الحدیث منکر ہے۔ اس کا مذہب اچھا نہیں۔

اور (تقریب التہذیب ج۱ص۴۱۵) میں ہے کہ:’’علی بن طلحه ارسل عن ابن عباسؓ ولم یره‘‘یعنی علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے روایت کرتا ہے۔ حالانکہ علی بن طلحہ نے ان کو دیکھا تک نہیں۔

۲...... اور دوسری روایت ابوحذیفہ سے ہے یہ کنیت ہے۔ موسیٰ بن مسعود کی یا شیخ یحییٰ بن ہانی کی پہلا بالکل ضعیف اور دوسرا مجہول (میزان اعتدال ج۶ص۵۶۲) میں ہے کہ:’’تکلم فیه احمد وضعفه الترمذی وقال ابن خزیمه لااحتج به‘‘یعنی امام احمد نے اس میں کلام کیا اور ترمذی نے اس کو ضعیف کہا اور ابن خزیمہ نے کہا کہ اس کی روایت سے حجت نہ پکڑی جائے اور (تقریب التہذیب ج۲ص۲۱۰) میں ہے کہ:’’ابوحذیفه غیر منسوب شیخ یحییٰ بن هانی مجهول‘‘

۳...... اور تیسری روایت محمد بن حمید الرازی سے ہے۔ (میزان الاعتدال ج۶ ص۱۲۶،۱۲۷) میں ہے کہ:’’قال ابن شیبة کثیر المناکیر وقال البخاری فیه نظر وکذبه ابوزرعه...... وعن الکوسخ قال اشهدانه کذا وقال صالح کنانتهم ابن حمید فی کل شئی یحدثنا مارایت اجری علی اللّٰه منه کان یاخذ اهادیث الناس فیقلب بعضه‘‘یعنی ابن شیبہ نے فرمایا کہ محمد بن حمید کثیر منکر بیان کرنے والا ہے۔ بخاری نے کہا اس میں نظر ہے۔ ابوزرعہ نے اس کو جھوٹا کہا کوسخ نے کہا میں شہادت

دیتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ صالح نے کہا کہ ہم ابن حمید کو ہر حدیث میں جو بیان کرتا متہم سمجھا کرتے تھے۔ میں نے کسی کو اس سے بڑھ کر دلیر نہیں دیکھا۔ حدیث کو لیتا تھا اور اس کے بعض کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔

علاوہ ازیں قراۃ شاذہ کو قرأت متواترہ اور احادیث متواترہ کے معنی پر عمل کرنا واجب ہے۔ نہ کہ قرآۃ متواترہ کو قراۃ شاذہ پر لہٰذا اس قرآۃ شاذہ کی رو سے یہ معنی ہوں گے کہ سب اہل کتاب اپنی موت سے پہلے یعنی قوم یہود اپنے فنا ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ گو اس وقت بہت قلیل ایمان لاتے ہیں یا سب اہل کتاب اپنی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔ اوّل زہوق روح کے وقت جو معتبر اور مفید نہیں، نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنی مذہبی موت سے پہلے سب کے سب ایمان لائیں گے۔ علامہ نووی باوجود احادیث متواترہ سے حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام مانتے ہوئے صرف اس قراۃ شاذہ ضعیفہ کی وجہ سے اس آیت کے معنی میں مغالطہ کھایا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

قرآن کریم کی اس آیت سے اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ قریب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سب دین ہلاک کر دئے جائیں گے۔ نہ یہودیت رہے گی نہ نصرانیت۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کفر وشرک پھیلے گا یہاں تک کہ ایک قسم کی ٹھنڈی ہوا چلے گی اس سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں سب مشرکین اور کافر رہ جائیں گے کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ ان پر صور پھونکا جائے گا اور دنیا کا خاتمہ ہوگا۔

’’لاتقوم الساعة الا علی شرار الناس (ابن ماجه ص۲۹۲، باب شدة الزمان)‘‘ ’’عن انس قال قال رسول اللّٰه ﷺ لاتقوم الساعة حتیٰ لا یقال فی الارض اللّٰه اللّٰه ۰ لاتقوم الساعة علی احد یقول اللّٰه اللّٰه (مسلم ج۱ ص۸۴، باب ذهاب الایمان اخر الزمان)‘‘

لیکن آیت ’’اغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیٰمة (مائده:۱٤)‘‘ یعنی ہم نے یہود میں باہمی بغض وعداوت قیامت تک ڈال دی۔

اور آیت ’’والقینا بینهم لعداوة والبغضاء الی یوم القیامة (مائده:٦٤)‘‘ یعنی ہم نے نصاریٰ میں باہمی بغض وعداوت قیامت تک ڈال دی۔

اور آیت ’’جاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا الی یوم القیامة (آل عمران:۵۵) ‘‘یعنی اے عیسیٰ علیہ السلام میں تیرے متبعین کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھنے والا ہوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ قیامت تک رہیں گے۔

’’قال رسول اللہﷺ لن یبرح هذا الدین قائماً یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتیٰ تقوم الساعة (صحیح مسلم ج۲ ص۱۴۳، باب قولهﷺ لا تنزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق مشکوٰة ج۳۳۰، کتاب الجهاد)‘‘

’’اخرج مسلم عن جابر قال سمعت النبیﷺ یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ علیه السلا م بن مریم (مسلم ج۱ ص۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوٰة ص۴۸۰، باب قرب الساعة)‘‘

’’وقال معاذ وهم بالشام (بخاری ج۱ ص۵۱۴)‘‘

’’وفی حاشیته ان فی المسلم حتیٰ یاتیهم الساعة ‘‘یعنی یہ دین اسلام قیامت رہے گا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک اسلام پر جہاد کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھی قیامت تک رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر قیامت آئے گی۔ الیٰ یوم القیمة سے مراد زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یوم القیامہ کی ایک بڑی علامت ہیں اور ان کا نزول بالکل قیامت کے قریب ہی ہے۔ چنانچہ درمنثور میں بہت آثار لکھے ہیں۔ ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے نعمان بن بشیر سے یہ حدیث روایت کی اور اس کے بعد نعمان بن بشیرؓ نے استشہاداً یہ آیت پڑھی ’’جاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا الی یوم القیٰمة ‘‘اور (کنزالعمال ج۱۴ ص۴۵،۴۷ حدیث نمبر ۳۷۸۹۱،۳۷۸۹۶) میں بھی ہے۔ اور ابن عساکر نے معاویہؓ سے اس حدیث کا اخراج کیا اور معاویہؓ نے اس کے بعد اس آیت کو پڑھا۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ:’’ان المراد بقیام الساعة ساعتهم وان المراد بالذین یکونون ببیت المقدس الذین یحصرهم الدجال اذا خرج فینزل عیسیٰ علیهم فیقتل الدجال ویظهر الدین فی زمن عیسیٰ ثم بعد موت عیسیٰ تهب الریح المذکوره ‘‘قیامت سے مراد خاص ان کی قیامت مراد ہے اور وہ لوگ جو بیت المقدس میں ہوں گے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو

دجال محاصرہ کرے گا جب وہ نکلے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان پر نازل ہوں گے اور دجال کو قتل فرمائیں گے اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دین کو غالب کرے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ٹھنڈی ہوا چلے گی۔ جس سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے۔ غرض عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سب یہود ونصاریٰ فنا ہو جائیں گے اور ان پر قیامت آ جائے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد مسلمان بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ان پر قیامت آ جائے گی۔ پھر قیامت کبریٰ شرار الناس پر قائم ہوگی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یوم القیامہ کے حقیقی معنی تو یہاں متصور ہی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یوم القیامہ کے حقیقی معنی یہ ہیں۔ قبروں سے اٹھنے کا دن اور فنا کے دن کو تو مجازاً قیامت کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس وقت تک جب کہ کوئی بھی دنیا میں موجود نہ ہوگا۔ یہود اور نصاریٰ میں بغض اور عناد اور کافرین پر غلبہ کیسے متصور ہو سکتا ہے؟۔ بہرحال یوم القیامہ کے مجازی معنی لئے جائیں گے۔

بفحوائے حدیث ''من مات فقد قامت قیامته ''یعنی خاص ان کی قیامت مراد ہے۔ جو صغریٰ قیامت ہے۔ لہٰذا آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے یہود اور نصاریٰ میں ان پر قیامت قائم ہونے تک بغض اور عناد ڈال دیا اور ان پر قیامت قائم ہونے کا زمانہ، زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں کو ان پر قیامت قائم ہونے تک کافروں پر غالب رکھے گا اور ان پر قیامت قائم ہونے کا زمانہ ٹھنڈی ہوا چلنے کا زمانہ ہے۔

یا الیٰ یوم القیامة سے مراد زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یوم القیامہ کی ایک بڑی علامت ہیں۔ اور ان کا نزول بالکل قیامت کبریٰ کے قریب ہی ہے اور قیامت کی علامات کبریٰ کا یوم القیامہ میں ہی شمار ہے۔ کیونکہ اس وقت صغریٰ قیامتیں شروع ہو جائیں گی۔ یعنی ایک ایک نوع کا فنا ہونا اور ان پر قیامت قائم ہونا۔

تیسری آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۳...... ''انه لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعوا هذا صراط مستقیم (زخرف:٦١) ''انه کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ جن کا ذکر اوپر کی آیتوں میں مذکور ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں بلکہ یہ تفسیر حکماً مرفوع ہے۔ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

''وانه لعلم للساعة قال ابن عباس ای خروج عیسیٰ بن مریم علیهما السلام قبل یوم القیامة (واخرجه فتح البیان ج۸ ص ٣١١، الحاکم ج٢

ص۴۴۸)‘‘’’وابن مردویہ عنہ مرفوعا وعن ابی ھریرۃؓ نحوہ اخرجہ عبدبن حمید‘‘

’’اخرج العریابی وسعید بن منصور ومسدود عبدبن حمید وابن ابی حاتم وطبرانی من طرق عن ابن عباس فی قولہ وانہ لعلم للساعۃ قال خروج عیسیٰ قبل یوم القیامۃ (تفسیر درمنشور ج۶ ص۲۰)‘‘ ﴿ابن عباسؓ نے کہا کہ انہ لعلم للساعۃ یعنی عیسیٰ بن مریم کا قیامت سے پہلے ظہور فرمانا۔ حاکم اورابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اس کومرفوعاً روایت کیا ہے اوراسی طرح ابوہریرۃؓ سے عبدبن حمید نے روایت کی ہے۔﴾

’’الصحیح انہ عائد علی عیسیٰ علیہ السلام فان السیاق فی ذکرہ ثم المراد بذلک نزولہ قبل یوم القیامۃ کماقال تبارک وتعالیٰ وان من اھل الکتاب الا لیؤمن بہ قبل موتہ ای قبل موت عیسیٰ علیہ السلام ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیدا ویؤید ھذا المعنی القراۃ الاخری وانہ لعلم للساعۃ ای امارۃ دلیل علی وقوع الساعۃ قال مجاھد وانہ لعلم للساعۃ ای ایۃ للساعۃ خروج عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیامۃ وھکذاروی عن ابی ھریرۃؓ وابن عباسؓ وابی العالیہ وابی مالک وعکرمہ والحسن وقتادۃ وضحاک وغیرھم وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ ﷺ انہ خبر بنزول عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیامۃ اماماً عادلاً وحکماً مقسطاً (تفسیر ابن کثیر ج۷ ص۲۱۷)‘‘ ﴿صحیح یہ ہے کہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ کیونکہ آیت کا سیاق انہی کے ذکر میں ہے۔ پھراس سے ان کا قیامت سے پہلے نزول مراد ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے۔’’وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ‘‘ یعنی سب اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پران کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اوراس معنی کی دوسری قرآۃ بھی تائید کرتی ہے۔انہ لعلم للساعۃ یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے وقوع پردلیل اورعلامت ہیں اورمجاہد نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا خروج قیامت کی علامت ہے اور اسی طرح ابوہریرۃؓ وابن عباسؓ اورابوالعالیہ اورابومالک اورعکرمہ اورحسن اورقتادہ اورضحاک وغیرہم سے مروی ہےاوررسول اللہ ﷺ سے احادیث تواتر کوپہنچ گئیں کہ حضور ﷺ نے خبردی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔امام عادل اورحاکم عادل ہوکر۔﴾

’’(تفسیر معالم التنزیل ج٤ ص٥٠، تفسیر کشاف ج٤ ص٢٦١، تفسیر مدارك ج٤ ص٩٣، تفسیر خازن ج٦ ص١١٦، تفسیر روح المعانی ج٢٥ ص٨٧،٨٨، تفسیر کبیر ج٢٧ ص٢٢٢، تفسیر ابی السعود ج٨ ص٥٢،٥٣، بیضاوی ج٢ ص٢٩٤، جلالین ص٤٠٧، درمنشور ج٦ ص٢٠)‘‘ سب میں اسی طرح ہے۔

اور بعض نے جو ضمیر کو قرآن کریم یا محمد ﷺ کی طرف عائد کیا ہے بالکل غیر صحیح اور خلاف ظاہر ہے۔ کیونکہ ان کا پہلے کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ بلا مرجع ضمیر کیسے عائد کی جاسکتی ہے۔ مرجع کا صریحاً، ضمناً، حکماً مقدم ذکر ضروری ہے۔ جیسا کہ:’’ انا انزلناه فی لیلة القدر (قدر:١) ‘‘اس میں ضمیر منزل یعنی قرآن کی طرف راجع ہے۔ جو انزلنا میں منزل ضمناً مذکور ہے اور’’ قل هوالله احد (اخلاص:١) ‘‘میں حکماً۔ واضح ہو کہ جب صحابہ کرامؓ نے بلکہ خود حضور ﷺ نے جیسا کہ ان تفسیروں کا حکماً مرفوع ہونا ثابت ہوگیا۔ یہ تفسیر فرمادی ہے تو اب کسی کو حق نہیں ہے کہ صحابہ کرامؓ بلکہ حضور ﷺ کے خلاف کوئی دوسری تفسیر کرے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کی نشانی اور علامت ہے۔ وہ قیامت سے پہلے ضرور تشریف لائیں گے۔ قیامت کے وقوع میں ہرگز شک مت کرو ضرور واقع ہو کر رہے گی اور فرما دیجئے کہ اتباع میری کرو یہی صراط مستقیم ہے۔ اسی پر قائم رہو کیونکہ میرا دین منسوخ نہ ہوگا۔ قیامت تک رہے گا۔ کیونکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا۔

چوتھی آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۴...... ’’اذ کففت بنی اسرائیل عنك (مائدہ:١١٠)‘‘ ﴿اے عیسیٰ علیہ السلام یاد کر اس واقعہ کو کہ جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روک دیا تھا۔﴾

نوٹ! اس آیت سے خوب ظاہر ہے کہ یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قریب بھی نہیں پہنچ سکے۔ ایذا رسانی تو کجا۔ جبکہ مسیح علیہ السلام کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا ہو کہ طمانچے مارے گئے کانٹوں کا تاج سر پر رکھا گیا۔ ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھوک دی گئیں۔ یہود اپنی دانست میں مار کر چھوڑ گئے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ اسلام کو قیامت میں اپنی نعمت واحسان کا ذکر فرمائے گا کہ بنی اسرائیل کو تجھ تک پہنچنے نہیں دیا۔ کیا یہی نعمت ہے کہ سب گت بنوادئے۔ یہ کیسا کف ہے؟۔ کہ یہود کے ہاتھ پکڑوا کر صلیب پر لٹکا دینے کے بعد تیرے سب کرم کروادوں گا۔ پر

تیرا دم نکلنے نہ دوں گا اور تجھے جاں بلب بنا دوں گا۔ مرزا قادیانی کے مدعا کا سارا گورکھ دھندا اسی میں ہے اور اس آیت نے اس گورکھ دھندے کو پاش پاش کر دیا۔ لفظ کف اور پھر بنی اسرائیل کو مفعول بنانا اور اس کے صلہ میں لفظ عنک لانا اسی لئے ہے اور معنی ہیں کہ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ تک پہنچنے سے روک لیا اور دوسرے کے یہ معنی ہیں کہ میں نے تجھ کو بنی اسرائیل سے بچالیا۔ اوّل صورت میں ایذا رسانی ممکن ہی نہیں ورنہ اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو تجھ سے بچالیا اور ان کو تجھ سے روک لیا اور لفظ اعتصام میں بھی یہ بات نہیں ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۱۶، باب قول اللّٰہ تعالیٰ وھو الذی کفا ایدیھم عنکم) میں انس بن مالکؓ اور سلمۃ بن اکوعؓ سے مروی ہے کہ اہل مکہ سے ۸۰ آدمی مسلح جبل التنعیم سے اترے اور نبی ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ پر غفلت میں حملہ کرنا چاہا۔ فاخذھم سلماً ان کو صلح سے بلاقتال پکڑ لیا۔ حضور ﷺ نے معاف فرما کر سب کو چھوڑ دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ من بعد ان اظفر کم علیھم (فتح:۲۴)“ یعنی اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک لیا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا بطن مکہ میں بعد اس کے کہ میں نے تم کو ان پر فتح مند کیا۔ اس آیت میں گو کف ہے اور ہر ایک دوسرے سے بلا ایذا رسانی بچائے گئے۔ لیکن جو بات کففت بنی اسرائیل عنك میں ہے وہ اس میں بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں بنی اسرائیل کا کف ہے۔ ذات عیسیٰ علیہ السلام سے جس کے یہ معنی ممکن نہیں کہ میں نے بنی اسرائیل کو عیسیٰ سے بچالیا اور روک لیا۔ فافھم!

پانچویں آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۵...... ”ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین (آل عمران:۵۴)“

﴿انہوں نے تجویز خفی کی اور اللہ نے بھی تجویز خفی کی اور اللہ کی تجویز سب پر غالب ہے۔﴾

توضیح!

۱...... انہوں نے تجویز کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کریں اور خدا نے تجویز کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچائے اللہ غالب تجویز والا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسماً بچائے۔ کیونکہ روح کو تو نہ کوئی پکڑ سکتا ہے اور نہ صلیب دے سکتا ہے۔ یہ سب تجویزیں جسم واسطے ہو

رہی تھیں۔ کیونکہ جھگڑا جسم کا ہے۔ یہودی جسم کو صلیب کے عذاب دے کر ذلیل کرنا چاہتے تھے اور خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کو صلیب کے عذابوں سے بچانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تجویز غالب رہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھالیا اور جس جسم نے قتل ہونا اور صلیب دیا جانا تھا وہی اٹھالیا گیا۔ یہی اللہ کی تجویز تھی۔

۲...... جملہ مکروا اور جملہ مکراللہ دنوں جملے فعلیہ ہیں۔ جو حکم میں نکرے کے ہوتے ہیں اور اعادہ نکرہ سے ثانیہ نکرہ وغیرہ اولی ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہود کی تجویز اور اللہ کی تجویز مغائر تھی جو جمع نہیں ہوسکتی۔ اگر رفع روحانی مراد لیا جائے تو قتل کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور نہ اس کا مغائر ہے تو معلوم ہوا کہ رفع جسمانی ہے۔ جو بالکل قتل کے منافی ہے۔

۳...... مکر کے معنی تجویز خفی کے ہیں۔ اگر صلیب پر لٹکائے گئے اور قریب ہلاکت کئے گئے تو یہ تجویز خفی کیسے ہوگی اور خداوند عالم خیر الماکرین کیسے ہوگا؟۔ مطلب یہ ہوا کہ ”مکروا ای بالقتل“ یعنی انہوں نے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کرنے کی تجویز کی۔ ومکراللہ ای بالرفع الی السماء یعنی اللہ نے بھی تجویز کی کہ ان کو یہود سے بچا کر آسمان پر رفع کرلیا۔

”(تفسیر ابن جریر ج۳ ص۲۸۹، ابن کثیر ج۲ ص۳۹، کبیر ج۸ ص۶۹، ۷۰، ابی السعود ج۲ ص۴۲، وروح المعانی ج۳ ص۱۵۷، کشاف، ج۱ ص۳۶۶، ومدارک التنزیل ج۱ ص۱۲۴، وبیضاوی ج۱ ص۱۴۰، جلالین ص۵۰)“ وغیرہ سب میں یہی مطلب مذکور ہے۔

چھٹی آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۶...... ”اذ قال اللّٰہ یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطهرك من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفرو الی یوم القیٰمة (آل عمران:۵۵)“ ﴿جب کہ کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق میں تم کو پورا پورا اپنے قبضہ میں یعنی یہود سے بچا کر اپنی حفاظت میں رکھنے والا ہوں اور تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تم کو ان کافروں سے پاک کردینے والا ہوں اور تیرے متبعین کو کافروں پر فوق کرنے والا ہوں۔ قیامت کے روز تک۔﴾

توضیح!

توفیٰ کا مادہ وفا ہے اور وفا کے معنی پورا دینا اور پورا کرنا ہے اور توفی باب تفعل سے جس کے معنی پورا بہ تمامہ لینے کے ہیں اور توفی المیت کا لفظ عربی میں ایسا ہے جیسا کہ اردو میں وصال اور انتقال کے معنی کنایۃً موت کے لئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اصلی حقیقی معنی موت کے نہیں۔ چنانچہ (اساس البلاغت ج ۲ ص ۳۴۰) میں علامہ زمخشری نے جن کی بابت مرزا قادیانی (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۰۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۸۰) میں لکھتے ہیں کہ: ''اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ زبان عرب کا ایک بے مثل امام جس کے مقابل پر کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔'' یعنی علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ: ''واوفاہ واستوفاہ وتوفاہ استکملہ ومن المجاز توفی وتوفاہ اللّٰہ ادرکتہ الوفات '' یعنی پورا پورا لینے کے ہیں اور مجاز سے ہے۔ توفی یعنی مر گیا۔ اس کو موت نے پالیا اور توفاہ اللّٰہ یعنی اللّٰہ نے اس کو موت دی۔

''واوفاہ فاستوفاہ وتوفاہ ای لم یدع منہ شیئا فھم مطاوعان لا وفاہ ووفاہ وافاہ ومن المجاز ادرکتہ الوفاۃ ای الموت والمنیۃ (تاج العروس شرح قاموس ج ۲۰ ص ۳۰۱) '' یعنی استوفا اور توفاہ کے معنی کسی چیز کو پورا پورا لینا کہ کوئی چیز اس سے چھوٹنے اور رہنے نہ پائے اور موت کے معنی مجازی ہیں۔

''(التوفی) الاماتۃ وقبض الروح وعلیہ استعمال العامۃ اولاستیفاء واخذ الحق وعلیہ استعمال البلغاء (کلیات ابی البقاء ص ۱۲۹) '' یعنی توفی کے معنی موت دینا اور قبض روح کے ہیں اور اس پر عام لوگوں کا استعمال ہے۔ یا پورا پورا لینے اور اخذ حق کے ہیں اور اس پر بلغاء کا استعمال ہے۔

''التوفے وھو جنس تحتہ انواع بعضھا بالموت وبعضھا بالاصعاد الی السماء (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۲) '' یعنی توفی جنس ہے۔ اس کے نیچے کئی انواع ہیں۔ بعض کی توفی موت کے ساتھ ہوتی ہے اور بعض کی توفی آسمان پر اٹھا لینے کے ساتھ ہوتی ہے۔

''قل یتوفاکم ملک الموت یستوفی نفوسکم لا یترک منھا شیئا من اجزائھا ولا یترک شیئا من جزئیا تھا ولا یبقی احد منکم واصل التوفی اخذ الشیٔ بہ تمامہ (روح المعانی ج ۲۱ ص ۱۱۲) '' یعنی یتوفاکم ملک الموت کے یہ معنی ہیں کہ

ملک الموت تمہارے نفوس کو پورا پورا لے گا۔اس کے اجزاء میں سے کوئی جز اور جزئیات میں سے کوئی جزئی نہیں چھوڑے گا۔اور تم میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا اور اصل توفی کے معنی کسی شے کو پورا بہ تمامہ لینا ہے۔

نوٹ! معلوم ہوا کہ لغت عرب میں توفی کے معنی حقیقی پورا پورا بہ تمامہ کسی شے کو لینے کے ہیں۔خواہ جسم ہو خواہ روح ہو خواہ کوئی اور شے ہو۔چنانچہ عرب کا محاورہ مشہور ہے۔توفیت المال،(لسان العرب ج۱۵ص۳۵۹اور منجد ص۱۲۷،شرح قاموس) میں ہے۔

انت بوفاء ای فی طول العمر اور توفی کا لفظ موت کے معنی میں حقیقی نہیں۔ بلکہ کنایۃً اس کی ایک نوع میں استعمال ہوتا ہے اور بلغاء کا استعمال اسی معنی میں ہے کہ کسی چیز کو پورا پورا بہ تمامہ لینا لم یدع منہ شئی کہ کوئی چیز اس سے رہنے اور چھوٹنے نہ پائے اور امام فخر الدین رازیؒ نے فرمایا ہے کہ بعض کی توفی آسمان پر اٹھا لینے کے ساتھ ہوتی ہے۔

’’عن مطر الوراق فی قول اللّٰہ انی متوفیك قال متوفیك من الدنیا ولیس بوفات موت (تفسیر ابن جریر ج۳ ص ۲۹۰ اور ابن کثیر ج۲ ص۳۹) ‘‘یعنی مطر الوراق سے ہے کہ متوفیک کے معنی وفات موت کے نہیں بلکہ زمین سے اٹھا لینے کے ہیں۔

’’عن کعب الاحبار انی متوفیك ورافعك الیّ ولیس من رفعته عندے میتاً وانی سابعثك علی الاعور الدجال فتقتله (تفسیر ابن جریر ج۳ ص ۲۹۰) ‘‘یعنی کعب الاحبار سے ہے کہ مار کر اٹھانا مراد نہیں بلکہ میں اعور دجال پر تم کو بھیجوں گا اور تو اس کو قتل کرے گا۔

’’قال ابن زید لم یمت بعد حتیٰ یقتل الدجال وسیموت (ابن جریر ج۳ص ۲۹۰) ‘‘یعنی ابن زید نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی مرے نہیں یہاں تک کہ دجال کو قتل فرمائیں گے اور پھر مریں گے۔

’’عن الحسن واللّٰہ انه لحیی الان عند اللّٰہ ولاکن اذ انزل اٰمنوا به اجمعون (ابن کثیر ج۲ ص ۴۰۱) ‘‘یعنی حسن سے مروی ہے کہ اللہ کی قسم تحقیق عیسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ ہیں۔لیکن جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے۔پس مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ توفی کے معنی حقیقی موت کے ہیں، ہر گز نہیں۔ مرزا قادیانی نے دیکھا کہ کسی انسان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا آسمان پر اٹھائے جانے کا

قطعی ثبوت اور توفی کا اس صورت میں استعمال تو مل نہیں سکتا۔ لہٰذا یہ قاعدہ اختراع کیا کہ توفی کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور ذی روح مفعول ہو تو وہاں موت کے ہی معنی ہوں گے۔ ایسی صورت میں اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں۔ (ازالہ اوہام ص۳۳۲،۳۳۴،۳۳۶،۸۸۵،۸۸۶، خزائن ج۳ ص۲۶۹،۲۷۰،۲۷۱،۵۸۳، ضمیمہ براہین پنجم ص۲۰۶، خزائن ج۲۱ ص۳۷۹) میں مرزا نے لکھا۔

''اور قرآن کریم میں اوّل سے آخیر تک توفی کے معنی روح کو قبض کرنے اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے ہیں۔'' مرزا قادیانی سے کوئی پوچھے کہ صاحب آپ نے یہ قاعدہ لغات کی کس کتاب میں لکھا دیکھا ہے۔ اگر صرف یہ قاعدہ آپ ہی کا اختراع ہے تو ہماری طرف سے بھی یہ ایک قاعدہ سن لیجئے کہ اگر فعل توفی رفع کے ساتھ مستعمل ہو اور فاعل دونوں کا اللہ اور مفعول جسم ذی روح ذات واحد ہو تو وہاں صرف اخذ جسم مع رفع جسم ہی کے معنی ہوں گے۔ حالانکہ تمہارا یہ قاعدہ مخترعہ بھی غلط ہے۔ خود قرآن کریم میں موجود ہے کہ: ''وهو الذی یتوفاکم باللیل (انعام:۶۰)'' اللہ فاعل ذی روح مفعول فعل توفی اور معنی نیند کے ہیں۔ اور باب تفصیل سے تو بہت جگہ قرآن میں پورا لینے کے معنی میں آیا ہے۔

۱...... ''ثم توفی کل نفس ماکسبت وهم لا یظلمون (آل عمران:۱۶۱)''

۲...... ''وتوفی کل نفس ماعملت وهم لا یظلمون (النحل:۱۱۱)''

۳...... ''ووفّیت کل نفس ماکسبت وهم لا یظلمون (آل عمران:۲۵)''

۴...... ''واما الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت فیوفّیهم اجورهم واللہ لا یحب الظلمین (آل عمران:۵۷)'' غرض قرآن میں کسی جگہ بھی توفی کے معنی موت کے حقیقتاً نہیں۔ لفظ اپنے مادہ سے الگ نہیں ہوسکتا۔ بلکہ سب جگہ مادہ کا مفہوم ماخوذ ہے۔ چونکہ توفی وفا سے ہے۔ لہٰذا ہر جگہ پورا لینے کا مفہوم ہوگا۔ کہیں روح کا پورا لینا جو کنایہ ہے۔ موت سے اور اگر مع الارسال ہو تو نیند مراد ہے اور کہیں جسم وروح وغیرہ کا پورا لینا مراد ہے اور خود مرزا قادیانی بھی قبل دعویٰ کے موت کے معنی نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ (براہین احمدیہ ص۵۲۰، خزائن ج۱ ص۶۲۰) میں اسی آیت کا ترجمہ لکھتے ہیں کہ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

قرآن کریم سے ثبوت کہ توفی کے حقیقی معنی موت کے نہیں

۱...... خدا تعالیٰ نے ہر جگہ حیوٰۃ اور موت میں مقابلہ کیا ہے۔ توفی اور حیوٰۃ میں کہیں مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ توفی کو مادمت فیہم وغیرہ کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ معلوم ہوا توفی کے معنی موت کے نہیں۔

۱...... ’’الذی یحیی ویمیت (بقرہ:۲۵۸)‘‘

۲...... ’’یحییکم ثم یمیتکم (الجاشیہ:۲۶)‘‘

۳...... ’’ھوا مات واحییٰ (نجم:۴۴)‘‘

۴...... ’’لا یموت فیھا ولا یحیی (طہ:۷۴)‘‘

۵...... ’’احیی الموتی باذن اللّٰہ (آل عمران:۴۹)‘‘

۶...... ’’اموات غیر احیاء (نحل:۲۱)‘‘

۷...... ’’علی ان یحییٰ الموتی (احقاف:۳۳)‘‘

۸...... ’’وانہ یحیی الموتی‘‘

۹...... ’’کذلك یحیی اللّٰہ الموتی (بقرہ:۷۳)‘‘

۱۰...... ’’یحیی الارض بعد موتھا (روم:۱۹)‘‘

۱۱...... ’’کفاتاً احیاء واموا تا (مرسلات:۲۶)‘‘

۱۲...... ’’تخرج الحیی من المیت وتخرج المیت من الحیی (آل عمران:۲۷)‘‘

۱۳...... ’’ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین (غافر:۱۱)‘‘

۱۴...... ’’توکل علی الحیی الذی لا یموت (فرقان:۵۸)‘‘

۱۵...... ’’لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء (بقرہ:۱۵٤)‘‘

اور توفیٰ کو مادمت فیھم کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ ’’وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم (مائدہ:۱۱۷)‘‘

ان میں موجود ہونے کے مقابلہ میں ان میں موجود نہ ہونا ہے اور یہی توفی کے معنی ہیں۔

۲...... اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لفظ اماتت کی اسناد اپنی ہی طرف کی ہے۔

غیراللہ کی طرف ہرگز نہیں کی اور توفی کی اسناد ملائکہ کی طرف بھی اکثر ہوتی ہے۔’’حتیٰ اذاجاء احدکم الموت توفته رسلنا (انعام:٦١)‘‘معلوم ہوا کہ توفیٰ اور اماتت غیر غیر ہیں۔

۳...... ’’اللّٰہ یتوفے الا نفس (زمر:٤٢)‘‘ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نفسوں کا استیفاء کرتا ہے۔یعنی استیفاء نفس کے معنی ہیں اور نہیں صحیح ہے کہ اس کے معنی یمیتها ہو۔اس لئے کہ نفس کو موت نہیں۔

۴...... قرآن کریم میں ہے کہ:’’حتی یتوفهن الموت (نساء:١٥)‘‘اس کے معنی یمیتهن الموت کے کس قدر رکیک ہیں۔کلام اللہ اور یہ رکاکت؟۔

۵...... ’’اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسك اللّٰہ التی قضیٰ علیه الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمیً (زمر:٤٢)‘‘ ﴿اللہ تعالیٰ نفسوں کو لے لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور ان نفسوں کو جو نہیں مرے۔ان کو نیند میں لے لیتا ہے۔پس وہ نفس کو جس پر موت وارد ہوئی روک لیتا ہے اور دوسرے کو مدت مقرر تک چھوڑ دیتا ہے۔ پہلے جملہ میں توفی نفس کو حین موتها کے ساتھ مقید کیا ہے۔معلوم ہوا توفی عین موت نہیں اور توفی کو منقسم کیا ہے۔موت اور منام کی طرف پس نصاً معلوم ہوا کہ توفی موت کے مغائر ہے۔یجامعه ویفارقه !اور توفی کی صورت منام کو لم تمت کے ساتھ بیان کیا ہے معلوم ہوا کہ توفی کا اطلاق منام پر موت کے قائم مقام کرنے کے اعتبار سے نہیں۔ بلکہ حقیقتاً توفی کی انواع میں سے ایک نوع ہے اور توفی بالموت بھی مجموعہ بدن اور روح پر واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ بدن تحت التراب مدفون اور غائب ہوجاتا ہے۔لیکن لغویین نے بوجہ عدم خفاو وضوح مراد کے روح پر اقتصار کیا۔ورنہ کسی نے روح کے ساتھ بدن کی نفی نہیں کی۔﴾

٦...... ’’والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً (بقرہ:٢٣٤)‘‘ حضرت علیؓ کی قرأۃ بصیغہ معروف کے ساتھ یعنی تم میں سے وہ لوگ جو اپنی عمر پوری پوری کر لیتے ہیں اور اپنے بعد بیویوں کو چھوڑتے ہیں۔

دیکھو اس میں اماتت کے معنی ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ صیغہ معروف ہے۔ بلکہ استیفاء عمر کے معنی میں متعین ہے۔حاصل کلام یہ ہے کہ توفی کبھی اپنے معنی موضوع لہ میں مقصوداً مستعمل ہوتا ہے اور کبھی اپنی موضوع لہ میں ہی استعمال ہوتا ہے۔لیکن موت کے معنی کنایتہً مراد ہوتے ہیں۔ جب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ موت دینے کے معنی اس آیت میں کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتے۔

کیونکہ متوفی کا لفظ جو مرنے کے قریب ہو اس پر بولا جاتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو کشمیر میں ۸۷ برس کے قریب زندہ رکھنا منظور ہے تو (ازالہ اوہام ص۳۹۴، خزائن ج۳ ص۳۰۳، ضمیمہ براہین پنجم ص۲۰۵، خزائن ج۲۱ ص۳۷۷) پر اقرار کیا کہ یہ آیت وعدہ وفات ہے۔ یعنی دلیل وخبر وفات نہیں۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب یہود نے گھیر لیا تھا اور بدرگاہ رب العزت یہود نا مسعود کے عذابوں سے بچنے کی دعا کی تو خداتعالیٰ نے اس وقت یہ آیت بطور تسلی اور اطمینان دہی کے نازل فرمائی تھی۔ پس مرزا قادیانی کے معنی کی رو سے لفظ متوفیك (میں تم کو موت دینے والا ہوں) سے تسلی دینا بھی ایسے وقت میں جو اپنے سامنے موت کے سامان دیکھ رہا ہو اور وہ بھی اس طرح پر کہ خوب گت کروا کر جان بلب بنا کر سولی پر چار میخ کرا کر اس وقت مرنے نہ دوں گا۔ بلکہ ۸۷ برس کے بعد خود موت دوں گا۔ عجیب بلاغت ہے۔ ایسے موقعہ دلدہی اور اطمینان پر ایسے لفظ کا استعمال دنیا کی کسی زبان میں بھی مستعمل نہیں ہے۔ سننے سے کان بھی نفرت کرتے ہیں۔

۲...... اور نیز کیا عیسیٰ علیہ السلام یہ خیال کر بیٹھے تھے کہ مجھ کو موت دینے والا خدا نہیں بلکہ یہود ہیں یا یہ عقیدہ ہو گیا تھا کہ مجھ پر موت وارد نہ ہوگی اور ''کل نفس ذائقة الموت (آل عمران:۱۵۸) '' پر ایمان نہ رہا تھا۔ جس کا خدا کو متوفیك سے جواب دینا پڑا اور ان کے خیال کو توڑنا پڑا کہ میں تم کو موت دینے والا ہوں۔

۳...... اور نیز جب وہ نبی تھے اور الوالعزم رسول تھے ان کو اپنے نیک خاتمہ پر ایمان تھا۔ تو پھر بقول مرزا قادیانی لعنتی موت کا خیال ہی کیوں آ سکتا۔ یا کیا عیسیٰ علیہ السلام کو یہود کی مخالفت دیکھ کر اپنے نبی ہونے میں شک ہو گیا تھا یا سلب ایمان کا ڈر۔ معاذ اللہ! حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی پیدائش کے وقت ہی معلوم ہو گیا تھا کہ میں لعنتی موت سے ہرگز نہ مروں گا۔ بلکہ سلامتی کی موت سے مروں گا۔ ''وسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا (غافر:۳۳)''

۴...... مرزا قادیانی کو بھی آخری تصنیف میں کچھ ہوش آیا اور (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۲۰۵، خزائن ج۲۱ ص۳۷۷) میں لکھتے ہیں کہ: ''معلوم رہے کہ زبان عرب میں لفظ توفی صرف موت دینے کو نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ طبعی موت دینے کو کہتے ہیں۔''

اسی بناء پر لکھا ہے کہ: ''توفی المیت استیفاء مدته التی وفیت وعدد ایامه وشهوره واعوامه فی الدنیا (لسان العرب ج۱۵ ص۳۵۹، تاج العروس ج۲۰

ص ۳۰۱) ’’یعنی مرنے والے کی توفیٰ سے یہ مراد ہے کہ اس کی مدت مقررہ اور دن اور مہینے اور سال سب کا پورا پورا ہونا۔ دیکھئے اس میں صاف معنی حقیقی مراد لئے گئے کہ استیفاء مدت پھر یہ ایام مقررہ خواہ قرب قیامت تک پورے ہوں خواہ صلیب پر پورے ہوجائیں۔ کیونکہ شریعت میں طبعی موت کی کوئی خاص مدت مقرر نہیں ہے اور چونکہ یہ توفیٰ المیت یعنی مرنے والے کی توفیٰ کے معنی بتلائے جاتے ہیں۔ یعنی نوع ثانی توفی بالموت کے لہٰذا اس موقعہ تسلی عیسیٰ علیہ السلام کے جب کہ وہ بقید حیات محصور یہود تھے۔ بغیر کنایہ کے مقصوداً حقیقی طور پر موت کے معنی لینا کچھ بھی مناسب نہیں۔ ہاں استیفاء ایام عمر کی طرف کنایہ ہوسکتا ہے۔ ورنہ کیا عیسیٰ علیہ السلام یہ خیال کر بیٹھے تھے کہ مدت مقررہ سے پہلے یہود مجھ کو مار ڈالیں گے اور ’’اذا جاء اجلهم لا يستاخرون ساعة ولا يستقدمون (اعراف:۳٤)‘‘ پر ایمان نہ رہا تھا؟۔ اور پھر اس طبعی موت کو مکر وتدبیر یہود سے نجات دینے میں کیا دخل وہ تو اجل مقررہ ہے۔ ان کے مکر کے رد کرنے میں موت کچھ محل فائدہ نہیں ہے اور نیز اگر تطہیر سے مراد کفار سے علیحدگی اور تخلیص ہے تو یہ توفی اور یا رفع روح یا رفع درجہ سے مقدم ہے اور اگر تہمت یہود سے تطہیر مراد ہے جو بقول مرزا قادیانی قرآن کی آیات سے ہوئی تو یہ ’’جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا ‘‘ سے مؤخر ہے۔ جو بقول مرزا قادیانی ’’حضرت مسیح کے بعد اسلام کے ظہور تک بخوبی پوری ہوگئی۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۴۳۵، خزائن ج۳ ص۳۳۰)

بہرحال ترتیب گئی جو بقول مرزا قادیانی یہود یانہ تحریف ہے اور پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں ۸۷ برس کے قریب کفرستان میں زندہ رہے۔

(ضمیمہ براہین پنجم ص۲۲۵، خزائن ج۲۱ ص۴۰۱)

تو یہ ’’مطهرك من الذين كفروا ‘‘ کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟۔ کافروں کی تہمتوں سے پاک کرنے والا ہوں۔ یہ معنی اور مطلب بالکل غلط ہیں۔ اوّل تو تہمتوں کا لفظ اپنی طرف سے لگا دیا۔ قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔ دوسرے کافر تو صلیب دینا چاہتے تھے اور طرح طرح کے عذاب سے قتل کرنا چاہتے تھے۔ تہمتوں کا کہاں ذکر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ’’يعيسىٰ انى متوفيك ثم رافعك الى ثم مطهرك ‘‘ ثم سے فرماتے تو وعدوں میں تراخی مطلوب ہوتی۔ مگر باوجود اس کے واو سے فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وعدے ایک ہی دفعہ ایک ہی وقت میں پورے کرنے کا ارادہ تھا۔ جو پورے کئے گئے۔ پس مرزا قادیانی نے جو اپنے دعوے کے دھن میں خود

غرضی سے اس آیت کے معنے اوراس کا مطلب بیان کیا ہے بالکل غلط ہے۔صحیح معنی یہ ہیں کہ اے عیسیٰ علیہ السلام میں تم کو پورا پورا اپنے قبضہ میں یعنی یہود سے بچا کر اپنی حفاظت میں رکھنے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں اور کفار سے تم کو پاک کردینے والا ہوں اور تیرے متبعین کو کفار پر فوق کرنے والا ہوں۔قیامت کے روز تک'' ومعناه انی عاصمك من ان يقتلك الكفار ومؤخرك الى اجل كتبته لك (کشاف ج۱ ص۳۶۶)''

دیکھئے کس قدر صاف اور صریح معنی ہیں اور موقعہ کے بھی مناسب ہیں۔ایک اور بلاغت دیکھئے کہ لفظ متوفيك اختیار کیا گیا اور حافظك یا عاصمك اختیار نہ کیا گیا۔تاکہ رداً لليهود ايهاماً وكناية معلوم ہوجائے کہ حفاظت الٰہی کی انتہا پوری عمر اور موت مقرر تک ہے۔جس کی مدت بہت طویل ہے۔''انت بوفاء اے فی طول العمر (منجد)'' یہ لفظ ان دونوں سے زیادہ ابلغ اور افصح ہوگیا۔دوسرے اس لفظ سے ایهاماً وكنايةً معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آخر موت آئے گی اور ان کی عمر کا پیالہ بھی لبریز اور پورا ہوگا۔تاکہ رداً للنصارى الوھیت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی ابطال ہوجائے کہ جو فانی وہالک ہو وہ کیسے خدا بن سکتا ہے۔غرض اس لفظ کے یہاں پر حقیقی طور پر موت دینے کے مقصوداً معنی مراد لینا بالکل غلط ہیں۔ بلکہ اپنے موضوع لہ اور حقیقی معنی میں مقصوداً مستعمل ہے اور استیفاء ایام عمر کی طرف کنایہ ہی مقصود ہوسکتا ہے؟۔جیسا کہ تبت يدا ابى لهب میں معنی تو ایک خاص شخص کے علم کے ہی مقصود اور مراد ہیں۔لیکن ترکیب اضافی سے جو دوسرے معنی ہیں جہنمی ہونے کی طرف کنایہ بھی مقصود ہے۔

نوٹ!متبعین حقیقی اب مسلمان ہی ہیں۔کیونکہ یہ صفت حضورﷺ کی بعثت سے امت محمدی میں منتقل ہوآئی۔حاصل مطلب یہ ہے کہ یہود نے مکر کیا تھا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑیں اور طرح طرح کے عذاب دے کر ان کو قتل کریں اور پھر خوب بے حرمت اور رسوا اور ذلیل کریں اور اس ذریعہ سے ان کے دین کو فنا کردیں کہ کوئی متبع اور نام لیوا بھی نہ رہے اور انہی چاروں چیزوں کا اندیشہ طبعاً عیسیٰ علیہ السلام کو بھی لاحق ہوا تھا۔جن سے بچنے کے لئے دعا کی اور ان کی ہر تجویز کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی تجویزیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے وحی فرما کر عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دی اور ان کی دعا قبول فرما کر ان کو اطمینان دلایا۔''انی متوفيك ورافعك الیّ ''یعنی ان کے پکڑنے کے مقابلہ میں انی متوفيك یعنی میں خود ان کو بہ تمامہ بھرپور لینے والا ہوں اور میری حفاظت میں

ہیں اور ارادہ ایذا وقتل کے مقابلہ میں رافعك الیّ یعنی رفع الی السماء میں آسمان پر اٹھالوں گا اور رسوا و تشہیر و بے حرمت کرنے کے مقابلہ میں ’’مطهرك من الذين كفروا ‘‘یعنی میں تم کو ان یہود نامسعود سے ہی پاک کر دوں گا۔ رسوائی بے حرمتی کجا اور احدام امت اور احدام دین کے مقابلہ میں ’’جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا ‘‘یعنی تیرے رفع کے بعد تیرے متبعین کو ان کفار پر فوق کر دوں گا۔

بالفرض اگر توفی بالموت ہی کے معنی تسلیم کر لئے جائیں تو علماء امت تقدیم و تاخیر کے قائل ہوئے ہیں۔ کیونکہ کسی وجہ سے ازروئے بلاغت قرآن میں لفظاً تقدیم و تاخیر بہت ہے اور حضرت ابن عباسؓ اور آئمہ تفسیر اس کو جائز مانتے ہیں۔

’’اخرج ابن عساكر واسحاق بن بشر عن ابن عباسؓ قال قوله تعالىٰ يعيسىٰ انى متوفيك ورافعك الى قال انى رافعك ثم متوفيك فى آخرالزمان (تفسير درمنثورج ٢ ص ٣٦) ‘‘﴿یعنی ابن عساکر اور اسحاق بن بشر نے بروایت صحیح ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ میں آپ کو اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف۔ پھر آخر زمانہ میں بعد نزول آپ کو موت دینے والا ہوں۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر پر بڑا زور ہے کہ متوفیک کی تفسیر ممیتک فرمائی ہے۔ حالانکہ یہ تفسیر کسی طرح ہمارے مدعا کے خلاف نہیں اور ان کے لئے کچھ بھی حجت نہیں۔ اوّل تو معلوم ہو گیا کہ ابن عباسؓ تقدیم و تاخیر اس آیت میں مانتے ہیں اور آئمہ تفسیر بھی اس کو جائز سمجھتے ہیں۔﴾

(معالم التنزيل ج ١ ص ١٦٢، ابن كثير ج ٢ ص ٣٩، تفسير كبير ج٨ ص ٧١، وخازن ج ١ ص ٢٥٦، ابوالسعود ج ٢ ص ٢٨٦، كشاف ج ١ ص ٣٦٦، فتح البيان ج ٢ ص ٤٩، مجمع البحار ج ٣ ص ٤٥٤)وغیرہ دیکھو۔

قرآن میں تقدیم وتاخیر

’’واسجدى واركعى مع الراكعين (آل عمران:٤٣) ‘‘ حالانکہ رکوع سجود پر بالاجماع مقدم ہے۔ ایک جگہ قرآن میں ہے کہ:’’ادخلو االباب سجداً وقولوا حطة (بقره:٥٨) ‘‘دوسری جگہ ہے کہ:’’قولوا حطة وادخلوا الباب سجدا (اعراف:١٦١) ‘‘

اگر واؤ میں ترتیب ہو تو ان دونوں میں تعارض لازم آتا۔’’واوحينا الى ابراهيم

واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وھارون وسلیمان (نساء:١٦٣)'' حالانکہ حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت ہارون، حضرت سلیمان علیہم السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مقدم ہیں۔''قال تعالیٰ ما ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحییٰ (الجاشیه:٢٤)'' حالانکہ حیاۃ موت پر مقدم ہے۔''قوله تعالیٰ حتیٰ تستا نسوا وتسلموا'' حالانکہ شرعاً سلام مقدم ہوتا ہے۔استیذان پر اور''ان الصفا والمروة من شعائر الله'' جب نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ پہلے صفا کا طواف کریں یا مروہ کا تو حضور ﷺ نے فرمایا صفا سے اگر واؤ ترتیب کے لئے موضوع ہوتا تو اس سوال کی کوئی حاجت نہ تھی اور جمیع نحاۃ کا اتفاق ہے کہ واو ترتیب کے لئے نہیں ہے۔ مطلق جمع کے لئے ہے۔ ہاں ازروئے بلاغت حسب موقع مناسب ترتیب ہونا چاہئے سو وہ یہاں ہے۔ یعنی یہاں پر رداً للنصاریٰ رداً لليهود متوفيك کو مقدم لانا مہتم بالشان ہے اور الی یوم القیٰمة کو چاروں وعدوں کے ساتھ تعلق ہے۔ یعنی یہ چاروں وعدے قیامت تک پورے ہوں گے اور مرزا قادیانی کے معنی میں لا علاج تقدیم وتاخیر ہے۔ لہٰذا خود یہودیانہ تحریف کرتے ہیں۔

دوسرے یہ اثر ابن عباسؓ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ ابن عباسؓ کے نزدیک بھی متوفی کے حقیقی معنی ہی مراد ہیں۔ صرف مقصوداً استیفاء مدت عمر کی طرف کنایہ ہونا ظاہر فرمارہے ہیں۔ نہ حقیقتاً معنی موت کے مراد لیتے ہیں اور لفظ ممیتک کے ساتھ جو تفسیر ابن عباسؓ علی بن طلحہؓ سے مروی ہے۔ دیکھو(سند تفسیر ابن جرير ج ٣ ص ٢٩٠) میں بالکل غیر صحیح ہے۔ کیونکہ اس کا ضعیف منکر غیر محمود المذہب ہونا اور حضرت ابن عباسؓ کو اس نے دیکھا بھی نہیں میں پہلے لکھ چکا اور ان کا صحیح مذہب تین آیات کی تحت میں معلوم ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمان پر اٹھائے گئے اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔

علاوہ اس کے مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۶۴۰، خزائن ج۳ ص۴۴۵) میں لکھتے ہیں کہ: ''مات کے معنی لغت میں نام کے بھی ہیں۔'' پس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ میں آپ کو سلا دینے والا ہوں۔ پھر اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں۔ (تفسير خازن)وغیرہ میں اور(تفسير ابن جرير ج٣ ص ٢٨٩) میں آثار صحیحہ کثیرہ سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیند کی حالت میں اٹھا لیا۔''متوفيك اى منيمك '' تاکہ آپ کو خوف لاحق نہ ہو۔ پس مرزا قادیانی کے بیان کے رو سے بھی اس آیت سے نیز تفسیر منکرہ ابن عباسؓ سے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت

نہیں ہوسکتی اور قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں توفی کے معنی سلا دینا ہی ہے۔ ’’ھو الذی توفاکم باللیل (انعام:٦٠) ‘‘ اب مرزا قادیانی کے پاس کیا حجت رہی۔

ساتویں آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۷...... ’’واذقال اللّٰہ یعیسیٰ بن مریم ء انت قلت للناس وکنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم وانت علی کل شئی شهید (المائدہ:١١٦،١١٧) ‘‘ ﴿یعنی جب قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی امت کے شرک کے بارے میں سوال ہوگا تو یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا اس وقت تک تو میں نگہبان رہا اور جب تو نے مجھے بہ تمامہ بھرپور لے لیا۔ یعنی ان سے علیحدہ کر کے اپنی حفاظت میں آسمان پر اٹھالیا تھا۔ اس وقت آپ نگہبان تھے۔﴾

’’فلما توفیتنی المرادبه وفاة الرفع الی السماء من قوله انی متوفیك ورافعك الی (تفسیر کبیر ج۱۲ ص۱۳۵) ‘‘

’’فلما توفیتنی بالرفع الی السماء کما فی قوله تعالیٰ انی متوفیك ورافعك فان التوفی اخذالشئ وافیا والموت نوع منه (تفسیر ابی السعود ج۳ ص۱۰۱) ‘‘

’’فلما توفیتنی یعنی فلما رفعتنی فالمرادبه وفاة الرفع لاوفاة الموت (تفسیر خازن ج۱ ص۵٤۲) ‘‘

’’فلما توفیتنی بالرفع الی السماء والتوفی اخذ الشئیی وافیاً (جامع البیان برحاشیه جلالین ص۱۱۱) ‘‘

’’فلما توفیتنی ای قبضتنی بالرفع الی السماء کما یقال توفیت المال اذا قبضته (تفسیر روح المعانی ج۷ ص٦۰) ‘‘

’’انما المعنی فلمارفعتنی الی السماء واخذتنی وافیا بالرفع (تفسیر فتح البیان ج۳ ص۱۳۳) ‘‘

اور (تفسیر معالم التنزیل ج۱ ص۳۰۸، تفسیر مدارك ج۱ ص۲٤۲، تفسیر بیضاوی ج۱ ص۲۵۳، تفسیر درمنثور ج۲ ص۳٤۹) میں بھی اسی طرح ہے۔ سب کا مطلب یہ ہے کہ توفی کے معنی بہ تمامہ بھرپور لینے کے ہیں اور توفیت المال عرب کا محاورہ

مشہور ہے اور فلما توفیتنی کے معنی یہ ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا کر بہ تمامہ بھرپور لے لیا تھا جیسا کہ انی متوفیك ورافعك الی سے ثابت ہو چکا اور توفی مادمت فیھم کے مقابلہ میں ہے۔ یعنی موجودگی کے مقابلہ میں عدم موجودگی کے معنی میں ہے۔ اسی لئے مادمت حیاً نہیں فرمایا۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی امت میں موجود نہ ہونے کی دونوں صورتوں کو شامل ہے۔ یعنی بعد رفع کے بھی اور بعد موت کے بھی یعنی میری عدم موجودگی میں تو ہی نگہبان تھا اور اسی طرح مادمت فیھم یعنی ان کا موجود ہونا قبل رفع اور بعد نزول دونوں کو شامل ہے۔

مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۶۰۲، خزائن ج۳ ص۴۲۵) میں لکھتے ہیں کہ: ''اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل اذ موجود ہے۔ جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا اور پھر ایسا ہی جو جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ یعنی فلما توفیتنی وہ بھی صیغہ ماضی ہے۔''

اس سے پہلے لکھتے ہیں کہ: ''تعجب ہے کہ اس قدر تاویلات رکیکہ کرنے سے ذرا بھی شرم نہیں کرتے۔''

ناظرین! اس آیت میں مرزا قادیانی کس قدر شدومد کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ قصہ ماضی ہے اور علماء کو شرم دلاتے ہیں۔ لیکن خود ہی اسی آیت کی نسبت بڑے شدومد کے ساتھ یہ دعویٰ کر دیا کہ مضارع کے معنی میں ہے اور قیامت کا واقعہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی اس وحی پر اعتراض ہوا۔ ''عفت الدیار محلھا ومقا مھا'' (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۴، خزائن ج۲۱ ص۱۵۶)

یہ مصرع لبید کا ہے اس نے گذشتہ زمانہ کی خبر دی ہے کہ خاص خاص مقام ویران ہو گئے۔

اس کا جواب (ضمیمہ براہین پنجم ص۶، خزائن ج۲۱ ص۱۵۹،۱۶۰) میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنی پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ تاکہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔'' ونفخ فی الصور۰ واذ قال اللّٰہ یعیسیٰ بن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللّٰہ۰ ولوتریٰ اذوقفوا علی ربھم'' وغیرہ اب معترض صاحب فرمائیں کہ کیا قرآنی آیات ماضی کے صیغہ ہیں۔ یا مضارع

کے اور اگر ماضی کے صیغہ ہیں تو ان کے معنی اس جگہ مضارع کے ہیں یا ماضی کے جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر نہیں بلکہ یہ تو قرآن کریم پر بھی ہوگیا۔ گویا صرف ونحو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جا بجا غلطیاں کھائیں اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھدیا۔''

اور (حقیقت الوحی ص۳۱، خزائن ج۲۲ ص۳۳) میں لکھتے ہیں کہ:''قرآن کریم کی انہیں آیات سے ظاہر ہے کہ یہ سوال (أنت قلت للناس) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن ہوگا۔''

اس کا قرینہ کہ یہ قیامت کا واقعہ ہے۔ اوّل ''یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجئتم (مائدہ:۱۰۹)'' شروع رکوع ہے۔

دوسرا ''ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم (مائدہ:۱۱۹)'' اسی آیت میں ہے اور خود حضورﷺ نے اس کی تفسیر یوں فرمائی ہے۔'' روی ابن عساکر عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہﷺ اذ اکان یوم القیامۃ دعی الانبیاء وامھم ثم یدعیٰ بعیسیٰ فیذکرہ اللہ نعمۃ علیك فیقرأ بھافیقول یعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیك واعلی والدتك الایۃ ثم یقول وأنت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ فینکر ذلك (تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۲۰۹، کنز العمال ج۲ ص۲۰ حدیث نمبر۲۹۷۹) '' ﴿ابن عساکر نے ابی موسیٰ اشعری سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امت کو پکارا جائے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو پکارا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو یاد دلائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اقرار فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا ءانت قلت للناس یعنی کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھ کو اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار فرمائیں گے کہ میں نے ہر گز ایسا نہیں کہا۔﴾

لیکن مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ میں نے اردو خوانوں کے لئے اسی آیت کو جال بنا کر پھیلایا تھا اور اب اس کو قیامت کا واقعہ کہہ دیا تو دوسرے طریقہ سے استدلال بنایا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ بات سچ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے......تو وہ قیامت کو خدا تعالیٰ کے حضور میں کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ جب تو نے مجھے دفاۃ دی تو

اس کے بعد مجھے کیا علم ہے۔‘‘

(تذکرہ الشہادتین ص ۱۸، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰، ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۱۷، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۲)

یعنی جب قیامت سے پہلے زمین پر آ کر اپنی امت کی ضلالت اور تثلیث پرستی پر واقف ہو جائیں گے تو پھر قیامت کے دن اپنی لاعلمی کہ مجھے کچھ علم نہیں کیسے کہہ سکتے ہیں؟۔ کیا جھوٹ بولیں گے؟۔ افسوس مرزا قادیانی اپنے دعوے کے دھن میں بے تاب ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھندے میں پھنسے ہوؤں کو کچھ اطمینان دلایا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر چکے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی امت کے بگڑنے کی قیامت تک کوئی خبر نہیں ہوئی۔ لہٰذا قیامت کے دن لاعلمی ظاہر فرمائیں گے۔ مگر اس کے برخلاف ملاحظہ ہو۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

’’اور میرے پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی۔‘‘ (ص ۳۴۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً مضمون واحد)

’’پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آ گئی۔‘‘ (ص ۳۴۲،۳۴۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

’’اور یہ بھی کھلا کہ یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے گذرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبہ توحید کا زمانہ ہوگا۔ پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا...... اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی...... تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آ کر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی۔ تب اک قہری شبیہ میں اس کا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔‘‘ تیسری مرتبہ نزول (آئینہ کمالات ص ۳۴۶، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی امت کی ہر گمراہی کی اطلاع دی جاتی تھی۔ اب جب کہ حسب زعم مرزا قادیانی، عیسیٰ علیہ السلام قبل از قیامت اپنی امت کے احوال پر مطلع ہو چکے تھے تو پھر قیامت کے دن یہ کہنا مجھے ان کے حال کا کیا علم تھا کیا صریح کذب نہیں؟۔ والعیاذ باللہ! حالانکہ یہاں لاعلمی کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ محض قرآن کی تحریف ہے۔ سوال خداوندی تو صرف یہ ہے۔’’ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ‘‘ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود بناؤ اللہ

کے سوا، اس کا صراحۃً اصل جواب توقلت یا ماقلت (میں نے کہا ہے یا نہیں کہا ہے) ہی ہوسکتا ہے۔ مگر رعائت ادب سے اوّل جواب سے پہلے اللہ جل شانہ کی ایسے ناپاک خیال سے پاکیزگی ظاہر کی۔ سبحانک! پھر اس کے بعد قبل صریح جواب کے خود اپنا بھی ایسے عقائد اور افعال سے بیزار ہونا بتلایا۔ ’’مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ۰ ان کنت قلته فقد علمته...... انك انت علام الغیوب (مائدہ:۱۱۶)‘‘ میں ہرگز ناحق بات نہیں کہہ سکتا۔ اگر میں نے کہا ہے تو تو جانتا ہی ہے...... اس کے بعد اصل صریح جواب دیا۔ ’’ماقلت لهم الا ما امرتنی به ان اعبدوالله ربی وربکم (مائدہ:۱۱۷)‘‘ میں نے ہرگز ان کو ایسا نہیں کہا۔ میں نے ان کو وہی کہا ہے جس کا تو نے مجھ کو امر کیا کہ ایک اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ: ’’کنت علیهم شهیداً مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم (مائدہ:۱۱۷)‘‘ اوّل تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب تک میں ان میں موجود تھا اس وقت تک تیرا شہید اور تیری طرف سے ان کے افعال کا گواہ تھا۔ میں نے ان کو ہرگز ایسا نہیں کہا۔ میں ایسی بات کیوں کر کہہ سکتا تھا۔ رہا بعد کا معاملہ جو میری عدم موجودگی میں ہوا سو میری شہادت سے خارج ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ مجھے اس کا علم نہیں میں بے خبر ہوں۔ اور دوسرے اس کا صحیح مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امت کے اعمال خیر وشر پر بطور سرکاری گواہ کے ہوں گے۔ ’’فکیف اذاجئنا من کل امة بشهید وجئنا بك علی هؤلاء شهیدا (نساء:۴۱)‘‘ اور خود عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے کہ: ’’ویوم القیٰمة یکون علیهم شهیدا (نساء:۱۵۹)‘‘ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی امت کی شہادت میں بطور اعتذار کے یہ فرماتے ہیں اور اس کے بعد سفارش آمیز کلمات بھی فرماتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنی امت کی گمراہی کا علم ہے۔ ’’فان تعذهم فانهم عبادك (مائدہ:۱۱۸)‘‘ اب ظاہر ہے کہ یہ جملہ جواب اس سوال کا نہیں ہے۔ بلکہ یہ الگ اپنی امت کے نیک وبد پر ادائے شہادت ہے۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ ضرور ہے۔ جمیع مقولوں کو جواب سمجھنا سخت نادانی ہے۔ خداتعالیٰ تو پوچھے ’’ء انت قلت للناس‘‘ اور جواب دیا جائے ’’کنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم‘‘ بالکل بے ربط ہے یہ سوال تھوڑا ہی تھا کہ تم کو اس کا علم ہے یا نہیں۔ یا تم اس بات پر گواہ ہو یا نہیں ورنہ مشرکوں کے لئے غفران کیسا۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام اس عقیدے سے ناواقف اور بے خبر تھے کہ شرک کے بعد ان تغفرلهم بھی

ہوسکتا ہے اور مــــادمــــت فیھم میں زمانہ بعد نزول بھی داخل ہے۔لہٰذا ان پر گواہی دیں گے۔ ’’ویوم القیٰمۃ یکون علیھم شھیداً‘‘ اور نفی شہادت زمانہ عدم موجودگی میں ہے اور حدیث ’’اقول کما قال العبد الصالح‘‘ کا مطلب آگے بیان ہوگا وہاں دیکھو۔

مرزا قادیانی (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۲۲۶، خزائن ج۲۱ ص۴۰۲) میں بحوالہ بعض مورخ اور (حاشیہ انجام آتھم) میں بحوالہ ذریپر صاحب قبول کر چکے ہیں کہ عیسائی مذہب عیسیٰ علیہ السلام کے ۳۰۰ برس کے بعد بگڑا اور (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۱۱۷، خزائن ج۲۱ ص۲۸۲ اور نصرۃ الحق ص۴۰، خزائن ج۲۱ ص۵۱) میں لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کی توفی یعنی موت کے بعد ہی بگڑے ہیں۔ نصاریٰ کا بگڑنا ان کی موت کی دلیل ہے۔جب تک زندہ رہے نہیں بگڑے ان کا صراط مستقیم پر ہونا عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی تک وابستہ ہے۔

۲...... (براہین احمدیہ ص۵۲۰، خزائن ج۱ ص۶۲۰) میں مرزا قادیانی متوفی کے معنی پوری نعمت دینے کے کرتے ہیں اور (ازالہ اوہام اور توضیح المرام و براہین احمدیہ پنجم) وغیرہ میں موت کے معنی۔

۳...... (ازالہ اوہام ص۳۸۹، خزائن ج۳ ص۲۹۸) میں قبل موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی ہے اور (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۲۳۴، خزائن ج۲۱ ص۴۰۹) میں کتابی کی طرف۔

۴...... اور انہ لعلم للساعۃ کی ضمیر (ازالہ اوہام ص۴۲۴، خزائن ج۳ ص۳۲۲) میں قرآن کریم کی طرف اور (حمامۃ البشریٰ ص۹۰، خزائن ج۷ ص۳۱۶) میں عیسیٰ علیہ السلام کی طرف۔

۵...... اور اس آیت میں مراد ساعت سے (حمامتہ البشریٰ ص۹۰، خزائن ج۷ ص۳۱۶) میں قیامت ہے اور (اعجاز احمدی ص۲۱، خزائن ج۱۹ ص۱۳۰) میں ہے کہ اس سے مراد عذاب بنی اسرائیل ہے۔جو بعد مسیح کے آیا تھا۔

۶...... ’’اور (ازالہ اوہام ص۲۶۴، خزائن ج۳ ص۲۳۳، حاشیہ حمامۃ البشریٰ ص۹۰، خزائن ج۷ ص۲۵۶) میں ہے کہ رفعہ اللہ الیہ میں رفع روح مراد ہے طرف آسمان کے۔پھر رفع درجات مراد لی گئی۔مرزائی رفع درجات کو رفع روحانی اور دوسرے کو رفع روح سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔عیسیٰ علیہ السلام کا مرنے کے بعد زندہ کر کے آسمان پر اٹھایا جانا جمہور مسلمانوں کا مذہب نہیں ہے بلکہ بالکل غیر صحیح اور نصاریٰ کا مذہب ہے؟۔

۱...... ’’قال ابن اسحاق والنصاری یزعمون ان اللّٰہ تعالیٰ توفاہ سبع ساعات ثم احیاہ (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۳۹ زیر آیت یٰعیسیٰ انی متوفیک) ‘‘ ﴿ابن اسحاق صاحب مغازی نے فرمایا کہ نصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سات ساعت موت دے کر پھر عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ کیا تھا۔﴾

۲...... ’’فلما توفیتنی ای قبضتنی بالرفع الی السماء کما یقال توفیت المال اذا قبضتہ وروی ھذا عن الحسن وعلیہ الجھور وروی عن الجبائی امتنی وادعی ان رفعہ علیہ السلام الی السماء کان بعد موتہ والیہ ذھب النصاری (تفسیر روح المعانی ج۷ ص۶۰) ‘‘ ﴿توفیتنی کے معنی یہ ہیں کہ جب تو نے آسمان پر اٹھا کر مجھ کو قبضہ میں لے لیا۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ توفیت المال جب تو مال پر قبضہ کرے یہ حسن سے مروی ہے اور جمہور مسلمان اسی پر ہیں اور جبائی سے منقول ہے کہ توفیتنی کے معنی امتنی کے ہیں اور دعویٰ کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا بعد موت کے تھا اور نصاریٰ اسی طرف گئے ہیں۔﴾

۳...... ’’وحکایۃ ان اللّٰہ تعالیٰ توفاہ سبع ساعات ذکرہ ابن اسحاق انھا من زعم النصاریٰ وھم فی ھذا المقام کلام تقشعر منہ جلود ویزعمون انہ فی الانجیل وحاشاللّٰہ ما ھوالا افتراء وبھتان عظیم (تفسیر روح المعانی ج۳ ص۱۵۸، زیر آیت یعیسیٰ انی متوفیک) ‘‘ ﴿اس حکایت کو کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو سات ساعت موت دی ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ یہ نصاریٰ کا زعم ہے اور اس مقام میں نصاریٰ کا ایسا قول ہے کہ اللہ سے ڈرنے والوں کے بدن کانپ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ انجیل میں ہے۔ حاشا اللہ یہ محض افتراء اور بہتان عظیم ہے۔﴾

۴...... ’’قیل ان اللّٰہ تعالیٰ توفاہ ثلاث ساعات من نہار ثم رفعہ وفیہ ضعف (تفسیر فتح البیان ج۲ ص۴۹) ‘‘ ﴿کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین ساعت موت دی پھر اٹھالیا یہ ضعیف ہے۔﴾

۵...... ’’قیل ھذا یدل علی اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ توفاہ قبل ان یرفعہ ولیس بشئی لان الاخبار قد تظافرت بانہ لم یمت وانہ یاتٍ فی السما علی الحیوۃ التی کان علیھا فی الدنیا حتیٰ ینزل الی الارض اٰخرالزمان

(فتح البیان ج۳ ص۱۳۳) ’’﴿ کہا جاتا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قبل اٹھا لینے کے موت دی تھی یہ محض غلط ہے۔ کیونکہ احادیث متواترہ سے یہ ثابت ہو چکا کہ عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں وہ آسمان پر اسی حیات پر باقی ہیں۔ جس پر دنیا میں تھے یہاں تک کہ آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے۔﴾

مرزا قادیانی نے دیکھا کہ شاذونادر بعض نصاریٰ کی طرح موت کے بعد پھر زندہ کر کے آسمان پر اٹھائے جانے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ پس پھر کیا تھا مرزا قادیانی نے اس سے جاہلوں کا بہکانے کے لئے دروغ آمیز یہ فائدہ اٹھایا اور خیانۃ فی النقل اور غباوت فی الفہم کی پوری داد دی کہ حیات مسیح علیہ السلام کے مسئلہ پر اہل اسلام کا اجماع نہیں ہے۔ بلکہ اختلافی مسئلہ ہے۔ بعض موت کے بھی قائل ہیں کہ وہ مر چکے۔ اب دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے۔ یا للعجب!

حیات عیسیٰ علیہ السلام پر اجماع امت ہے اور اہل اسلام کا اتفاق ہے

خلفاء اربعہؓ اور صحابہؓ کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ پھر دوبارہ تشریف لا کر دجال کو قتل فرمائیں گے اور کسی صحابیؓ نے اختلاف نہیں کیا۔

۱...... (مشکوٰۃ ص۴۷۹، باب قصہ ابن صیاد میں متفق علیہ حدیث بخاری ومسلم سے اور شرح السنہ ج۷ ص۴۵۴، باب ذکر ابن صیاد) سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ مع جماعت صحابہ ابوبکرؓ وعمرؓ وغیرہما جب ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے۔ طویل حدیث کے بعد ہے کہ حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو قتل کر دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ’’ان یکن هو فلست صاحبه انما صاحبه عیسیٰ بن مریم والا یکن هو فلیس لك ان تقتل رجل من اهل العهدی فلم یزل رسول اللّٰہ ﷺ مشفقاً هو الدجال (رواه فی شرح السنة) ‘‘یعنی اگر ابن صیاد دجال ہے تو تو اس کو قتل نہیں کر سکتا۔ اس کا قاتل عیسیٰ بن مریم ہوگا اور اگر دجال نہیں تو تو ایک نابالغ ذمی کے مارنے میں خیر نہیں۔’’لا نه كان غير بالغ وكان فی ايام مهاونة اليهود وخلفائهم (حاشیه بخاری ج٤ ص٧٩) ‘‘معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ جماعت صحابہؓ سب کا یہی عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام بذاتہ نزول فرمائیں گے۔ ورنہ ابوبکرؓ وعمرؓ ودیگر صحابہؓ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! وہ کشمیر میں مر چکے، قتل کرنے کون آئے گا۔

۲...... ’’اخرج ابن المغازی فی مسنده عن علیؓ بن ابیطالب قال

یقتل اللّٰہ تعالیٰ الدجال بالشام علی عقبة یقال لها عقبة افیق لثلاث ساعات یمضین من النهار علی یدی عیسیٰ بن مریم (کنزالعمال ج۱۴ ص۶۱۴، حدیث نمبر۳۹۷۰۹) ''یعنی حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ سے دجال کو شام میں تین ساعت دن چڑھے ایک گھاٹی پر جس کو افیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے قتل کرے گا۔

۳...... ''عن حذیفة ابن اسید الغفاریؓ قال اطلع النبی علینا ونحن نتذاکر الساعة فقال ماتذاکرون قالوا نذکر الساعة قال انهالن تقوم حتیٰ ترون قلبها عشرات فذکر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسیٰ علیه السلام (مسلم ج۲ ص۳۹۳، کتاب الفتن واشراط الساعة، ابوداؤد ج۲ ص۱۳۴، باب امارات الساعة) ''یعنی حذیفہؓ بن اسید غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم صحابہؓ قیامت کا ذکر کررہے تھے کہ حضور ﷺ ہم پر تشریف لے آئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم کیا ذکر کرتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہرگز قیامت نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ اس کے قبل دس علامتیں نہ دیکھ لو۔ پھر دخان، دجال، دابۃ، مغرب سے سورج کا نکلنا، نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا۔ اس حدیث سے اجماع صحابہؓ ثابت ہے۔ کیونکہ ان سب کا یہی عقیدہ تھا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصالۃً ہوگا۔ ورنہ عرض کرتے کہ یارسول اللہ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام تو کشمیر میں مدفون ہیں۔ وہ کس طرح آسکتے ہیں۔

۴...... ''عن مجمع جاریة الانصاری یقول سمعتُ رسول اللّٰہ ﷺ یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد (وفی الباب وعن عمرانؓ بن حصین ونافعؓ ابن عتبه وابی برزه وحذیفةؓ بن اسید وابی هریرةؓ وکیسان وعثمانؓ ابی العاصؓ وجابرؓ وابی امامةؓ وابن مسعودؓ وعبداللّٰہ بن عمرؓ وسمرةؓ بن جندب والنواسؓ بن سمعان وعمر بن عوفؓ وحذیفةؓ بن الیمان هذا حدیث صحیح ترمذی ج۲ ص۴۹، باب ماجاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال) ''یعنی سولہ صحابہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ عیسیٰ بن مریم دجال کو باب لد کے قریب عقب (افیق پر) قتل فرمائیں گے۔

۵...... ''عن ابن عباسؓ کنافی المسجد نتذاکر فضل الانبیاء فذکرنا نوحاً بطول عبادته وابراهیم بخلته وموسیٰ بتکلیم اللّٰہ ایاه وعیسیٰ برفعه الی السماء وقلنا رسول اللّٰہ افضل منه بعث الی الناس کافة

غفرله ماتقدم من ذنبه وما تاخروهو خاتم الانبياء فدخل عليه السلام فقال فيم انتم فذكر ناله فقال لاينبغى لاحدان يكون خيراً من يحيىٰ بن زكريا عليه السلام فذكر انه لم يعمل سيّئة قط ولم يهم بها (كشاف خرج بعضه فى الدر المنثور ج ٤ ص ٢٦٢ ، من المعجم الكبير للطبرانى ج ١٢ ص ١٦٨، ١٦٩، حديث نمبر ١٢٩٣٨) ’’﴿یعنی ابن عباسؓ سے ہے کہ ہم صحابہؓ مسجد میں فضیلت انبیاء کا ذکر کرتے تھے کہ نوح علیہ السلام کو طول عبادت کے ساتھ اور ابراہیم علیہ السلام کو خلت کے ساتھ اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ کے ساتھ اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھائے جانے کے ساتھ فضیلت دی اور ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان سب سے افضل ہیں۔ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے گئے۔ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ حضور ﷺ داخل ہوئے حضور ﷺ نے پوچھا تم کیا ذکر کرتے تھے۔ ہم نے بتایا حضور ﷺ نے فرمایا کسی کے لئے مناسب نہیں کہ نبی کو یحییٰ علیہ السلام سے بھی بہتر کہے۔ پھر ان کی فضیلت بیان کی کہ انہوں نے کبھی بدی نہیں کی اور نہ کبھی اس کا قصد کیا۔﴾

۶...... ’’عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ينزل اخى عيسىٰ ابن مريم من السماء (كنزالعمال ج ١٤ ص ٦١٩، حديث نمبر ٣٩٧٢٦) ’’یعنی ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور ابن عباسؓ کی تفسیر پہلی تین آیتوں میں صحیح روایت کے ساتھ نقل کر چکا اور تفسیر ابن عباسؓ متوفيك اى مميتك! اوّل تو غیر صحیح ہے۔ دوسرے تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں۔ اس کی مفصل بحث بیان کر چکا۔ اگر کہا جائے کہ بخاری نے اپنی صحیح میں اس تفسیر کو تعالیقات میں ذکر کیا ہے۔ اگر یہ تفسیر صحیح نہ ہوتی تو اپنی صحیح میں ہرگز نہ لاتے۔ جواب یہ ہے کہ بخاری کو اپنی تعالیق اور آثار کی صحت پر اقرار نہیں۔ صرف احادیث صحیحہ مسندہ پر اقرار ہے۔ چنانچہ (فتح المغیث کے ص۲۰) پر ہے کہ:

’’قول البخارى ماادخلت فى كتابى الا ما صح على مقصودبه هو الاحاديث الصحيحة المسندة دون التعاليق والاثار الموقوفه على الصحابةؓ فمن بعدهم والاحاديث المترجم بهاونحو ذلك ‘‘یعنی بخاری کا یہ کہنا کہ میں نے اپنی کتاب میں نہیں داخل کیا۔ مگر صحیح حدیث کو وہ حدیثیں مراد ہیں۔ جو مسندہ ہیں۔ نہ تعالیق اور آثار موقوفہ اور حادیث ترجمہ باب وغیرہ...... اور ۳۷ حدیثوں اور ۲۷ آثار سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ

السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت میں پھر دوبارہ تشریف لائیں گے۔ اگر تفصیل منظور ہو تو رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح مترجمہ حضرت شیخ الحدیث مولانا انورشاہ صاحب مدرس اوّل مدرسہ دیوبند ملاحظہ ہو۔

آئمہ اربعہ اور امام بخاریؒ کا مذہب یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اصالتاً نزول فرمائیں گے

۱...... حضرت امام اعظمؒ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں اور حنفیوں میں مشہور ہے کہ یہ کتاب امام اعظمؒ کی تصنیف ہے۔ ’’نزول عیسیٰ علیه السلا م من السماء وسائر علامات یوم القیامة علی ماوردت الاخبار الصحیحة حق کائن (شرح فقه اکبر ملا علی قاری ص۱۳۶،۱۳۷) ‘‘یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور باقی تمام علامات قیامت جیسے کہ احادیث صحیحۃ میں وارد ہے۔ ضرور ہوں گی اور امام مالک اپنی کتاب عتیبہ میں لکھتے ہیں کہ: ’’وفی العتیبة قال مالك بینما الناس قیام یستصفون لا قامة الصلوٰة فتغشاهم غمامة فاذا عیسیٰ قد نزل (عبارة صحیح مسلم مع شرح اکمال اکمال المعلم ج ۱ ص ٤٤٦، طبع وارالکتب بیروت) ‘‘یعنی عتیبہ میں مالکؒ نے لکھا ہے کہ ایسی حالت میں کہ لوگ کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر سنتے ہوں گے۔ بادل ان کو گھیر لے گا۔ پس اچانک عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجائیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صاحب مجمع البحار کو اصل کی طرف رجوع کا اتفاق نہیں ہوا ورنہ تاویل کے ہرگز محتاج نہ ہوتے۔‘‘ لعله اراد رفعه علی السماء اوحقیقتاً ویحییٰ اخرالزمان لتواتر خبر النزول (مجمع البحار ج ۱ ص ٥٣٤) ‘‘یعنی شاید امام مالکؒ نے موت سے مراد رفع علی السماء لیا ہے یا حقیقتاً مرنے کے بعد زندہ کئے گئے اور آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے۔ کیونکہ نزول عیسیٰ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔

۳...... (مسند امام احمد بن حنبلؒ ج۱ ص۳۱۸) میں ہے کہ: ’’عن ابن عباسؓ انه لعلم للساعة قال اے خروج عیسیٰ بن مریم علیهما السلا م قبل یوم القیامة ‘‘ یعنی ابن عباسؓ سے ہے کہ ایت انه لعلم للساعة میں ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ یعنی قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا ظاہر ہونا ہے۔

اور (مسند امام احمد بن حنبلؒ ج۱ ص۳۷۵) میں ہے کہ:’’وصححه الحاكم كمافى الفتح عن ابن مسعود عن رسول اللهﷺ قال لقيت ليلة اسرٰى به ابراهيم وموسىٰ وعيسىٰ عليهم السلام قال فتذكروا امر الساعة فردوا امرهم الىٰ ابرهيم فقال لا علم لى بها فردوا امرهم الىٰ موسىٰ فقال لا علم لى بها فردوا امر الىٰ عيسىٰ فقال اما وجبتها فلا يعلم بها احد الا الله وفيما عهد الىّ ربى عزوجل ان الدجال خارج ومعى قضيبان فاذا رانى ذاب كما يذوب الرصاص (وفى ابن ماجة ص۲۹۹، باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم) قال فانزل فاقتله فيرجع الناس الى بلادهم (تفسير ابن كثير ج۲ ص۴۰۶، زير آيت وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به، مستدرك ج۵ ص۶۸۷، حديث نمبر۸۵۴۹، ج۵ ص۷۵۶، حديث نمبر۸۶۸۲) ’’﴿عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میں معراج کی رات میں ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا اور قیامت کے متعلق ذکر کیا۔ پہلے ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا۔انہوں نے کہا مجھ کو اس کا علم نہیں۔ پھر یہ امر موسیٰ علیہ السلام کے حوالہ کیا گیا۔انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر آخر میں یہ امر عیسیٰ علیہ السلام پر ڈالا گیا۔انہوں نے کہا قیامت کے واقع ہونے کا اصل علم تو خدا کے سوا کسی کو نہیں۔مگر میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں نازل ہوکر اس کو قتل کروں گا اور مجھ کو دیکھ کر رانگے کی طرح پگھلے گا۔﴾

۴...... امام شافعیؒ کا ان اماموں پر انکار نہ کرنا اور ساکت رہنا اتفاق کی دلیل ہے اور دوسرے تمام علماء ومحدثین اور تمام خاص وعام مقلدین امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ امام شافعیؒ کا یہی مذہب ہے۔

۵...... امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری میں کتاب الانبیاء میں نزول عیسیٰ بن مریم کا مستقل باب باندھا ہے اور اس کے تحت حدیث ابی ہریرہؓ لائے ہیں۔جس میں قبل موتہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع کی گئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں اور قبل قیامت نزول فرمائیں گے اور ان کی موت سے پہلے سب اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔‘‘ روى البخارى فى تاريخه والطبرانى عن عبدالله بن سلام قال يدفن عيسىٰ بن مريم مع رسول اللهﷺ وصاحبيه فيكون قبره رابعاً (درمنثور ج۲

ص ٢٤٥،٢٤٦ مجمع الزوائد ج٨ ص٢٠٩) ’’یعنی بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے بھی عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ عیسیٰ بن مریم حضورﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے اور ابوبکرؓ وعمرؓ کے ساتھ اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔

حیات مسیح اور ان کے نزول پر اہل اسلام کا اتفاق ہے کسی کا اختلاف نہیں معتزلہ بھی متفق ہیں۔ کیونکہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ صرف فلاسفہ اور ملاحدہ کا اختلاف ہے۔

١...... ’’واجمعت الامة علی ان اللہ عزوجل رفع عیسیٰ الی السماء (کتاب الابانة للشیخ الاشعری ص٥٣ طبع دار بن حزم بیروت) ’’﴿امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا ہے۔﴾

٢...... ’’امارفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انه رفع ببدنه حیاً وانما اختلفوا اهل مات قبل ان یرفع اونام (تلخیص الحبیر لا بن حجر ج٣ ص٤٦٢، کتاب الطلاق طبع بیروت) ’’﴿لیکن رفع عیسیٰ علیہ السلام تمام محدثین اور مفسرین کا اتفاق ہے کہ ان کو زندہ بجسمہ اٹھایا گیا۔ ہاں اس میں اختلاف ہوا ہے کہ موت دے کر زندہ کر کے اٹھائے گئے یا سوتے سے اٹھائے گئے۔﴾

٣...... ’’واجمعت الامة علی ان عیسیٰ حیی فی السماء ینزل الی الارض (تفسیر النهر المعاد ج٢ ص٤٧٣) ’’﴿تمام امت کا اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور زمین پر نازل ہوں گے۔﴾

٤...... ’’واجمعت الامة علی ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حیی وانه ینزل فی اخرالزمان (بحر المحیط ج٢ ص٧٥٦، زیر آیت اذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیك) ’’﴿تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ جو احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں ہیں اور آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔﴾

٥...... ’’والاجماع علی انه حییّ فی السماء وینزل ویقتل الدجال ویوئد الدین ’’(تفسیر جامع البیان تلخیص ابن کثیر کے حاشیہ تفسیر وجیز جو خود اسی مصنف کی ہے ص٥٢ پر ہے) ﴿اس پر اجماع ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور نازل ہوں گے اور دجال کو قتل فرمائیں گے اور دین کی تائید فرمائیں گے۔﴾

٦...... ’’وقد تواترت الاحادیث بنزول عیسیٰ جسماا وضح ذلك

الشوکانی فی مؤلف مستقل یتضمن ذکر اورد فی المھدی المنتظر والدجال والمسیح وغزّہ فی غیرہ وصححہ الطبری ھذا القول وورد بذلک الاحادیث المتواترۃ (فتح البیان ج۲ ص۳٤٤)'' ﴿عیسیٰ علیہ السلام کے جسماً نازل ہونے میں احادیث متواترہ وارد ہیں۔ علامہ شوکانی نے ایک مستقل رسالہ جو مہدی موعود اور دجال و مسیح کے بارے میں ہے۔ واضح کیا ہے اور اس کے غیر میں بھی اس کو بیان کیا ہے اور اس قول کی طبری نے تصیح کی اور اس کے بارے میں احادیث متواترہ وارد ہیں۔﴾

۷...... ''ان الاحادیث الواردۃ فی المھدی المنتظر متواترۃ والاحادیث الواردۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم متواترۃ انتھیٰ کلام الشوکانی واماالاجماع فقال السفارینی فی اللوامع قد اجتمعت الامۃ علی نزولہ ولم یخالف فیہ احد من اھل الشریعۃ وانما انکر ذلک الفلا سفۃ والملا حدۃ ممن لا یعتد بخلافہ وقد انعقد اجماع الامۃ علی انہ ینزل ویحکم ھذٰہ الشریعۃ المحمدیۃ ولیس ینزل بشریعۃ مستقلۃ عندنزولہ من السماء وان کانت النبوۃ قائمۃ بہ وھو متصف بھا (کتاب الاذاعہ ص۷۷)'' ﴿پس ثابت ہو چکا کہ وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں اور وہ احادیث جو نزول عیسیٰ بن مریم کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں۔ انتھیٰ کلام الشوکانی۔ لیکن اجماع پس سفارینی نے لوامع میں فرمایا کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر امت کا اجماع ہے۔ کسی نے اہل شریعت میں سے اس میں خلاف نہیں کیا۔ بس صرف فلاسفہ اور ملاحدہ نے انکار کیا ہے۔ جن کے خلاف کا کچھ اعتبار نہیں اور تحقیق امت کا اجماع منعقد ہوا کہ وہ نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ پر حکم کریں گے اور آسمان سے نزول کے زمانہ میں شریعت مستقل لے کر نازل نہ ہوں گے۔ اگرچہ نبوت ان کے ساتھ قائم ہے اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہوں گے۔﴾

۸...... علامہ زمخشری امام المعتزلین لکھتے ہیں کہ:''فان قلت کیف کان اٰخرالانبیاء وعیسیٰ علیہ السلام ینزل فی اٰخرالزمان قلت معنی کونہ اٰخرالانبیاء انہ لاینباء احد بعدہ وعیسیٰ ممن نبیّ قبلہ (تفسیر کشاف ج۳ ص٥٤٤، ٥٤٥، زیر آیت ماکان محمد ابا احدٍ)'' ﴿اگر تو کہے کہ حضور ﷺ آخرالانبیاء کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے میں کہوں گا کہ آخرالانبیاء ہونے کے

معنی یہ ہیں کہ حضورﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو نبوت پہلے مل چکی ہے۔﴾ معلوم ہوا کہ معتزلہ بھی اس عقیدہ میں خلاف نہیں ہیں۔ جیسا کہ عقیدہ سفارینی میں مذکور ہے۔ صرف ملاحدہ اور فلاسفہ خلاف ہیں اور بعض علماء نے جو لکھا ہے کہ معتزلہ اس کے خلاف ہیں۔ وہ وہی معتزلہ ہیں جو فلسفی العقیدہ ہو کر ملاحدہ میں جا ملے۔ یہ بالکل لایعبأ بہ ہیں۔ اجماع میں ان کے خلاف سے کچھ خلل لازم نہیں آتا۔

جمیع صوفیاء کرام اور عارفین اور اہل کشف سب متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ آسمانوں پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں بذاتہ نزول فرمائیں گے

۱...... حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادرؒ جیلانی لکھتے ہیں کہ: ’’والتاسع رفع اللّٰہ عزوجل عیسیٰ بن مریم الی السماء فیہ (غنیۃ الطالبین عربی ج۲ ص۵۵ طبع مصر)‘‘ یعنی نویں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کو آسمان پر اٹھایا یوم عاشورہ میں۔

۲...... رئیس المکاشفین شیخ اکبر محی الدین بن العربی حدیث معراج میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ’’فلما دخل اذا بعیسیٰ علیہ السلام بجسدہ عینہ فانہ لم یمت الی آلان بل رفعہ اللّٰہ الی ہذہ السماء واسکنہ بہا (فتوحات مکیہ ج۳ ص۳۴۱، باب ۳۶۷)‘‘ اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ نے بھی (یواقیت والجواہر ج۲ ص۳۴) میں شیخ اکبر کی یہی عبارت تحریر فرمائی ہے۔﴿ جب اس آسمان میں حضورﷺ داخل ہوئے تو عیسیٰ علیہ السلام کو بعینہ اسی جسم کے ساتھ دیکھا کیونکہ وہ اس وقت تک مرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس آسمان پر اٹھایا اور اس آسمان میں ان کو ٹھہرایا ہے۔﴾

اور لکھتے ہیں کہ: ’’ان عیسیٰ علیہ السلام نبی ورسول وانہ لا خلاف انہ ینزل فی اٰخر الزمان حکما مقسطاً عدلاً بشرعنا (فتوحات مکیہ ج۲ ص۳ باب ۷۳)‘‘ یعنی بے شک عیسیٰ بن مریم نبی اور رسول ہیں اور بے شک اس میں خلاف نہیں کہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور ہماری شریعت کے ساتھ نہایت عدل کے ساتھ حکومت کریں گے۔

’’ابقی اللّٰہ تعالیٰ بعد رسول اللّٰہﷺ من الرسل الاحیاء باجسادھم فی ہذہ الدار الدنیا ثلاثۃ وہم ادریس علیہ السلام بقی حیاً بجسدہ واسکنہ اللّٰہ فی السماء الرابعۃ والسموات سبع ھن من عالم الدنیا...... وابقی

فی الارض ایضاً الیاس وعیسیٰ وکلا ھما من المرسلین (فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۵، باب ۷۳) ’’یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں تین رسولوں کو ان کے انہی جسموں کے ساتھ زندہ رکھا ہے۔ ایک ادریس علیہ السلام جو بجسدہ چوتھے آسمان پر زندہ سکونت پذیر ہیں اور ساتوں آسمان عالم دنیا میں ہیں...... اور زمین میں الیاس علیہ السلام کو اور عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ رکھا ہے۔ حالانکہ دونوں رسول ہیں۔

۳...... اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں اور شیخ اکبر نے (فتوحات کے باب ۳۵۳) میں لکھا ہے کہ: ’’وقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیہ السلام وکان ممن اوحی الیہ قبل رسول اللہ ﷺ انہ اذانزل اٰخرالزمان لا یؤمنا الا بنا ای بشریعتنا وسنتنا مع اولہ الکشف التام اذا نزل زیادۃ علی الالھام الذی یکون لہ کما لخواص ھذہ الامۃ (یواقیت ج ۲ ص ۸٤) ’’یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں صحیح حدیث آچکی ہے کہ حضور ﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی۔ لیکن جب آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو ہماری شریعت اور سنت پر حکومت و امامت فرمائیں گے اور جب نازل ہوں گے تو الہام سے بڑھ کر ان کو کشف تام ہوگا۔

۴...... اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ لکھتے ہیں کہ: ’’فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسیٰ علیہ السلام من القرآن فالجواب الدلیل علی نزولہ قولہ تعالیٰ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ای حین ینزل ویجتمعون علیہ وانکرت المعتزلۃ والفلاسفۃ والیھود والنصاریٰ عروجہ بجسدہ الی السماء وقال تعالیٰ فی عیسیٰ علیہ السلام وانہ لعلم للساعۃ قری لعلم بفتح اللام والعین والضمیر فی انہ راجع الی عیسیٰ علیہ السلام بقولہ تعالیٰ ولما ضرب ابن مریم مثلا ومعناہ ان نزولہ علامۃ القیامۃ وفی الحدیث فی صفۃ الدجال فبینماھم فی الصلوٰۃ اذبعث اللہ المسیح ابن مریم فنزل عندالمنارۃ البیضاء شرقی دمشق...... فقد ثبت نزولہ علیہ السلام بالکتاب والسنۃ وزعمت النصاری ان ناسوتہ صلب ولا ھوتہ رفع والحق انہ رفع بجسدہ الی السماء والایمان بذلك واجب قال تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ (یواقیت ج ۲ ص ۱٤٦) ’’﴿اگر کہا جائے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن سے دلیل کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ

ان کے نزول پر ایک تو یہ قول باری تعالیٰ دلیل ہے۔وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن قبل موته !یعنی جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاریٰ ان کے آسمان پر آٹھائے جانے سے انکار کرتے ہیں اور دوسرا یہ قول باری تعالیٰ دلیل ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔وانه لعلم للساعة !یعنی ان کا نزول قیامت کی علامت ہے۔تیسرے حدیث دجال کے بیان میں ہے کہ اس حالت میں کہ لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو دمشق کے شرقی منارے سفید کے پاس نازل فرمائیں گا......پس عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کے ناسوت کو سولی دی گئی اور ان کے لاہوت کو اٹھالیا گیا اور حق یہ ہے کہ ان کو بجسدہ آسمان پر اٹھالیا گیا اور اس پر ایمان واجب ہے۔بقوله تعالیٰ بل رفعه اللّٰه اليه!﴾

۵...... اور شیخ محمد اکرم صابری تحریر فرماتے ہیں کہ:’’يك فرقه برآں رفته اندكه مهدى آخرالزمان عيسىٰ بن مريم است واين روايت بغايت ضعيف است زيراكه اكثر احاديث صحيح ومتواتر از حضرت رسالت پناه ﷺ ورود يافته كه مهدى ازبنى فاطمهؓ خواهد بود عيسىٰ بن مريم باواقتداء كرده نماز خواهد گذارد وجميع عارفان صاحب تمكين براين متفق اند چنانچه شيخ محى الدين ابن عربى قدس سره درفتوحات مكى مفصل نوشته است كه مهدى آخرالزمان ازآل رسول ﷺ من اولاد فاطمه زهراءؓ ظاهر شود واسم اواسم رسول اللّٰه ﷺ باشد (اقتباس الانوار ص۷۲)‘‘

مرزائی صرف دجل کی رو سے اتنا نقل کرتے ہیں کہ:’’بعضے برانند كه روح عيسىٰ عليه السلام درمهدى بروز كندونزول عبارت ازاين بروز است مطابق اين حديث لا مهدى الا عيسىٰ بن مريم (اقتباس الانوار ص۵۲)‘‘

حالانکہ اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ:’’واين مقدمه بغايت ضعيف است‘‘

۶...... حضرت مجدد الف ثانی لکھتے ہیں کہ:’’وخاتم اين منصب سيد البشر است حضرت عيسىٰ عليه السلام بعد از نزول متابع شريعت خاتم الرسل ﷺ خواهد بود (مكتوب ج۱ ص۶۳۶ مكتوب نمبر۳۰۱)‘‘

’’حضرت عيسىٰ عليه السلام كه از آسمان نزول خواهد فرمود

متابعت شریعت خاتم الرسل ﷺ خواهد نمود (مکتوب ۱۷ دفتر سوم ص ۳۰۵)''

نوٹ! مرزا قادیانی کا کشف اور الہام جب تمام اہل کشف کے اجماع کے خلاف ہے تو اس کشف کے جھوٹ یا غلط ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ اہل کشف تو فرما چکے ہیں کہ:''انه رفع بجسده الی السماء والایمان بذلك واجب ''اور جمیع عارفان صاحب تمکین برین متفق اند اور مرزا قادیانی اس کو شرک بتلاتے ہیں۔

فائده

حضرت عمرؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو جو قادسیہ میں حاکم تھے۔ لکھا کہ نضلہ بن معاویہ انصاری کو حلوان عراق کی طرف جہاد کے لئے روانہ کر، چنانچہ سعد نے نضلہ کو تین سوسوار کے ساتھ بھیجا فتح کے بعد ایک پہاڑ کے قریب نماز کے لئے اذان کہنا شروع کی پہاڑ سے اجابت کی آواز آتی تھی۔ جب نضلہ اذان سے فارغ ہوئے تو سب لوگ ۳۰۰ کہنے لگے کیا اس پہاڑ میں کوئی فرشتہ ہے یا جن یا کوئی اللہ کا نیک بندہ۔ پکار کر آواز دی، اے! اللہ کے بندے! ذرا اپنی صورت بھی دکھادے۔ ہم سب لشکر رسول اللہ کے اور عمرؓ خلیفہ وقت کے بھیجے ہوئے ہیں۔ پس اسی وقت ایک سفید ریش اور سر پہاڑ کی شگاف میں سے نکلا اور السلام علیکم کہا۔ سب نے جواب دیا۔ پوچھا تو کون ہے؟۔ جواب دیا میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا وصی، زریت بن برثملا ہوں اس نے مجھے اس پہاڑ میں ساکن کیا ہے اور میرے لئے دعا کی ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل نہ ہوں اور آپ سے دوبارہ نہ ملوں زندہ رہوں۔ (اس حدیث میں الی حین نزوله من السماء کا لفظ ہے) اور میری طرف سے عمرؓ کو سلام کہہ دو اس کے بعد کچھ نصیحتیں کیں۔ چنانچہ سلام پہنچایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے پھر سعدؓ کو لکھا کہ اپنے ساتھ مہاجرین اور انصار کو لے کر اسی پہاڑ پر جاؤ اور میرا اسلام کہو۔ چنانچہ سعدؓ چار ہزار مہاجرین اور انصار کے ساتھ وہاں گئے اور چالیس دن وہیں اذان کہہ کر نماز پڑھتے رہے۔ مگر پھر وہ نظر نہ آئے۔''

(ازالة الخفا ج ۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸)

مکاشفات عمرؓ میں یہ موجود ہے اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے (فتوحات مکیہ ج ا ص ۲۲۳، ۲۲۴، باب نمبر ۳۶) میں اس کی اسناد کو کشفی طور پر صحیح کہا ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عمرؓ اور چار ہزار مہاجرین اور انصار صحابہؓ سب کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقید

حیات ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے۔ ورنہ تمام صحابہؓ واقعہ سن کر اور جنہوں نے دیکھا دیکھ کر یہ فرماتے کہ یہ غلط کہہ رہا ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بنصوص قطعیہ قرآن وحادیث سے ثابت ہے کہ وہ کشمیر میں مرچکے ہیں یہ تو شرکیہ عقیدہ ہے۔ بلکہ تمام صحابہؓ زریت بن برثملا کی ملاقات کے شوق میں تشریف لے گئے اور سب نے اس کے بیان کو صحیح سمجھا۔

> خاندان رسالت کا عقیدہ یعنی امام حسنؓ اور امام زین العابدینؒ اور امام باقرؒ اور امام جعفرؒ اور امام محمد بن الحنفیہؒ سب کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔

۱...... ’’عن جعفر عن ابیه عن جده قال قال رسول اللهﷺ...... کیف تهلك امة انا اولها والمهدی وسطها والمسیح اخرها (رواه رزین مشکوٰة ص۵۵۳، باب ثواب هذه الامة، ویسمیٰ مثل هذالسند سلسلة الذهب، ازمرقاة ج۱۱ ص۴۶۷، باب ثواب هذه الامة الفصل الثالث فی حاشیتها) ‘‘﴿حضرت امام جعفرؒ صادق نے اپنے والد حضرت امام محمد باقرؒ سے اور حضرت امام محمد باقرؒ نے اپنے دادا حضرت امام حسنؓ سے روایت کی کہ حضورﷺ نے فرمایا...... کیونکر ہلاک ہوسکتی ہے یہ امت۔اس کے اوّل میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہم السلام۔﴾ اس حدیث کی سند کو سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے۔یعنی سونے کی لڑی۔

۲...... ’’اخرج عبدالله بن حمید وابن المنذر عن شهربن حوشب وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته عن محمد بن علی بن ابی طالب یعنی ابن الحنفیه...... ان عیسیٰ لم یمت وانه رفع الی السماء وهونازل قبل ان تقوم الساعة (درمنثور ج۲ ص۲۴۱) ‘‘﴿یعنی محمد بن الحنفیہ حضرت علیؓ کے صاحبزادے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور وہی اتریں گے۔قیامت سے پہلے۔﴾

مرزا قادیانی نے جن علماء باللہ پر موت مسیح کا اتہام لگایا ہے وہ سب حیات مسیح کے قائل ہیں۔

۱...... حضرت عباسؓ کا مذہب اوران کے آثار صحیحہ میں پہلے نقل کر چکا۔

۲...... اورحضرت امام مالکؒ کا مذہب عتبیہ سے ابھی نکل کر چکا۔

۳...... امام بخاریؒ کا مذہب بھی بیان کر چکا۔

۴...... اورشیخ اکبرمحی الدین ابن العربی کا مذہب بھی بیان ہو چکا۔

۵...... علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ:’’ھذا مع سماعھم قول اللّٰہ تعالیٰ ولکن رسول اللّٰہﷺ وخاتم النبیین وقول رسول اللّٰہﷺ لا نبی بعدی فکیف یستجیز مسلم ان یثبت بعدہ علیہ السلام نبیاً فی الارض حاشاما استثناہ رسول اللّٰہﷺ فی الاثار المسندۃ الثابتۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم علیھما السلام فی آخر الزمان (کتاب الفصل فی الملل والنحل ج۳ ص۱۱۳،۱۱۴ طبع بیروت) ‘‘{قول باری تعالیٰ ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیینﷺ اور حضورﷺ کا فرمان لا نبی بعدی سن کرکوئی مسلمان حضورﷺ کے بعد کسی نبی کے ثبوت کو کیسے جائز تسلیم کرسکتا ہے۔سوائے نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے آخر زمانہ میں جو رسول اللہﷺ نے احادیث صحیحہ مسندہ میں اس کا استثنا فرمایا ہے۔}

اور لکھتے ہیں کہ:’’واما من قال ان اللّٰہ عزوجل ھو فلان لانسان بعینہ اوان اللّٰہ یحل فی جسم من اجسام خلقہ اوان بعد محمدﷺ نبیاً غیر عیسیٰ بن مریم فانہ لایختلف اثنان فی تکفیرہ لصحۃ قیام الحجۃ بکل ھذا علی کل احد (کتاب الفصل فی الملل والنحل ج۲ ص۲۶۹ طبع بیروت) ‘‘{جس شخص نے کسی انسان معین کو کہا کہ یہ اللہ ہے۔ یا کہا کہ اللہ اپنی خلقت کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے۔ یا کہا کہ محمدﷺ کے بعد بھی نبی ہے۔سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ پس ایسے شخص کی تکفیر میں دو آمیوں کا اختلاف نہیں۔ کیونکہ ہر ہر بات کے ساتھ ہر ایسے شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔} اس سے معلوم ہوا کہ علامہ ابن حزم نزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں۔ یہ مرزا قادیانی کی کمال دیانت ہے یا خود غرضی میں انہماک ہے کہ بغیر اصل کی طرف رجوع کئے ہوئے ادھر ادھر سے تمسک پکڑتے ہیں۔

۶...... حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ:’’نیز از ضلالت ایشان یعنی نصاری یکے آنست کہ جزم میکنند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مقتول شده است وفی الواقعه درقصه عیسیٰ علیه السلام اشتباهے واقع شده بود رفع برآسمان راقتل گمان کردند وکابراً عن کابرهماں غلط را روایت نمودند خدا تعالیٰ در قرآن شریف ازاله شبه فرموده که وماقتلوه وما صلبوه ولکن شبّه لهم (فوز الکبیر ص ۱۱) ''اورشاہ صاحب ترجمہ قرآن میں فلما توفیتنی کے معنی لکھتے ہیں کہ: پس هر گه که برداشتی مرا!

۷...... علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ:''وصعود الادمی ببدنه الی السماء قد ثبت فی امر المسیح عیسیٰ بن مریم علیه السلام فانه صعد الی السماء وسوف ینزل الی الارض وهذا مم یوافق النصاریٰ علیه المسلمین فانهم یقولون ان المسیح صعد الی السماء ببدنه وروحه کما یقوله المسلمون ویقولون انه سوف ینزل الی الارض ایضاً کما یقوله المسلمون وکما اخبربه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاحادیث الصحیحة لا کن کثیراً من النصاریٰ یقولون انه صعد بعد ان صلب وانه قام من القبر وکثیر من الیهود یقولون انه صلب ولم یقم من قبره واما المسلمون وکثیر من النصاریٰ فیقولون انه لم یصلب ولا کن صعد الی السماء بلا صلب والمسلمون ومن وافقهم من النصاریٰ یقولون انه ینزل الی الارض قبل القیامة وان نزوله من اشراط الساعة کما دل علی ذلك الکتاب والسنة وکثیر من النصاریٰ یقولون ان نزوله هو یوم القیامة وانه هو اللّٰه الذی یحاسب الخلق (الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح ج ٤ ص ١٦٩، ١٧٠)''

اور لکھتے ہیں کہ:''هذا تفسیر قوله تعالیٰ وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای یؤمن بالمسیح قبل ان یموت حین نزوله الی الارض وحینئذٍ لا یبقی یهودی ولا نصرانی ولا یبقی دین الادین الاسلام وهذا موجود فی نعته عند اهل الکتاب (ج٣ ص٣٢٥، فصل الدیانات السابقة بشرت بمحمد والمسیح)''﴿آدمی کا بدن سمیت آسمان کی طرف صعود عیسیٰ علیہ السلام کے امر میں ثابت ہو چکا۔ کیونکہ وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر زمین پر نازل ہوں گے اور اس عقیدے میں نصاریٰ بھی مسلمان کے موافق ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی طرح نصاریٰ بھی کہتے ہیں

کہ مسیح علیہ السلام ببدنہ وروحہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ پھر زمین پر اتریں گے۔ جیسا کہ حضور ﷺ نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ لیکن بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ بعد صلیب کے اٹھائے گئے اور قبر میں سے اٹھے اور بہت سے یہود کہتے ہیں کہ وہ صلیب دئے گئے اور قبر سے نہیں اٹھے۔ لیکن مسلمان اور بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ وہ ہرگز صلیب پر نہیں لٹکائے گئے۔ بلکہ بلا صلیب آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر مسلمان اور بعض نصاریٰ جو مسلمانوں کے موافق ہیں کہتے ہیں کہ وہ قیامت سے پہلے زمین پر اتریں گے اور ان کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کا نزول ہی قیامت کا دن ہے اور وہی اللہ ہیں جو خلقت سے حساب کتاب لیں گے اور (ج۳ص۳۲۵) میں ہے کہ یہی تفسیر ہے اس قول باری تعالیٰ کی وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته ! یعنی مسیح پر ایمان لائیں گے۔ جب وہ زمین پر اتریں گے۔ ان کے مرنے سے پہلے اور اس وقت نہ کوئی یہودی باقی رہے گا اور نہ نصرانی اور نہ کوئی دین باقی رہے گا۔ مگر دین اسلام۔ ❁

۸...... علامہ حافظ ابن قیم لکھتے ہیں کہ: ''ان المسيح رفع وصعد الى السماء (هداية الحيارى من اليهود والنصارىٰ ج ۲ ص ۶۳) ''یعنی مسیح علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

اور لکھتے ہیں کہ: ''ان المسيح نازل من السماء فيكم بكتاب الله وسنة رسوله (ص ۱۰۴) ''یعنی بے شک مسیح آسمان سے تمہارے اندر اتریں گے اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کریں گے۔

اور اسی میں ہے کہ: ''ومسيح المسلمين الذى ينتظرونه هو عبدالله ورسوله وروحه وكلمته القاها الىٰ مريم العذراء البتول عيسىٰ بن مريم اخو عبدالله ورسوله محمد بن عبدالله فيظهر دين الله وتوحيده ويقتل اعداءٔ عباد الصليب الذين اتخذوه وامه الهين من دون الله واعدء ه اليهود الذين رفوه وامه بالعظائم فهذا هوالذى ينتظره المسلمون وهو نازل على المنارة الشرقية بدمشق واضعاً يديه على منكبى ملكين يراه الناس عيانا بابصارهم ناز لا من السماء فيحكم بكتاب الله وسنة رسوله...... وتعقد الملل كلها فى زمانه ملة واحدة''

اور دوسری جگہ ہے کہ:’’وان ربہ تعالیٰ اکرم عبدہ ورسولہ ونزھہ وصھانہ ان ینال اخوان القردۃ منہ مازعمتہ النصاریٰ انھم نالوہ منہ بل رفعہ اللّٰہ الیہ مؤیداً منصوراً لم یشکہ اعدآء ہ فیہ بشوکۃ ولا نالتہ ایدیھم باذیً فرفعہ الیہ واسکنہ سماء ہ وسیعھودہ الی الارض ینتقم بہ من مسیح الضلال واتباعہ ثم یکسر بہ الصلیب ویقتل بہ الخنزیر ویعلی بہ الاسلام ینصربہ ملۃ اخیہ واولی الناس بہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام (منقول از عقیدۃ الاسلام ص ۱۰۹،۱۱۰) ‘‘﴿اور جس مسیح علیہ السلام کے مسلمان منتظر ہیں وہ وہی ہیں جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ جو مریم بتول کنواری کی طرف اس کو ڈالا۔یعنی عیسیٰ بن مریم حضور رسول اللہ ﷺ کے بھائی وہ دین اور توحید الٰہی کو غلبہ دیں گے اور اللہ کے دشمن صلیب پرستوں کو جنھوں نے ان کو اور ان کی ماں کو اللہ کے سوا معبود بنایا قتل کریں گے اور اللہ کے دشمن یہود کو جنھوں نے ان کو اور ان کی ماں کو بڑے بڑے عیب لگائے۔ یہ ہیں وہ جن کے مسلمان منتظر ہیں اور وہ دمشق کے شرقی منارہ پر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔لوگ ان کو آسمان سے اترتے ہوئے کھلم کھلا آنکھوں سے دیکھیں گے۔کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر حکم کریں گے...... اور ان کے زمانہ میں تمام مذہب مٹ کر ایک مذہب اسلام رہ جائے گا۔﴾

﴿ترجمہ عبارت ثانی: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور رسول کا اکرام کیا اور ان کو یہودی بندروں کے بھائی کی ایذا سے محفوظ رکھا۔جس کو نصاریٰ نے گمان کیا ہے کہ آپ کو یہود نے ایذا دی بلکہ اللہ نے ان کو مؤید اور منصور اپنی طرف اٹھا لیا کہ دشمن ایک کانٹا بھی نہ چبھو سکے اور نہ ہاتھوں سے کوئی ایذا پہنچا سکے۔پس اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اپنے آسمان میں ان کو ساکن کیا اور پھر زمین کی طرف لوٹائے گا۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے دجال مسیح ضلال اور اس کے گروہ کو ہلاک کر دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور اسلام کو بلند کرے گا اور حضور ﷺ کے مذہب اسلام کو مدد کرے گا۔﴾

مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی اوّل درجہ کی پیشین گوئی ہے اور اصحاح ستہ میں مذکور ہے۔اس کو تواتر کا اوّل درجہ حاصل ہے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:’’مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی

پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں کہی گئی ہیں کوئی پیشین گوئی اس کے ہم پلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

مرزا قادیانی ہی کے اصول مسلمہ سے حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہے

مرزا قادیانی ایک عادت الٰہیہ لکھتے ہیں کہ: ''خدا ان کو موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے۔ جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں اور جب تک پاک دلوں میں ان کی قبولیت نہ پھیل جائے تب تک البتہ سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۴۸، خزائن ج ۳ ص ۳۳۸)

اور اس سے قبل لکھا ہے کہ: ''گو حضرت مسیح علیہ السلام جسمانی بیماروں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعے سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۱۰، ۳۱۱، خزائن ج ۳ ص ۲۵۸ حاشیہ)

ان دونوں فقروں کے ملانے سے ظاہر ہے کہ چونکہ عیسیٰ علیہ السلام ہدایت کرنے میں ناکام رہے اور عادت الٰہیہ ہے کہ جب تک وہ کام کہ جس کے لئے وہ بھیجے گئے پورا نہ ہو موت نہیں دی جاتی۔ لہٰذا وہ زندہ ہیں۔ قرب قیامت میں نازل ہو کر ہدایت کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اس کے بعد سفر آخرت پیش آئے گا۔ ہاں حضور ﷺ چونکہ خاتم النبیین اور کافۃ الناس رسول اللہ ہیں اور حضور ﷺ ہی کے احکام قیامت تک رہیں گے اور آپ ؐ کی بعثت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو چکی۔ لہٰذا اب ان کا ہدایت میں کامیاب کرنے کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ نزول کے بعد بحیثیت خلیفہ نبی صاحب الزمان محمد ﷺ کے اپنی قوم کو ان کی تمام شرکیات کو مٹا کر اور کسر صلیب کر کے موحدوں میں داخل فرما دیں اور یہودیت کو بھی فنا کر دیں۔

انجیل سے بھی ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے اور پھر آئیں گے

۱...... ''اور وہ یہ کہہ کر ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور وہ اس کو آسمان پر جاتے ہوئے تاکتے ہی تھے کہ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور بولے اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی

طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے اسی طرح پھر آئے گا۔‘‘

(انجیل اعمال باب ۱ آیات ۹،۱۰،۱۱،۱۲، کلام مقدس حصہ دوم ص ۱۵۲، طبع سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸)

۲...... ’’تم سن چکے ہو کہ میں نے تم کو کہا کہ میں جاتا ہوں اور تم پاس پھر آتا ہوں۔‘‘ (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۸ از کلام مقدس حصہ دوم ص ۱۴۱ طبع ایضاً)

۳...... ’’اور عنقریب میرا ایک شاگرد مجھے تیس سکوں کے ٹکڑوں کے بالعوض بیچ ڈالے گا اور اس بناء پر مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ جو شخص مجھے بیچے گا۔ وہ میرے ہی نام سے قتل کیا جائے گا اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھائے گا اور بے وفا کی صورت بدل دے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک خیال کرے گا کہ میں ہوں۔ مگر جب مقدس محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبہ کو مجھ سے دور کر دے گا۔‘‘

(انجیل برنباس ص ۲۱۸، باب ۱۱۲ آیت ۱۳،۱۴،۱۵،۱۶، کشمیر بک ڈپو منٹگمری ۱۹۱۶ء)

عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا نزول احادیث متواترہ سے ثابت ہے

خبر متواترہ وہ خبر ہے۔ جس کے نقل کرنے والوں کی تعداد اس کثرت سے پائی جائے کہ ان کی کثرت وحیثیت کو دیکھ کر عقل کو یہ گنجائش نہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر متفق ہو جانا تسلیم کر لے۔ مثلاً بغداد کو ہم نے دیکھا نہیں۔ سکندر ودارا کو ہم نے دیکھا نہیں۔ لیکن ان کے وجود کا علم بوجہ خبر متواتر یقینی اور قطعی ہے۔ اسی طرح حدیث متواتر کو سمجھنا چاہئے کہ جس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے روایت کرنے والے آپ ؐ کے عہد مبارک سے لے کر آج تک اس کثرت سے ہوں کہ ان کا کسی خلاف واقعہ بات پر اتفاق کر کے جھوٹ بولنا محال ہو وہ حدیث متواتر ہے۔ اس کے کلام نبوی ہونے کا یقین بالکل بدیہی ہوتا ہے اور اسی لئے تمام امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ حدیث متواترہ پر ایمان لانا قرآن کی طرح فرض اور اس کا انکار کفر صریح ہے۔ کیونکہ وہ درحقیقت ایک حدیث کا انکار نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار اور آپ ؐ کے صدق ودیانت پر حملہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا یہ مطلب کسی کے نزدیک نہیں ہوسکتا کہ آپ ؐ کے حلیہ شریفہ اور آپ ؐ کی جسمانی کیفیات پر ایمان لائے۔ بلکہ ایک نبی پر ایمان لانے کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں ہوسکتا کہ ان کے ہر قول پر جو یقیناً معلوم ہو جائے کہ نبی نے فرمایا ہے۔ یقین کرے۔ اس میں کوئی شک بھی نہ کرے۔ اس کے بعد یہ معلوم کر

لینا کوئی دشوار نہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر المعنی میں چنانچہ حضرت مولانا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری صدر المدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند نے رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں ۷۰ حدیثیں اور ۱۲۷ آثار صحابہؓ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ونزول کے متعلق لکھی ہیں۔ مشتے نمونہ ازخروارے چند حدیثیں یہاں بیان کرتا ہوں۔

آسمان سے اتریں گے

۱...... ''عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہﷺ ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء (کنز العمال ج۱۴ ص۶۱۹، حدیث نمبر۳۹۷۲۶)'' ﴿ابن عباسؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ میرا بھائی عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کا بیٹا آسمان سے اترے گا۔﴾

۲...... ''عن ابی هريرةؓ قال قال رسول اللہﷺ كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم من السماء وامامكم منكم (كتاب الاسماء والصفات للبيهقی ص۴۲۴)'' ﴿ابوہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے تمہارا کیا ہی حال ہوگا۔ جب کہ تمہارے اندر مریم علیہا السلام کے بیٹے آسمان سے اتریں گے درانحالے کے تمہارا امام بعض تمہارا ہوگا۔(یعنی امام مہدی)﴾

اس حدیث ابوہریرہؓ میں یہ بھی ہے کہ:''اذ انزل فيكم ابن مريم وامامكم منكم (بخاری ج۱ ص۴۹۰، باب نزول عيسىٰ بن مريم، مسلم ج۱ ص۸۷، باب نزول عيسىٰ بن مريم، مشكوٰة ص۴۸۰، باب نزول عيسىٰ عليه السلام ۰ ابوداؤد ترمذی ج۲ ص۴۷، باب ماجاء فی نزول عيسىٰ بن مريم)''

نزول کا معنی

اور دیگر بعض احادیث میں ینزل فيكم ابن مريم وغیرہ الفاظ ہیں۔لیکن نزول کے معنی بالکل رفع کے خلاف ہیں۔ جو آیت رفعه الله اليه میں ہے۔کیونکہ اسی کے مقابلہ میں ہے۔ پس اگر رفع کے معنی بقول مرزا قادیانی رفع عزت ہے تو یہاں نزول کے معنی نزول ذلت ہوں گے معاذ اللہ!......اور اگر رفع کے معنی رفع جسمانی ہے تو نزول سے بھی مراد نزول جسمانی ہے۔لہٰذا سب جگہ نزول من السماء ہی مراد ہے اور امامكم منكم کے معنی یہ بھی

ہوسکتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام تمہارے امام ہوں گے۔ تم میں سے ہوکر یعنی قرآن وسنت کی اقتداء کریں گے۔ لیکن مرزائی معنی کہ تم میں پیدا ہوں گے۔ اس کا سوائے خودغرضی کے اور کوئی منشاء صحیح نہیں۔ کیونکہ ’’قد انزلنا علیکم لباسا (اعراف:۲۶)‘‘ اور ’’وانزلنا الحدید (حدید:۲۵)‘‘ اور ’’انزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج (الزمر:۶)‘‘ وغیرہ سب میں یہ مطلب ہے کہ ہم نے اس چیز کو اتارا جو پیدائش رزق یا لباس یا لوہا یا چارپائے وغیرہ کے اسباب ہیں۔ جیسے اردو کا محاورہ ہے کہ جب پانی برستا ہے تو کہتے ہیں اناج برس رہا ہے۔ (تفسیر کبیر دیکھو)

اور حدیث میں دجال کے متعلق جو ینزل آیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ احد کے پیچھے اپنے گدھے سے اتر کر ٹھہرے گا۔ منزل کو منزل بھی اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ اکثر مسافر اپنی سواری سے اپنے سامان کو اتارتے ہیں۔ ’’قد انزل اللّٰہ الیکم ذکراً رسولاً (طلاق:۱۰)‘‘ میں اوّل ذکر مصدر رسولاً اس کا مفعول ہے۔ یعنی ذکر رسول اللہ ﷺ کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا یا ذکر سے مراد قرآن یا جبرائیل علیہ السلام ہے اور رسول اللہ ﷺ اس سے بدل ہے۔ یا ’’انزل اللّٰہ ذکراً وارسل رسولا (کشاف ج۴ ص۵۶۰، کبیر ج۳۰ ص۳۸، بیضاوی ج۲ ص۳۸۳)‘‘

اور پھر یہ نزول رفع کے مقابلہ میں واقع نہیں ہے اور نہ نزول کی وہ صورت ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے حدیث صحیح میں ہے کہ دمشق کے مشرقی منارہ سفید پر دو چادریں پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے زمین پر اتریں گے۔

زمین پر اتر کر ۴۰، ۴۵ برس زندہ رہیں گے مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے پاس دفن کئے جائیں گے

۳...... ’’عن عبداللّٰہ بن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبریٰ فاقوم انا وعیسیٰ بن مریم فی قبرواحد بین ابی بکرؓ وعمرؓ (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء ۸۳۲ باب فی حشر عیسیٰ بن مریم مع نبینا، مشکوٰۃ ص۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیه السلام)‘‘ ’’عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیٹا مریم علیہا السلام کا زمین پر اترے

گا۔ پس نکاح کرے گا اس کے اولاد ہوگی۔ ۴۵ برس رہیں گے پھر مریں گے۔ میرے قبرستان میں میرے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبرستان سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے بیچ میں اٹھیں گے۔﴾

تاریخ الخمیس جلد اوّل کے ص۴۶ پر ہے کہ:''وفی ربیع الابرار عن ابی ہریرۃؓ عن النبیﷺ اذااھبط اللّٰہ عیسیٰ فانہ یعیش فی ھذہ الامۃ ماشاء اللّٰہ ثم یموت بمدینتی ھذہ ویدفن الیٰ جانب قبر عمرؓ فطوبیٰ لا بی بکرؓ وعمرؓ فانھما یحشران بین نبیین ۰ انتھیٰ''

''واخرج البخاری فی تاریخہ والطبرانی عن عبداللّٰہ بن سلام قال یدفن عیسیٰ بن مریم مع رسول اللّٰہ وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً (درمنثور ج۲ ص۲٤٥، مجمع الزوائد ج۸ ص۲۰۹)''﴿بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی کریمﷺ اور آپؐ کے صاحبینؓ (ابوبکرؓ اور عمرؓ) کے ساتھ دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔﴾

اور ترمذی میں ہے کہ:''عن عبداللّٰہ بن سلام مکتوب فی التورٰۃ صفۃ محمد وعیسیٰ بن مریم یدفن معہ وقال ابومودود وقد بقی فی البیت موضع قبر (ترمذی ج۲ ص۲۰۲، ابواب المناقب)''﴿عبداللہ بن سلام سے ہے کہ حضورﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضورﷺ کے پاس مدفون ہوں گے اور ابومودود نے کہا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔﴾

۴...... (منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند امام احمد ج۶ ص۵۷ اور کنز العمال ج۱۴ ص۶۲۰، حدیث نمبر ۳۹۷۲۸) میں حدیث ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہﷺ سے عرض کی کہ مجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں آپؐ کے بعد زندہ رہوں گی۔ پس آپؐ اجازت فرمادیں کہ آپؐ کے پہلو میں دفن کی جاؤں۔ آپﷺ نے فرمایا میرے پاس سوائے میری قبر اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عیسیٰ بن مریم کی قبر کے کسی کی گنجائش نہیں۔

نوٹ! حضرت عائشہؓ کی زندگی میں ان کے حجرے میں تین ہی چاند گرے۔ لہٰذا حضرت عائشہؓ کا خواب یہی صحیح ہے۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام عائشہؓ کے انتقال کے سینکڑوں برس بعد مدفون ہوں گے۔ جب کہ حجرہ عائشہؓ نہ ہوگا۔ کیونکہ نسبت ملکیت ان کی زندگی تک ہے۔ فافھم!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک مرے نہیں دوبارہ خود تشریف لائیں گے پھر مریں گے

۵...... ’’عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ الانبیاء اخوۃ لعلات امھاتھم شتیٰ ودینھم واحد اونا اولی الناس بعیسیٰ بن مریم لا نہ لم یکن نبی بینی وبینہ وانہ نازل (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۴۰۵، مسند احمد ج۲ ص۴۳۷)‘‘ ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام انبیاء علیہم السلام آپس میں علاّتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور دین ایک ہے۔ یعنی فروعات میں اختلاف ہے اور اصول سب کے متحد ہیں اور میں عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں۔ کیونکہ ان کے درمیان اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ نازل ہوں گے۔﴾

۶...... ’’روی ابن جریر وابن حاتم عن الربیع قال ان النصاری اتوا النبی ﷺ فخاصموا النبی ﷺ الی ان قال الستم تعلمون ان ربنا حیّ لا یموت وان عیسیٰ یأتی علیه الفنا (تفسیر درمنثور ج۲ ص۳، تفسیر کبیر ج۷ ص۱۶۶، تفسیر ابی السعود ج۲ ص۳)‘‘ ﴿ربیع سے روایت ہے کہ نصاریٰ وفد نجران حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور حضور ﷺ سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جھگڑا کیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حی لایموت ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔﴾

۷...... ’’عن الحسنؒ قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسیٰ علیه السلام لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة (تفسیر ابن کثیر بسند صحیح ج۲ ص۴۰)‘‘ ﴿حسنؒ نے کہا کہ حضور ﷺ نے یہود سے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔﴾

ف: حضرت حسن بصری کی مراسیل معتبر ہیں۔ کیونکہ سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا تھا کہ: ’’انی فی زمان کما تریٰ وکان فی عمل الحجاج سمعتنی کل شئ اقول قال رسول اللہ ﷺ فھو عن علیؓ بن ابی طالب غیرانی فی زمان لا استطیع

ان اذکر علیاً (خلاصة التهذیب حاشیه ص۷۷) ’’یعنی ہر حدیث جس میں بلاواسطہ صحابیؓ کے قال رسول اللہ ﷺ کہوں وہ حدیث حضرت علیؓ سے ہے۔ لیکن سلطنت موجودہ حضرت علیؓ کے سخت مخالف ہے اور سخت فتنہ کا زمانہ ہے۔ اس وجہ سے علیؓ کا نام نہیں ذکر کرتا اور وہ زمانہ حجاج اور مروان کا تھا۔

دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس اتریں گے

۸...... ’’عن نواسؓ بن سمعان قال قال رسول اللہ ﷺ فیبعث اللہ المسیح بن مریام فینزل عندالمنارة البیضآء الشرقی دمشق بین مهروذتین واضعاً یدیه علی اجنحة ملکین (مسلم ج۲ ص۴۰۱، باب ذکر الدجال، ترمذی ج۲ ص۴۸، باب ماجاء فی فتنة الدجال، ابوداؤد ج۲ ص۱۳۵، باب خروج الدجال، ابن ماجه ص۲۹۷، باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) ‘‘﴿نواسؓ بن سمعان سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ مسیح بیٹے مریم کو بھیجے گا۔ پس وہ دمشق کے شرقی منارے سفید کے پاس دو چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور اسی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے یہ معجزہ عطا کیا جائے گا کہ ان کے منہ کی ہوا سے کافر مر جائیں گے اور منہ کی ہوا حد بصر تک پہنچے گی۔﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت امام مہدی محمد بن عبداللہ نماز پڑھاتے ہوں گے

۹...... ’’اخرج مسلم عن جابرؓ قال رسول اللہ ﷺ لا یزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرهم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ تعالیٰ هذه الامة (مسلم ج۱ ص۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوٰة ص۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیه السلام) ‘‘﴿جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک طائفہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا۔ قیامت تک غالب رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کا بیٹا اترے گا۔ مسلمانوں کا امیر کہے گا۔ آیئے نماز پڑھایئے جواب دیں گے کہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ بزرگی دی ہے کہ تمہارا بعض پر بعض امیر ہو۔﴾

ف: یہ جملہ ایک فائدہ زائدہ کے لئے فرمایا ہے کہ یہ امت اپنی ولایت پر ہے اور میں خود بھی امتی ہو کر آیا ہوں۔ اس کو عملاً ظاہر کرنے کے لئے اس وقت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور زبان سے بھی ظاہر فرمادیں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام نماز ہوں گے۔

۱۰...... ’’امامهم رجل صالح قد تقدم يصلے بهم الصبح اذنزل عيسىٰ بن مريم عليهما السلام فرجع ذلك الامام يمشے القهقرى لتقدم عيسىٰ فيضع يده عيسىٰ بين كتفيه ثم يقول تقدم فصل فانهالك اقيمت فيصلے بهم امامهم (ابن ماجه ص۲۹۸، باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم) ‘‘ ﴿مسلمانوں کا امام ایک مرد صالح ہوگا۔ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ وہ امام پچھلے قدم لوٹے گا۔ تاکہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھیں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ امام علیہ السلام کی پیٹھ پر رکھیں گے پھر کہیں گے آگے بڑھئے نماز پڑھایئے۔ تمہارے لئے اقامت کہی گئی ہے۔ پس وہ امام نماز پڑھائیں گے۔﴾

۱۱...... ’’عن كعب الحديث ثم يكون عيسىٰ الامام بعد (وفى عمدة القارى ج۷ ص۴۵۳ وفى كتاب الفتن لا بى نعيم ج۲ ص۵۷۷، حديث نمبر۱۶۱۳، باب نزول عيسىٰ بن مريم عليه السلام) ‘‘ ﴿ابونعیم نے کتاب الفتن میں کعب سے یہی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس کے بعد پھر عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔﴾

۱۲...... ’’قال مسلم فى صحيحه فى حديث طويل اذا اقيمت الصلوٰة فينزل عيسىٰ بن مريم فيؤمهم (مسلم ج۲ ص۳۹۲، كتاب الفتن واشراط الساعة، ابن كثير ج۲ ص۴۰۶) ‘‘ ﴿جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی اس وقت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ پھر مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے۔﴾

ف: یہاں امامت کبریٰ مراد ہے۔ کیونکہ اس امت میں اماماً عادلاً ہوں گے اور اگر امام نماز مراد کی جائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ مہدی کا نماز پڑھانا صرف ایک ہی وقت ہوگا۔ وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ عین نماز پڑھانے کی حالت میں تشریف لائیں گے اور قولاً وفعلاً اس امت کو اپنی ولایت پر ہونا ثابت کرنا منظور ہوگا۔ تو اس کو کالعدم شمار کیا گیا۔ لہٰذا اس کا ذکر نہیں کیا اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ نماز پڑھائیں گے تو فرمایا فیؤمہم!

۱۳...... ’’عن جعفرؓ عن ابیه عن جده قال قال رسول اللهﷺ کیف تهلك امة انا اولها والمهدی وسطها والمسیح علیه السلام اٰخرها (رواه رزین مشکوٰة ص۵۸۳، باب ثواب هذه الامة) ‘‘ ﴿حضرت امام جعفر صادقؒ نے اپنے والد حضرت امام محمد باقرؒ سے اور انہوں نے اپنے دادحضرت امام حسنؓ سے روایت کی کہ حضورﷺ نے فرمایا کیوں کر ہلاک ہوسکتی ہے امت اس کے اوّل میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام۔﴾ اس حدیث کی سند کو سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے۔ یعنی سونے کی لڑی۔

ف: اس حدیث میں بھی ظاہر ہے کہ مہدی اور مسیح علیہ السلام الگ الگ ہستیاں ہوں گی۔

نزول فرمانے کے بعد حج بھی کریں گے

۱۴...... ’’عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً اولیثینهما (مسلم کتاب الحج ج۱ ص۴۰۸، باب جواز التمتع فی الحج والقران) ‘‘ ﴿ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مریم علیہا السلام کا بیٹا فج الروحاء سے حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔﴾

۱۵...... ’’عن ابی هریرةؓ مرفوعاً لیهبطن عیسیٰ بن مریم حکماً عدلًا واماماً مقسطاً ویسلکن فجأ حاجاً اومعتمراً اویثنیهما ولیأتین قبری حتیٰ یسلم علی ولاردن علیه (عون المعبود شرح ابی داؤد ج۴ ص۲۰۵، درمنثور ج۲ ص۲۴۵، الحاکم فی المستدرك ج۳ ص۴۹۰، حدیث نمبر۴۲۱۸، باب هبوط عیسیٰ علیه السلام وقتل الدجال) ‘‘ ﴿حاکم نے ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ ضرور عیسیٰ بن مریم امام اور حاکم عادل ہوکر اتریں گے اور ضرور حج یا عمرہ کے لئے رستہ چلیں گے اور ضرور میری قبر پر آئیں گے۔ یہاں تک کہ مجھ پر سلام کہیں گے اور میں ان کو سلام کا جواب دوں گا۔﴾

نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام جہاد فرمائیں گے اور کفار سے قتال کریں گے۔ سوائے دین اسلام کے سب دین فنا ہوجائیں گے۔ صلیب کے توڑنے کا اور خنازیر کے قتل کا حکم دیں گے اور مال بہتا بہتا پھرے گا۔ کوئی زکوٰۃ کا مال قبول کرنے والا نہ ملے گا اور دجال کو مقام لد کے قریب قتل کریں گے اور ان کے زمانہ میں قوم یاجوج ماجوج ان کی بددعا سے سب ہلاک ہوجائیں گے۔

۱۶...... ’’(اخرج البخاری ج۱ ص۴۹۰، باب نزول عیسیٰ علیه السلام، مسلم ج۱ ص۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، والترمذی ج۲ ص۴۷، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم) عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة اویضع الحرب ویفیض المال حتیٰ لا یقبله احد صدقته (مشکوٰة ص۴۶۵، باب الملاحم و زکوٰة ماله، مشکوٰة ص۴۶۹، باب اشراط الساعة) حتیٰ تکون السجدة الواحدة خیراً من الدینا ومافیها ثم یقول ابوهریرةؓ اقروان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته (مشکوٰة ص۴۷۹، باب نزول عیسیٰ علیه السلام)‘‘

لفظ اقرؤا ان شئتم *مرفوع بھی ہے۔* ’’عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللهﷺ یوشك ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا یقتل الدجال ویقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویضع الجزیة ویفیض المال وتکون السجدة واحدة لله رب العالمین قال ابوهریرةؓ اقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته موت عیسیٰ بن مریم ثم یعیدها ابوهریرةؓ ثلاث مرات (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۴۰۴، درمنثور ج۲ ص۲۴۲)‘‘ ﴿ابوہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تمہارے اندر ابن مریم حاکم عادل ہوکر اتریں گے۔ صلیب کے توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے یا لڑائی کو موقوف کردیں گے۔ کیونکہ کوئی کافر ہی نہ رہے گا۔ کما قال الله تعالیٰ تضع الحرب اوزارها ! اور مال بہتا بہتا پھرے گا۔ کوئی صدقہ اور زکوٰۃ قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ جو مال کی زکوٰۃ قبول کرے اور دجال کو بھی قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک اللہ ہی کے لئے سجدہ ہوگا اور ایک سجدہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوگا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ پھر ابوہریرہؓ اس کو تین دفعہ دہراتے۔﴾

ف: حضرت عیسیٰ علیہ السلام بذاتہ بھی صلیب کو اسی طرح توڑ سکتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰﷺ نے بتوں کو توڑا تھا۔ مگر یہاں اسناد اولی الامر کی بنا پر فرمایا گیا ہے۔ بنی الامیر المدینة کی طرح جو ہر زبان کا عام محاورہ ہے۔ یعنی نصرانیت کے

مٹانے کی غرض سے صلیب کو توڑنے کا اور خنزیر کے قتل کا حکم دیں گے۔ جیسے حضورﷺ نے کتوں کو قتل کرایا تھا۔ چونکہ مرزا قادیانی کو عوام مسلمانوں کا اغواء ہی مقصود ہے۔ خود ہی مطلب بناء کر حضورﷺ کی حدیث صحیح پر تمسخر اڑاتے ہیں کہ خنزیروں کا شکار کھیلتے پھریں گے۔ معاذاللہ! کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ اب تک کسی مسلمان نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔ جس پر یہ تمسخر اڑایا جاتا ہے۔

۱۷...... ’’عن ابی هریرةؓ مرفوعاً لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسیٰ وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین الممصرتین كأن راسه یقطر وان لم یصبه بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلك الله فی زمانه الملل كلها الا الاسلام ویهلك المسیح الدجال فیمكث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلے علیه المسلمون (اخرج ابوداؤد ج۲ ص۱۳۵، باب خروج الدجال)‘‘ ﴿ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہی اتریں گے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لو کہ وہ ایک آدمی متوسط قد سرخ سفید دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے اتریں گے۔ گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگرچہ ان کو پانی نے نہیں مس کیا ہوگا۔ پس لوگوں سے اسلام پر مقاتلہ اور جہاد کرے گا۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دے گا اور جزیہ کو موقوف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام ملل کو ہلاک کر دے گا۔ سوائے اسلام کے یعنی جب تمام مذاہب اسلام کے سوا ہلاک ہو جائیں گے تو جزیہ کس سے لیا جائے گا۔ یہی وضع جزیہ کے معنی ہیں یا پہلے بوجہ کثرت مال مسلمانوں کو جزیہ لینے کی حاجت نہ ہوگی۔ اس وجہ سے جزیہ موقوف کر دیا جائے گا۔ پھر سب مسلمان ہی رہ جائیں گے اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ پس وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ پھر وفات دیئے جائیں گے۔ مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔﴾

ف: اس حدث سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نازل ہونے والے مسیح علیہ السلام کا حلیہ سرخ سفید ہوگا اور سیدھے بال والے ہوں گے۔ ’’کما جاء فی حدیث المسلم رأیت عیسیٰ بن مریم مربوع الخلق الی الحمرة والبیاض سبط الرأس (مسلم ج۱ ص۹٤، باب الاسراء برسول، بخاری ج۱ ص٤٥٩، باب اذا قال احدكم آمین والملائكة فی السماء)‘‘

اور دوسری حدیث (بخاری ج ۱ ص ۴۸۹، باب قول اللّٰہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم) میں فاحمر جعد عریض الصدر ہے۔ یہاں جعد جعودۃ الجسم سے مشتق ہے۔ یعنی سرخ رنگ پر گوشت چوڑے سینے والے اور ایک روایت (مسلم ج ۱ ص ۹۶، باب الاسراء برسول الی السموات وفرض الصلوت) میں اٰدم حسن ماتری من ادم الرجال...... رجل الشعر ہے۔ یعنی گندمی رنگ تمام گندمیوں سے احسن اور سیدھے بال، ظاہر ہے کہ ان دونوں حلیوں میں ہرگز اختلاف نہیں۔ جب تمام گندمیوں سے احسن ہوں گے تو وہ احمر ہی ہوں گے۔ یعنی سرخ سفید مگر اس میں سفیدی بہ حق نہ ہوگی۔ بلکہ ملاحت کے ساتھ مائل الی الادمتہ ہوگی۔ اسی لئے تمام گندمیوں سے احسن ہوں گے نہ بالکل مرزا قادیانی کی طرح پنجابی گندمی وہ بھی معمولی، اور جعد کے معنی یہاں پر گھنگر والے بال غلط ہیں۔ اگر بالفرض جعد کے معنی گھنگر والے بال مراد لئے جائیں تو بھی کچھ اختلاف نہیں۔ کیونکہ نہ ایسے سیدھے ہی بال ہیں اور نہ بالکل گھنگر والے۔ لہٰذا دونوں صادق آسکتے ہیں اور اس اختلاف سے یہ استدلال غلط ہے کہ جن کے حلیہ میں راویوں کے اختلاف بیان کی وجہ سے اختلاف ہو وہ دو یا تین شخص سمجھے جائیں اس طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ابن عباسؓ والی حدیث میں ان کے حلیہ میں جعد مذکور ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۳۷۳،۱۵۹ ومسلم ج ۱ ص ۹۴،۹۵،۹۶، باب الاسراء برسول ﷺ الی السموات وفرض الصلوٰت اور ذکر الانبیاء) میں جو حدیث ہے۔ اس میں رجل الشعر ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۸۱، باب قول اللّٰہ عزوجل وھل اتاك حدیث موسیٰ، عن ابن عمر سبط الراس ج ۱ ص ۴۸۹، باب قول اللّٰہ عزوجل واذکرفی الکتاب مریم عن ابی ھریرۃؓ، مسلم ج ۱ ص ۹۵، باب الاسراء برسول اللّٰہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوٰت) تو کیا اس اختلاف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام دو ہو گئے۔ ہرگز نہیں تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کیسے دو ہو گئے۔

۱۸...... ’’(اخرج احمد ج ۱ ص ۳۷۵ وابن ماجہ ص ۲۹۹، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وصححہ الحاکم ج ۳ ص ۱۴۰، حدیث نمبر ۳۵۰۰، مذاکرۃ الساعۃ بین الانبیاء فی لیلۃ الاسراء فی الفتح ج ۲ ص ۳۸۴) عن ابن مسعودؓ عن رسول اللّٰہ ﷺ قال لقیت لیلۃ اسریٰ بی ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ علیھم السلام فتذکر واامر الساعۃ فردوا امرھم الیٰ ابراھیم فقال لا علم لی

بھا فردوا امرھم الیٰ موسیٰ نقال لا علم لی بھا ۰ فردوا امرھم الیٰ عیسیٰ فقال اما وجبتھا فلا یعلم بھا احد الا اللّٰہ وفیما عھد الیّٰ ربی عزوجل ان الدجال خارج ومعی قضیبان فاذارانی ذاب کما یذوب الرصاص (وفی ابن ماجه ص۲۹۹، باب ایضاً فذکر خروج الدجال) قال فانزل فاقتله فیرجع الناس الی بلادھم قال یھلکه اللّٰه اذارانی حتیٰ ان الشجر والحجر یقول یا مسلم ان تحتی کافر فتعال فاقتله فیھلکھم اللّٰه ثم یرجع الناس الی بلادھم واوطاعم فعند ذالك یخرج یاجوج وماجوج (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۴۰۶) ‘‘

﴿عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا اور قیامت کے متعلق ذکر کیا۔ پہلے ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا مجھ کو اس کا علم نہیں۔ پھر یہ امر موسیٰ علیہ السلام کے حوالہ کیا گیا۔ انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر آخر میں یہ امر عیسیٰ علیہ السلام پر ڈالا گیا۔ انہوں نے کہا قیامت کے واقع ہونے کا اصل علم تو خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ مگر میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں اتر کر اسے قتل کروں گا اور میرے ساتھ دو قطع کرنے والی تلواریں ہوں گی اور وہ مجھ کو دیکھ کر رانگے کی طرح پگھلے گا۔ یہاں تک کہ شجر وحجر بول اٹھیں گے کہ اے مسلم میرے نیچے کافر چھپا ہوا ہے۔ آ قتل کر! پس اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر دے گا۔ پھر لوگ اپنے شہروں اور وطنوں کی طرف لوٹ آئیں گے۔ پھر اسی زمانہ میں قوم یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا‘‘ فیرغب نبی اللّٰه عیسیٰ واصحابه الی اللّٰه فیرسل اللّٰه علیھم ای یاجوج وماجوج النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدة (مسلم ج۲ ص۴۰۲، باب ذکر الدجال) ’’یعنی عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھی دعا مانگیں گے۔ پس اللہ یاجوج وماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا۔ جس سے وہ نفس واحدہ کی طرح مر جائیں گے۔‘‘ فاذاراہ عدواللّٰه ذاب کما یذاب الملح فی الماء فلوترکه لا نذاب حتی یھلك ولا کن یقتله اللّٰه بیده فیریھم دمه فی حرمته (مشکوٰۃ ص۴۶۶، باب الملاحکم، مسلم ص۳۹۲، کتاب الفتن واشراط الساعة) ’’یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام کو دجال، اللہ کا دشمن دیکھے گا تو ایسا پگھلے گا جیسے نمک پانی میں اگر ویسے ہی چھوڑ دیں تو پگھل کر ہلاک ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔ پس مسلمانوں کو نیزے میں اس کا خون لگا ہوا دکھائیں گے۔﴾

ف: معلوم ہوا کہ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے اپنے ہاتھ سے دجال کو قتل فرمائیں ورنہ وہ تو ویسے بھی نفس کے معجزے سے ہلاک ہوجاتا۔ جیسا کہ پہلے قادر مطلق عزشانہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نفس میں احیاء موتیٰ کا معجزہ ظاہر فرمایا تھا۔ اسی طرح بعد نزول اماتۃ کفار کا معجزہ ان کے نفس سے ظاہر فرما کر اپنی قدرت کاملہ ظاہر فرمائے گا۔

۱۹...... ’’عن مجمع بن جاریة الانصاری یقول سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد (وفی الباب عن عمرانؓ بن حصین ونافعؓ بن عتبه وا بی برزه وحذیفة بن اسید وابی هریرةؓ وکیسان وعثمانؓ بن ابی العاص وجابر وابی امامه وابن مسعودؓ وعبداللّٰه بن عمرؓ وسمرة بن جندبؓ والنواسؓ بن سمعان وعمر بن عوف وحذیفة بن الیمان هذا حدیث صحیح ترمذی ج۲ ص۴۰۹، باب ماجاء فی قتل عیسیٰ بن مریم الدجال)‘‘ ﴿مجمع بن جاریۃ الانصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ ابن مریم باب لد کے قریب دجال کو قتل کریں گے اور اس باب میں ۱۵ دیگر صحابہؓ سے بھی روایت ہے۔﴾

۲۰...... ’’عن ثوبانؓ مولی رسول اللّٰہ ﷺ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ عصابتان من امتی حرّرهما اللّٰه من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تکون مع عیسیٰ بن مریم علیهما السلام (نسائی ج۲ ص۵۲، کتاب الجهاد غزوة الهند)‘‘ ﴿ثوبانؓ مولی رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے دو جماعتوں کو دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت جو ہند پر غزوہ کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو عیسیٰ علیہ السلام بیٹے مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی۔﴾

ف: خلفاء اربعہؓ اور صحابہؓ کے اجماع میں دو حدیثیں ایک (مشکوٰۃ ص۴۷۸، ۴۷۹) میں متفق علیہ حدیث بخاری ومسلم سے اور شرح السنہ سے اور دوسری (مسلم ج۲ ص۳۹۳ وابوداؤد ج۲ ص۲۴۴) سے نقل کر چکا ہوں۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کے منکر کا شرعی حکم

بحث ماتقدم سے خوب واضح ہو چکا ہے کہ قرآن کریم کی کئی آیات سے حیات ونزول مسیح علیہ السلام منصوص قطعی ہے اور جس قدر آیات میں احتمالات رکیکہ نکالے جاتے ہیں۔ سب مدفوع ہیں۔ اگر بالفرض ہم ان آیات کو محتمل المعانی بھی مان لیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کیوں کہ احادیث متواترہ اور اجماع صحابہؓ اور اجماع امت سے یہ آیات اپنے معنی منصوصہ میں قطعی الدلالۃ

ہوگئیں۔ یعنی حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید سے قطعی الثبوت ظنی الدلالۃ ہے قطعی الدلالۃ نہیں۔ لیکن احادیث متواترۃ المعنی جوسب دراصل آیت وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته (نساء:۱۵۹) اور آیت انه لعلم للساعة (زخرف:٦١) اور آیت بل رفعه اللّٰه الیه (نساء:۱۵۸) اور آیت انی متوفیك ورافعك الی (آل عمران:۵۵) وغیرہ کی تفسیریں ہیں اور اجماع امت سے قطعی الدلالۃ بھی ہوگیا۔

۱...... ’’وکذلك وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب اوخص حدیثا مجمعاً علی نقله مقطوعابه مجمعا علی همله علی ظاهره (شفاء ج۲ ص۲٤٧، فصل فی بیان ماهو من المقالات کفر) ‘‘ ﴿اور ایسے ہی اس شخص کی تکفیر پر بھی اجماع واقع ہے جو نص قرآن کی مدافعت کرے یا ایسی حدیث کی تخصیص کرے جس کے نقل پر اجماع قطعی ہو۔ اس کے ظاہر معنی پر حمل کرنے پر اتفاق ہو۔﴾

۲...... علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ: ’’صح الاجماع علی ان کل من جحد شیأً مع عنده بالاجماع ان رسول اللّٰهﷺ اتیٰ به فقد کفر (کتاب الفصل ج۲ ص۲۷۵، فصل الکلام لیمن یکفر ولا یکفر) ‘‘ ﴿اس پر اجماع ہوچکا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایسی شئے کا انکار کیا جو ہمارے نزدیک اجماعاً ثابت ہوچکا ہو کہ اس شے کو حضورﷺ لائے ہیں وہ کافر ہوگیا۔﴾

۳...... شیخ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ: ’’فقد ثبت نزوله علیه السلام بالکتاب والسنة وزعمت النصاریٰ ان ناسوته صلب ولا هوته رفع والحق انه رفع بجسده الی السماء والایمان بذلك واجب قال تعالیٰ بل رفعه اللّٰه الیه (یواقیت ج۲ ص١٤٦) ‘‘ ﴿پس عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہﷺ سے ثابت ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کے ناسوت کو سولی دی گئی اور ان کی لاہوت کو اٹھالیا گیا اور حق یہ ہے کہ ان کو بجسدہ آسمان پر اٹھالیا گیا اور اس پر ایمان واجب ہے۔ بقوله تعالیٰ بل رفعه اللّٰه الیه۔﴾

۴...... ’’ولا یقدح فی ذلك ما اجمعت الامة علیه واشتهرت فیه الاخبار ولعلها بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق به الکتاب علی قول ووجب الایمان به واکفر منکره کالفلا سفة من نزول عیسیٰ علیه السلام اخر الزمان لا نه کان نبیاً قبل تحلی نبیناﷺ فی هذه االنشاة

(تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲، زیر آیت ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین) ''
﴿اور آپ کا آخرالانبیاء ہونا اس عقیدے کے ہرگز معارض نہیں جس پر قرآن کریم نے ایک قول پر تصریح کی اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر مثلاً فلاسفہ کو کافر سمجھا گیا ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا آخرزمانہ میں نازل ہونا کیونکہ حضورﷺ کی نبوت سے پہلے اس عالم میں ان کو نبوت مل چکی ہے۔﴾

فائدہ جلیلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر میں ازروئے احادیث

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے چار حصے ہیں۔ بعثت نبوت سے پہلے، زمانہ بعثت نبوت، زمانہ رفع، زمانہ بعدنزول، قبل از بعثت کا زمانہ اور اس کی تعیین کا ذکر حدیثوں میں کہیں نہیں اور زمانہ رفع کا بھی بوجہ غیرمتعلق ہونے کے احادیث میں مذکور نہیں اور زمانہ بعثت نبوت کا ذکر احادیث میں آیا ہے کہ: ''اخرج ابن سعد عن ابراھیم النخعی قال قال رسول اللّٰہﷺ یعیش کل نبی نصف عمر الذی قبله وان عیسیٰ مکث فی قومه اربعین عاماً (خصائص الکبریٰ وکنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۸ حدیث نمبر ۳۲۲۶۰) یا فاطمةؓ انه لم یبعث نبی الا عمر الذی بعده نصف عمره وان عیسیٰ بن مریم بعث رسولاً لاربعین وانی بعثت لعشرین (کنزالعمال ج ۱۱ ص ۴۷۸ حدیث نمبر ۳۲۲۵۹) ''یعنی ہر نبی کی عمر بعثت پہلے نبی کی عمر بعثت سے نصف ہوتی ہے۔ چنانچہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث ہوکر چالیس برس اپنی قوم میں ٹھہرے اور میں بیس برس کے لئے مبعوث ہوا ہوں اور نزول کے بعد کا زمانہ بھی احادیث میں مذکور ہے۔'' عن ابی ھریرةؓ مرفوعاً وانه نازل...... فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفیٰ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵، باب خروج الدجال) عن عبداللّٰہ بن عمرؓ قال قال رسول اللّٰہﷺ ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض...... ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت (رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء ص ۸۳۲، باب فی حشر عیسیٰ بن مریم، مشکوٰۃ ص ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیه السلام)''

اور حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت بھی ہے۔''عن ابن عمرؓ فیبعث اللّٰہ عیسیٰ ابن مریم...... ثم یمکث فی الناس بعد نزوله سبع سنین لیس بین اثنین عداوة (مشکوٰۃ ص ۴۸۱، باب لاتقوم الساعة الاعلیٰ شرار الناس، مسلم ج ۲

ص۴۰۳ باب ذکر الدجال) ’’یعنی عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول بحساب شمسی ۴۰ برس اور حساب قمری سے جبر کسر کے ساتھ ۴۵ برس زمین پر رہیں گے اور ان چالیس میں ۷ برس دجال کے قتل کرنے کے بعد اور ملتہ واحدہ ہونے کے بعد جیسا کہ صفت لیس بین اثنین عداوۃ دلالت کرتی ہے۔ زمین پر رہیں گے جیسے کہ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بعثت ۴۰ برس تھا اور حضور ﷺ کا اس کے نصف ۲۰۔ کیونکہ بعد کے نبی کا زمانہ بعثت پہلے نبی کے زمانہ بعثت سے نصف ہوتا ہے۔ ایسے ہی کل عمر کے متعلق بھی جو زمین پر گذری اور گذرے گی احادیث میں ہے جو یہی اختلاط بین الناس کا زمانہ ہے۔‘‘ انہ لم یکن نبی کان بعدہ نبی الا عاش نصف عمر الذی قبلہ وان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ وانی لارانی الاذاھباً علی رأس الستین (کنز العمال ج ۱۱ ص۴۷۹ حدیث نمبر ۳۲۲۶۲) ’’یعنی بعد کے نبی کا زمانہ بعثت پہلے نبی کے زمانہ بعثت سے نصف ہوتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ بعثت ایک سوبیس برس ہوا اور میرا خیال ہے کہ میں ۶۰ برس کے شروع پر انتقال کرنے والا ہوں اور عمر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ۳۳ برس کی روایت تو مرفوعاً کہیں ثابت نہیں۔ بلکہ اس کو قول نصاریٰ بتلایا گیا ہے۔ چنانچہ (شرح مواہب جلد اص ۵ وزادالمعاد وجمل) میں صاف لکھا ہے اور جلال الدین سیوطیؒ نے جلالین میں ۳۳ برس لکھا اور مرقاۃ الصعود میں اپنا رجوع نقل کرتے ہیں اور لفظ عاش ماضی لانے کی یہ وجہ ہوئی کہ دیگر انبیاء کے حق میں تو ماضی ہی صادق تھا اور بحق عیسیٰ علیہ السلام دو حصوں یعنی زمانہ قبل از بعثت اور زمانہ بعثت قبل از رفع کے اعتبار سے تو صادق ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضور ﷺ کو صرف تنصیف عمر بیان کرنی منظور تھی۔ لہٰذا حصہ ثالثہ یعنی زمانہ بعد نزول کو ماضی ہی میں لپیٹ دیا تاکہ بیان تنصیف عمر میں تطویل لاطائل نہ اختیار کرنی پڑے اور تنصیف کل عمر اور تنصیف عمر نبوت ہر دو اعتبار سے معہ رعایت اختصار مستقیم ہو جائے اور سلسلۂ نظم عبارت بھی بحال رہے۔ سبحان اللہ کس قدر بلاغت ہے۔ جب کہ یہ بات صاف ہوگئی کہ کل عمر جو زمین پر گذرے گی وہ ایک سوبیس برس ہے اور چالیس برس بحذف کسر بعد نزول زمین پر رہنے کی مدت ثابت ہے اور چالیس برس بعثت کے زمانہ کی بھی ثابت ہے۔ یہ ۸۰ برس تو احادیث سے معلوم ہوگئے باقی رہے چالیس معلوم ہوا کہ یہ زمانہ قبل بعثت کا ہے۔ کیونکہ آپ کی چالیس برس کی میں بعثت ہوئی ہے جو کہ یہی عمر انبیاء ورسل کے بعثت کے متقرر ہے۔ جیسا کہ (شرح مواہب ص۶۴ ج۱) پر مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہوگیا تو اب یہ بھی معلوم ہوگیا کہ آپ کا رفع اسی (۸۰) برس کی عمر

میں ہوا۔ چنانچہ صحابہ میں سعیدؓ بن مسیّب سے اسی طرح مذکور ہے اور چالیس برس بعد نزول رہ کر ۱۲۰ برس ہوئے یہ سب عمریں بحذف کسر ہیں اور بعض علماء نے ۱۲۰ برس میں رفع فرمایا ہے اور ۴۰ برس جو بعد نزول ہوگا اس کو نظر انداز کیا۔ کیونکہ یہ حصہ عمر بحیثیت خلافت و امامت گذرے گا رسالت و نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے۔ افسوس مرزائی امت جس حدیث کو پیش کیا کرتے ہیں وہ تو انہی کی جڑ کاٹ رہی ہے۔ کیونکہ جب کہ بعد کے نبی کی عمر پہلے نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے تو مرزا قادیانی کدھر سے نبی ہوگئے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی عمر تو بجائے نصف کے حضور ﷺ کی عمر سے زیادہ ہے۔ بلکہ ان حدیثوں سے ہی یہ معلوم ہوگیا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی مبعوث ہوگا تو اس کی عمر حضور ﷺ کی عمر کے نصف یعنی ۳۰ برس کی ہوگی۔ حالانکہ یہ عمر عمر بعثت ہی نہیں بلکہ ۱۰ برس زمانہ مدت بعثت نکال کر ۲۰ برس کی عمر میں بعثت ہوگی۔ وھو باطل!

مرزائیوں کے بعض شبہات کے جوابات

شبہ اوّل...... ’’ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل فان مات اوقتل انقلبتم علیٰ اعقابکم (آل عمران:۱٤٤) ‘‘ ﴿نہیں محمد مگر ایک رسول ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے۔ پس اگر مر جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اپنے پچھلے قدموں لوٹ جاؤ گے۔﴾

جواب! معلوم ہو کہ یہ آیت جنگ احد میں نازل ہوئی تھی۔ رسول کریم ﷺ اس جنگ میں زخمی ہوکر کشمکش کے اندر ایک غار میں گر پڑے تھے۔ شیطان نے پکار دیا کہ محمد ﷺ مارے گئے یہ سنتے ہی مسلمانوں کا تمام لشکر بجز خواص اصحابؓ کے بھاگ نکلا اور جہاد کرنے سے رک گئے کہ اب محمد ﷺ تو رہے نہیں جہاد کس لئے کیا جائے؟۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھاتا ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ احکام شریعت کی تعمیل صرف اس وقت تک کی جاتی ہے جب تک نبی اپنی امت میں بہ نفس نفیس موجود ہے۔ یہ تمہارا خیال غلط ہے۔ ذرا خیال کرو کہ کس قدر نبی اور رسول ہو چکے ہیں۔ کیا وہ سب اپنی امت میں موجود ہیں؟۔ یا ان کی امت نے اپنا دین محض اس وجہ سے ترک کر دیا ہے؟۔ اور جب کسی نے بھی ایسا نہیں کیا تو کیا تم ایسا کروگے؟۔ اس میں موت مسیح علیہ السلام کی کون سی دلیل ہے؟۔ ’’ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل ۰ فسیخلو کما خلوا وکما ان اتباعهم یقوا متمسکین بدینهم بعد خلوهم فعلیکم ان تتمسکوا بدینه بعد

خلوه لان الغرض من بعثة الرسل تبليغ الرسالة والزام الحجة لا وجودهم بين اظهر قومهم ابدا...... فان محمد مات اوقتل...... ان هذا وردعلى سبيل الالزام فان موسىٰ عليه السلام مات ولم ترجع امته من ذلك والنصارىٰ زعموا ان عيسىٰ عليه السلام قتل وهم لا يرجعون عن دينه فكذاههنا (تفسير كبير ج٩ ص٢١...... وهكذافى الخارن ج١ ص٣٠٨......والمدارك ج١ ص١٤٤...... فتح البيان ج٢ ص١١٧...... ابن كثير ج٢ ص١١٢...... كشاف ج١ ص٤٢٣...... ابن جرير ج٤ ص١١٠،١١١)'' ﴿پس آپ ﷺ بھی ان میں موجود نہ رہیں گے۔ جیسے کہ دوسرے رسول ان میں موجود نہیں رہے اور جیسے کہ ان کے اتباع ان کی عدم موجودگی میں اپنے دین پر تمسک پکڑتے رہے تم پر بھی لازم ہے کہ حضور ﷺ کی عدم موجودگی میں اپنے دین پر تمسک پکڑو۔ کیونکہ بعثت رسل سے غرض تبلیغ رسالت اور الزام حجت ہے نہ خود رسولوں کا اپنی قوم میں ہمیشہ رہنا آفان مات اوقتل یہ بطریق الزام کے وارد ہوا ہے۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام مر گئے۔ ان کی امت اپنے دین سے نہیں لوٹ گئی اور نصاریٰ کے اعتقاد کے بموجب عیسیٰ علیہ السلام قتل کئے گئے۔ لیکن وہ ان کے دین سے نہیں پھرے۔﴾ پس یہاں بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔ دوسرے قد خلت من قبله الرسل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام داخل ہی نہیں کیونکہ یہی ''قد خلت من قبله الرسل آیت ما المسيح ابن مريم الا رسول ۰ قد خلت من قبله الرسل ''میں بھی موجود ہے۔ اگر الف لام استغراق کے لئے لیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ سارے رسول عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مر چکے ہیں اور خود عیسیٰ علیہ السلام ان سے مستثنیٰ ہیں۔ حالانکہ ان سارے رسولوں میں حضور ﷺ بھی ہیں۔ جو عیسیٰ علیہ السلام کے بعد تشریف لائے۔ معلوم ہوا الرسل جمیع افراد رسل کو محیط نہیں اور صحابہؓ اہل لسان کا جرح نہ کرنا اس پر دلیل ہے کہ صدیق اکبرؓ اور کل صحابہؓ متفق تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام خارج ہیں۔ ورنہ اسقدر متواتر احادیث نزول عیسیٰ علیہ السلا کے متعلق صحابہؓ روایت نہ کرتے۔ طرفہ یہ کہ ابن عباسؓ کی قرأت میں رسل ہے۔

خلت کا مردوں زندوں دونوں میں استعمال ہے

۱...... ''اذا خلوا الىٰ شيا طينهم (بقره:١٤)''

۲...... ''سنة الله التى قد خلت فى عباده (مؤمن:٨٥)''

۳...... ''واذا خلوا عضوا عليكم الا نامل من الغيظ (آل عمران:١١٩)''

۴…… ’’قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار (اعراف:۳۸)‘‘

۵…… ’’قد خلت من قبلکم سنن (آل عمران:۱۳۷)‘‘

۶…… ’’قرون خالیه ۰ خلت یاخلون من شهر رمضان عرب کا محاورہ ہے۔غرض لغت عرب میں زمانہ کی صفت کے لئے آتا ہے اور اہل زمانہ کے لئے مجازاً۔ پس آیت قد خلت من قبله الرسل میں خلت کا سیدھا اثر رسالت پر ہے۔نہ ذات رسولوں پر یعنی آپؐ سے پہلے بہت سے رسول بنفسہ رسالت کر چکے ہیں ورنہ قد ماتت من قبله الرسل ہوتا۔‘‘

۷…… ’’قد خلت القرون من قبلی (احقاف:۱۷)‘‘

۸…… ’’تلك امة قد خلت (بقره:۱۳٤)‘‘

۹…… ’’فی امم قد خلت (اعراف:۳۸)‘‘

۱۰…… ’’قد خلت من قبلها امم (رعد:۳۰)‘‘وغیرہ میں بھی یہ معنی ہیں کہ اس امت سے پہلے جو امتیں ہو چکی ہیں نہ یہ کہ وہ سب مر چکے ہیں حالانکہ پہلے بعض نبیوں کی امتیں اب بھی موجود ہیں۔

شبہ دوم…… حضرت رسول کریم ﷺ کے انتقال پر شدت قلق کی وجہ سے صحابہؓ کا یہ عالم ہوگیا تھا کہ کوئی کہتا تھا کہ یہ موت نہیں بلکہ وحی کی وہ حالت ہے جو ہمیشہ سے پیش آتی رہتی تھی۔کوئی کہتا تھا کہ حضور ﷺ ہرگز نہیں مرے۔موت نبوت کے منافی ہے اور حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ تلوار اٹھائے پھرتے تھے کہ جس شخص نے کہا کہ حضور ﷺ مر گئے ہیں۔اس کو قتل کردوں گا اور چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا رفع سب کا تسلیم شدہ تھا۔اس لئے حضور ﷺ کی عدم موت پر بوجہ اضطراب وقلق اور کچھ نہیں بن پڑتا تھا۔مگر یہی کلمہ رفع کما رفع عیسیٰ بن مریم اور اصل منشاء عدم موت تھا۔ یہ صرف اس وجہ سے کہ شدت قلق سے ان میں یہ حالت پیدا ہوگئی تھی کہ حضور ﷺ ہرگز نہیں مرے بھلا انبیاء بھی کیا مرتے ہیں اور جو شخص موت کا قائل ہوا اس نے حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔اس وجہ سے واجب القتل ہے۔ چنانچہ (ازالۃ الخفاء کے مقصد دوم) میں ہے۔چوں آنحضرت ﷺ از عالم دنیا برفیق اعلیٰ انتقال فرمود تشویشها بیشمار بخاطر مردم راه یافت ظن بعضے آنکه ایں موت نیست

حالتیست که عند الوحی پیش می آید وگمان بعضے انکه موت منافی مرتبه نبوت است حضرت عمرؓ کے اس خیال طاریہ کی تردید کے لئے اور تشویش اور قلق کو زائل کر کے اطمینان قلب وتسکین خاطر کی غرض سے صدیق اکبرؓ نے ایها الرجل اربع علی نفسك یعنی اے شخص اپنے نفس پر آسانی کر، کہہ کر فرمایا’’فان رسول اللّٰهﷺ قد مات الم تسمع اللّٰه یقول انك میت وانهم میتون ۰ وما جعلنا لبشرٍ من قبلك الخلد ‘‘حضورﷺ وفات پاچکے، کیا نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے کہ تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ہم نے تم سے پہلے کسی کو ہمیشگی نہیں دی۔ پھر منبر پر چڑھ کر بعد حمد وثناء فرمایا’’ایها الناس ان کان محمد الهکم الذین تعبدون فانه قد مات وان کان الهکم الذی فی السماء فان الهکم لم یمت ‘‘اے لوگو! اگر محمد تمہارا خدا ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو مر چکے اور اگر تمہارا خدا وہ ہے جو آسمان میں ہے وہ تمہارا خدا نہیں مرا۔ پھر یہ آیت پڑھی’’وما محمد الا رسول ۰ قد خلت من قبله الرسل فان مات اوقتل انقلبتم علی اعقابکم (کنز العمال ج۷ ص۲۳٤ حدیث نمبر۱۸۷۵۸) ‘‘پس عمرؓ کا خیال کہ حضورﷺ مرے نہیں۔ فانه قدمات سے زائل فرمایا اور یہ خیال کہ موت منافی نبوت ہے۔انك میت وانهم میتون سے زائل کیا اور اس آیت میں فان مات اوقتل سے موت اور قتل کو منافی نبوت نہ ہونے پر استدلال لائے ہیں۔ کہ دیکھو حضورﷺ کی موت یا قتل نبوت کے منافی نہیں اور قد خلت سے تو کچھ بھی استدلال نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔’’حتی اهویت الی الارض وعرفت حین سمعته تلها ان النبیﷺ قد مات (کنز العمال ج۷ ص۲۲٦) ‘‘یعنی میں یہ سن کر کہ حضورﷺ مرگئے۔ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ غرض حضورﷺ کے رفع کی نفی فرماتے ہیں۔ نہ رفع عیسیٰ علیہ السلام کی اور فرجع القوم الی قوله کے یہ معنی ہیں کہ سب صحابہؓ نے صدیق اکبرؓ کی طرح موت کو منافی رسالت نہ سمجھا اور حضورﷺ کی وفات شریف کو تسلیم کر لیا اور اس آیت کے معنی وہی ہیں جو پہلے بیان کر چکا کہ آپﷺ سے پہلے بہت سے رسول رسالت کر چکے ہیں۔ آپﷺ کوئی نئے رسول نہیں ہوئے۔ یہ آیت پہلے کے سب نبیوں کے مر جانے پر ہرگز دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ ممکن ہے کہ پہلے کے بعض رسول زندہ تو ہوں۔ مگر حضورﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی ڈیوٹی ختم ہو چکی ہو۔(اس کے بعد زریت بن برثملا کا قصہ جو پہلے گذر چکا ہے مدنظر رہے۔)

شبہ سوم...... ’’انه یجاء برجال من امتی فیوخذبهم ذات

الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انك لاتدری ما احدثوا بعدك فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیداً مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم (بخاری ج۱ ص۶۶۵، باب قوله وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم)''
﴿میری امت کے بعض لوگ پکڑے جائیں گے اور بائیں طرف یعنی جہنم کی طرف ان کو چلایا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو اس کا علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ کیا۔ پس میں ویسے ہی کہوں گا۔ جیسا کہ عبد صالح یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جب تک میں ان میں موجود تھا ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے بہ تمامہ بھر پور لے لیا تھا اس وقت آپ نگہبان تھے۔﴾

یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورﷺ کی توفی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی کی ایک ہی صورت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضورﷺ تو مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔ آپﷺ کا آسمان پر رفع نہیں ہوا تو پھر عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح وفات پا چکے اور دوسرے آپﷺ نے اقول کما قال العبد یعنی ماضی کے صیغہ سے فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس حدیث کے بیان کے وقت یہ قول عیسیٰ علیہ السلام کا ہو چکا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

جواب! یہ تو پہلے قرآن کے اس رکوع سے اور حدیث رسول اللہﷺ سے حتیٰ کہ مرزا قادیانی کے قول سے معلوم ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ قیامت کے دن ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن فرمائیں گے اور حضورﷺ کا یہ فرمان بھی اسی حدیث میں ظاہر ہے کہ قیامت کے دن حوض پر فرمائیں گے۔ اب رہا کہ یہ صیغہ ماضی کا ہے۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قال اور اپنے لئے اقول۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قول قیامت میں پہلے ہو چکے گا اور حضورﷺ کا یہ واقعہ بعد کو پیش آئے گا۔ تو حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میں ویسے ہی کہوں گا جیسا کہ اس سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا یعنی قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی ماضی حضورﷺ کے قول کے اعتبار سے ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ حضورﷺ نے جب یہ حدیث بیان فرمائی تھی تو سورۂ مائدہ جس میں یہ حکایت مذکور ہے پہلے نازل ہو چکی تھی اور تمام صحابہؓ نے اس حکایت کو سن لیا تھا۔ اب حضورﷺ اس حکایت کو محکی عنہ بنا کر بیان فرماتے ہیں۔ یعنی فاقول کما قال العبد الصالح فی سورة المائدة ...... یہ غلط ہے کہ حضورﷺ کی توفی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی ایک ہی صورت کی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حضورﷺ یہ فرماتے

فاقول ماقال العبد الصالح حالانکہ فاقول کما قال حضورﷺ نے فرمایا ہے۔یعنی اسی قسم کا قول میں بھی کہوں گا نہ یہ کہ وہی قول کہوں گا۔مشبہ اور مشبہ بہ میں تغائر ضروری ہے۔اس حدیث کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی غیر حاضری کا عذر کریں گے میں بھی اپنی غیر حاضری کا عذر کروں گا نہ کہ وہی الفاظ کہوں گا۔جو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہے ہوں گے۔کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، بقول مرزا قادیانی جس سوال کا یہ جواب ہے یہ سوال ہوگا۔ء انت قلت للناس اتخذوانی وامی الھین اور حضورﷺ سے ہرگز یہ سوال نہ ہوگا۔تو پھر یہ بعینہ جواب بھی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ حضورﷺ عیسیٰ علیہ السلام کے قول کے مانند کہیں گے اور غیر حاضری کا عذر دونوں فرمائیں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی یعنی غیر حاضری وعدم موجودگی بطور اصعادالی السماء ہوئی اور حضورﷺ کی توفی یعنی غیر حاضری وعدم موجودگی بطور توفی بالموت کے،تشبیہ کے لئے اس قدر بھی تغائر کافی ہے۔اگر کوئی عیسائی اعتراض کرے کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو کوڑے پٹوائے گئے اور طمانچے مارے گئے۔صلیب پر چار میخ کر کے عذاب دئے گئے اور صلیب پر اس کی جان نکلی تھی جیسا کہ انا جیل میں ہے کہ یسوع نے بڑے زور سے چلّا کر جان دی اور اس کی توفی وقوع میں آئی اسی طرح نعوذ باللہ محمدﷺ کی توفی ہوئی ہوگی اور یہی آپ کی دلیل پیش کرے کہ جیسے کہ مسیح علیہ السلام کی توفی ہوئی۔اسی طرح محمدﷺ کی توفی وقوع میں آئی۔کیونکہ محمدﷺ کی توفی اور عیسیٰ علیہ السلام کی توفی ایک ہی صورت کی تھی۔تو مرزا قادیانی اور مرزائی بتادیں کہ اس عیسائی کو وہ کیا جواب دیں گے؟۔آیا ایسی تذلیل اور عذاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہوئے ویسے ہی حضرت خلاصۂ موجودات افضل الرسل کے واسطے ہونے قبول کریں گے۔یا اپنی اس دلیل کی اصلاح کریں گے کہ دونوں کی توفی ایک ہی قسم کی نہ تھی۔

شبہ چہارم...... ’’اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصالتاً تشریف لائیں گے تو وحی نبوت لائیں گے یا نہ لائیں گے۔اگر لائیں گے تو ختم نبوت ٹوٹے گی اور اگر وحی نبوت نہ لائیں گے تو نبوت اور وحی سے معزول ہوں گے۔

جواب! حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وحی نبوت نہ لائیں گے۔کیونکہ بحکم قرآنی اکملت لکم دینکم دین کامل ہے اور وحی نبوت کی حاجت نہیں۔بلاضرورت وحی نبوت بھیجنا شان خداوندی کے خلاف ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معزولی آپ لوگوں نے خوب سمجھی کہ اگر کسی نبی پر وحی رسالت نہ آوے تو وہ نبوت سے معزول سمجھا جاتا ہے۔نعوذ باللہ آپ کی اس

ایجاد بندہ سے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی کبھی عہدہ نبوت پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوں گے۔ کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ کتنی کتنی مدت تک وحی کا آنا موقوف رہتا تھا۔ اس وقت مرزا قادیانی حضور ﷺ کو نبوت کے عہدہ سے معزول سمجھتے ہوں گے؟۔ افسوس

رئیس المکاشفین حضرت شیخ اکبر لکھتے ہیں کہ: ''اعلم انه لم یجئ لنا خبر الیٰ ان بعد رسول اللہ ﷺ وحی تشریع ابدا انما لنا وحی الا لهام قال تعالیٰ ولقدا وحی الیك والیٰ الذین من قبلك ولم یذکران بعده وحیاً ابداً وقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیه السلام وکان ممن اوحی الیه قبل رسول اللہ ﷺ انه اذا نزل اخرالزمان لا یومنا الا بنا اے بشریعتنا وسنتنا مع ان له الکشف التام اذا نزل زیادة علی الالهام الذی یکون له کما لخواص هذه الامة (از یواقیت مبحث٤٦ ج٢ ص٨٤...... فتوحات ج٣ ص٢٣٨، باب٣٥٣)''

اور لکھتے ہیں کہ:'' وکذلك عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام اذ انزل الی الارض لا یحکم فینا الا بشریعة نبینا محمد ﷺ یعرفه الحق تعالیٰ بها علی طریق التعریف وان کان نبیاً (یواقیت مبحث٣٥ ج٢ ص٣٨)'' حاصل یہ ہے کہ قرآن کی نص سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کبھی وحی نبوت نہ ہوگی۔ ہاں وحی الہام باقی ہے اور حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی ﷺ کی شریعت پر چلیں گے۔ حالانکہ حضور ﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی۔ اور نزول کے بعد صرف ان کو کشف تام ہوگا اور حق تعالیٰ بطریق تعریف احکام شریعت محمد یہ ﷺ کی معرفت کرائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ اس کی مفصل بحث گذر چکی۔

شبہ پنجم ...... کیا اس بات میں امت محمد یہ کی جو خیر الامت ہے اور اس کی شان میں ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہتک نہیں ہے کہ اصلاح امت محمد یہ ﷺ کے لئے ایک نبی کو محفوظ رکھا جائے اور امت میں کوئی لائق نہیں کہ اصلاح کرے اور خدا کو نبی بھیجنا پڑے۔ کیا یہ کام امت محمد یہ ﷺ کا مجدد نہیں کرسکتا۔

جواب! چونکہ نبی امتی بن کر آتا ہے۔ جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے۔ یہ امت محمدی کا فخر اور عزت ہے کہ اس میں ایک اولوالعزم پیغمبر شامل ہوتا ہے اور دعا سے شامل ہوتا ہے۔ دیکھو انجیل برنباس ''اے رب بخشش کرنے والے اور رحمت میں غنی تو اپنے خادم (عیسیٰ علیہ السلام) کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب فرما۔'' (فصل ۲۱۲ص۱۹۴)

اب بتاؤ کہ یہ امت محمدیہ کی ہتک ہے یا علو درجہ کا ثبوت ہے؟۔ کہ ایک نبی دعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھ کو امت محمدی میں ہونا نصیب فرما۔ دوم کسقدر عالی مرتبہ اس امت کا ہے کہ عیسائیوں کا خدا اس کا ایک فرد ہو کر آتا ہے۔ مگر تعصب بھری آنکھ کو یہ عزت ہتک نظر آتی ہے۔ یہ نظر کا قصور ہے۔ آہ! کس قدر کج فہمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے تو ہتک ہے اور مرزا قادیانی کو حضورﷺ کے بعد نبی بنانے سے ہتک نہیں؟۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی علت غائی احکام دین اسلام کی تنسیخ یا شریعت محمدی کی کمی پوری کرنا نہیں۔ حدیثوں میں بصراحت موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے قتل کے واسطے اور صلیب کے توڑنے کے لئے آئیں گے۔ جس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود اور نصاریٰ کی اصلاح کے واسطے آئیں گے۔ نہ کہ دین اسلام اور امت محمدی کی اصلاح کے واسطے دیکھو قرآن مجید فرما رہا ہے کہ: ’’وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته (نساء:۱۵۹)‘‘ یعنی مسیح کی موت سے پہلے اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ چونکہ مجدد اسلامی امت کا وہ صرف ایک فرد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا کہنا صرف مسلمانوں پر اثر کرسکتا ہے اور ارادہ خداوندی میں کسر صلیب اور اصلاح یہود ہے۔ اس لئے اسی پیغمبر کو جسے ایک گروہ ان کو خدا بنا کر گمراہ ہوا اور دوسرے گروہ نے نبوت سے انکار کر کے ان کو جھوٹا نبی کہا اور اپنی دانست میں ان کو طرح طرح کے عذاب دے کر صلیب پر قتل کر چکے۔ خداوند تعالیٰ نے ان دونوں گروہوں کے زعم توڑنے اور کذب ظاہر کرنے اور امت محمدی کا رتبہ بڑھانے اور ان کی دعا قبول کرنے اور ليؤمننه ولينصرنه کا مصداق بنانے کے لئے ان کو مقدر کیا کہ جب وہ خود ہی زندہ اتر کر ان کے سب زعم باطل کر دے گا تو آسانی سے سمجھ جائیں گے اور ایسا کھلا معجزہ اور کرشمہ قدرت دیکھ کر اور دجال کو اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کرنے کے بعد آخر کار سب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ ایمان لے آئیں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ امت محمدی کی اصلاح کے واسطے ائیں گے۔ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح بنی اسرئیل کے نبی تبلیغ دین کرتے تھے۔ اسی طرح میرے علماء امت تبلیغ دین کیا کریں گے۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ نہیں کہ علماء امت بنی اسرائیل کے نبیوں کے ہم رتبہ ہوں گے یا کسی قسم کی نبوت کے مدعی ہوں گے۔

شبہ ششم ...... یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آسمان پر زندہ ہونے کی وجہ سے ہمارے رسول خاتم النبیینﷺ سے افضل ہوگئے۔ کیونکہ یہ فضیلت جزئی فضیلت کلی کو مانع نہیں ورنہ اس کے علاوہ عیسیٰ علیہ السلام میں اور کئی فضیلتیں ہیں۔ جو آنحضرتﷺ کو ثابت نہیں آپؐ جو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو منصب اور مرتبہ اور قرب الٰہی میں افضل ہیں۔ نہ ہر ہر خصوصیات ذاتیہ میں مثلاً حضرت مریم والدہ مسیح افضل نساء العالمین ہیں نہ حضورﷺ کی والدہ، حضرت مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے نہ حضورﷺ، حضرت مسیح علیہ السلام پر مائدہ آسمان سے اتارا گیا۔ حضورﷺ پر نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمائی اور اپنی نبوت کی خبر دی۔ لیکن حضورﷺ سے یہ ثابت نہیں۔ ایسے ہی طول عمر بھی کوئی افضلیت کی دلیل نہیں۔ ہاں تعجب یہ تھا کہ حضورﷺ کے لئے تو موت ہو اور دیگر انبیاء موت سے مستثنیٰ ہوں اور وہ ہمیشہ ہمیش زندہ رہیں۔ ”وما جعلنا لبشرٍ من قبلك الخلدا فان مت فهم خالدون (انبیاء:۳٤)“ مگر کیا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خلد ہے وہ موت سے مستثنیٰ ہیں۔ بھلا یہ تو بتلایئے کہ آپ کے بزرگ آپ کو یا کسی ادنیٰ آدمی کو چھت وغیرہ پر چڑھائیں تو اس میں آپ کے بزرگ کی توہین ہوگی یا نہیں۔ کعبہ شریف میں جب حضورﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے کاندھے پر چڑھایا تھا اور نیز جب صحابہؓ نے حضورﷺ کو قبر میں رکھا اور آپ سب اوپر رہے تو اس میں حضورﷺ کی توہین ہوئی یا نہیں؟۔ بھلا یہ تو بتایئے کہ آپ خود بھی کبھی اونچی جگہ پر چڑھے ہیں یا نہیں۔ اگر چڑھے ہیں تو تمام پیغمبروں کی جو زیر زمین مدفون ہیں توہین ہوئی یا نہیں؟۔ خدارا ایسا اعتراض نہ کیا کرو جو مضحکہ خیز ہو۔

شبہ ہفتم ...... حضورﷺ نے شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے انبیاء جو مردے تھے ان میں شامل دیکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی مردے ہیں۔

جواب! سبحان اللہ کیا استدلال ہے کس نے دیکھا حضورﷺ نے، تو پھر حضورﷺ بھی اس جماعت مردوں میں شامل تھے تو کیا آپؐ بھی مردے تھے؟۔ جب آپؐ مردے نہیں تھے تو عیسیٰ علیہ السلام کی موت بھی اس سے ثابت نہیں ہوسکتی۔

شبہ ہشتم ...... كانا ياكلان الطعام یعنی وہ دونوں ماں بیٹے عیسیٰ علیہ السلام و مریم علیہ السلام کھانا کھایا کرتے تھے اور ”ماجعلنا هم جسداً لا ياكلون الطعام (انبیاء:۸)“ یعنی ہم نے انبیاء علیہم السلام کو ایسا جسم نہیں بنایا۔ جو کھانا نہ کھائیں۔ پس اگر وہ زندہ ہیں تو آسمان پر کیا کھاتے ہیں۔

جواب! کان تو ماضی کے لئے ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ کھانا کھایا کرتے تھے جو منافی الوہیت ہے اور اسی لئے یہ دوسری آیت بھی ہے جو الوہیت کو باطل کرنے کے لئے ہے۔ یعنی جو کھانے پینے کے محتاج رہ چکے ہوں وہ کیسے خدا ہو سکتے ہیں۔ غرض یہ آیتیں الوہیت عیسیٰ علیہ السلام کو باطل کرنے کے لئے ہیں۔ ان کو موت وحیات عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسرے اصحاب کہف کا قصہ یاد کرو کہ بغیر کھائے پیئے کس طرح زندہ ہیں۔ اصحاب کہف کے بارے میں ہے۔ ''ولبثوا فی کهفهم ثلاث مائة سنين وزدادوا تسعا (کهف:۲۵)'' یعنی ۳۰۹ برس غار میں سوتے رہے اور ان کی زیست اور خواب کا حال اور بھی زیادہ قانون قدرت کلیہ کو پاش پاش کرتا ہے۔ ''وترى الشمس اذا طلعت تزاور عن كهفهم ذات اليمين وانما غربت تقرضهم ذات الشمال وهم فى فجوة منه ۰ ذلك من آيات الله ۰ من يهدى الله فهو المهتد ۰ ومن يضلل فمن تجدله ولياً مرشدا ۰ وتحسبهم ايقاظا وهم رقود ونقلبهم ذات اليمين وذات الشمال (کهف:۱۷)'' ﴿اور دیکھے تو سورج کو کہ جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار سے دائیں جانب ہٹ کر طلوع کرتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ غار کے کشادہ میدان میں ہیں یہ اللہ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ جس کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔ وہی ہدایت یافتہ ہے اور جس کو گمراہ کرتا ہے۔ اس کے لئے کوئی ولی اور رہبر نہ پائے گا اور تو ان کو جاگتا ہوا گمان کرے۔ حالانکہ وہ سور ہے ہیں اور ہم ان کو دائیں بائیں کروٹ بھی دلوا دیتے ہیں۔﴾ تیسرے یہ کیسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کھاتے پیتے نہیں۔ اول تو ان کی غذا تسبیح اور تحلیل ہے۔

رئیس المکاشفین حضرت عبدالوہاب شعرانی اس کا جواب لکھتے ہیں کہ: ''فان قيل فما الجواب عن استغنائه عن الطعام والشراب مدة رفعه فان الله تعالىٰ قال وما جعلنا هم جسدً الا ياكلون الطعام فالجواب ان الطعام انما جعل قوتاً ان يعيش فى الارض لانه مسلط عليه الهواء الحار والبارد فينحل بدنه فاذا انحل عوضه الله تعالىٰ بالغذاء اجراء لعادته فى هذه الخطة الغبراء واما من رفعه الله الى السماء فانه يلطفه بقدرته ويغنيه عن الطعام والشراب كما اغنى الملئكة عنهما فيكون حينيدً طعامه التسبيح وشرابه التهليل كما قال ﷺ انى ابيت عند ربى يطعمنى ويسقينى وفى الحديث مرفوعاً ان بين

یدی الدجال ثلاث سنین ۰ فکیف بالمؤمنین حینیذٍ فقال یجزئهم مایجزی اهل السماء من التسبیح والتقدیس (الیواقیت والجواهر ج۲ ص۱٤٦)'' اگر کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ رفع میں کھانے پینے سے مستثنیٰ ہونے کا کیا جواب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔''ماجعلنا هم جسدً الایاکلو ن الطعام (انبیاء:۸)'' جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طعام کو زمین پر معیشت پوری کرنے کے لئے قوت بنایا ہے۔ کیونکہ یہاں اس پر ہوا گرم اور سرد مسلط ہے۔ اس کے بدن کو تحلیل کرتی ہے۔ جب تحلیل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ غذا سے اس کا عوض پیدا کرتا ہے۔ اس زمین میں اس کی یہ عادت جاری ہے۔ لیکن وہ شخص جس کو اللہ نے آسمان پر اٹھالیا اس کو اپنی قدرت سے نوازتا ہے اور کھانے پینے سے بے پرواہ کرتا ہے۔ جیسے فرشتوں کو بے پراوہ کیا۔ پس اس وقت اس کا طعام تسبیح اور پانی اس کا تحلیل ہوگا۔ جیسے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا دیتا ہے۔ اور حدیث میں مرفوعاً روایت ہے کہ دجال سے تین برس پہلے قحط پڑے گا اسی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اس وقت جب مسلمانوں کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہوگا کیا حال ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان کو کفایت کرے گا وہ کھانا جو آسمان والوں کو کفایت کرتا ہے۔ یعنی تسبیح اور تقدیس۔ حضرت شیخ نے پہلے فلسفی دلیل سے سمجھا دیا اور پھر حدیث مرفوع بھی بیان کردی کہ دجال کے زمانہ میں مومنین کو اہل سماء کی طرح صرف تسبیح وتقدیس ہی غذا کا کام دے گی۔

حضرت شیخ نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ایک بزرگ خلیفۃ الخراط نامی کا جو بلاد مشرق کے شہروں میں ایک شہر ابہر میں رہتے تھے ذکر فرمایا کہ اس نے ۲۳ سال سے برابر کچھ نہیں کھایا تھا اور دن اور رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتا تھا اور کسی طرح کا ضعف بھی لاحق نہیں ہوا تھا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تسبیح وتہلیل کی غذا ہونے میں کیا تعجب ہے۔'' قال الشیخ ابوالطاهر وقد شاهدنا رجلاً اسمه خلیفة الخراط کان مقیماً بابهر من بلاد المشرق مکث لایطعم طعاماً منذثلاث وعشرین سنة وکان یعبد الله لیلا ونهاراً من غیر ضعف فاذا علمت ذلك یبعد ان یکون قوت عیسیٰ علیه السلام التسبیح والتهلیل والله اعلم جمیع ذلك (یواقیت ج۲ ص۱٤٦)''

مرزا قادیانی نے یہ کیونکر سمجھ لیا کہ ایک غذا کے بدلنے سے فوت ہونا لازم آتا ہے۔ روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ تمام حیوان ماں کے پیٹ میں خون سے پرورش پاتے ہیں اور خون ہی طعام

ان کا ہوتا ہے۔ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتے ہیں تو صرف دودھ ان کی غذا وطعام اور وجہ پرورش ہوتی ہے اور جب اس سے بھی بڑے ہوتے ہیں تو اناج وگھاس ومیوجات ان کا طعام وغذا ہوتے ہیں۔ کیا کوئی باحواس آدمی کہہ سکتا ہے کہ ماں کے پیٹ سے باہر آ کر انسان یا دیگر حیوانات فوت ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ کانا یاکلان الطعام نہیں رہتے۔ اس لئے کہ خون کی غذا بند ہوجاتی ہے اور صرف دودھ ہی ملتا ہے۔ جب دودھ ملتا ہے تو کیا مرجاتے ہیں۔ یا دودھ کا موقوف ہونا وفات کی دلیل ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ مشاہدہ ہے کہ غذا کے بدلنے سے کوئی فوت نہیں ہوتا۔ جب یہ امر ثابت ہے کہ غذا کے بدلنے سے کوئی فوت نہیں ہوتا۔ جب یہ امر ثابت ہے کہ غذا کے بدلنے سے موت لازم نہیں ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غذائے زمینی سے غذائے آسمانی کیونکر باعث موت ہوسکتی ہے؟۔ یہ کیونکر مرزا قادیانی کو معلوم ہوا کہ آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طعام وغذا نہیں ملتی۔ جب قرآن کریم سے ثابت ہے کہ لگا لگا یا خوان آسمان سے بنی اسرائیل کی درخواست اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اترا دیکھو قرآن میں کس طرح مفصل ذکر ہے۔ تو پھر مومن قرآن کریم تو انکار نہیں کرسکتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی آسمانوں پر کھانا ملنا محال ہو۔ کیا ان کو میوجات جنت بھی خدا تعالیٰ نہیں پہنچا سکتا۔

شبہ نہم...... ’’ومنکم من یتوفیٰ ومنکم من یرد الیٰ ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئاً (حج:۵) ‘‘اور نیز دیگر آیات ہم معنی۔

جواب! یہ آیت بھی وفات مسیح پر ہرگز دلالت نہیں کرتی اور نہ مسیح سے یہ متعلق ہے۔ قرآن کریم کا ۱۴ پارہ رکوع ۸ دیکھنا چاہئے۔ یہ آیت قیامت کے منکرین کو سمجھا رہی ہے کہ وہ خدا جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے، پھر علقہ بنایا، پھر مضغہ بنایا، پھر ماں کے پیٹ میں جگہ دی اور پھر اپنے ارادے سے وہاں سے طفل بنا کر نکالا۔ پھر جوان کیا پھر تم میں سے کوئی تو موت دیا جاتا ہے اور کوئی بڑھاپے کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے کہ پھر اس کو کوئی علم نہیں رہتا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو جو عقلی دلائل کے نقصان سے قیامت کا انکار کرتے اور عقلاً محال سمجھتے ہیں ان کو سمجھاتا ہے کہ تم پہلے اپنی ہی پیدائش کے حالات اور مختلفہ منازل کی طرف دیکھو کس طرح ہم نے تم کو نیست سے ہست کیا اور جب ہم نے تم کو مختلفہ منازل طے کراتے ہوئے عدم سے بنا کھڑا کیا۔ تو اب تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔ جیسے ہم پہلے عدم سے وجود میں لائے۔ ایسے ہی ہم دوبارہ بھی کرسکتے ہیں۔ اگر کوئی مرزائی صاحبان کہیں کہ یہ آیات حضرت مسیح کے حالات پر

حاوی ہیں اور حضرت مسیح بھی اسی سنت اللہ اور قانون فطرۃ کے تابع ہیں تو ہم زور سے کہتے ہیں کہ کوئی مرزائی اپنے مرشد کی حمایت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو قانون فطرۃ کلیہ کے ماتحت نہیں لاسکتا۔ خداتعالیٰ نے ان آیات میں قانون فطرۃ عامہ بتایا ہے۔ مگر مسیح علیہ السلام باتفاق فریقین بغیر نطفہ باپ کے پیدا ہوئے جب پہلے ہی مسیح علیہ السلام کو اس قانون فطرۃ سے مستثنیٰ کر کے بغیر مس مرد کے صدیقہ مریم علیہا السلام کے پیٹ میں خلاف قانون فطرۃ متذکرہ بالا آیات پیدا کیا تو پھر یہ آیت مسیح کے حق میں ہرگز صادق نہیں آسکتی۔ دوسرے نطفۂ انسان کی یہ صفت ہے کہ وہ عمر کی درازی سے ضعیف ہوجاتا ہے۔ یعنی مادی ہونے کے باعث زمین کی تاثیرات سے متاثر ہوکر ضعیف ہوجاتا ہے۔ مگر آسمان کی تاثیرات ایسی ہیں کہ اجراء فلکی کا بدل ما یتحلل ساتھ ہی ساتھ ہوتا جاتا ہے اور وہ ضعیف نہیں ہوتے۔ پس مسیح علیہ السلام بھی تاثیرات فلکی سے ارذل عمر کے ضعف سے بچے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ فرشتے، ستارے، آفتاب، مہتاب وغیرہ ایک ہی حالت پر رہتے ہیں۔ لہٰذا حضرت مسیح بھی آسمان پر درازی عمر سے نکمے نہیں ہوسکتے اور نہ زمین کی آب وہوا کی طرح آسمان کی آب وہوا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو ارذل عمر ملے اور چونکہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش نفخ روح سے تھی اور روح درازی عمر سے ضعیف اور ارذل نہیں ہوتی۔ اس لئے مسیح علیہ السلام کے واسطے ارذل عمر کا ضعف لازم بھی نہیں۔ کیونکہ وہ روح مجسم تھے۔ صرف وہ جسم ضعیف وارذل ہوتا ہے۔ جو نطفہ امشاج وغیرہ کی ترکیب سے بنایا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ’’رائیت عیسیٰ بن مریم شاباً (مسند احمد ج۱ ص۳۷۴...... کنز العمال ج۵، ص۳۲۳ ج۶ ص۳۰۷...... الخصائص ج۱ ص۳۹۸) ‘‘یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو جوان دیکھا۔ تیسرے جب خداتعالیٰ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں فرماتے ہیں کہ وہ نہ صلیب دیئے گئے اور نہ قتل کئے گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا تو کیا وہ قادر مطلق ان کو انسانی ارذل عمر اور ضعف پیری سے ایسا ہی مستغنی نہیں کرسکتا۔ جیسا کہ ان کو ان کی ولادت میں قانون فطرۃ عامہ سے مستثنیٰ کردیا تھا۔ کہ بغیر نطفہ مرد کے پیدا کیا۔ دیکھو اصحاب کہف کا قصہ کہ ۳۰۹ برس سوتے رہے نہ بھوک لگی نہ پیاس۔ جب خود بیدار ہوئے تب بھوک محسوس ہوئی اور ان کے جسم میں کسی طرح کا تغیر بھی پیدا نہ ہوا تھا اور حضرت عزیز علیہ السلام کا قصہ پڑھو کہ سو برس کے بعد زندہ کئے گئے۔ بیضاوی شریف میں لکھا ہے کہ جب اپنے گھر لوٹ کر آئے تو آپ جوان تھے اور ان کی اولاد بوڑھے تھے۔ ’’لما رجع الیٰ منزلہ کان

شاباً واولاده شیوخاً (انوار التنزیل واسرار التاویل ج ۱ ص ۱۱۹ مستدرك ج ۲ ص ٦٧٨ حدیث نمبر ۳۱۷۱) ’’میں حدیث علیؓ میں ہے کہ سب سے پہلے ان کی آنکھیں پیدا کی گئیں۔ وہ اپنی ہڈیوں کو گوشت پہناتے اور پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے تھے اور اسی قصہ میں خداتعالیٰ فرماتے ہیں کہ’’فانظر الیٰ طعامك وشرابك لم یتسنه ‘‘یعنی دیکھ اپنے کھانے اور پانی کو کہ وہ سو برس کی مدت تک سڑے نہیں۔ افسوس جب اسی جگہ یہ قدرت کے کرشمے دکھلائے گئے اور ہم کو قرآن کریم میں سنائے گئے تو مومن قرآن کے دل میں تو یہ شبہ ہی نہیں آ سکتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتنی عمر پا کر بالکل نکمے ہوجائیں گے۔ وہ آ کر کیا خدمت کریں گے۔ الٹا ہم سے خدمت لیں گے۔ معاذ اللہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درازی عمر سے کیوں گھبراتے ہو۔ عوج بن عنق کی عمر ۳ ہزار کے قریب تھی۔ (مطلع العلوم ص ۳۰۸)

اور قرآن کریم میں ثابت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قریب ایک ہزار برس کے عمر تھی۔

شبہ دھم...... ’’وما ارسلنا من قبلك من المرسلین الا انهم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق (فرقان:۲۰)‘‘ ﴿اور نہیں بھیجے ہم نے آپؐ سے پہلے رسول مگر وہ کھانا بھی کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔﴾

جواب! یہ منکرین رسالت کو جواب ہے کہ جو کہا کرتے تھے کہ’’وما لھٰذا الرسول یأکل الطعام ویمشی فی الاسواق ‘‘یعنی کھانا کھانا اور اپنی حوائج کے لئے بازاروں میں بغرض خرید وفروخت چلنا پھرنا رسالت کے منافی نہیں۔ پہلے سب رسولوں میں یہ بات تھی کیا وہ رسول نہ تھے۔ بااین ہمہ بعض کی نبوت کا یقین بھی رکھتے ہیں۔ جیسے یہود اور نصاریٰ اور بعض قبیلے عرب کے، مرزا قادیانی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ طعام کھانا اور بازاروں میں اپنی حوائج کے لئے جانا مرسلین کو لازم حال نہیں ورنہ ہر وقت ہر لحہ بازاروں میں چلنے اور کھانا کھانے سے منفک نہ ہوں گے۔ بلکہ یہ من جملہ صفات بشری کے ایک صفت ہے۔ جو بعض اوقات نہیں بھی پایا جاتا۔ علاوہ اس کے تسبیح اور تحلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غذا ہے۔ غرض ان آیات میں موت مسیح علیہ السلام پر کچھ بھی دلیل نہیں ہے۔

شبہ یازدھم...... ’’فازلھما الشیطن عنها فاخرجهما مما كانا فیه وقلنا اهبطوا بعضكم لبعضٍ عدو۰ ولكم فی الارض مستقرومتاع الیٰ حین (بقره:۳٦)‘‘ ﴿پس شیطان نے آدم علیہ السلام کو جنت سے پھسلایا اور ان دونوں کو اس اکرام

اورعزت سے جس میں وہ تھے نکالا اور ہم نے ان تینوں کو کہا کہ اتر جاؤ درانحالیکہ تمہارا بعض بعض کا دشمن ہوگا۔اور زمین میں تمہارے لئے قرارگاہ اور نفع ہے ایک زمانہ تک۔

جواب اس آیت میں ولکم کے مخاطب آدم علیہ السلام اور حوّا علیہا السلام اور شیطان ہیں۔اگر لام تخصیص کے لئے ہے تو انہیں تینوں کی تخصیص ہوسکتی ہے۔مستقر کے معنے ہیڈکواٹر اور صدر مقام کے ہیں۔اسی لئے تخت گاہ کو مستقر الخلافۃ کہتے ہیں۔پس زمین کا مستقر اور ہیڈکواٹر ہونا اس کا مانع نہیں کہ دوسری جگہ عارضی طور پر بھی نہ جاسکے اور نیز بنا بر تخصیص یہ لازم آئے گا کہ بجز انسان کے اور کوئی مخلوق زمین پر نہیں رہتی اور بطلان اس کا ظاہر ہے۔کیونکہ بالتخصیص زمین انسان ہی کے لئے مستقر نہیں ہے۔بلکہ جمیع حیوانات ونباتات وجمادات کے لئے ہے۔

شبہ دوازدھم...... ”فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون (اعراف:۲۵)“ زمین میں تم زندہ رہوگے اور اسی میں تم مروگے اور پھر اسی سے نکالے جاؤ گے۔

جواب! اس میں بھی مخاطب آدم علیہ السلام، حوّا علیہا السلام، شیطان تینوں ہیں۔عیسیٰ علیہ السلام کا کچھ بھی ذکر نہیں اور نیز اگر مطلقا حصر مانا جائے تو لازم آتا ہے کہ انسان کی حیات جنت اور دوزخ میں بھی نہ ہوسکے۔کیونکہ جنت دوزخ زمین سے خارج ہیں۔حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔اگر کہا جائے کہ اس حصر سے زمان آخرۃ مستثنیٰ ہے،ہم کہیں گے۔تم پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی بوجہ نصوص واجماع حیات آسمان مستثنیٰ ہے۔صحیح یہ ہے کہ فیہا میں تقدیم الارض بوجہ اہتمام ارض ہے۔جو یہاں بوجہ عتاب وبعد عن الملکوت کے مہتمم بالشان ہے۔لاغیر،مرزاقادیانی نے ان چند آیتوں میں تعمیم پر بہت زور دیا ہے۔اگر دوسری آیت تخصیص بھی کردے تو بھی ہرگز اعتبار نہیں کریں گے۔”انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج (الدھر:۲)“ یعنی ہم نے انسان کو مرد اور عورت کے نطفہ مخلط سے پیدا کیا ہے۔”خلق من ماءٍ دافق یخرج من بین الصلب والترائب (طارق:۶)“ یعنی انسان کو ٹپکنے والے پانی سے جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے پیدا کیا گیا ہے۔”اولم یرا الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا ھو خصیم مبین (یٰسین:۷۷)“ یعنی کیا انسان دیکھتا نہیں کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا۔پس اچانک وہ کھلا جھگڑالو ہے۔کیا ان آیات میں بھی تعمیم مان کر آدم علیہ السلام، حوّا علیہا السلام، عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش خارقہ سے انکار کریں گے اور کیا نبیوں کو بھی خصیم مبین قرار دیں گے۔اگر تخصیص کی یہاں کوئی وجہ ہے تو ان میں بھی وہی وجہ ہے۔

شبہ سیزدھم...... ’’والذین یدعون من دون اللّٰہ لایخلقون شیئاً وھم یخلقون ۰ اموات غیر احیاءٍ وما یشعرون ایان یبعثون ۰ الھکم اله واحد ۰ فالذین لایؤمنون بالاخرۃ قلوبھم منکرۃ (نحل:۲۰تا۲۲)‘‘ ﴿اور وہ لوگ جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی شے کو پیدا نہیں کر سکتے۔ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ وہ بالکل مردے ہیں نہ ذی روح اور وہ نہیں جان سکتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمہارا معبود ایک معبود ہے۔ پس وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکاری ہیں۔﴾

جواب! یہ آیت کفار عرب کے حق میں ہے اور کفار عرب مخاطب ہیں جو آخرت کے قائل نہیں تھے کہتے تھے کہ ’’ان ھیی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحییٰ وما نحن بمبعوبین (المؤمنون:۳۷)‘‘ یعنی ہماری یہی دنیا کی زندگی ہے اور بس جب مر گئے مٹی ہوگئے۔ قصہ ختم ہوگیا۔ لہٰذا سباق سیاق سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت بتوں کے بارے میں نازل ہے۔ اموات غیر احیاء ان کی صفت ہے۔ یعنی مردے ہیں۔ کبھی زندہ اور ذی روح نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب حیات تھے اصنام میں شامل ہی نہیں تھے۔ کیونکہ یہ کفار مکہ کے حق میں ہے اور کفار مکہ بت پوجتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلکہ کسی انسان کی بھی پرستش نہیں کرتے تھے۔

دوسرے اس آیت کے بعد فرمایا ہے۔ لایؤمنون بالاخرۃ کہ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اب سوچو کہ مسیحی مسیح علیہ السلام کے پوجنے والے تو آخرت کے قائل تھے۔

تیسرے لا یخلقون شیئاً مضارع کے ساتھ ہے کہ وہ فی الحال یا آئندہ پیدا نہیں کر سکتے۔ اگر مر چکے تھے تو ان کی نسبت یہ فرمانا سیاق کلام کے خلاف ہے اور نیز جب وہ مر چکے تھے پھر ان کی نسبت یہ فرمانا کیسے صحیح ہوگا کہ وہ پیدا نہیں کر سکتے وہ ہیں کہاں جو پیدا کریں۔

چوتھے وھم یخلقون جملہ اسمیہ سے بیان کیا۔ جو باعتبار استمرار کے تینوں زمانوں پر دلالت کرتا ہے۔ بتاؤ کیا کسی مرزائی کا یہ مذہب ہے کہ مسیح پیدا کئے جائیں گے اور پیدا ہوتے رہیں گے۔

پانچویں اموات فرمایا یہ بھی جملہ اسمیہ ہے۔ یعنی ھم اموات یعنی وہ ہمیشہ سے بے شعور وبے حس ہیں اور رہیں گے، موت ان کے واسطے بالدوام ہے۔ بھلا کیا مسیح علیہ السلام کبھی زندہ نہ تھے۔ ہمیشہ سے مردہ ہیں اور ہمیشہ مردہ رہیں گے۔ معاذ اللّٰہ!

چھٹے یہ کہ اموات کی تفسیر غیر احیاء کے ساتھ فرمائی کہ موت کی نوعیت متعین ہو جائے کہ موت سے وہ موت مراد ہے۔ جس سے پہلے اور پیچھے زندگی نہیں ورنہ اگر ایسی موت مراد نہ ہوتی تو غیر احیاء کے بیان فرمانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہ مقصود تو اموات سے بھی حاصل تھا کہ وہ مردہ ہیں۔ پس اگر ان معبودوں سے مراد انسان ہوتے اور ان کا مردہ ہونا بیان فرمانا مقصود ہوتا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور مرزائی کہتے ہیں تو یوں فرمایا جاتا۔ ’’ان الذین یدعون من دون اللّٰہ لم یخلقوا شیئاً وھم خلقوا ۰ وما تواولیسو احیاء ‘‘یعنی جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں انہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا یا نہیں کر سکے۔ وہ خود پیدا کئے گئے تھے اور مر گئے زندہ نہیں ہیں۔

اور آیت کلام اللہ کے یہ معنی ہیں کہ وہ بت جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ ہرگز کسی شے کو پیدا نہ کر سکتے اور نہ پیدا کر سکیں گے اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ (پوجاری ان کو تراش کر بناتے ہیں) اور ہوتے بھی رہیں گے۔ وہ بالکل ہمیشہ سے مردے ہیں۔ نہ ذی روح (یعنی بالکل بے جان ہیں کہ کبھی زندہ ہی نہ تھے ان میں حیات رکھی ہی نہیں گئی تھی) وہ وقت بعث ان کے سے بالکل بے خبر ہیں۔ (پھر اپنے عابدین کو کیا خاک جزاوسزا دے سکتے ہیں۔ یا خود کفار اپنے بعث کے وقت سے بالکل بے خبر ہیں۔ کیونکہ قیامت کے منکر ہیں) بھلا اس آیت میں وفات مسیح علیہ السلام کی کون سی دلیل ہے؟۔ مرزا قادیانی نے کفار مکہ کا طرز اختیار کیا ہے۔ کیونکہ جب قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ’’انکم وما تعبدون من دون اللّٰہ حصب جھنم (انبیاء:۹۸)‘‘ یعنی تم اور اللہ کے سوا تمہارے معبود سب دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تو کفار نے کہا لیجئے اس میں تو ان کے عیسیٰ علیہ السلام نبی بھی داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا۔ ’’ماضربوہ لك الاّ جدلا بل ھم قوم خصمون ان ھو الا عبدانعمنا علیه (زخرف:۵۸،۵۹)‘‘ یعنی وہ لوگ جن کو ہم پہلے سے ہی مستثنیٰ کر چکے وہ کیوں جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ یہ قوم محض جھگڑالو ہے۔ بطور جدل کے کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ہمارے نیک بندے ہیں۔ جن پر ہم نے انعام کیئے۔ تمہاری ندامت اور حسرت بڑھانے کو ڈالے جائیں گے۔ دوسرے اموات جمیع میت بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی سب مرنے والے فناء ہونے والے ہیں۔ لائق عبادت نہیں۔ یعنی سوائے اللہ کے سب معبود خواہ فرشتے ہوں خواہ روح القدس خواہ کوئی جن یا انسان سب مرنے والے ہیں اور زندہ رہنے والے

نہیں ہیں۔ ورنہ اگر یہ معنی کئے جائیں کہ سوا اللہ کے سب معبود مر چکے تو چاہئے کہ فرشتے اور روح القدس بلکہ چاند اور سورج بھی سب فنا ہو گئے ہوتے؟۔

تنبیہ! قرآن کریم میں بتوں کے لئے صیغے اور ضمائر ذوی العقول کے بھی آتے ہیں۔ تاکہ کلام بت پرستوں کے معتقدات کے مطابق جاری کی جائے۔

شبہ چہاردھم...... ’’واو صانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیاً (مریم:۳۱) ‘‘یعنی مجھ کو خدا تعالیٰ نے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا امر کیا ہے۔ جب تک میں زندہ رہوں۔

جواب! ہر شخص جانتا ہے کہ نماز کے لئے اور زکوٰۃ کے لئے چند شرطیں بھی ہیں۔ ان کو اپنی شرطوں اور اوقات اور محل اور تفاصیل کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ دیکھو ہم بھی صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے مامور ہیں۔ کیا ہم ہر وقت ہر آن ادا کرتے رہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اوّل یہ کہ جو جو وہاں شرطیں پائی جاتی ہیں۔ ان شرطوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کا بھی قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھو(صحیح مسلم ج۱ ص۹۶، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الیٰ السموات وفرض الصلوٰت) اور معراج میں بیت المقدس میں آپ ﷺ نے سب انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی ہے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھنے سے کیوں تعجب ہوتا ہے۔ اب چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین کی بعثت عامہ ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر شرائع محمدی کے پابند ہیں اور آپ ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ کے بوجہ زیارت وصحبت لیلۃ المعراج کے صحابیؓ بھی ہیں اور ایمان لا کر حضور ﷺ کو ’’واذا اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران:۸۱) ‘‘کے مصداق بننے والے ہیں۔

اور زکوٰۃ کے لئے شرط ہے کہ نصاب کے قدر صاحب مال ہو اور اس پر ایک سال گذر جائے اور یہ شرط آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو زمین پر بھی بوجہ فرض نہ ہونے کے زکوٰۃ نہ دیتے تھے۔ ’’فقال لھم عمرؓ انشدکم باﷲ الم تعلموا ان رسول اللہ ﷺ قال ان کل مال النبی صدقۃ الاما اطعمہ اھلھا وکساھم (کنز العمال ج۱۲ ص۴۵۱ حدیث نمبر۳۵۵۴۲) ‘‘یعنی عمرؓ نے کہا تمہیں اللہ کی قسم کیا تم نہیں جانتے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ نبی کا مال سب صدقہ ہوتا ہے۔ مگر جس قدر اپنے اہل کو کھلائے پہنائے دوسرے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کی صورتیں عرف قرآن میں ہر عالم اور ہر مخلوق اور

بحسب مواقع اور محل کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ دیکھو پرندوں کے لئے صلوٰۃ ثابت ہے۔ ’’والطیر صافات کل قد علم صلوته وتسبیحه (النور:۴۱)‘‘ کیا یہاں نماز عرفی کے معنی ہیں؟۔ ہرگز نہیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں ہے۔’’واتیناه الحکم صبیاً وحنانا من لدنا وزکوٰۃ (مریم:۱۲،۱۳)‘‘ یعنی ہم نے ان کو بچپن میں ہی حکم اور نرم دلی اور پاکیزگی عنایت کی۔ کیا یہاں بھی کوئی زکوٰۃ عرفی کے معنی لے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اس محل کے اعتبار سے اور مناسب مقام کے جیسے فرشتے ادا کرتے ہیں۔ یعنی تسبیح وتحلیل وحمد وثناء وغیرہ اس مقام اور محل کی صلوٰۃ ہے اور تطہیر نفس وہاں کی زکوٰۃ ہے۔

(بیضاوی ج۲ ص۲۶) میں ہے۔’’ای زکوة المال ان ملکته اوتطهیر النفس عن الرذائل (وهکذافی مدارك ج۲ ص۲۷...... ابن کثیر ج۵ ص۱۹۲...... فتح البیان ج۶ ص۱۸...... ابوالسعود ج۲ ص۲۵۹)‘‘ وغیرہ۔ تیسرے نبی باعتبار تبلیغ امت کے بھی مخاطب ہوتے ہیں۔ جیسے حضورﷺ کو حکم ہوا’’والرجزفاهجر‘‘

شبہ پانزدھم...... مرزاقادیانی کے نزدیک کسی جسم عنصری کا آسمان پر جانا محال اور ناممکن ہے۔ ایک جسم عنصری طبقہ ناریہ اور زمہریریہ سے کس طرح صحیح وسالم گذر سکتا ہے۔ جیسا کہ (ازالہ اوہام ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶) میں ہے۔’’از انجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔‘‘

جواب! اہل علم پر پوشیدہ نہیں کہ محققین فلاسفہ کی ایک جماعت طبقہ ناریہ کے متعلق اہلیلجی یا شبیہ اہلیلجی کی قائل ہے۔ یعنی دونوں قطبین کے متصل کچھ فاصلہ تک آگ کی حرارت کا کچھ اثر نہیں ہے۔ تسلی کے لئے تصریح اور شرح چغمینی دیکھو۔ دوسرے عقلاء خوب جانتے ہیں کہ اوّل تو ایک عنصر کا دوسرے عنصر کی طرف احالہ بھی جائز ہے اور پھر طبقوں کی حرارت اور برودت کی کوئی خاص مقدار ذاتیات سے نہیں ہے۔ جس کا انفکاک محال ہو۔ بلکہ عوارض میں سے ہے اور عوارض کا سلب باتفاق عقلاء ممکن ہے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ سے حرارت سلب کر لی گئی تھی۔’’قلنا یانارکونی برد اوسلا ما علی ابراهیم (انبیاء:۶۹)‘‘ اور موسموں کے اعتبار سے ان میں تشکیک شدۃ وضعف ہونا ذاتیات کے نہ ہونے پر کھلی دلیل ہے۔ تیسرے علاوہ اس کے اگر حرکت اسقدر سریع ہو کہ یہ طبقے اپنی برودت اور حرارت کا اثر نہ ڈال سکیں۔ بلکہ جسم

تیزی سے گذر جائے تو ہرگز کوئی استحالہ نہیں۔ بلکہ صحیح تجربہ کے موافق ہے۔ باقی رہا اس قدر سریع الحرکت ہونا کسی جسم کا ممکن بھی ہے یا نہیں۔تو حکماء کی تحقیق سنئے جتنی دیر میں شمس اس کنارے سے دوسرے کنارے تک طلوع کرتا ہے اتنی دیر میں فلک اعظم کی حرکت (۵۱۹۶۰۰) لاکھ فرسخ ہے۔ یعنی ۱۵۵۸۸۰۰ میل، (روح المعانی ج۴ص۱۷۴) اور حکماء جدید کی تحقیق ہے کہ بجلی ایک منٹ میں ۵۰۰ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے اور بعض ستارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کرتے ہیں۔ (پیسہ اخبار ۹؍جمادی الثانی ۱۳۲۰ھ) دور کیوں جاؤ مرزا قادیانی ہی کا تلون دیکھو کہ ازالہ اوہام میں تو محال اور ناممکن بتاتے ہیں اور (چشمۂ معرفت کے حصہ دوم میں ص۲۱۹، خزائن ج۲۳ ص۲۲۷) پر لکھتے ہیں کہ: ’’پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح مع گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب کافی ہے کہ اوّل تو خداتعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔‘‘

اور (ازالہ اوہام ص۲۷۲، خزائن ج۳ ص۲۳۸) میں اپنے ایک مطلب کے ثبوت میں تورات کی عبارت استدلالاً پیش کرتے ہیں۔جس میں یہ بھی لکھا ہے کہ: ’’ایلیا نبی جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا گیا اور چادر اس کی زمین پر گر پڑی۔‘‘

اور (ازالہ اوہام ص۲۸۹، خزائن ج۳ ص۲۴۷) میں لکھتے ہیں کہ: ’’باوجود یہ کہ آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔تقریباً تمام صحابہؓ کا یہی اعتقاد تھا۔لیکن پھر بھی حضرت عائشہؓ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ رویاء صالحہ تھی۔‘‘

حضرت عائشہؓ ہرگز معراج جسمی کی منکر نہیں۔ معراج کا مفصل بیان معراج کے بیان میں مذکور ہوچکا۔کیا صحابہ کرامؓ معاذ اللہ اس قدر بے عقل تھے کہ محال عقلی اور ممکن میں بھی تمیز نہ کرسکتے تھے۔ایک باطل ناممکن بات پر عقیدہ جمالیا اور پھر صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کے خلاف کیسے عقیدہ جمالیا۔قرآن کریم تو بقول مرزا قادیانی اس کو خلاف سنت اللہ فرماتا ہے۔ اب مرزا قادیانی کے کچھ فہم میں آیا کہ بے شک آسمان پر اٹھایا جانا ممکن ہے۔لیکن یہ تو دعوے کی جڑ کاٹ دے گا۔لہٰذا ایک دوسری پچر لگائی۔یعنی (ازالہ اوہام ص۶۲۵، خزائن ج۳ ص۴۳۷) میں لکھتے ہیں۔’’یہ عادت اللہ نہیں کہ کسی جسم خاکی کو آسمان پرلے جائے۔‘‘اور آیت’’او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیك حتیٰ تنزل علینا كتابا نقراه قل سبحان ربی هل كنت الا بشراء رسولا (الاسرٰ:۹۳)‘‘ کو اپنی حجت ٹھہرایا ہے۔یعنی یا کہ آپ آسمان پر

چڑھ جائیں اور صرف ہم آپ کے چڑھ جانے پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک کہ آپ ہم پر نوشتہ لے کر نہ آئیں۔ جس کو ہم پڑھ لیں۔ فرمادیجئے کہ میں بذات خود تو بشر اور رسول ہوں ایسے امور کی مجھ میں قدرت نہیں۔ مگر خداوند عالم اور میرا رب عجز سے منزہ ہے۔ مرزا قادیانی سے کوئی پوچھے صاحب اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ آسمان پر لے جانا عادت اللہ نہیں؟۔ بلکہ اس آیت سے تو یہ معلوم ہوا کہ آسمان پر چلا جانا انسانی قدرت سے تو بالاتر ہے۔ لیکن خداتعالیٰ قادر ہے۔ اگر کسی نبی کو چاہے آسمان پر لے جاسکتا ہے بھلا یہ مسلمان کب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے آپ آسمان پر جا بیٹھے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے۔ بل رفعه الله اليه اللہ نے ان کو اپنی قدرت کاملہ سے اٹھایا ہے۔ ہاں شاید یہ شبہ ہو کہ تو پھر کیوں کفار کے مطالبہ کے موافق یہ معجزہ حضور ﷺ سے ظاہر نہ کیا گیا تا کہ وہ ایمان لے آتے۔ کفار کے مطالبہ کو کیوں روکا گیا۔ کیا وہ یہ کہتے تھے کہ تم اپنی ہی قدرت سے یہ کرشمہ دکھلاؤ ان کا ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ یہ جواب دے دیا جاتا کہ بذات خود مجھ میں یہ قدرت نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کفار مکہ کے یہ سوالات کسی غرض صحیح اور تحقیق حق پر مبنی نہ تھے۔ بلکہ محض لعنت اور عناد پر مبنی تھے ان کے ظاہر ہونے پر ایمان لانا ہرگز مقصود نہ تھا۔ چنانچہ سوال ہوتا ہے کہ:'' اوتاتی بالله والملئكة قبيلا (الاسرا:۹۲) ''یعنی اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے گواہ لاؤ۔ جو محال قطعی ہے۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھیں۔ لیکن کفار ہمارے رسول کے آسمان پر چڑھ جانے کے معجزے کی درخواست پر جمے نہیں رہے۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ چاہا کہ پھر ہمارے سامنے آسمان سے اترو اور ہر ایک کے نام خدا کی طرف سے نوشتہ اور کتاب لے کر آؤ کہ ہم اس کو پڑھیں۔ یعنی ہم پر بھی خدا کی کتاب نازل کر، کہ اے فلاں بن فلاں محمدؐ پر ایمان لاؤ۔ یعنی گویا رسول بنادے۔ حالانکہ یہ خدا کا کام ہے۔ کہہ دے کہ میں تو بشر اور خود اس کا رسول ہوں۔ کسی کو نبی اور رسول بنانا اور خدا کی طرف سے اس کے نام کتاب نازل کرنا میرا کام نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے۔ مگر میرا اللہ پاک ہے کہ ایسے گندے اور ناپاک روحوں کو اپنا نوشتہ اور اپنی کتاب بھیج کر رسول بنائے یا ان کے سامنے شہادت دینے آئے معاذ اللہ! جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔'' قالوا لن نؤمن لك حتىٰ نوتىٰ مثل ما اوتى رسل الله قل الله يعلم حيث يجعل رسالته ''یعنی کفار مکہ نے کہا ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ ہم کو بھی دیا جائے مثل اس کے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے۔ یعنی رسالت و وحی و کتاب و معجزے وغیرہ۔ فرمادیجئے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھے۔ یعنی تمہارے جیسے گندے اور ناپاک

اور خبیث النفس رسالت کے کب قابل ہیں؟۔ اور بعض سوال ممکن بھی تھے اور وہی معجزے طلب کئے تھے جو پہلے رسولوں سے ظاہر ہو چکے۔ لیکن محض تعنت اور عناد پر مبنی تھے۔ ان کے ظاہر ہونے پر ایمان لانا ہرگز مقصود نہ تھا۔ جیسے شق القمر کا معجزہ ظاہر کیا گیا۔ مگر انہوں نے پھر بھی جھٹلایا۔ چنانچہ خود ارشاد خداوندی ہے۔ ’’ما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بها الاولون (الاسرا:۵۹)‘‘

’’قوله تعالیٰ واقسموا بالله جهد ایمانهم لان جاء تهم اية ليؤمنن بها قل انما الايات عند الله وما يشعركم انها اذا جاء ت لا يؤمنون ونقلب افئدتهم وابصارهم كما لم يؤمنوا به اوّل مرة (انعام:۱۰۹،۱۱۰)‘‘ ﴿نہیں روکا ہم کو کہ ہم معجزوں کو بھیجیں۔ مگر اس بات نے کہ پہلے لوگ جھٹلا چکے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ کی تاکید سے، کہ اگر ان کو ایک معجزہ پہنچے تو البتہ اس پر ایمان لائیں۔ فرما دیجئے کہ معجزے تو اللہ کے پاس ہیں اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب معجزے آئیں گے تو ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور ہم الٹ دیں گے ان کے دل اور آنکھیں جیسے ایمان نہیں لائے۔ پہلی بار﴾ غرض یہ سوال محض عناد پر مبنی تھے۔ لیکن اگر ان فرمائشی معجزات کو پورا بھی کر دیا جاتا تب بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ پھر وہ بالکل تباہ اور برباد کر دئے جاتے۔ کیونکہ اقتراحی معجزے کے بعد امہال اور استدراج نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلی امتوں کے ساتھ پیش آ چکا ہے۔

اگر کہا جائے گو آسمانی پر چڑھایا جانا ممکن تو ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے آسمان پر پہنچا سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں۔ لیکن یہ عام سنت جاریہ اور عام عادت اللہ کے خلاف ہے۔ مگر یہ مرزا قادیانی ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ (حقیقت الوحی ص۴۹،۵۰، خزائن ج۲۲ ص۵۲) میں لکھتے ہیں کہ: ’’اس قدر زور سے صدق اور وفا کی راہوں پر چلتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہو جاتی ہے۔ گویا ان کا خدا ایک الگ خدا ہے۔ جس سے دنیا بے خبر ہے اور ان سے خدا تعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام۔‘‘ پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے نہیں۔ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہوتی ہے۔ تو پھر رفع عیسیٰ علیہ السلام وزیادتی عمر بلا ارذل عمر پر کیوں تعجب ہے؟۔ ’’ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل ادم (آل عمران:۵۹)‘‘ جب آدم علیہ السلام زمین سے جنت میں پھر جنت سے زمین پر آ چکے ہیں۔ ایسے عیسیٰ علیہ السلام کا زمین سے آسمان پر پھر آسمان سے زمین پر آنا ہوگا۔

حیات مسیح اور عقل؟

بعض نیم مرزائی کہتے ہیں کہ گو قرآن کی چند آیتوں سے اور ۳۷ حدیثوں سے اور ۲۷ آثار صحابہؓ وتابعینؒ سے اور اجماع امت سے یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اصالتاً نزول فرمائیں گے۔ لیکن عام عقلوں میں نہیں سماتا۔ اس کے جواب میں ان کے مرشد کا یہ حکم سنا دینا چاہئے کہ (ازالہ اوہام ص۵۳۸، خزائن ج۳ ص۵۵۲) میں ہے کہ: ''اگر قرآن وحدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو ہر گز اسکو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۴۷۲، خزائن ج۳ ص۲۹۳) میں ہے کہ: ''سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننی پڑتی ہیں۔'' اگر کہا جائے کہ خدا نے خود فرمایا ہے۔ ''لن تجدلسنة الله تبديلا (فاطر:٤٣)'' ہم اپنی سنت جاریہ کے خلاف نہیں کرتے تو میں کہوں گا کہ اگر سنۃ اللہ کے یہ معنی ہیں تو بتائیے کہ پہلے سب مخلوق محض عدم میں تھے۔ پھر پیدا کر کے کیوں سنت کو بدلا؟۔ اور پھر پیدا کر کے مار ڈالنے سے سنت کو بدلا اور پھر قیامت کو زندہ کر کے اپنی سنت کو بدل ڈالے گا اور نیز آدم علیہ السلام وحوا کو بے ماں وباپ کے پیدا کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے جو یہ بھی سنت جاریہ کے خلاف ہے اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات سب خارق عادت ہی ہوتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ یہ مجموعہ حالت کا من حیث المجموع سنت اللہ ہے تو میں کہوں گا کہ کسی کو مار کر زندہ نہ کرنا اور بعض کو بطور خرق عادت زندہ کرنا اور کسی کو آسمان پر نہ اٹھانا اور بعض کسی کو اٹھا لینا یہ مجموعہ بھی سنت اللہ ہے۔ چنانچہ (بخاری شریف ج۲ ص۵۸۷) میں عامر بن فہیرہؓ کا بیر معونہ کے دن شہید ہونے کے بعد بجسد عنصری آسمان کی طرف آٹھ جانا پھر زمین پر آ جانا درج ہے۔ ''قال لقد رائيته بعد ما قتل رفع الىٰ السماء حتىٰ انى لانظر الىٰ السماء بينه وبين الارض ثم وضع '' اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ تو سنۃ اللہ کے بدل دینے کو نہیں پا سکتا۔ یعنی ہماری سنت کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ ''لا مبدل لكلمات الله (انعام:٣٤)'' ہاں وہ خود بدل سکتا ہے اور سنت سے مراد سنت قولی یعنی وعدۂ نصرت بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی ہم اپنے وعدہ نصرت کو نہیں بدلتے۔ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کو نصرت ہی دی ہے۔ ''فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله (ابراهيم:٤٧)'' اور نیز آیات اللہ اور سنت اللہ میں فرق ہے۔ آیات اللہ جس جگہ قرآن کریم میں آیا ہے خارق عادت ہے اور سنت اللہ عادت اکثر یہ مراد ہے۔ فافهم!

شبہ ششدھم...... جیسے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بعثت سے پوری ہوئی تھی۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی کسی دوسرے مدعی کی بعثت سے ہوسکتی ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام اسرائیلی ہی نازل ہوں۔ بلکہ مثیل مراد ہے۔ کیونکہ پیشین گوئی میں اکثر استعارہ ہوتا ہے۔

جواب! اوّل تو یہی غلط ہے کہ حضورﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیشین گوئی کی ہے۔ کیونکہ پیش گوئی اس کو کہتے ہیں جو کسی وجود کی ظہور سے پہلے خبر دی جائے۔ چونکہ یہود اور نصاریٰ کا باہمی اختلاف تھا۔ عیسائی کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام اب آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ دوبارہ اخیر زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور یہود کہتے تھے کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ: ’’ماقتلوہ وما صلبوہ بل رفعہ اللّٰہ الیہ (نساء:۱۵۷)‘‘ ’’ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (نساء:۱۵۹)‘‘ اور ایسا ہی احادیث میں بکثرت موجود ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حیات ونزول مسیح علیہ السلام کا مسئلہ پیش گوئی ہے اور پیش گوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ بلکہ حضورﷺ نے حیات ونزول مسیح کا فیصلہ فرمایا ہے نہ کہ پیشین گوئی کی ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو حضور سرور عالمﷺ سے چھ سو برس پہلے دنیا میں آ کر آسمان پر جا چکے تھے اور یہود اس کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے ان کو قتل کر ڈالا ہے۔ یہود اور نصاریٰ میں یہی جھگڑا تھا۔ اس لئے حضورﷺ اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر یہ فیصلہ دیا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں وہ اخیر زمانہ میں دوبارہ آئیں گے۔ پس اس فیصلہ نبویﷺ کے سامنے تمام امت کا سرخم چلا آیا ہے اور تیرہ سو برس سے اس پر اجماع امت ہے۔ اگر نصاریٰ کا عقیدہ اصالتاً نزول عیسیٰ علیہ السلام کا شرک تھا یا کم از کم غیر صحیح تھا تو قرآن کریم دوسرے عقائد ابن اللہ وغیرہ کی طرح اس کو بھی خوب صراحتاً رد فرما دیتا، اور حضورﷺ کی حدیث میں اس کا رد بکثرت پایا جاتا نہ کہ برعکس قران کریم اور احادیث اس عقیدے کے ہم نوا ہوں، اور یہ بھی خوب کہی کہ پیشین گوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ تاکہ کوئی کاذب متنبیّ بھی جھوٹا نہ ہوسکے۔ جب چاہے جس پر چاہے گڑ بڑ کر کے مر سکے۔ دمشق سے مراد قادیان لے سکے۔ حالانکہ خود حضورﷺ نے بتاکید منع فرمایا ہے کہ: ’’ان النبیﷺ نہیٰ عن الاغلوطات (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ ص۳۵، کتاب العلم فصل ثانی)‘‘ ہاں خوابوں کی تعبیر ہوا کرتی ہے نہ صریح وحی کی۔ دوسرا تعجب یہ ہے کہ مرزا قادیانی شریعت محمدی میں تو کوئی نظیر پیش نہیں کر سکتے محرف کتابوں سے اپنی تائید کرنا چاہتے ہیں کہ شاید کوئی اسی سے دھوکہ میں آ جائے۔ حالانکہ وہ خود اس کو رد بھی کر چکے ہیں۔

چنانچہ (حصہ پنجم براہین احمدیہ ص۳۲،۳۳،خزائن ج۲۱ص۴۲،۴۳) میں لکھتے ہیں کہ: ’’پہلے نبیوں نے مسیح کی نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی کہ وہ نہیں آئے گا۔ جب تک کہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آجائے۔ مگر الیاس نہ آیا اور یسوع بن مریم نے یونہی مسیح معہود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آیا اور جب پوچھا گیا تو الیاس موعود کی جگہ یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو الیاس ٹھہرا دیا تاکسی طرح موعود بن جائے۔ پہلے نبیوں اور تمام راست بازوں کے اجماع کے برخلاف الیاس آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دے دیا اور عجیب یہ کہ یوحنا اپنے الیاس ہونے سے خود منکر ہے۔ مگر تاہم یسوع بن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھہرا ہی دیا۔‘‘

اب ہم مرزاقادیانی سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک معاذ اللہ ان دونبیوں میں کون جھوٹا ہے۔ یوحنا خود منکر ہیں کہ میں ہرگز الیاس نہیں ہوں اور عیسیٰ زبردستی ان کو الیاس ٹھہراتے ہیں کہ تو ہی وہ الیاس ہے۔ یہاں پر مرزاقادیانی کا روئے سخن اور التفات جس طرف بھی ہو مگر اہل حق جانتے ہیں کہ دونوں سچے نبی ہیں۔ قصہ جھوٹا ہے کتاب اللہ میں تحریف کر دی ہے۔ اسی وجہ سے حضورﷺ نے فرمایا ہے۔ ’’لاتصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم (بخاری ج۲ ص۱۰۹۴، باب قول النبیﷺ لا تسئلوٰ اھل الکتاب ان اھل الکتاب بدلو اکتاب اللّٰہ وغیروہ و کتبوا بایدیھم الکتاب وقالو اھو من عند اللّٰہ، بخاری ایضاً)‘‘

اور حکیم نورالدین صاحب جو مرزاقادیانی کے اول جانشین تھے۔ (فصل الخطاب ج۲ ص۱۱۵، باردوم۱۹۲۴) میں لکھتے ہیں کہ: ’’یوحنا اصطباغی کا ایلیا میں ہونا بالکل ہندوؤں کے مسئلہ آواگون کے ہم معنی یا اسی کا نتیجہ ہے۔‘‘ افسوس یہ ہے کہ مرزاقادیانی کو اپنے دعوے کے اثبات میں اس قدر شوق ہے کہ جس بات کو ایک جگہ ثابت کرتے ہیں۔ دوسری جگہ خود ہی اس کو رد کر دیتے ہیں۔ جیسا موقعہ مناسب سمجھتے ہیں۔ اسی پر زور دیتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی مومن قرآن کریم اس قصہ کی تصدیق کے لئے آمادہ بھی ہو۔ کیونکہ قرآن نے خود اس قصہ کی تکذیب کر دی ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ: ’’یازکریا انا نبشرك بغلام اسمه یحییٰ لم نجعل له من قبل سمیاً (مریم:۷)‘‘ ترجمہ مرزاقادیانی...... ’’یعنی یحییٰ علیہ السلام سے پہلے ہم نے کوئی اس کا مثیل یعنی جس کا نام یحییٰ پر بوجہ مماثلت اطلاق کر سکیں دنیا میں نہیں بھیجا۔ (ازالہ ص۵۳۹، خزائن ج۳ص۳۹۰) تو پھر کیسے پہلے نبی کا نام یعنی ایلیا کا نام یحییٰ پر اطلاق کیا جا سکتا ہے؟۔‘‘

بروز کا بیان

اوّل بروز کے معنی ہدیہ ناظرین ہیں۔ بعد اس کے خود ہی انصاف فرما سکتے ہیں۔ اہل

کموں اور بروز کی اصطلاح میں بروز اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص کامل کی روح دوسرے شخص مبروز فیہ میں بصفات خود ظہور کرے۔ چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی جلد دوم مکتوب ۵۸ ص۱۶۵،۱۶۶ میں فرماتے ہیں کہ ”دربروز تعلق نفس بہ بدن دیگر ازبرائے حصول حیات نیست کہ ایں مستلزم تناسخ است بلکہ مقصود ازیں تعلق حصول کمالات است مرآں بدن را...... چنانکہ جنے بفرد انسانی تعلق پیدا کندو درمشخص اوبروز نماید...... چیز یکہ ازیں تعلق دروے حادث میشود ظہور صفات وحرکات ایں جن است ومشائخ مستقیم الاحوال بعبارت کمون وبروز ہم سب نمی کشایند وناقصاں رادر بلاو فتنہ نمے انداز ند مختصراً...... بعضے دیگر بنقل ارواح قائل اند...... وآنکہ بنقل روح قائل است...... نزد فقیر قول بنقل روح از قول بتناسخ ہم ساقط تراست...... اھل کمال تماشائی نیستند...... وایضاً درنقل روح اماتت بدن اوّل است واحیا بدن ثانی است پس بدن اوّل را از حصول احکام برزخ چارہ نبود از عذاب وثواب قبر گذرند وبدن ثانی راچوں حیات ثانی اثبات نمایند حشر درحق اودردنیا ثابت گشت نہ انکارم کہ معتقداں نقل روح معلوم نیست کہ بعذاب وثواب قبر قائل باشند وبحشر ونشر معتقد بودند افسوس ہزار افسوس ایں قسم بطلان خودر ابمسند شیخ گرفتہ اندو متقدائے اھل اسلام گشتہ ۰ ضلوا فاضلوا“

پس اوّل صورت کے روسے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کے صفات وحرکات مرزا قادیانی میں بالکل مفقود تھے۔ کیونکہ مجدد صاحبؒ نے جن کی مثال دے کر یہ لکھا ہے کہ: ”چیزے کہ ازیں تعلق دروے حادث میشود ظہور صفات وحرکات آں جن است “اور پھر جب مشائخ مستقیم لاحوال اس کو مکروہ جانتے ہیں۔ تو کجا انبیاء علیہم السلام خصوصاً عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام وخاتم الانبیاء علیہم السلام۔ فتدبر!

پھر اس پر سوال یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام میں سے صرف عیسیٰ علیہ السلام ہی اس بروز کے لئے مختص ہیں۔ تو کیوں؟۔ اور اگر مختص نہیں تو کیوں؟۔ احادیث متواترہ میں ذکراً ولفظاً انہی کو خاص کیا گیا۔ کسی دوسرے نبی اور رسول کا کیوں ذکر نہیں آیا کہ وہ بھی فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے شرقی منارے کے قریب یا کسی اور جگہ نازل ہوں گے اور نزول کے

بعد اسلام کی اس طرح امداد فرمائیں گے اور زمین پر اتنی مدت ٹھہریں گے اور حج کریں گے۔ یا نہیں اور کہاں مدفن ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

اور نیز یہ سب کچھ سہی لیکن پھر بھی بروز مظہر اتم ہوکر بھی مبروز فیہ نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور نبوت کا دعویٰ کفر اور صریح غلط ہے۔ شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں کہ: ’’ویمکن ان بعض الاولیاء یکشف اللّٰہ عن قلبہ الحجاب ویقیم اللّٰہ تعالیٰ لہ مظہرا محمدیاً فیسمع فیہ امر الحق ونہیہ لمحمد ﷺ فیظن ان الحق تعالیٰ کلمہ ھووانما کلم روح محمد ﷺ فیکون ذلک من باب التعریف بالاحکام الشرعیۃ لاشرعاً جدیداً فان ذالک باب قدا غلق بموت رسول اللّٰہ ﷺ (ازیواقیت مبحث ٤٦ ج ٢ ص ٨٥)‘‘ ﴿ہاں یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اولیاؒ کے قلب سے پردہ کھولدے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے مظہر محمدی کو قائم کرے اور امر و نہی الٰہی کو جو محمد ﷺ کو ہورہے ہیں۔ ان کو سنے اور یہ گمان کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے کلام کی حالانکہ روح محمد ﷺ سے کلام کی ہے۔ پس یہ باب تعریف سے ہے۔ جس میں احکام شرعیہ کی معرفت ہوتی ہے۔ نہ شرع جدید اس لئے کہ اس کا دروازہ حضور ﷺ کی موت کے بعد بند ہوچکا۔﴾

اور مرزا قادیانی ایجاد بندہ بروز بالکل تناسخ ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت (تریاق القلوب ص۵۷، خزائن ج۱۵ص۴۸۰) ’’آدم صفی اللہ کے لئے جس قدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم واکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے ص ۵۰۵ میں میری نسبت ایک یہ خدا تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے پہلے آدمیوں پر ایک وجہ کی اس کو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الٰہی کے بھی یہی معنی ہیں کہ گو آدم صفی اللہ کے لئے کئی بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ لیکن یہ آخری بروز اکمل واتم ہے۔‘‘

شبہ ہفتدھم ...... مرزائی ایک حدیث لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی زیادتی ذکر عیسیٰ کے ساتھ (تفسیر ابن کثیر ج۲ص۵۹ اور الیواقیت ج۲ص۲۲) سے نقل کرتے ہیں۔

جواب! تمام طرق اور متابعات اور شواہد دلالت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ذکر عیسیٰ علیہ السلام کی کچھ اصل نہیں ہے اور کتب حدیث میں جہاں مسند روایتیں روایت کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں۔ کہیں اس لفظ کا پتہ نہیں۔ صرف موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔‘‘ (فتح الباری ج ١٣

ص ۲۸۱، باب قوله ﷺ لا تساء لوا اهل الكتاب عن شئى...... وهو فى المسند احمد ج ۳ ص۳۳۸...... عن جابرؓ واخرجه ابونعيم عن عمرؓ ذكره فى الخصائص ج ۳ ص ۱۳۲...... وكنز العمال ج ۱ ص ۲۰۱ حديث نمبر ۱۰۱۰...... عن كتب عديدة وحاشية ابى داؤد للمغربى من الملاحم وشرح المواهب ج ۵ ص ۲۶۹...... وشرح الشفاء للقارى فى مواضع ج ۱ ص ۱۱۵...... والدر المنثور ج ۲ ص ۴۸...... تحت اية الميثاق...... مسند الدارمى، مشكوٰة ص ۳۰، باب الاعتصام بالكتاب والسنة) ’’پس یہ قطعاً سهونا سخين اورزلة قلم اور سبقت السنه سے ہے۔ جیسے (کتاب الابریز کے ص ۹۵ میں فتح الباری) کے حوالہ سے ہے۔ حالانکہ اس میں پتہ نہیں اور یواقیت للشعرانی میں فتوحات کے دسویں باب سے ہے اور فتوحات کے اس باب میں پتہ نہیں۔ ایسا ہی جس میں باب ۶۹ اور باب ۴۲ سے نقل کیا۔ حالانکہ ان میں اس کا پتہ نہیں اور شعرانی کی کتاب الجواہر والدرص ۲۱۲ میں اس کے خلاف ذکر ہے۔ غرض یہ لفظ زیادہ عیسیٰ بے سند وارد ہے۔ زلة قلم ناسخين سے نقل ہوا ہے۔ اس کا مسند احادیث میں کہیں پتہ نہیں۔ مرزائیوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ اپنے دعوے کے خلاف بخاری ومسلم کی مسند روایتوں کو بھی رد کر دیتے ہیں اور اپنے دعویٰ کے موافق بے سند روایتوں سے بھی حجت پکڑتے ہیں۔ اور علامہ ابن القیم کی عبارت (مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۴۳) میں اس طرح مذکور ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔ بلکہ علامہ کی عبارت ہے۔‘‘ ومحمد ﷺ مبعوث الىٰ جميع الثقلين فرسالته عامة للجن والانس فى كل زمان ولوكان موسىٰ وعيسىٰ عليهما السلام حيين لكانا من اتباعه واذا نزل عيسىٰ بن مريم عليهما السلام فانمايحكم بشريعة محمد ﷺ فمن ادعىٰ انه مع محمد ﷺ كالخضر مع موسىٰ اوجوز ذلك لاحد من الامة فليجدد اسلامه واليتشهد شهادة الحق فانه مفارق لدين الاسلام بالكلية فضلا عن ان يكون من خاصة اولياء الله وانما هو من اولياء الشيطان وخلفائه ونوابه وهذا الموضع مقطع ومفرق بين زنادقة القوم وبين اهل الاستقامة منهم ‘‘﴿اور محمد ﷺ جمیع ثقلین کی طرف مبعوث ہیں۔ پس آپ ﷺ کی رسالت تمام جن وانس کے لئے ہر زمانہ میں عام ہے اور اگر موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو آپ ﷺ کے متبعین میں ہوتے اور جب عیسیٰ، مریم کے بیٹے اتریں گے تو شریعت محمدیہ ہی کے ساتھ حکم فرمائیں گے۔ پس جو شخص دعویٰ کرے کہ وہ محمد ﷺ کے ساتھ ایسے ہوں گے جیسے خضر، موسیٰ کے ساتھ یا امت میں سے کسی کے لئے یہ جائز رکھے تو نئے

سرے سے اسلام لائے اور سچ کی گواہی دے۔ کیونکہ یہ دین اسلام سے بالکل جدا ہوگیا۔ چہ جائیکہ وہ خاص اولیاء اللہ میں سے ہو۔ بلکہ وہ اولیاء شیطان میں سے ہے اور اس کا خلیفہ اور اس کا نائب ہے اور اسی جگہ سے زندیق اور مستقیم کا پتہ چلتا ہے۔ غرض اس سے مراد یہ ہے کہ لو کان موسیٰ حیا وعیسیٰ موجوداً علی الارض !یعنی اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور عیسیٰ زمین پر موجود ہوتے۔ ان دونوں کو ایک لفظ میں اختصاراً علی وجہ التغلیب جمع کر دیا ہے۔ جیسے عمرین اور قمرین میں جمع کر دیا جاتا ہے۔

۱۸...... (تاریخ طبری ج۱ ص۲۵۵، باب ذکر الاحداث التی کانت فی ایام ملوک الطوائف) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبر کے کتبہ کی یہ عبارت نقل کی گئی ہے کہ ’’ھذا قبر رسول اللّٰہ عیسیٰ ابن مریم الی اھل ھذہ البلاد‘‘

(جواب کتاب الوفا باب۳) میں قصہ حجر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:فاخرجت الیھما الحجر فقراہ فاذافیہ انا عبداللّٰہ الاسود رسول رسول اللّٰہ عیسیٰ بن مریم الی اھل قری عرینۃ ۔ اور باب ۷ فصل ۴ میں ہے کہ:روی الزبیرعن موسیٰ بن محمد عن ابیہ قال وجد قبرادمی علی راس جماء ام خالد مکتوب فیہ انا اسود بن سوادۃ رسول رسول اللّٰہ عیسیٰ بن مریم الی اھل ھٰذہ القریۃ وعن ابن شھاب قال وجد قبر علی جماء ام خالد اربعون ذرا عافی اربعین ذرا عامکتوب فی حجر فیہ انا عبداللّٰہ من اھل نینوی رسول رسول اللّٰہ عیسیٰ بن مریم علیھما السلام الے اھل ھذہ القریۃ فادرکنی الموت فاوصیت ان ادفن فی جماء ام خالد !پس معلوم ہوا کہ یہ کسی حواری عیسیٰ علیہ السلام اسود بن سوادہ نامی کی قبر ہے اور اس پتھر پر رسول رسول اللہ عیسیٰ بن مریم لکھا ہے۔ لیکن تاریخ طبری میں قلم ناسخ سے لفظ رسول مضاف ساقط ہوگیا ہے اور مرزائیوں کا اس سے ایمان ساقط ہوگیا اور اس کو موت عیسیٰ پر حجت بنالیا۔ العجب کل العجب!

قادیانی عقیدہ نمبر۱۹......حیات مسیح کا عقیدہ شرک

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ان کو زندہ سمجھنا شرک ہے۔ اور قیامت کے قریب وہ ہرگز تشریف نہ لائیں گے اور جو عیسیٰ بن مریم نازل ہونے

والے ہیں۔ وہ میں عیسیٰ علیہ السلام بن مریم ہوں۔

۱...... ’’ابن مریم مرگیا حق کی قسم! داخل جنت ہوا وہ محترم‘‘

(ازالہ ص۷۶۴، خزائن ج۳ ص۵۱۴)

۲...... ’’تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہوگیا ہے اور کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے‘‘ (کشتی نوح ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۱۶)

۳...... ’’اور آخر ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلّہ خانیار میں مدفون ہوئے۔‘‘ (حاشیہ راز حقیقت ص۹، خزائن ج۱۴ ص۱۶۱)

۴...... ’’دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے‘‘

(حاشیہ ازالہ ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۷)

یہ صریح ماصلبوہ کے خلاف ہے۔

مرزا قادیانی کے نزدیک حیات مسیح کا عقیدہ شرک عظیم ہے

۱...... ’’اس جگہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو ہمارے مقابلہ کے لئے خوب موقعہ مل گیا ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے مشرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ تا کسی طرح حضرت مسیح بن مریم کو موت سے بچائیں اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بناویں۔ بڑی جان کاہی سے کوشش کر رہے ہیں۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۵، خزائن ج۱۸ ص۲۳۵)

(اور خود نبوت کا دعویٰ کر کے خاتم الانبیا بن بیٹھے۔)

۲...... اور ان کے جانشین صاحبزادے مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوۃ ص۵۳) میں لکھتے ہیں کہ: ’’حضرت اقدس نے پہلے خود مسیح کے آسمان سے آنے کا عقیدہ ظاہر فرمایا اور بعد کی تحریروں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شرک ہے۔‘‘

اور (حقیقت النبوۃ ص۱۴۲) پر لکھتے ہیں کہ: ’’جب حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم سے وفات مسیح ثابت کر دی اور حیات مسیح کے عقیدے کو مشرکانہ ثابت کر دیا تو اب جو شخص حیات مسیح کا قائل ہو وہ مشرک اور قابل مواخذہ ہے۔‘‘

اور مرزا قادیانی (الاستفتا ضمیمہ حقیقت الوحی ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰) میں لکھتے ہیں کہ:

’’فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات ان ھو الا شرک عظیم ‘‘یعنی حیات مسیح کا عقیدہ تو ایک شرک عظیم ہے۔

مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت کیا اس سے پہلے حیات مسیح کے قائل تھے یعنی مشرک تھے

۱...... ’’اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

۲...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے‘‘ (براہین احمدیہ حاشیہ نمبر۳ ص ۳۶۱، خزائن ج ۱ ص ۴۳۱)

۳...... خود اقرار کرتے ہیں کہ: ’’براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح بن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

۴...... اور مرزا محمود قادیانی نے لکھا ہے کہ: ’’حضرت نے پہلے خود مسیح کے آسمان سے آنے کا عقیدہ ظاہر کیا اور بعد کی تحریروں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شرک ہے۔‘‘

(حقیقت النبوۃ ص ۵۳)

’’اب یہ سخت شرک ہوگیا۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص ۵۳)

۵...... مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے میری نظر کو پھیر دیا اور میں ۱۲ برس براہین احمدیہ کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ مجھے مسیح موعود بناتی تھی......اور خدا تعالیٰ کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۴)

’’درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت سی رہی۔ جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی۔ اس لئے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین احمدیہ میں جمع کر دیا۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۴)

۶...... ’’واللّٰہ قد کنت اعلم من ایام مدیدہ انی جعلت المسیح بن مریم انی نازل فی منزلہ ولاکن اخفیتہ نظراً الی تاویلہ بل مابدلت عقیدتی وکنت علیھا من المتمسکین وتو قفت فی الاظہار عشر سنین‘‘ ﴿اللہ کی قسم میں بہت عرصہ سے جانتا تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم بنایا گیا ہے اور میں ان کی جگہ پر نازل ہوا ہوں۔ لیکن میں تاویل کر کے چھپاتا رہا بلکہ میں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور اسی پر تمسک کرتا رہا اور اس دعوے کے اظہار میں میں نے دس برس توقف کیا۔﴾ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷...... مرزامحمود قادیانی لکھتے ہیں کہ:’’حضرت مسیح موعود باوجود مسیح کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ آپ کو اللہ تعالیٰ مسیح بنا چکا تھا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے الہامات سے ثابت ہے۔ لیکن آپ کے اس فعل کو مشرکانہ نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ یہ ایک نبیوں کی سی احتیاط ہے۔‘‘ (حقیقت النبوۃ ص۱۴۲)

نوٹ! قرآن کریم میں ہے کہ:’’لا ینال عهدی الظّٰلمین (بقره:۱۲٤)‘‘ یعنی یہ نبوت کا عہد ظالموں کو حاصل نہ ہوگا اور شرک تو سب سے بڑا ظلم ہے۔’’ان الشرك لظلم عظیم (لقمان:۱۳)‘‘ جب مرزا قادیانی سن بلوغ سے ۱۸۹۱ء تک ظالم مشرک حیات مسیح کے معتقد تھے تو اللہ تعالیٰ ایسے ظالم مشرک کو عہدہ نبوت کے لئے ہرگز پسند نہیں فرماتا اور پھر ایسے غبی کہ ۱۰اسال وحی الٰہی کو جو مسیح موعود بناتی تھی نہ سمجھ سکے۔ بلکہ وحی الٰہی کی مخالفت کرتے رہے اور شرک میں مبتلا رہے۔ کوئی ایسا نبی نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔ جو مشرک رہا ہو اور نہ ایسا غبی اور نہ صریح وحی الٰہی کی مخالفت کرنے والا۔ صاحبزادے نے اپنے نبی کی کیا اچھی احتیاط ظاہر فرمائی ہے۔ معاذاللہ! نبی عقیدہ شرک سے مبرا ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ احکام عملی میں ایسا ہوسکتا ہے کہ جب تک کسی خاص فعل کے متعلق نبی پر وحی نہ آئی ہو اس فعل میں پہلے نبی کے حکم وشریعت پر عمل کرے۔

مسیح بن مریم کیسے بنے؟۔

’’خدا تعالیٰ نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گذر گئے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا...... پھر مریم کو جو مراد اس عاجز سے ہے۔ دردزہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔‘‘ (کشتی نوح ص۴۶،۴۷، خزائن ج۱۹ ص۵۰)

’’میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوئے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

مرزا قادیانی کے دعویٰ میں متعارض اقوال اور اضطراب

۱...... ’’اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ ناموجود ہونے کسی نمونے کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت

کھلی ہوا اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہوا اور نہ دابتہ الارض کی ماہیتہ کما ہی ظاہر فرمائی گئی......تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

اور لکھتے ہیں کہ:''انبیاء غلطی پر نہیں رکھے جاتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص۲۴، خزائن ج۱۹ ص۱۳۳)

۲...... ''نزول عیسیٰ کی پیشگوئی پر اجماع امت نہیں ہوا۔''

(ازالہ ص۱۴۲، خزائن ج۳ ص۱۷۲)

۳...... ''امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔''

(ازالہ ص۱۴۲، خزائن ج۳ ص۱۷۲)

۴...... ''یہ بیان کہ صحابہ کرامؓ کا دجال معہود اور مسیح بن مریم کے آخری زمانہ میں ظہور فرمانے کا ایک اجماعی اعتقاد تھا۔ کس قدر ان بزرگوں پر تہمت ہے۔''

(ازالہ ص۲۳۹، خزائن ج۳ ص۲۲۱)

۵...... ''مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اوّل درجہ اس کو حاصل ہے۔''

(ازالہ ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۴۰۰)

۶...... ''اس کے (یعنی مسیح ومہدی کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔'' (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۲ ص۱۵۹، خزائن ج۱۵ ص۴۸۳)

۷...... ''گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور ابن مریم بھی آئے اور بعض احادیث کے رو سے وہ موجود بھی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آئے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا۔'' (ازالہ ص۴۸۸، خزائن ج۳ ص۳۶۲)

۸...... ''میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں ہے کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار مثیل مسیح بھی آجائیں۔ ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور

دوسرے کی انتظار بے سود ہے...... ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے۔ جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں۔'' (ازالہ ص۱۹۹،۲۰۰، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

۹...... ''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔'' (ازالہ ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

۱۰...... اور لکھتے ہیں کہ: ''عیسیٰ گلیل میں فوت ہوئے۔''

(ازالہ ص۴۷۳، خزائن ج۳ ص۳۵۳)

اور لکھتے ہیں کہ: ''کشمیر محلّہ خانیار سری نگر میں مدفون ہیں۔'' (حاشیہ راز حقیقت ص۹، خزائن ج۱۴ ص۱۶۱، کشتی نوح ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۱۶، ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۱۰۰، خزائن ج۲۱ ص۲۶۲)

اور حاشیہ (اتمام الحجۃ ص۱۹، خزائن ج۸ ص۲۹۷) میں ہے کہ: ''بیت المقدس کے کنیسہ عظیمہ میں دفن کئے گئے۔''

تکملہ

مرزا قادیانی اپنے بیان سے مسیح موعود بھی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے اقوال سے جھوٹے ثابت ہوئے۔

۱...... مرزا قادیانی قبل دعویٰ مسیحیت لکھتے ہیں کہ: ''اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳ ص۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

۲...... اور لکھتے ہیں کہ: ''اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راستبازی ترقی کرے گی۔''

(ایام الصلح ص۱۳۶، خزائن ج۱۴ ص۳۸۱)

۳...... (چشمہ معرفت ص۸۲،۸۳، خزائن ج۲۳ ص۹۰،۹۱) میں لکھتے ہیں کہ: ''چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپؐ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپؐ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپؐ کا تھا وہ اسی میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخر حصہ میں ڈال دی جو قریب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے

ایک نائب مقرر کیا۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام، خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرتﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو۔ جب تک وہ پیدا نہ ہولے۔ کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوۃ کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتے ہے اور وہ یہ ہے کہ ”ھو الذی ارسل رسول بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ “یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطاء کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرتﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔“

نوٹ! ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے جو پروگرام مسیح کا قبل دعویٰ بیان کیا تھا۔ جب مرزا قادیانی خود ہی اس عہدہ پر فائز ہوکر انچارج ہوئے تو اس پروگرام میں کوئی تبدیلی کمی وبیشی کی نہیں فرمائی بلکہ اس کی مزید تشریح کر کے صاف اعلان فرمایا۔

۴...... (ضمیمہ انجام آتھم ص۳۰ تا ۳۵، خزائن ج۱۱ ص۳۱۴ تا ۳۱۹) میں لکھتے ہیں کہ:

”اگر سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہو اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے۔ یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آئے۔ یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ شان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی تئیں کاذب خیال کرلوں گا۔“

۵...... (شہادۃ القرآن ص۱۶، خزائن ج۶ ص۳۱۲) پر لکھتے ہیں کہ: ”ایسے زمانہ میں یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں صور پھونک کر تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا۔“

اور پھر اسی کتاب (شہادۃ القرآن ص۸۵، خزائن ج۶ ص۳۸۱، اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق) لکھتے ہیں کہ: ”ہاں مسیح آ گیا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رام چندر پوجا جائے گا نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح۔“

۶...... (اخبار البدر ج۲ نمبر۲۹ ص۴، ۱۹؍جولائی ۱۹۰۶ء) میں لکھتے ہیں کہ: ”میرا کام

جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ انجام کو نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

(الہامی اعلان ص۱۶،۱۷، خزائن ج۲۲ ص۴۲۷،۴۲۸)

۷...... مرزا قادیانی کا اپنے کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: ''جس کو انہوں نے اپنی کتاب حقیقت الوحی مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کے آخر میں مشتہر کیا ہے تتمہ سے پہلے۔'' ''میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو اس دنیا سے اٹھایا نہ جائے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اس کا ارادہ رک نہیں سکتا۔''

نوٹ! ان عبارتوں نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا کہ مسیح موعود کا جو کام ہے یعنی ان کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا ملل باطلہ کا ہلاک ہوجانا تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جانا اور عیسائیت رام چندر وکرشن پرستی سب کا فنا ہوجانا بس اسلام ہی کا بول بالا ہونا مرزا قادیانی کی زندگی میں پورا ہوجائے گا۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہ ہوا اور ثابت ہوگیا کہ مسیح موعود کی جو علامت انہوں نے بیان کی اور خاص علت غائی بتلائی وہ ان میں نہیں پائی گئی اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے اور مرزا قادیانی نے اسلام کو ایسی ترقی دی کہ تقریباً ۴۰ کروڑ مسلمانوں کو بھی کافر بنایا جو مرزا قادیانی کو نبی اور مسیح موعود نہیں مانتے اور ہندو اور عیسائی قوم نے تو مرزا قادیانی کو مطلقاً مانا ہی نہیں نہ ہندوؤں نے مرزا قادیانی کو کرشن تسلیم کیا۔ نہ عیسائیوں نے مسیح تسلیم کیا۔ ہاں کچھ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھانسا ہے۔ افسوس کس قدر افسوس ہے کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اور دو چار عیسائیوں کا بھی تو مسلمان نہ بنا سکے۔ مگر چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا دیا۔ مسیح موعود اسی لئے آئے تھے؟۔

اسلامی عقیدہ نمبر۲۰...... مسیح ومہدی علیحدہ علیحدہ دو شخصیات

جمہور مسلمانان عالم کا ازروئے احادیث صحیحہ متواترہ یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور امام مہدی محمد بن عبداللہ دو الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔

۱...... ’’عن جعفر عن ابیه عن جده قال قال رسول اللّٰه ﷺ...... كيف تهلك امة انا اولها والمهدى وسطها والمسيح اخرها (رواه رزين مشكوٰة ص۵۸۳، باب ثواب هذه الامة، ويسمى مثل هذا السند سلسلة الذهب، ازمرقاة برحاشيه ج ۱۱ ص۴۶۷)‘‘ ﴿حضرت امام جعفر صادقؒ نے اپنے والد حضرت امام باقرؒ سے اور انہوں نے اپنے دادا حضرت امام حسنؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیوں کر ہلاک ہوسکتی ہے امت۔ اس کے اوّل میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام اس حدیث کی سند کو سلسلہ الذہب کہا جاتا ہے۔ یعنی سونے کی لڑی۔﴾

۲...... (مسلم ج ۱ ص۸۷، باب نزول المسيح بن مريم، ابن ماجه ص۲۹۸، باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم، عمدة القارى ج۷ ص۴۵۳) سے تین حدیثیں نقل کر چکا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ایک رجل صالح امیر المسلمین یعنی امام مہدی صبح کی نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ علیہ السلام اتر آئیں گے۔

۳...... ’’عن ام سلمةؓ قالت سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول المهدى من عترتى من ولد فاطمةؓ (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۱، كتاب المهدى، ابن ماجه ص۳۰۰، باب خروج المهدى، مشكوٰة ص۴۷۰، باب اشراط الساعة)‘‘ ﴿ام سلمہؓ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ مہدی میری عترت سے ہوگا۔ یعنی اولاد فاطمہؓ سے۔﴾

۴...... ’’عن علیؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ سيخرج من صلبه رجل يسمّٰى باسم نبيكم يشبهه فى الخُلق ولا يشبهه فى الخَلق ثم ذكر يملاء الارض عدلًا (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۱، كتاب المهدى، مشكوٰة ص۴۷۱، باب اشراط الساعة)‘‘ ﴿حضرت علیؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس کی صلب سے ایک شخص نکلے گا تمہارے نبی ﷺ کے نام سے موسوم ہوگا اور خلق میں مشابہ ہوگا۔ مگر خلقت میں نہیں زمین کو عدل سے بھر دے گا۔﴾

۵...... ’’فى رواية عن عبداللّٰه بن مسعودؓ يملك العرب رجل من اهل بيتى يواطى اسمه اسمى واسم ابيه ابى هذا الحديث حسن صحيح (ترمذى ج۲ ص۴۷، باب ماجاء فى المهدى، ابوداؤد ج۲ ص۱۳۱، باب كتاب المهدى، مشكوٰة ص۴۷۰، باب اشراط الساعة)‘‘ ﴿حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک اور بادشاہ ہوگا۔ اس کا نام میرے نام کے

اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔﴾

٦...... ’’عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتیٰ تملاء الارض ظلماً وجورًا وعدواناً ثم یخرج من اهل بیتی من یملأ ها قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وعدواناً (رواہ الحاکم فی المستدرک ج ٥ ص ٧٧١، باب حلیة المهدی علیه السلام وقال صحیح علی شرط الشیخین)‘‘﴿ابوسعید خدریؓ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم سے بھر جائے گی۔ پھر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا۔ جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ جیسے کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔﴾

٧...... ’’یملك وفی روایة فیلبث سبع سنین (ابوداؤد ج ٢ ص ١٣١، کتاب المهدی، مشکوٰة ص ٤٧١، باب اشراط الساعة)‘‘﴿یعنی سات برس سلطنت کرے گا اور دو برس عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہیں گے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں ٩ برس بھی ہے۔﴾

٨...... ’’عن ام سلمةؓ عن النبی ﷺ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هارباً الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه وهو کارح فیبا یعونه بین الرکن والمقام ویبعث الیه بعث من الشام فیخسف بهم بالبیداء بین مکة والمدینة فاذارای الناس ذالك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فیبا یعونه (ابوداؤد ج ٢ ص ١٣١، کتاب المهدی، مشکوٰة ص ٤٧١، باب الشراط الساعة)‘‘﴿ام سلمہؓ سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف واقع ہوگا۔ پس اہل مدینہ سے ایک شخص مدینہ سے نکل کر مکہ کو بھاگے گا۔ پس مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور رکن اور مقام کے درمیان اس سے بیعت کریں گے اور وہ اپنے خلیفہ ہونے کو مکروہ سمجھے گا۔ پھر شام سے اسی کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ پس وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان خسف کر دیا جائے گا اور جب لوگ اس واقعہ کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سردار کے پاس آئیں گے اور بیعت کریں گے۔﴾

٩...... ’’اذارأیتم الرأیات السود قدجآء ت من قبل خراسان فاتوها فان فیها خلیفته اللہ المهدی (رواہ احمد ج ٥ ص ٢٧٧ والبیهقی فی دلائل

النبوۃ ج٦ ص٥١٦، باب ماجاء فی الاخبار عن ملل، مشکوٰۃ ص٤٧١، باب الشراط الساعۃ) ’’﴿حضورﷺ نے فرمایا کہ جب تم سیاہ جھنڈے خراسان کی جانب سے اٹھتے دیکھو۔ پس آ ؤ کیونکہ ان میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوں گے۔یعنی ابتداء میں مدینہ میں ہوں گے پھر مکہ میں اور خراسان میں بھی تشریف لائیں گے۔یا یہ لوگ متبعین مہدی ہوں گے۔کماسیاتی !﴾

١٠...... ’’عن علیؓ قال قال رسول اللہﷺ یخرج رجل من وراء النھریقال لہ الحارث حراث علی مقدمتہ رجل یقال لہ منصور بوطن اویمکن لال محمد کما مکنت قریش لرسول اللہ وجب علی کل مؤمن نصرہ اوقال اجابتہ (رواہ ابوداؤد ج٢ ص١٣١، کتاب المھدی، مشکوٰۃ ص٤٧١، باب الشراط الساعۃ) ’’﴿حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ماوراء النہر سے ظاہر ہوگا۔جس کا نام حارث حراث ہوگا اور اس کے مقدمۃ الجیش پر ایک شخص جس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمدﷺ یعنی مہدی علیہ السلام کی مدد کرے گا۔جیسے قریش نے رسول اللہﷺ کی مدد کی ہر مومن پر اس کی مدد واجب ہے۔﴾

وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں

١...... ’’فتقرران الاحادیث الورادۃ فی المھدی المنتظر متواترۃ والاحادیث الواردۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم متواترۃ (الشوکانی کتاب الاذاعہ ص٧٧) ’’﴿پس ثابت ہو چکا کہ وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں۔متواتر ہیں اور وہ احادیث جو نزول عیسیٰ بن مریم کے بارے میں وارد ہیں متواترا ہیں۔﴾

٢...... ’’قال ابوالحسن الخسعی الابدی فی مناقب الشافعی تواترت الاخبار بان المھدی من ھذاہ الامۃ وان عیسیٰ یصلے خلفہ ذکر ذالک ردالحدیث الذی اخرجہ ابن ماجہ عن انسؓ وفیہ ولا مھدی الا عیسیٰ (فتح الباری شرح بخاری ج٦ ص٣٥٨، باب قول اللہ تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم، مطبوعہ بیروت) ’’﴿ابوالحسن الخسعی الابدی نے مناقب شافعیؒ میں فرمایا ہے کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ مہدی اس امت میں سے ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے (ایک دفعہ نزول کیوقت) نماز پڑھیں گے۔ یہ اس حدیث کے رد کرنے کو ذکر کیا ہے۔جس کو ابن ماجہ نے انسؓ سے روایت کیا ہے۔لا مھدی الا عیسیٰ !﴾

حدیث لا مھدی الا عیسیٰ موضوع اور منکر ہے احادیث متواترہ کے خلاف ہے

قابل حجت نہیں۔

یہ حدیث ابن ماجہ میں اس طرح مذکور ہے۔’’حدثنا یونس بن عبدالاعلی حدثنا محمد بن ادریس الشافعی حدثنی محمد بن خالد الجندی عن ابان بن صالح عن الحسن عن انسؓ بن مالك ان رسول اللهﷺ قال لا تقوم الساعة الا علی شرارالناس ولا مهدی الا عیسیٰ بن مریم (ابن ماجه ص۲۹۲، باب شدة الزمان)‘‘

ا...... اوّل تو یہ حدیث موضوع ومنکر احادیث متواترہ کے خلاف ہے۔قابل حجت نہیں۔’’قال الصنعانی لا مهدی الاعیسیٰ بن مریم موضوع (مجمع البحار ج۵ ص۲٤۷)‘‘

علامہ ذہبیؒ نے لکھا ہے کہ:’’هذا خبر منکر تفردبه یونس بن عبدالاعلی عن الشافعیؒ ومحمد بن خالد قال الازدی منکر الحدیث وقال الحاکم مجهول وکذاقال ابن الصلاح فی امالیه وقد وثقه یحییٰ بن معین وروی ثلاثة رجال سوی الشافعی...... قال محمد بن الحسین الابزیٰ الحافظ فی مناقب الشافعیؒ قد توارت الاخبار...... فی المهدی وانه من اهل بیته وانه یملك سبع سنین...... وانه یخرج مع عیسیٰ بن مریم فیساعده علی قتل الدجال بباب لد...... ومحمد بن خالد الجندی وان کان یذکر عن یحی بن معین انه وثقه فانه غیر معروف عنداهل الصناعة من اهل العلم والنقل (میزان الاعتدال ج۷ ص۳۱۷، هکذاقال الشاه عبدالغنی المحدث الدهلوی فی حاشیة علی ابن ماجه ص۲۹۲)‘‘ ﴿یہ حدیث منکر ہے۔اس حدیث کوصرف یونس بن عبدالاعلیٰ ہی نے شافعیؒ سے روایت کیا ہے اور محمد بن خالد ازدی نے کہا کہ یہ منکرالحدیث ہے اور حاکم نے کہا مجہول ہے اور ایسا ہی ابن الصلاح نے کہا ہے اور یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔شافعیؒ کے سوا صرف تین اور آدمی اس سے روایت کرتے ہیں اور بس۔محمد بن حسین آبزی حافظ نے مناقب شافعیؒ میں کہا ہے کہ مہدی کے ذکر میں حدیثیں متواتر ہیں کہ وہ حضورﷺ کے اہل بیت میں سے ہوگا۔سات برس سلطنت کرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نکلے گا۔پس قتل دجال میں باب لد پر ان کے ساتھ موافقت کرے گا......اور محمد بن خالد جندی اگرچہ ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کی یحییٰ بن معین نے توثیق کی ہے۔لیکن اس فن کے اہل علم اور اہل نقل کے نزدیک یہ شخص غیر معروف

ہے۔﴾ دوسرے اس حدیث میں مہدی کے لغوی معنی مراد ہیں۔ لاتقوم الساعة الا علیٰ شرار الناس ! اس پر قرینہ ہے۔ یعنی شرار الناس پر قیامت قائم ہوگی اور سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اس زمانہ میں ہدایت یافتہ نہ ہوگا۔ چنانچہ ان کے بعد شرار الناس پر قیامت آ جائے گی۔ تیسرے اہل اسلام کے نزدیک جیسے محمد بن عبداللہ مہدی ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اس امت کے مہدی اکبر ہوں گے۔ چنانچہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مہدی اکبر اور کامل عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے۔ چوتھے لا مہدی الا عیسیٰ کا عمل کمال قرب واتحاد زمانہ کے ثابت کرنے کے لئے ہے۔ جیسے کہ حدیث میں ہے کہ: ''عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمه وخروج الملحمه فتح القسطنطنیه وفتح القسطنطنیه خروج الدجال (رواه ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۲، باب فی امارات الملاحم، مشکوٰة ص ۴۶۷، باب الملاحم) '' یعنی زمانہ مہدی اور زمانہ عیسیٰ علیہ السلام گویا بالکل ایک ہی ہے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی شیخ عبدالوہاب شعرانی اور شیخ محمد اکرم صابری کا مذہب

۱...... شیخ اکبر محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ: ''واعلموا انه لا بدمن خروج المهدی علیه السلام...... من ولدفاطمةؓ...... واعلم ان المهدی اذا خرج یفرح به جمیع المسلمین خاصتهم وعامتهم (فتوحات مکیه ج ۳ ص ۳۲۷، باب ۳۶۶، از یواقیت للشعرانی ج ۲ ص ۱۴۳) '' ﴿ جان لو کہ مہدی علیہ السلام کا خروج ضروری ہے...... اور وہ اولاد فاطمہؓ سے ہوگا...... اور جان لو کہ جب مہدی علیہ السلام کا خروج ہوگا تو تمام مسلمان خاص وعام خوش وخرم ہوں گے۔﴾

اور ہے کہ: ''ثم قال واعلم ان ظهور المهدی علیه السلام من اشراط (قرب الساعة یواقیت ج ۲ ص ۱۴۴) '' یعنی جان تو کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور علامات قرب قیامت سے ہے۔

۲...... شیخ محمد اکرم صابریؒ (اقتباس الانوار ص ۲۷) میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ''یك فرقه برآں رفته اندکه مهدی آخرالزمان عیسیٰ بن مریم است وایں روایة بغایة ضعیف است زیراکه اکثر احادیث صحیح ومتواتر از حضرت رسالت پناه ﷺ ورود یافته که مهدی علیه السلام از بنی

فاطمہؓ خواھد بود وعیسیٰ علیه السلام بوے اقتدا کردہ نماز خواھد گذارد وجمیع عارفان صاحب تمکین بریں متفق اند چنانچه شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہ درفتوحات مکی مفصل نوشته است که مهدی آخرالزماں از آل رسول ﷺ من اولاد فاطمه زهراءؓ ظاهر شودواسم اواسم رسول اللہ ﷺ باشد‘‘

مرزائی صرف دجل کی رو سے ص۵۲ سے صرف اتنا نقل کرتے ہیں کہ:’’بعضے برآنند که روح عیسیٰ درمهدی بروز کندونزول عبارت ازیں بروز است مطابق ایں حدیث لا مهدی الا عیسیٰ بن مریم!‘‘

حالانکہ اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ:’’وایں مقدمه بغایت ضعیف است‘‘

مرزائی عقیدہ نمبر۲۰……مسیح……مہدی……دونوں ایک

۱…… ’’بلکہ ایک یہ بھی وجہ ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس بات کا عام طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعود جو وہی درحقیقت مہدی بھی ہے۔ جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن کریم میں پائی جاتی ہے اور احادیث میں بھی ان کے آنے کے لئے وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ میں ہی ہوں۔ مگر بغیر تلواروں اور بندوقوں کے۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں ص۱۳، خزائن ج۱۵ص ایضاً)

۲…… ’’اس آخری قول کے مصدق وہ اقوال محدثین ہیں جس میں یہ بیان کیا ہے کہ مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں بجز حدیث عیسیٰ مہدی کے کوئی ان حدیثوں میں سے جرح سے خالی نہیں۔‘‘ (حاشیہ چشمہ معرفت مقدمہ، خزائن ج۲۳ص۲)

نوٹ! یہ بالکل غلط ہے کیونکہ مہدی کی اکثر احادیث اعلیٰ درجہ کی صحیح علیٰ شرط الشیخین ہیں۔ بلکہ اس حدیث پر بہت ہی جرح ہے اور منکر ہے۔

اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:’’اور ممکن ہے امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۵۱۹، خزائن ج۳ص۳۷۹)

۳…… مرزا قادیانی (حقیقت المہدی ص۴، خزائن ج۱۴ص۴۳۰) پر سب کی سب احادیث مہدی کو مجروح ضعیف بلکہ اکثر کو موضوع اور افترائی ٹھہراتے ہیں اور کہتا ہے کہ:’’بخاری

ومسلم نے ان احادیث کا ذکر نہ کرکے اس امر کی گواہی دی ہے۔’’وان فی هذا الثبوتاً لاولی النهیٰ وتلك شهادة عظمی ‘‘یعنی عقلمندوں کے لئے اس میں بڑا ثبوت ہے اور یہ بڑی بھاری گواہی ہے۔‘‘

نوٹ! مگر افسوس حدیث لا مهدی الا عیسیٰ کا بھی بخاری ومسلم میں ذکر تک نہیں ہے۔

۴...... ’’خاص کر وہ خلیفہ کہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔هذا خلیفة الله المهدی! اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ یا مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔‘‘

(شہادت القرآن ص ۴۱، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

نوٹ! خیر حدیث مہدی صحیح بخاری میں تو نکلی۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۲۱......درباره دجال

جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ دجال معہود ایک کا نا شخص یہودی النسل ہوگا اور یہودی اس کی اتباع کریں گے جو آخر زمانہ میں بڑا فتنہ برپا کرے گا۔ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر اسے قتل کریں گے اور یاجوج ماجوج دو مخصوص قومیں ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے سب یک لخت مر جائیں گے۔ تمام جہان میں تعفن اور ان کی لاشوں کی بدبو پھیل جائے گی۔ (الیٰ آخر الحدیث مسلم ج ۲ ص ۴۰۲)

۱...... ’’عن عبادة بن صامتؓ انه حدثهم ان رسول اللهﷺ قال انی قدحدثتکم عن الدجال حتیٰ خشیت ان لاتعقلوا ان مسیح الدجال رجل قصیرا فحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتیة ولا حجراء فان لبس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۴، باب خروج الدجال)‘‘

﴿رسول اللہﷺ نے فرمایا تحقیق میں نے تم کو دجال کے متعلق بہت بیان کیا۔ یہاں تک کہ میں ڈرا کہ تم سمجھ نہ سکو گے۔ تحقیق مسیح دجال ایک آدمی پستہ قد ٹانگیں پھیلا کر چلنے والا گھنگر والے بال، کانا، سپاٹ آنکھ والا، نہ آٹھی ہوگی نہ بیٹھی۔ اگر اشتباہ واقع ہو تو جان لو کہ تمہارا خدا کانا نہیں۔﴾

نوٹ! دجال کی دائیں آنکھ ابھری ہوئی انگور کی طرح ہوگی۔’’اعور عین الیمنی کان علیه طافیة (مشکوٰۃ ص ۴۷۶، باب العلامات بین یدی الساعة)‘‘اور بائیں مطموس العین یعنی بالکل سپاٹ ہوگی اس پر ناختہ سا ہوگا۔’’علیه ظفرة غلیظة (مشکوٰۃ

ص۴۷۳، باب العلامات بین یدی الساعة)‘‘

۲...... ’’قال رسول اللّٰہﷺ یتبع الدجال من یهود اصبهان سبعون الفا علیهم الطیالسة (مسلم ج۲ ص۴۰۵، باب فی بقیة من احادیث الدجال)‘‘یعنی ستر ہزار یہودی صرف اصفہان سے دجال کے ساتھ ہوں گے اور احادیث علامات قیامت میں مذکور ہے کہ مسلمان اور یہودیوں میں جنگ ہوگی۔ مسلمان ان پر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کو قتل کریں گے۔

’’لاتقوم الساعة حتیٰ یقاتل المسلمون الیهود فیقتلهم المسلمون (رواه مسلم ج۲ ص۳۹۶، کتاب الفتن واشراط الساعة، مشکوٰة ص۴۶۶، باب الملاحم، بخاری ج۱ ص۴۱۰، باب قتال الیهود)‘‘اور دجال بھی یہودی قوم سے ہوگا۔

’’عن ابی سعید الخدریؓ قال قال لی ابن صیاد...... مالی ولکم یااصحاب محمدا لم یقل نبی اللّٰہﷺ انه یهودی وقد اسلمت ولا یولدله وقد ولد لی (مسلم ج۲ ص۳۹۸، باب ذکر ابن صیاد)‘‘یعنی ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ مجھ سے ابن صیاد نے کہا کہ اے اصحاب محمدﷺ تم کو کیا ہوا کہ مجھ کو دجال خیال کرتے ہو۔ کیا نبی اللہﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوگیا ہوں اور کیا نہیں فرمایا کہ اس کے اولاد نہ ہوگی اور میرے تو اولاد ہے۔

’’نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بیان میں ہے۔ فیدرکه عند باب لد الشرقی فیقتله فیهزم اللّٰہ الیهود (ابن ماجه ص۲۹۸، باب فتنة الدجال وخرج عیسیٰ بن مریم)‘‘یعنی عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لد کے دروازہ شرقی کے قریب قتل کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ یہود کو ہزیمت دے گا۔ جیسا کہ وعدہ ہے۔’’جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیٰمة (آل عمران:۵۵)‘‘یہودی عقائد سے نکل کر خدائی دعویٰ کرے گا۔

’’ان من فتنة ان یقول للاعرابی ارأیت ان بعثت لك اباك وامك اتشهدانی ربك (ابن ماجه ص۲۹۸، باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم)‘‘یعنی دجال کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہے کہ گنوار لوگوں سے کہے گا کہ اگر تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو پھر گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔

’’فیمثل له الشیاطین نحوابیه ونحواخیه (مشکوٰة ص۴۷۷، باب لایدخل الدجال المدینة، باب الدجال)‘‘یعنی پھر شیاطین کو اس کے ماں باپ بھائی وغیرہ

کی شکل میں سامنے لا کھڑا کرے گا اور ایسے ہی اور دیگر تصرفات شیاطین کے ذریعہ سے کر دکھلائے گا۔

اور ہے کہ:''فیقتلہ ثم یحییہ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵٦...... مسلم ج ۲ ص ٤۰۲، باب ذکر الدجال)''یعنی ایک مسلمان کو قتل کر کے زندہ کرے گا۔ثم لا یسلط علیه لیکن دوبارہ پھر اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

۳...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا اور دجال کو قتل کرنا پہلے مفصل مذکور ہو چکا۔

رئیس المکاشفین شیخ اکبر کا دجال کے بارے میں کشف اور ان کی تحقیق

۱...... ''ثم قال واعلم ان ظهور المهدی علیه السلام من اشراط قرب الساعة کذلك خروج الدجال فیخرج من خراسان من ارض الشرق موضع الفتن یتبعه الاتراك والیهود ویخرج الیه من اصبهان وحدها سبعون الفاطیلسین وهورجل کهل اعور العین الیمنٰی کان عینه عنبة طافیة مکتوب بین عینیه ك،ف،ر (منقول از یواقیت ج ۲ ص ١٤٤)''﴿پھر شیخ نے کہا جان تو کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور علامات قرب قیامت سے ہے اور ایسا ہی دجال کا نکلنا ہے اور وہ جانب مشرق فتنوں کی جگہ سے خراساں سے نکلے گا۔ترک اور یہود اس کی اتباع کریں گے اور صرف اصفہان سے ستر ہزار یہودی طیاسان پہنے ہوئے اس کے ساتھ ہوں گے اور وہ ایک ادھیڑ آدمی ہے۔دائیں آنکھ کانی ہے۔گویا آنکھ اس کی انگور کی طرح اٹھی ہوئی ہے۔اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہے۔﴾

۲...... ''قال الشیخ وهی الان فی جزیرة من البحر الذی یلی جهة الشمال وهی الجزیرة التی فیها الدجال (از یواقیت ج ۲ ص ۱۳۷)''﴿شیخ نے کہا وہ اس وقت سمندر جو جانب شمال کے متصل ہے اس کے ایک جزیرہ میں ہے یہ وہ جزیرہ ہے جس میں دجال ہے۔﴾

۳...... ''جمیع مایقع علی ید الدجال لیس هو بامور حقیقیة وانما هی امور متخیلة یفتن بها ضعفاء العقول بخلاف ما یقع علی یدالانبیاء فانها امور حقیقیة (از یواقیت ج ۱ ص ۱٥۷)''﴿دجال کے ہاتھ سے جس قدر شعبدات ظاہر ہوں گے امور حقیقت نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ محض امور متخیلہ ہوں گے۔ان سے ضعیف العقل

لوگ فتنہ میں پڑیں گے۔ کیونکہ معمولی عقل رکھنے والے کے لئے اس کا حلیہ ہی اس کے دعویٰ خدائی کو رد کردے گا۔ بخلاف معجزات کے جو انبیاء علیہم السلام سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ امور حقیقیہ واقعیہ ہوتے ہیں۔ ﴿

مرزائی عقیدہ نمبر۲۱......درباره دجال

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ دجال عیسائی پادریوں کا گروہ ہے اور یاجوج ماجوج انگریز اور روس ہیں اور مسیح موعود میں ہوں۔

۱...... ’’مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی۔ یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح تمام دنیا میں پھیل گیا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۹۶، خزائن ج۳ ص۳۶۶)

۲...... ’’فان یاجوج وماجوج هم النصاریٰ من الروس والا قوام البرطانیة‘‘ (حاشیہ حمامۃ البشریٰ ص۲۸، خزائن ج۷ ص۲۰۹)

’’تحقیق یاجوج ماجوج نصاریٰ ہیں۔ روس اور قوم برطانیہ سے۔‘‘

۳...... ’’سو وہ دجال جس کا ذکر حدیثوں میں ہے۔ وہ شیطان ہی ہے۔ جو آخری زمانہ میں قتل کیا جائے گا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۴۱)

مرزا قادیانی کی دجال کے متعلق عجیب تحقیقات

۱...... ’’اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نا موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیۃ کماہی ظاہر فرمائی گئی......تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

’’انبیاء علیہ السلام غلطی پر نہیں رکھے جاتے ہیں۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۲۴، خزائن ج۱۹ ص۱۳۳)

۲...... ’’صحابہؓ کا اس پر اجماع تھا کہ ابن صیاد دجال معہود ہے۔‘‘

(ازالہ حاشیہ ص۲۲۲، خزائن ج۳ ص۲۱۱)

۳...... ’’رسول اللہ ﷺ نے بھی اپنی رائے......ظاہر کردی کہ دجال معہود ابن صیاد ہی تھا۔‘‘ (ازالہ ص۲۲، خزائن ج۳ ص۲۱۰)

۴...... ’’عیسائی واعظوں کا گروہ بلاشبہ دجال معہود ہے۔‘‘
(ازالہ ص۷۲۳، خزائن ج۳ ص۴۸۹)

۵...... ’’آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔‘‘
(ازالہ ص۲۳۷، خزائن ج۳ ص۲۲۰)

۶...... ’’یہ ایک واقعہ مسلمہ ہے کہ دجال معہود کے خروج کے بعد آنے والا وہی سچا مسیح ہے جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔‘‘ (ازالہ ص۷۲۱، خزائن ج۳ ص۴۸۸)

۷...... ’’صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہمیں اس بات میں اب شک نہیں کہ یہی دجال معہود ہے اور آنحضرتﷺ نے بھی آخرکار یقین کر لیا۔‘‘ (ازالہ ص۲۲۵، خزائن ج۳ ص۲۱۳)

۸...... ’’آنحضرتﷺ کا اوّل اوّل یہی خیال تھا کہ ابن صیاد دجال ہے۔ مگر آخر میں یہ رائے بدل گئی تھی۔‘‘ (ازالہ ص۶۸۹، خزائن ج۳ ص۴۷۲)

۹...... ’’گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے میرے بعد کوئی اور ابن مریم بھی ہو اور بعض احادیث کی رو سے وہ موجود بھی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا۔‘‘ (ازالہ ص۴۸۸، خزائن ج۳ ص۳۶۲)

۱۰...... ’’لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے۔ تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔ (ازالہ ص۷۳۰، خزائن ج۳ ص۴۹۲)

۱۱...... ’’دجال خدا نہیں کہلائے گا۔ بلکہ خداتعالیٰ کا قائل ہوگا۔ بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔‘‘
(ازالہ ص۷۳۰، خزائن ج۳ ص۴۹۳)

۱۲...... ’’بالاتفاق سلف وخلف یہ بھی کہتے آئے ہیں کہ دجال معہود آنحضرتﷺ کے زمانہ میں موجود تھا اور پھر آخری زمانہ میں بڑی قوت کے ساتھ خروج کرے گا اور اب تک وہ زندہ کسی جزیرہ میں موجود ہے۔ مگر یہ خیال کہ اب تک وہ زندہ ہے۔ ہرگز صحیح نہیں ہے۔‘‘ (ازالہ ص۴۸۰، خزائن ج۳ ص۳۵۸)

بعض مرزائی شبہات کے مختصر جوابات

۱...... ’’دجال خلة بين الشام والعراق (ابن ماجه ص۲۹۷، باب فتنة الدجال وخروج عيسىٰ بن مريم مشكوٰة ص۴۷۳، باب ذكر الدجال) ‘‘یعنی شام

وعراق کے درمیان سے وملتقی بحرین یعنی دجلہ وفرات کے ملتقی سے جو دونوں ایک ہی ہیں اور جانب مشرق ہے اوراس کے بعد خراسان سے گذرتا ہوا خروج کرے گا۔

۲...... ’’مکتوب بین عینیه کافریقرا کاتب وغیر کاتب (بخاری ج۲ ص۱۰۵٦، باب ذکر الدجال) ‘‘یعنی اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا۔ ہر پڑھا بے پڑھا اس کو پڑھ لے گا۔ یہ بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث ہے۔ بے شک خداوند عالم ہر مومن کو دجال کے فتنہ سے بچانے کے لئے علم وجدانی پیدا کر دے گا۔ کیا معلوم نہیں ہے۔ ہاتھ پاؤں کو زبان کی طرح گویا کر کے شہادت لے گا اور دجال کی پیشانی پر قدرتی طور پر لفظ کافر کا لکھا ہونا کہ ہر مومن اپنے علم وجدانی سے پڑھ سکے۔ کوئی مستبعد نہیں۔

۳...... دجال کے پاس تمام عیش کے سامان مہیا ہوں گے۔ کھانے اور پینے کی چیزیں وافر ہوں گی۔ یہاں تک کہ:’’معه بمثل الجنة والنار (مشکوٰۃ ص۴۷۳، باب ذکر الدجال) ‘‘اس کا بہشت اور دوزخ بھی ہوگا۔ چونکہ لوگ کئی سال سے سخت قحط زدہ ہوں گے۔ یہ سب چیزیں باعث فتنہ ہوں گی۔ مگر جب اپنے مصدقین کو اپنے بہشت میں داخل کرے گا تو اس کے لئے وہ حقیقتاً عذاب ہوگا اور جب منکرین کو اپنے دوزخ میں ڈالے گا تو اس کے لئے وہ حقیقتاً آرام دہ ہوگا۔ غرض حقیقتاً تو اس کا بہشت مثل دوزخ اور دوزخ اس کا مثل بہشت ہوگا۔ لیکن اس کے برعکس متخیل ہوں گے اوراس کے علاوہ اس کے ہاتھ سے طرح طرح کی خرق عادات ظاہر ہوں گی۔ حالانکہ وہ محض شعبدے اورامور متخیلہ ہوں گے۔ نہ امور حقیقیہ واقعیہ اوروہ زمانہ بھی خرق عادات کا ہوگا۔ اکثر عادت مستمرہ کے خلاف اللہ تعالیٰ واقعات کو ظاہر فرمائے گا۔ یتخرق العادات الحدیث۔ اسی وجہ سے نوح علیہ السلام سے لے کر ہمارے حضورﷺ تک تمام انبیاء علیہم السلام دجال سے ڈراتے آئے ہیں۔ باوجود اس کے وہ کانا بدشکل ہوگا۔ جو اس کے دعویٰ کے بطلان پر بدیہی حجت ہوگی۔ حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ ابتداء دنیا سے قیامت تک دجال سے بڑھ کو کوئی فتنہ نہیں ہے۔ پادری لوگ تمہارے دجال صدیوں سے برابر اسلام کے ساتھ معاندانہ مقابلہ کرتے چلے آئے ہیں۔ سپین، غرناطہ، شام میں ان پادریوں کے طفیل لاکھوں مسلمانوں کی گردنیں ماری گئیں۔ صدیاں گذر گئیں اس کا گدھا بھی چل نکلا۔ یاجوج ماجوج آپ کے روس وانگریز یہ دونوں سلطنتیں ہزاروں برس سے قائم ہیں اوران کی سطوۃ اور غلبہ قائم ہونے کے زمانہ کو بھی سینکڑوں سال ہو چکے۔ مگر تعجب ہے اس وقت مسیح نہ نکلا۔

۴...... ابن صیاد اور دجال چونکہ پہلے آپ کو دجال کا علم بذریعہ بعض اوصاف دیا

گیا تھا۔ یعنی پہلے صرف اتنا بتلایا گیا تھا کہ وہ یہودی النسل ہوگا۔ فتنہ برپا کرے گا۔ تیس برس تک اس کے ماں باپ کے اولاد نہ ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ اور یہ چند اوصاف ابن صیاد یہودی میں بھی پائے گئے۔ جیسا کہ (ترمذی ج۲ص۵۰، باب ماجاء فی ذکر ابن صیاد) میں یہ قصہ مذکور ہے۔ صحابہ کرامؓ کو جب ابن صیاد کا پتہ چلا تو وہ علامتیں دیکھ کر خیال کیا کہ شاید دجال یہی ہو کہ عمر طویل پا کر آخر زمانہ میں خروج کرے۔ کیونکہ خارق عادت بعض امور بھی اس میں تھے۔ مثلاً (صحیح مسلم ج۲ص۳۹۹، باب ذکر ابن صیاد) میں ہے کہ ایک دفعہ خفا ہوا اور اتنا پھولا کہ گلی بھر گئی۔ مگر حضورﷺ نے کبھی اپنی زبان سے ہی نہیں فرمایا کہ یہ وہی دجال ہے۔ بلکہ بالکل ساکت رہے۔ جس سے محتمل رہا۔ پہلے حضرت عمرؓ کو ظن غالب ہوگیا تھا اور چونکہ حضورﷺ نے بھی بالکل صراحۃً انکار نہیں فرمایا تھا۔ اسی ظن غالب پر عمرؓ نے قسم کھائی جو جائز تھی۔ لیکن اس کے بعد ایک دفعہ حضورﷺ اور شیخینؓ اور کچھ صحابہؓ ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ابن صیاد کی شناخت کر کے فرمایا کہ: ''اخسا فلن تعدوا قدرك (مسلم ج۲ ص۳۹۷، باب ذکر ابن صیاد) ''ذلیل رہ ہرگز کبھی اپنے اندازے سے نہیں بڑھے گا۔ کہانت کو نبوت سے متلبس نہیں کر سکے گا۔ یعنی اشارے سے فرمایا کہ وہ دجال نہیں یہ تو ذلیل رہے گا۔ کوئی فتنہ برپا نہ کر سکے گا اور جب حضرت عمرؓ نے قتل کے لئے اجازت چاہی تو آپﷺ نے فرمایا ''ان یکن ھو فلست صاحبه انما صاحبه عیسیٰ بن مریم (شرح السنة ج۷ ص٤٥٤، باب ذکر ابن صیاد) ''یعنی اگر یہ دجال معہود ہے تو اس کو قتل نہیں کر سکتا۔ اس کے قاتل عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے اور اگر یہ دجال نہیں تو ایک نابالغ ذمی کے قتل میں خیر نہیں۔ حضورﷺ نے جب ان لفظوں سے حضرت عمرؓ اور سب صحابہ کرامؓ کو یہ فرمان سنا دیا تو حضرت عمرؓ اور سب کا ظن غالب ٹوٹ گیا۔ ہاں بعضوں کا خیال شک کے درجہ میں رہا کہ حضورﷺ نے صراحۃً نفی نہیں فرمائی۔ بلکہ ایک احتمال دجال ہونے کا بھی قائم رکھا۔ لیکن اس کے بعد جب حضورﷺ نے باطلاع الٰہی اور بہت سی علامتیں بتلائیں جو پہلے یہ علامتیں نہیں بتلائی گئی تھیں۔ مثلاً زمین مشرق شام وعراق کے درمیان سے خراسان ہوتا ہوا نکلنا۔ اولاد کا نہ ہونا، مکہ مدینہ داخل نہ ہوسکنا، پیشانی پر کافر لکھا ہونا، دائیں آنکھ انگور کی طرح اوپر اٹھی ہوئی، بائیں آنکھ ممسوح یعنی سپاٹ ہوگی وغیرہ وغیرہ اور پھر تمیم داریؓ کے قصے اور حضورﷺ کی تصدیق نے اور آپﷺ کے صریح فرمان نے کہ آپﷺ نے منبر پر خطبہ میں عام اعلان فرمایا۔ سب کو یقین دلایا کہ ابن صیاد ہرگز دجال معہود نہیں ہے۔ بلکہ وہ دجال معہود ایک جزیرہ میں ہے۔ وقت معینہ پر خروج کرے گا۔

ہاں یہ بہت ممکن ہے کہ صرف دو صحابی جابرؓ وعبداللہ بن عمرؓ جو اس وقت حاضر نہ ہوں گے۔ وہ اسی خیال پر قائم رہے ہوں کہ ابن صیاد دجال ہے۔ دیکھو (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۶، باب فی خبر ابن صیاد) اور حضرت عمرؓ کی قسم سے جو بحضورﷺ سن چکے تھے۔ استدلال کرتے رہے ہوں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ابن صیاد ہرگز نہیں مرا۔ بلکہ وہ تو یوم الحرہ میں کہیں لاپتہ ہوگیا اور وہ وقت معینہ پر خروج کرے گا۔

۵...... اور ستر باع کا گدھا یہی شیطان مجسم متشکل ہوجائے گا اور دجال اس پر سوار ہوگا اور یہ کیا ناممکن ہے کہ قادر مطلق اس زمانہ میں ایک عجیب الخلقت ایسا گدھا قدوقامت والا اور تیز رفتار دجال کے لئے پیدا کرے اور ریل کی سواری تو کوئی پادریوں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی اور مرزائی بھی دجال کے گدھے پر خوب سوار ہوتے ہیں۔

۶...... ’’عن ابن عمرؓ ماعلی الارض من نفس منفوسة یاتی علیها مائة سنة وهی حیا یومئذ (مسلم، مشکوٰة ص۴۸۰) ‘‘الارض میں الف لام تخصیص کے لئے ہے۔ یعنی زمین عرب میں آج کے دن سے سو برس تک کوئی نفس موجود زندہ نہ رہے گا۔ دجال زمین عرب سے خارج ہے۔ دوسرے ہوسکتا ہے کہ اس وقت دجال پانی پر ہو نہ زمین پر۔ حدیث اس کو مشتمل ہو اور نیز اس کے یہ معنی ہیں کہ سو برس تک یہ قرن ختم ہوجائے گا اور زمانہ کا نیا رنگ ہوجائے گا۔ گو شاذونادر اور بہت قلیل بعض لوگ اس قرن کے زندہ بھی رہیں۔ چنانچہ اس حدیث کے راوی نے خود یہی مطلب بیان کیا ہے۔ ’’یرید بل انك انها تخرم ذلك القرن (بخاری ج۱ ص۸۴، باب السمر فی الفقه والخیر بعد العشاء)‘‘

۷...... ’’مالبثه فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا یارسول اللّٰه فذلك الیوم الذی کسنةا تکفینا فیه صلوٰة یوم قال لا اقدر واله قدره (صحیح مسلم ج۲ ص۴۰۱، باب ذکر الدجال، ابوداؤد ج۲ ص۱۳۵، باب خروج الدجال، ترمذی ج۲ ص۴۸، باب ماجاء فی فتنة الدجال اور ابن ماجه ص۲۹۶،۲۹۷، باب فتنة الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) ‘‘یعنی صحابہؓ نے عرض کیا کہ دجال کا کتنی مدت ٹھہرنا ہوگا۔ حضورﷺ نے فرمایا چالیس دن، ایک دن مثل ایک برس کے ہوگا اور دوسرا دن مثل ایک مہینے کے اور تیسرا دن مثل ایک ہفتہ کے اور باقی دن مثل ایام معروفہ کے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہﷺ وہ دن جو مثل برس کے ہوگا۔ کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی۔ حضورﷺ نے

فرمایا نہیں انداز ہ کر کے نماز پڑھو۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ایام کی طوالت واقعی اور حقیقتاً متخیل ہوگی ورنہ ایک دن کی نماز ایک دن میں کافی ہوتی۔ انداز ہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نہ فرماتے اور بے شک ایام طوال باعتبار تخیل تاخیر کثیرہ مدت طلوع وغروب شمس کے چالیس متخیل ہوں گے۔ لیکن ایک سال ڈھائی مہینے کی نمازیں پڑھی جائیں گی اور (مشکوٰۃ ص ۴۷۷، باب العلامات بین یدی الساعۃ میں شرح السنۃ ج ۷ ص ۴۴۲ حدیث نمبر ۴۱۵۹) سے اسماء بنت یزید بن السکنؓ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے فرمایا کہ دجال زمین پر چالیس برس ٹھہرے گا۔ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل ایک دن کے اور دن مثل شعلہ آگ کے ہوگا اور یہی مضمون (مشکوٰۃ ص ۴۷۰، باب اشراط الساعۃ) میں بروایت ترمذی انسؓ سے مرفوعاً قرب قیامت کی علامت بتلائی گئی ہے اور (ابن ماجہ ص ۲۹۸، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) میں ان الفاظ سے مروی ہے کہ: ''ان ایامه اربعون سنة السنة كنصف السنة والسنة كالشهر والشهر كالجمعة واخرايامه كالشرره يصبح احدكم على باب المدينة فلا يبلغ با بها الاخر حتىٰ يمسى...... يارسول الله كيف نصلىٰ فى تلك الايام القصار قال تقدرون فيها الصلوٰة كما تقدرون فى هذه الايام الطوال ''یعنی دجال کا زمانہ چالیس برس کا ہوگا۔ سال مثل نصف سال کے اور سال مثل مہینہ کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور اس کا آخری دن مثل شعلہ آگ کے ہوگا کہ ایک تمہارا شہر کے اس دروازہ پر صبح کرے گا۔ پس دوسرے دروازہ پر نہ پہنچنے پائے گا کہ شام ہوجائے گی...... حضورﷺ سے عرض کیا گیا کہ رسول اللہﷺ ہم ان ایام قصار میں کیسے نماز پڑھیں گے۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ جیسے کہ ایام طوال میں تم نماز کے وقتوں کا اندازہ کر کے پڑھو گے۔ ایسے ہی ایام قصار میں اندازہ کر کے پڑھنا۔ یعنی یہ دن باعتبار تخیل سرعت طلوع وغروب آفتاب کے چالیس برس متخیل ہوں گے۔ یعنی تخیل میں دنوں کی یہ درازی اور ایسا ہی دوسرے وقت میں یہ کمی بطور خرق عادت متخیل ہوگی۔ نمازوں میں ان کی درازی اور کمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ معہود دنوں کا اور وقتوں کا اندازہ کر کے نماز پڑھنا ہوگی۔ غرض ان ایام قصار کا وقت اور ہوگا۔ یعنی شروع خروج سے دعویٰ خدائی تک۔ اور ایام طوال دوسرے وقت یعنی دعویٰ خدائی سے قتل تک فقط۔

احقر محمد عبدالغنی غفرلہ مدرس مدرسۂ عربیہ عین العلم شاہ جہانپور (یو۔پی) ۱۹۲۷ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

اختلافات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری ؒ

اختلافات مرزا......مولانا نورمحمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰ ۃ علی من لا نبی بعدہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین!

خدائے علام الغیوب کے علم ازلی میں یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بے نظیر عروج وتقرب کو دیکھ کر رذیل وخبیث طبائع رسالت ونبوت کا بہروپ بدلیں گی اوران الہامات ومکاشفات کوجن میں سراسر شیطان لعین کی کارفرمائیاں جلوہ گرہونگی اسکو خداوندتعالیٰ کی جانب منسوب کر کے اپنے اغراض فاسدہ کو پورا کریں گی اور ختم نبوت جیسے صاف و صریح مسئلہ کو اپنی طبع زاد تاویلوں ومن گھڑت توجیہوں میں الجھا دیں گی۔ تا کہ سادہ لوح مسلمانوں کوان کے دام فریب میں آنے کا موقع ملے۔

اس لئے ضرورت تھی کہ قدرتی طور پر اسکی حفاظت کے اسباب وعلل اور خصوصیات و علامات مقرر ہوں تا کہ اسی معیار واصول کے مطابق کھروں کوکھوٹوں سے اور سچوں کوجھوٹوں سے علیحدہ کرنے میں آسانی وسہولت رہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں منجملہ دیگر معیار وعلامت نبوت کے ایک یہ بھی علامت ومعیار کا ذکر ہے۔

لـوكان من عند غير اللّٰه لوجد وافيه اختلا فاً كثيراً! ترجمہ:......’’اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے۔‘‘

یہ آیت صاف بتارہی ہے کہ خدا کے کلام اور انبیاء علیہ اسلام کے الہامی کلام میں نہ اختلاف ہوتا ہے اور نہ اس میں بے ربط و بے جوڑ باتیں پائی جاتی ہیں اور جس کلام میں اختلاف و انتشار ہوتو نہ وہ کسی درجہ میں الہامی ہوسکتا ہے اور نہ ہی اس متکلم کا دعویٰ الہام صحیح ودرست اور جس مدعی الہام کا کلام تعارض وتخالف سے ملوث ہو اور اس کو وہ الہامی بھی کہتا ہوتو اس کے مفتری علے اللہ وکافر ہونے کے لئے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔

موجودہ صدی کے مدعی الہام مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کے بے اصل دعووں کی اس معیار کی روشنی میں یہی جانچ کی گئی تو بالیقین یہ حقیقت آشکارا ہوگئی کہ آپ کے دعاوی اس معیار کی رو سے بھی غلط اور کذب وافتراء کی گندگی سے ملوث ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کا کلام ودعویٰ کیا ہے۔اختلافات ومتعارضات کا ایک بے پناہ ذخیرہ اور تعارض وتخالف کا ایک بے نظیر مجموعہ۔

اس لئے ایک عقلمند انسان جو مرزا قادیانی کے اقوال پر سطحی نظر بھی رکھتا ہے۔ وہ کبھی آپ کے دعوؤں کو کذب ودروغ اتہام وافتراء سے الگ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ ان کے ان مختلف دعووں کو جن کے وہ مدعی تھے دیکھئے۔ تو ان کی دماغی کیفیت وصداقت کی خوفناک وننگی تصویر سامنے آجاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

۱؎ ۱......میں محدث ہوں۔ ۲......مجدد ہوں۔ ۳......مسیح موعود ہوں۔ ۴......مثیل مسیح ہوں۔ ۵......مہدی ہوں۔ ۶......ملہم ہوں۔ ۷......حارث موعود ہوں۔ ۸......رجل فارسی ہوں۔ ۹......کرشن اوتار ہوں۔ ۱۰......خاتم الانبیاء ہوں۔ ۱۱......خاتم اولیاء ہوں۔ ۱۲......خاتم الخلفاء ہوں۔ ۱۳......چینی الاصل ہوں۔ ۱۴......معجون مرکب ہوں۔ ۱۵...... یسوع کا ایلچی ہوں۔ ۱۶......مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔ ۱۷......حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸......رسول ہوں۔ ۱۹...... مظہر خدا ہوں۔ ۲۰......خدا ہوں۔ ۲۱...... مانند خدا ہوں۔ ۲۲......خالق ہوں۔ ۲۳......خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴......خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵......خدا کی بیوی ہوں۔ ۲۶......خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷...... بروزی محمد واحمد ہوں۔ ۲۸......تشریعی نبی ہوں۔ ۲۹......حجر اسود ہوں۔ ۳۰...... ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱......آدم ہوں۔ ۳۲......نوح ہوں۔ ۳۳......ابراہیم ہوں۔ ۳۴......یوسف ہوں۔ ۳۵......موسیٰ ہوں۔ ۳۶......داؤد ہوں۔ ۳۷......سلیمان ہوں۔ ۳۸......یعقوب ہوں۔ ۳۹......تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰......تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱......احمد مختار ہوں۔ ۴۲......اسمہ احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔ ۴۳......مریم ہوں۔ ۴۴......میکائیل ہوں۔ ۴۵......بیت اللہ ہوں۔ ۴۶......آریوں کا بادشاہ ہوں۔ ۴۷......امام الزمان ہوں۔ ۴۸......شیر ہوں (قالین کے)۔ ۴۹......محی ہوں (زندہ کرنے والا)۔ ۵۰......ممیت ہوں (مارنے والا)۔

۱؎......ان تمام دعووں کو ذیل کے حوالوں میں دیکھئے:

(۱)......توضیح المرام ص۱۷،۱۸۔ (۲)......حمامتہ البشری ص۱۱۱۔ (۳)......ازالہ الاوہام ص۶۸۶۔ (۴)......تبلیغ رسالت ص۲۱ ج۱۔ (۵)...... تذکرہ الشہادتین ص۲،۳۔ (۶)...... تریاق القلوب ص۶۸۔ (۷)......ازالہ اوہام حاشیہ ج۱ص۹۷۔ (۸)......تحفہ گولڑویہ ص۲۹۔ (۹)......لیکچر سیالکوٹ ص۳۳۔ (۱۰)......ایک غلطی کا ازالہ ص۸، ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام ص۱۰۸۔ (۱۱)......خطبہ الہامیہ ص۳۵۔ (۱۲)......تریاق القلوب ص۱۵۹۔ (۱۳)......تحفہ گولڑویہ ص۳۹۔ (۱۴)......تریاق القلوب ص۶۴۔ (۱۵)......تحفہ قیصریہ ص۲۳۔ (۱۶)...... دافع البلاء ص۲۰۔ (۱۷)......دافع البلاء ص۱۳۔ (۱۸)......دافع البلاء ص۲۰۔　(بقیہ حاشیہ صفحہ۳ پر)

جس شخص کے اس قدر مختلف دعاوی ہوں وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ دنیائے اسلام عقل میں قدم رکھ سکے۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی بھی کہتا ہے کہ ’’کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔‘‘ (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ ص۱۴۲) اور ’’جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵) اس لئے لا محالہ ایسے مختلف دعاوی کے مدعی کے قلب وزبان سے وہی باتیں پیدا ہوں گی۔ جو پاگلوں، مجنونوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ سچ ہے ’’ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے‘‘۔

(چشمہ معرفت ص۱، خزائن ج۲۳ ص۹)

چنانچہ مرزا قادیانی کے زبان وقلم نے ایسے گلہائے رنگا رنگ پیدا کئے کہ اگر ایک کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ تو دوسرے کی بدبو سے دماغ پراگندہ وخراب اور نیز اس سے ایسی ایسی مختلف ومتناقض باتیں نکلی ہیں کہ جو لوگ عقل وخرد سے خالی ہو چکے ہیں۔ وہ بھی مرزا قادیانی کے سامنے شرمندہ ونادم ہیں۔

۱...... باوجود اس کے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ’’اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم ہر لحظہ بلافصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے...... اور انوار دائمی اور استعانت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا یہ سبب ہوتا ہے کہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے۔‘‘

(دافع الوساوس ص۹۳ حاشیہ، خزائن ج۵ ص ایضاً)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ۲)(۱۹)...... حقیقت الوحی ص۱۵۴۔ (۲۰)...... آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴۔ (۲۱)...... اربعین حاشیہ ص۲۵۔ (۲۲)...... نصرۃ الحق ص۹۵۔ (۲۳)...... اربعین ۳ ص۲۹۔ (۲۴)...... حقیقت الوحی الاستفتاء ص۴۱۔ (۳۰)...... نصرۃ الحق ص۹۰۔ (۳۱)...... نصرۃ الحق ص۶۲۔ (۳۲)...... نصرۃ الحق ص۸۶۔ (۳۳)...... ایضاً ص۸۷۔ (۳۴)...... ایضاً ص۸۸۔ (۳۵)...... ایضاً ص۸۸۔ (۳۶)...... ایضاً ص۸۹۔ (۳۷)...... ایضاً ص۸۹۔ (۳۸)...... درثمین ص۸۵۔ (۳۹)...... نصرۃ الحق ص۹۰۔ (۴۰)...... درثمین فارسی ص۲۸۷۔ (۴۱)...... ایضاً۔ (۴۲)...... القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام ص۶۷۳۔ (۴۳)...... حقیقت الوحی ص۲۳۸ حاشیہ۔ (۴۴)...... حاشیہ اربعین ۳ ص۲۵۔ (۴۵)...... حاشیہ اربعین۴ ص۱۵۔ (۴۶)...... حقیقت الوحی ص۱۵۵۔ (۴۷)...... ضرورۃ الامام ص۲۴۔ (۴۸)...... کرامات الصادقین ص۵۴۔ (۴۹)...... خطبہ الہامیہ ص۲۳۔ (۵۰)...... ایضاً۔

۲...... ’’یہ بات بھی اس جگہ بیان کر دینے کے لائق ہے کہ میں (مرزا قادیانی) خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔‘‘ (نزول مسیح ص ۵۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۴)

۳...... ’’کیونکہ جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔‘‘ (ازالہ ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کو یہ دعویٰ ہے کہ ہماری ہر تقریر اور ہر تحریر بلکہ ہر ہر لفظ خدائی الہام کے سرچشمہ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے اور روح القدس کی اعانت زبان اور قلم کو ہر قسم کی غلطیوں اور عیبوں سے پاک وصاف کر کے اس سے وحی الٰہی کے انوار نکالتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مشاہدات اور واقعات مرزا قادیانی کے دعاوی کی پرزور تردید کر رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کا ہر قول دوسرے قول سے بری طرح ٹکراتا ہے۔ جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کا ان کو الہامی کہنا سراسر افتراء ودروغ ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمان قطعی ویقینی طور پر مرزا قادیانی (معہ ان کی امت کے) کو اسلام سے خارج مفتری علی اللہ، ظالم، کاذب کہتے ہیں:

رسول　قادیانی　کی　رسالت
جہالت　ہے　جہالت　ہے　جہالت

اختلافات مرزا

بوئے گل نالہء دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

محدث ہونے کا اقرار

’’یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔‘‘ (توضیح المرام ص ۱۸، خزائن ج ۳ ص ۶۰، ازالہ ص ۵۶۹، خزائن ج ۳ ص ۴۰۷، آئینہ کمالات اسلام ص ۲۶۷ و ۵۶۷، حمامتہ البشریٰ ص ۴۳، ۷۹، خزائن ج ۷ ص ۲۳۴، ۲۹۷، شہادۃ القرآن ص ۶۱، خزائن ج ۶ ص ۳۵۷) میں مرزا قادیانی کو اپنی محدثیت کا اقرار ہے۔ اب اسکے برخلاف دیکھئے۔

محدث ہونے سے انکار

’’اگر غیب کی خبر پانے والے کا نبی نام نہ رکھتا تو بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب کے نہیں ہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ص ۲۰۹ اور حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳) میں محدثیت کی بجائے دعویٰ نبوت موجود ہے۔

مہدی ہونے کا اقرار

’’یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں‘‘۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۴ اور خطبہ الہامیہ حاشیہ ص ۲۴، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً، تذکرۃ الشہادتین ص ۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳) میں مہدویت کا اقرار ہے۔

مہدی ہونے سے انکار

’’میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمة لامن عترتی وغیرہ ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص ۱۸۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

مسیح موعود ہونے کا اقرار

۱...... ’’اب ثبوت اس بات کا کہ وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ عاجز (مرزا قادیانی) ہی ہے۔‘‘ (ازالہ ص ۶۸۲، خزائن ج ۳ ص ۴۶۸)

۲...... ’’اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ: وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔‘‘ (ازالہ ص ۳۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۲، اور ازالہ ص ۶۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۹، اتمام الحجۃ ص ۳، شہادت القرآن ص ۶۹، خزائن ج ۶ ص ۲۷۵، وخطبہ الہامیہ ص ۲۴، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً، کشتی نوح ص ۴۷ تحفہ الندوہ ص ۴۰ دافع البلاء ص ۶ میں دعویٰ مسیحیت مذکور ہے)

مسیح موعود ہونے سے انکار

’’اس عاجز (مرزا قادیانی) نے جو مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (الی ان قال) میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں‘‘ (ازالہ ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲، نشان آسمانی ص ۳۷، خزائن ج ۴ ص ۳۹۷) میں بھی مسیحیت کا انکار ہے۔

نبی ہونے کا اقرار

۱...... ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘

(ملفوظات ج۱۰ص۱۲۷، اخبار بدر ۵؍مارچ ۱۹۰۸ء)

۲...... ’’سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ص۲۳۱، تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ص۵۰۳، تجلیات الٰہیہ ص۴۵ اربعین ص۳۳، حاشیہ حقیقت الوحی ص۷۲، خزائن ج۲۲ص۷۶، تریاق القلوب ص۶۸، خزائن ج۱۵ص۲۸۳) میں بھی نبوت کا اقرار کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے مرزا محمود خلیفہ قادیان معہ اپنی جماعت کے مرزا قادیانی کو ’’سچا حقیقی نبی ورسول مانتے ہیں۔‘‘ دیکھو (حقیقت النبوۃ ص۱۷۴، انوار خلافت ص۵۹) وغیرہ۔

نبی ہونے سے انکار

۱...... ’’میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر۔‘‘ (اشتہار مورخہ ۲؍اکتوبر ۱۹۱۹ء مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۵۵) ’’اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں نبوت کا مدعی بنتا۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ص۲۹۷)

۲...... ’’سوال رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اما الجواب نبوت کا دعویٰ نہیں۔‘‘ (ازالہ ص۴۲۱، خزائن ج۳ص۳۲۰، تحفہ بغداد ص۷، ۲۷، خزائن ج۷ص۹، ۳۳، حمامتہ البشریٰ ص۴۹، خزائن ج۷ص۲۴۳، ایام الصلح ص۴۷، خزائن ج۱۴ص۲۷۹، حاشیہ انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ص ایضاً، حاشیہ کتاب البریہ ص۱۹۹) میں پرزور الفاظ میں نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے ان اقوال ودعاوی کو دیکھ کر مسٹر محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں اور ان کے مجدد ہونے کے قائل اور اس کے لئے آپ نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد و پارٹی الگ بنائی ہے اور لطف یہ کہ ان دونوں پارٹیوں میں شدید عداوت وتکفیر بازی کا ایک محبوب مشغلہ جاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں کی تمام تر عداوت وفساد کے واحد ذمہ دار مرزا قادیانی کی ذات گرامی ہے۔ سچ ہے کہ:

سارے جہاں میں مجھے بدنام کر دیا
نکلا تمہارے منہ سے نہ کوئی سخن درست

نبی تشریعی وحقیقی ہونے کا اقرار

۱...... ’’ماسوا اس کے یہ بھی سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے

ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔'' (اربعین ۴ص ۶ خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵)

۲...... ''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ۱؎ ہے۔'' (حاشیہ اربعین ۴ص ۶ خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵)

۱؎ اگرچہ مرزا قادیانی کے دعویٰ تشریعی نبوت کے ثابت کرنے کے لئے خود مرزا قادیانی کے الفاظ کافی ہی زائد ہیں۔ تاہم میں آپ کو یہ بھی دکھلانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی اپنی امت کی نظر میں کون و کیسے تھے۔ چنانچہ ظہیرالدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل رسول حقیقی اور صاحب الشریعت والکتاب مانتے ہیں اور لا الہ الا اللّٰہ احمد جری اللّٰہ ان کا کلمہ طیبہ ہے اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت سمجھتے ہیں۔ (دیکھو رسالہ المبارک)

اور مرزا محمود خلیفہ قادیانی معہ اپنی ذریت کے مرزا قادیانی کو نبی تشریعی اور رسول حقیقی جانتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''تیسری یہ بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا (مرزا قادیانی) نام نبی رکھا۔ پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے۔ اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔'' (حقیقت النبوۃ ص ۱۷۴، عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۲۵)

۲...... ''خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ (مرزا قادیانی) کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی و ظلی نہیں کہا پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری و فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔'' (اخبار الحکم ۲۱ر اپریل ۱۹۱۴ء)

اور اس کے علاوہ (اخبار الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۱۴۸ ص ۶، ۳ر جون ۱۹۱۵ء، کلمتہ الفصل نمبر ۳ ج ۱۴ ص ۱۴۳، عقائد محمودیہ ص ۱۴، رسالہ تشحیذ الاذہان ج ۱۰ ص ۲۳ نمبر ۲ ماہ فروری ۱۹۱۵ء حاشیہ النبوۃ فی القرآن باب اوّل ص ۷۴ اور حقیقت النبوۃ حصہ اوّل ص ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۸۱، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، انوار خلافت ص ۳۸، ۵۰) میں بھی مرزا قادیانی کو حقیقی و تشریعی نبی تسلیم کیا گیا ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت تشریعی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

نبی تشریعی و حقیقی ہونے سے انکار

’’جس جس جگہ آپ نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے۔صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔‘‘

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۶ ،خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

’’من نستیم رسول و نیاورد ہ ام کتاب ‘‘ اسکے معنی صرف اسقدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۷ ،خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱ ،اخبار بدر ۱۹۰۸ء ص ۳)

مسیح موعود کی نبوت کا اقرار

۱...... ’’جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔اس کا ان ہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا کہ وہ نبی بھی ہوگا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۲۹ ،خزائن ج ۲۲ ص ۳۱ ۷)

۲...... ’’اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا۔‘‘(ایک غلطی کا ازالہ ص ۵ ،خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹ اور تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۵ ،خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۰ اور ازالہ اوہام ص ۵۴۴ ،خزائن ج ۳ ص ۳۹۲) میں مسیح موعود کی نبوت کا اقرار موجود ہے۔

مسیح موعود کی نبوت کا انکار

’’وہ ابن مریم جو آنے والا ہے۔کوئی نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ فقط امتی لوگوں میں ایک شخص ہوگا۔‘‘ (ازالہ ص ۲۹۱ ،خزائن ج ۳ ص ۲۴۹ ، اتمام الحجۃ ص ۱۷ ،خزائن ج ۸ ص ۲۹۴ ،ایام الصلح ص ۱۴۶ ، ۱۴۷ ، خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۳ ،توضیح المرام ص ۹ ،خزائن ج ۳ ص ۵۶ ، تحفہ بغداد ص ۲۷ ،خزائن ج ۷ ص ۳۳) میں بھی مسیح موعود کی نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے علاوہ اور مسیح بھی آ سکتا ہے

’’اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آیندہ کوئی مسیح نہیں آئیگا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۲۹۵ ،خزائن ج ۳ ص ۲۵۱)

مرزا قادیانی کے علاوہ اور کوئی مسیح نہیں آ سکتا

’’پس میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص ۲۴۳ ،خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اقرار اور ان کے صعود ونزول سماوی سے انکار

۱...... ’’قرآن شریف میں تیس کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالت بین کر رہی ہیں۔غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا۔نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔‘‘

(ازالہ ص۳۰۲،خزان ج۳ ص۲۵۴)

۲...... ’’بلکہ قرآن شریف کے کئی مقامات میں مسیح کے فوت ہو جانیکا صریح ذکر ہے۔‘‘ (ازالہ ص۴۶، خزائن ج۳، ص۱۲۵، ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۶۴،خزائن ج۲۱ ص۳۳۲،کشتی نوح ص۱۵،۶۰،خزائن ج۹ ص۱۶،۶۵،الاستفتاء ص۴۳،خزائن ج۲۲ ص۶۶۵) میں وفات مسیح کا ذکر کیا گیا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے انکار اور ان کے صعود ونزول کا اقرار

۱...... ’’اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اس وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔وہ دو نبی ہیں۔ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع کہتے ہیں۔ان دونوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے ہوئے دیکھو گے۔ان ہی کتابوں سے کسی قدر الفاظ ملتے جلتے احادیث نبویہ میں پائے جاتے ہیں۔‘‘ (توضیح المرام ص۳،خزائن ج۳ ص۵۲)

۲...... ’’اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘

(براہین احمدیہ حاشیہ ص۴۹۸،۴۹۹،خزائن ج۱ ص۲۴۳)

۳...... ’’اور حضرت مسیح علیہ السلام نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔‘‘

(براہین احمدیہ حاشیہ ص۵۰۵،خزائن ج۱ ص۶۰۱) اور اس کے علاوہ (ازالہ ص۸۱،خزائن ج۳ ص۱۴۲) میں حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول وحیات کا اقرار کیا گیا۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا اقرار

۱...... ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا۔جو اس پہلے مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۳،خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۲...... ’’لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰، حقیقت الوحی ص۱۴۸، ۱۵۴، ۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲، ۱۵۸، ۱۵۹، ازالہ ص۲، خزائن ج۳ ص۱۰۴، کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۷، تذکرہ الشہادتین ص۲۱، چشمہ مسیحی ص۲۴، خزائن ج۲۰ ص۳۵۴) میں مرزا قادیانی نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تمام شان میں افضل قرار دیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام سے کلی فضیلت کا انکار

۱...... ’’اس جگہ وہم نہ گذرے کہ اس تقریر میں اپنے کو حضرت مسیح پر فضیلت دی ہے۔ کیونکہ یہ ایک جزوی فضیلت ہے۔‘‘ (تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ ص۴۸۱)

۲...... ’’یہ تو ثابت ہے کہ اس مسیح (مرزا قادیانی) کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزوی فضیلت حاصل ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۴۸، خزائن ج۳ ص۴۵۰، حقیقت الوحی ص۱۴۹، خزائن ج۲۲ ص۱۵۳، سراج منیر ص۴، خزائن ج۱۲ ص۶)

حضرت مسیح علیہ السلام صاحب معجزہ تھے

’’ہمیں مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں بے شک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں...... قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دئے گئے۔‘‘ (شہادت القرآن حاشیہ ص۷۷، خزائن ج۶ ص۳۷۳)

اس کے برخلاف

’’مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا...... اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔‘‘ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، ۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰، ۲۹۱ حاشیہ، اس کے علاوہ ازالہ اوہام ص۳۱۰، خزائن ج۳ ص۲۵۸، حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ ص۱۵۲ میں نہایت مسخرہ پن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی چڑیوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے

’’اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۶۸، خزائن ج۵ ص ایضاً)

اس کے برخلاف

’’یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بے پایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ حاشیہ)

حضرت مسیح علیہ السلام مسمریزم میں کامل تھے

’’اور اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوچکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۳۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷ حاشیہ)

اس کے برخلاف

۱...... ’’انجیل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کو بھی کسی قدر علم (مسمریزم) میں مشق تھی مگر کامل نہیں تھے۔‘‘ (تصدیق النبی ص ۲۴)

۲...... ’’جو میں نے مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا جس میں حضرت مسیح بھی کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے۔‘‘ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۱۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۹)

حضرت مسیح علیہ السلام متواضع و نیک تھے

’’حضرت مسیح تو ایسے خدا کے متواضع وحکیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔ جو انہوں نے یہ بھی روانہ رکھا جو کوئی ان کو نیک آدمی کہے۔‘‘ (براہین احمدیہ ص ۱۰۴، خزائن ج ۱ ص ۹۴ حاشیہ)

اس کے برخلاف

’’یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی، کبابی اور خراب چال چلن ہے۔‘‘ (ست بچن حاشیہ ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

نوٹ! پہلے حوالہ میں مسیح کے نیک نہ کہنے کی وجہ تواضع حلم عاجزی و بے نفسی کو قرار دیا ہے اور دوسرے میں شراب نوشی بدچلنی بتائی ہے۔ مرزائیو! کہو یہ کون دھرم اور کیسا نبی ہے؟۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا بوقت مصیبت قبول ہوئی

’’جب مجھ کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں

جھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ یا الٰہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے۔ تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے...... اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے...... ایک دعا سنی گئی۔" (تذکرہ الشہادتین ص ۲۶، خزائن ج ۲۰ ص ۲۸)

اس کے برخلاف

"حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کیں وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان غم سے ٹوٹتی ہے۔ غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ پھر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔" (تبلیغ رسالت ص ۱۳۲، ۱۳۳، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۷۵، حاشیہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے

۱...... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب اولاد تھے اور با سبب اس بڑے لمبے سفر کے مسیح یعنی بڑا سیاح بھی کہلایا۔ چنانچہ سرحد پشاور پر عیسیٰ خیل و عیسیٰ اقوام اسی کی اولاد معلوم ہوتی ہیں۔" (اخبار الحکم ص ۸ مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۰۶ء)

۲...... "اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت مسیح ہی کی اولاد ہوں۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۷، خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

اس کے برخلاف

۱...... "اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کوئی آل نہیں تھی۔" (تریاق القلوب حاشیہ ص ۹۹، خزائن ج ۱۵ ص ۳۶۳)

۲...... "انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے۔ مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے۔" (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص ۲۸۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

تبلیغ رسالت ص۱۱۴ ج۱، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۵۵ حاشیہ اس کے علاوہ الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۵ء ص۴، ۵، منظور الٰہی ص۱۶۶، اعلام الناس ص۵۹ ج۱، الفضل ۱۷/جولائی ۱۹۱۷ء ص۵، تشحیذ الاذہان ص۴ ماہ نومبر ۱۹۶۱ء میں حضرت مسیح علیہ السلام کی اولاد کا انکار کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریعی نبی تھے

۱...... ’’ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو بند نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیل نبی کے واپس آنے کے لئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ پس جب قرآن کے بعد ایک حقیقی[۱] نبی آ گیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیوں کر اور کیسے ہوا۔‘‘

(سراج منیر ص۳، ۴، خزائن ج۱۲ ص۵، ۶)

۲...... ’’عیسیٰ علیہ السلام تو خود براہ راست خدا کے نبی تھے۔ کیا ان کی پہلی شریعت اور نبوت منسوخ ہو جائے گی۔‘‘ (اخبار الحکم ۱۴/جولائی ۱۹۰۸ء ص۱۲)

۳...... مسیح علیہ السلام صاحب ’’کتاب ولشریعت است‘‘

(التاویل الحکم ص۷۵)

اس کے برخلاف

۱...... ’’حضرت مسیح علیہ السلام اپنی کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ بلکہ تورات کو پورا کرنے آئے تھے۔‘‘ (اخبار الحکم ج۷ نمبر۲ ص۳، ۱۷/جنوری ۱۹۰۳ء اور منظور الٰہی ص۲۹۲)

۲...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب شریعت نہ تھے۔‘‘

(اخبار الحکم ۱۰/فروری ۱۹۰۴ء ج۸ ص۳ نمبر۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے

۱...... ’’اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سرینگر محلّہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۷۶)

---

[۱] مرزا قادیانی کی اصطلاح میں حقیقی نبی کے معنے تشریعی نبی کے ہیں۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ ’’لیکن وہ شخص غلطی کرتا ہے جو ایسا سمجھتا ہے کہ اس نبوت اور رسالت سے مراد حقیقی نبوت ورسالت ہے۔ جس سے انسان خود صاحب شریعت کہلاتا ہے۔‘‘

(اخبار الحکم ۱۷/اگست ۱۹۱۹ء ج۳ ص۲۹، ضمیمہ النبوۃ ص۳۹)

۲...... ’’اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہوگیا اور کشمیر سری نگر محلّہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶)

اس کے علاوہ کشتی نوح حاشیہ ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۷۵، تذکرہ الشہادتین ص ۲۷، اعجاز احمدی ص ۱۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷، گولڑویہ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰، حاشیہ، ست بچن ص ۱۶۴، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۵، راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۲ میں لکھا ہے کہ ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔‘‘

اس کے خلاف

۱...... ’’یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوگیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہوگیا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

۲...... ’’ہاں بلاد شام میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں۔ سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔‘‘ (حاشیہ ص ۱۶۴، ست بچن، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۵)

۳...... ’’حضرت عیسیٰ کی قبر بلاد قدس (یروشلم) میں ہے اور اب تک موجود ہے۔ اس میں ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ تمام گرجوں سے بڑا ہے۔ اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے...... اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔‘‘ (اتمام الحجۃ حاشیہ ص ۲۰، خزائن ج ۸ ص ۲۹۹)

مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کے ایلچی تھے

۱...... ’’وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع مسیح کی طرف سے ایلچی ہوکر باوب التماس کروں۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵)

۲...... ’’میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوا ہوں۔‘‘

(تحفہ قیصریہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴، تبلیغ رسالت ص ۲۱، ۲۲، ج ۲، مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۲)

اس کے برخلاف

ا...... ’’خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی (مرزا) مسیح موسوی سے افضل ہے۔‘‘ (کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ص۱۷)

۲...... ’’خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۴۸، خزائن ج۲۲ص۱۵۲)

اس کے علاوہ کشتی نوح ص۱۳، خزائن ج۱۹ص۱۴، حقیقت الوحی ص۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۹، تریاق القلوب ص۱۵۷، خزائن ج۱۵ص۴۸۱، سراج منیر ص۲، خزائن ج۱۲ص۶ میں مرزا قادیانی نے افضلیت عیسیٰ کا دعویٰ کر کے ایلچی ہونے سے انکار کیا ہے۔

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین نہیں کی

ا...... ’’اور یہ لوگ افتراء سے کہتے ہیں کہ میں نبوت کا مدعی ہوں اور ابن مریم کے حق میں حقارت واستخفاف کے کلمات بولتا ہوں۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۸، خزائن ج۷ص۱۸۴)

۲...... ’’میں نے تو مسیح پر مضحکہ اڑایا اور نہ اس کے معجزات پر استہزا کیا۔‘‘

(حمامتہ البشریٰ ص۱۷۷، خزائن ج۷ص۲۹۴)

۳...... ’’یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں۔‘‘ (مقدمہ چشمہ مسیحی ص ج، خزائن ج۲۰ص۳۳۶، کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۷، سراج منیر ص۴، خزائن ج۱۲ص۶)

اس کے برخلاف

ا...... ’’مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۲)

۲...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔‘‘

(چشمہ مسیحی ص۱۱، خزائن ج۲۰ص۳۴۶)

۳...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ص۱۲۱)

۴...... ’’عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔‘‘ (کشتی نوح ص ۶۵،خزائن ج ۱۹ص ۷۱،حاشیہ)

۵...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ص ۲۸)

اور اس کے علاوہ حقیقت الوحی ص ۱۴۸،۱۴۹،۱۵۰،خزائن ج ۲۲ص ۱۵۲ تا ۱۵۵، دافع البلاء ص ۱۲،۲۰،۲۱،خزائن ج ۱۸ص ۲۳۳،۲۴۰،۲۴۱، حاشیہ،ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ تا ۹،خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸ تا ۲۹۳ میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود مقدس پر ایسی ناپاک گالیاں وگندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔والی اللہ المشتکی ٠ واللہ عزیز ذوی الانتقام!

آنحضرت ﷺ کے بعد لفظ نبی کا استعمال جائز نہیں

’’آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر لفظ نبی کا اطلاق جائز نہیں۔‘‘

(حاشیہ تجلیات الٰہیہ ص ۹،خزائن ج ۲۰ص ۴۰۱)

اس کے برخلاف

۱...... ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔‘‘ملفوظات ج ۱۰ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء‘‘اور اس بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا۔‘‘

(ضمیمہ حقیقت النبوۃ نمبر ۳ص ۲۷۲)

اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ نبوت اس قدر شہرت پذیر ہو چکا ہے کہ اب حوالہ کتب کی ضرورت نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد نزول وحی و جبرئیل کا اقرار

۱...... ’’یہ ظاہر ہے کہ وحی جس طرح نبیوں پر اترتی ہے اسی طرح ولیوں پر بھی اترتی ہیں اور وحی کے اترنے میں ولی کی طرف ہو یا نبی کی طرف کوئی فرق نہیں۔‘‘

(تحفہ بغداد حاشیہ ص ۱۷،۲۰،۲۱،خزائن ج ۷ص ۲۱ تا ۲۸)

۲...... ’’جاء نی آئل واختار ! میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۰۳،خزائن ج۲۲ص۱۰۶، آئینہ کمالات اسلام ص۱۰۱،خزائن ج۵ص ایضاً،حاشیہ)

۳...... ’’اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر وحی بھیجے خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے۔خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو۔‘‘

(تحفۃ البغداد حاشیہ ص۱۷،خزائن ج۷ص۲۱)

اس کے برخلاف

۱...... ’’اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔یہ باتیں سچ اور صحیح ہیں۔‘‘

(ازالہ ص۵۷۷،خزائن ج۳ص۴۱۲)

۲...... ’’ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بقیامت منقطع ہے۔‘‘

(ازالہ ص۶۱۴،خزائن ج۳ص۴۳۲)

تحفہ گرلڑویہ ص۸۳ میں نزول وحی و جبرائیل کا انکار لکھا ہے۔

دعویٰ نبوت سے نبوت محمدی کی ہتک ہے

’’مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا ہے۔کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔‘‘　(الوصیت ص۱۱،خزائن ج۲۰ص۳۱۱)

اس کے برخلاف

۱...... ’’نبی کا کمال یہ ہے کہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کردے۔‘‘　(چشمہ مسیحی ص۴۷،خزائن ج۲۰ص۳۸۸)

۲...... ’’اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا نام نبی اس لئے رکھا ہے تا کہ ہمارے سردار خیر البریہ ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت ہو۔‘‘ (حاشیہ الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص۱۶،خزائن ج۲۲ص۶۳۷)

مرزا قادیانی کے کمالات وہبی ہیں کسبی نہیں

۱...... ’’اب میں بموجب آیت کریمہ ’’واما بنعمة ربك فحدث‘‘ اپنی

نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمتیں بخشی ہیں جو میری کوشش سے نہیں۔ بلکہ شکم مادر ہی میں سے مجھے عطاء کی گئی ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰)

اس کے برخلاف

۱...... ''مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت ومخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۲...... ''کوئی مرتبہ شرف وکمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔'' (ازالہ ص ۱۳۸، خزائن ج ۳ ص ۱۷۰)

۳...... ''اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔''

(چشمہ مسیحی ص ۱۸، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۱، حقیقت الوحی ص ۱۵۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

حضور ﷺ کی معراج جسمانی نہیں تھی

۱...... ''اس جگہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے اگر جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے۔'' (حاشیہ ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اس کے برخلاف

۱...... ''آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔''

(ازالہ ص ۲۸۹، خزائن ج ۳ ص ۲۴۷)

۲...... ''بلکہ خود آنحضرت ﷺ اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اس میں اکثر عورتیں دیکھیں۔'' (ازالہ ص ۳۵۴، خزائن ج ۳ ص ۲۸۱)

جسم عنصری آسمان پر جاسکتا ہے

۱...... ''پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے

کہ عیسیٰ مسیح معہ گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب کافی ہے کہ اوّل تو خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان معہ جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۲۱۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

۲...... ’’ایلیا نبی (ادریس) جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا اور چادر اس کی زمین پر گر پڑی۔‘‘ (ازالہ ص ۲۷۲، خزائن ج ۳ ص ۲۳۸)

۳...... ’’بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اس وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جن کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔‘‘

(توضیح المرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

اس کے برخلاف

۱...... ’’ازاں جملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑیوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔‘‘ (ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

۲...... ’’غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا۔ نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔‘‘ (ازالہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ہزاروں نبی ہوئے

۱...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

(اخبار الحکم ص ۵ ج ۶ کالم ۳ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اس کے برخلاف

’’اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

پیروی کا اس میں ایک ذرہ کا کچھ دخل نہ تھا۔‘‘　　(حاشیہ حقیقت الوحی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

قادیان میں طاعون نہیں آئے گا

۱......　　’’تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خداتعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔‘‘　　(دافع البلاء ص ۵، ۷، ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵ تا ۲۳۰)

اس کے برخلاف

۱......　　’’اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا اور میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔‘‘　　(حاشیہ حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

۲......　　’’جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تیز تپ چڑھ گیا اور سخت گھبراہٹ شروع ہوگئی اور دونوں طرف بن ران میں گلٹیاں نکل آئیں اور یقین ہو گیا کہ طاعون ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۳۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۲، اخبار بدر ۱۹/ دسمبر ۱۹۰۲ء، ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۳۸۷)

مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے

۱......　　’’جو مجھے (مرزا قادیانی کو) نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

۲......　　’’اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ (مرزا قادیانی) خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘　　(انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۳......　　’’بہرحال جب کہ خداتعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔‘‘ نہج المصلیٰ ج ۱ ص ۳۰۸، از تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۳۵ نمبر ۱، اسکے علاوہ حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵ میں مرزا قادیانی نے

اپنے منکر و دشمن کو کافر و جہنمی قرار دیا ہے۔

اور آپ کے صاحبزادے مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان و دیگر دام افتادوں نے تقسیم کفر میں اس سخاوت سے کام لیا ہے کہ مرزا قادیانی کی زد سے امت محمدیہ کا اگر کوئی فرد باقی رہ گیا تھا۔ تو وہ صاحبزادوں و غلام زادوں کے تیر سے زخمی ہوا۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی ان تمام مسلمانوں اور مومنوں کو جو حضرت رسول خدا ﷺ کے دامن عاطفت میں پناہ گزین ہے اور مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت کے منکر ہیں۔ یا متردد و متوقف ہیں۔ بیک جنبش قلم اسلام سے خارج کر کے اسلام کے واحد اجارہ دار بنے بیٹھے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

۱...... ”جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔“　(تشحیذ الاذہان ج۶ ص۱۴۰ نمبر۴، از عقائد محمودیہ ص۴، ار اپریل ۱۹۱۱ء)

۲...... ”آپ نے (مرزا قادیانی) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔“

(تشحیذ الاذہان ج۶ ص۱۴۰ نمبر۴، ماہ اپریل ۱۹۱۱ء، عقائد محمودیہ نمبر ا ص۴)

سبحان اللہ یہ کارگزاریاں اس مسیح کی ہیں جو دنیا میں اسلام کی اشاعت کے لئے آئے تھے سچ ہے: ع

جب مسیحا دشمن جان ہو تو کیا ہو زندگی
راہ کیوں کر مل سکے جب خضر بھٹکانے لگیں

اس کے برخلاف

۱...... ”ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کی انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔“　(تریاق القلوب ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

۲...... ”یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت و احکام جدید لاتے ہیں۔“

(تریاق القلوب حاشیہ ص۱۳۰، خزائن ج۱۵ ص۴۳۲)

نوٹ! اور یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود نبوت تشریعی کے مدعی تھے اس لئے ان کا منکر کافر ہے۔

الہام ملہم کی زبان میں ہوتا ہے

ا...... ’’یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹،۲۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸، ملفوظات احمدیہ ص ۴۲)

اس کے برخلاف

ا...... ’’بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔‘‘ (نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

۲...... ’’پھر بعد اس کے فرمایا’’ ھو شعنا نعسا ‘‘ یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی میں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔ آئی۔لو۔یو، آئی۔شل۔گویو، لارج پارٹی آف اسلام چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔‘‘

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۵۷، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

مرزائیو! دیکھتے ہو کہ تمہارا رنگیلا نبی کیسی غیر معقول اور بیہودہ باتوں میں مبتلا ہے۔ کچھ تدبیر رہائی سوچ کر حق نمک ادا کرو۔

رسول　قادیانی　کی　رسالت

جہالت　ہے　جہالت　ہے　جہالت

حضرت مسیح کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی

’’حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی لیکن

تمام یہود ونصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا۔ جب کہ ممدوح کی عمر تینتیس برس کی تھی اس دلیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب سے بفضلہٖ تعالیٰ نجات پا کر باقی عمر سیاحت میں گزاری تھی۔'' (راز حقیقت حاشیہ ص۲،۳، خزائن ج۱۴ص۱۵۴،۱۵۵)

اس کے برخلاف

۱...... ''احادیث میں آیا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سوبیس سال کی عمر پائی۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص۲۷، خزائن ج۲۰ص۲۹)

۲...... ''اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔'' (مسیح ہندوستان ص۵۵، خزائن ج۱۵ص۵۵)

مرزا قادیانی چھٹے ہزار برس میں آئے

۱...... ''اور حضرت آدم کی پیدائش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آ گیا۔ جو بموجب آیت ''ان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون'' چھٹے دن کے قائم مقام ہے سو ضرور تھا کہ اس چھٹے دن میں آدم پیدا ہوتا جو اپنی روحانی پیدائش کی رو سے مثیل مسیح ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس عاجز (مرزا قادیانی) کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا۔'' (ازالہ ص۴۵۵، خزائن ج۳ص۳۴۲،۳۴۳)

۲...... ''کل انبیاء نے بتایا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں مامور اور مبعوث ہو کر اہل دنیا کو ضلالت بربادی سے بچائے گا۔ چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔'' ملخصاً ازعربی رسالہ ما الفرق بین آدم والمسیح ولموعود۔ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۰۰، خزائن ج۱۷ص۲۶۱ میں تصریح کی ہے کہ میں دنیا کے چھٹے ہزار برس مبعوث ہوا ہوں۔

اس کے برخلاف

۱...... ''طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک سبب سے ہے وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود (مرزا قادیانی) کے ماننے سے انکار کیا ہے۔ جو تمام

نبیوں کی پیش گوئی کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا ہے۔‘‘
(دافع البلاء ص۱۲، خزائن ج۱۸ ص۲۳۲)

۲...... ’’تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۸، خزائن ج۲۰ ص۲۰۹)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کے ان بے شمار مختلف ومتعارض اقوال میں سے (جن کی وسعت پچاس سے زائد الماریوں کو بھی شرمندہ کر رہی ہے) یہ چند مختلف اقوال مشتے از خروار سے پیش کئے گئے جو قرآن کریم کی مشہور آیت ’’لو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً ‘‘ ﴿مگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے ﴾ کی رو سے الہامی نہیں ہو سکتے اور جو شخص اس کو الہامی یا منجانب اللہ کہے اس کے مفتری وظالم اور کافر ہونے میں کیا شک ہے۔ جس سے مرزا قادیانی کے تمام تر دعاوی پیوند زمین ہوجاتے ہیں۔ لیکن ضرورت تھی کہ خود مرزا قادیانی اپنے بلند بانگ دعاوی کی تجہیز وتکفین کرتے ہوئے نظر آئیں تو اس کے متعلق ذیل سے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

۱...... ’’ان جنم ساکھیوں کے اکثر بیانات صرف غیر معقول ہی نہیں بلکہ اس میں اس قدر تناقض ہے اور اس قدر بعض بیانات بعض سے متناقض پائے جاتے ہیں کہ ایک عقلمند کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں کہ اس حصہ کو جو غیر معقول اور قریب قیاس باتوں سے متضاد ہے۔ پایہ اعتبار سے ساقط کرے۔‘‘ (ست بچن ص۲۵، خزائن ج۱۰ ص۱۳۷)

۲...... ’’بزرگوں کے کلام میں تناقض روا نہیں۔‘‘
(ست بچن حاشیہ ص۲۹، خزائن ج۱۰ ص۱۴۱)

۳...... ’’اور ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔‘‘ (ست بچن ص۳۱، خزائن ج۱۰ ص۱۴۳)

۴...... ’’مگر صاف ظاہر ہے کہ سچیارا اور عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز متناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنوں یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔‘‘ (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ ص۱۴۲)

۵...... ’’جو پرلے درجے کا جاہل ہو جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔‘‘ (ست بچن حاشیہ ص۲۹، خزائن ج۱۰ ص۱۴۱)

۶...... ’’اور جھوٹے کی کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔اس لئے مولوی صاحب کا بیان بھی تناقض سے بھرا ہوا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱،خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۷...... ’’تو پھر حضرت مسیح موعود کی کلام میں تناقض ماننا پڑے گا۔حالانکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور تمام اہل علم کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جھوٹے شخص کی کلام میں تناقض ہوتا ہے۔‘‘ (عقائد احمدیہ ص ۲۴۰ از مدثر شاہ گیلانی پشاوری)

۸...... ’’یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے دعوے میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانون میں کبھی بھی قابل سماعت وقبولیت نہیں ہوسکتا۔‘‘ (از اخبار پیغام صلح ص ۴ مورخہ ۲۳؍اکتوبر ۱۹۲۰ء)

ان حوالوں کی روشنی میں مرزا قادیانی بقول خود پرلے درجہ کے جاہل، پاگل، مجنوں، منافق، کذاب، تیرہ درون، غیر معتبر ثابت ہوتے ہیں۔جس سے ان کی نبوت بلکہ انسانیت ودیگر دعاوی کی سربفلک عمارت مسمار ہوکر تودہ ریت ہوجاتی ہے۔فھو المراد!

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اور مرزا قادیانی نے کیا ہی سچ کہا ہے کہ ’’قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا سخت دل مجرموں کو سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔سو وہ لوگ اپنی ذلت وتباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔
(استفتاء ص ۸ کا حاشیہ،خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۶)

ایک حیرت انگیز شبہ

مرزا قادیانی کے اس قسم کے اختلافات کا دیکھنے والا انسان سخت متحیر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جیسی شخصیت کا مالک جن کی پرواز سماء نبوت سے گزر کر عرش الوہیت تک پہنچی ہوئی ہو۔اور جو بخیال خود تمام کمالات واوصاف کے واحد اجارہ دار ہوں ان سے ایسے اختلافات کا صدور جو پاگلوں اور مجنونوں سے بھی ممکن نہیں کیوں کر ہوا۔تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ درحقیقت مرزا قادیانی دماغی امراض دوران سر، مراق، جنون میں فطرتی طور پر مبتلا تھے کہ وہ اپنے دماغی توازن وصحت کو قائم نہ رکھ سکے۔جس سے ان بے سروپا دعاوی اور مختلف باتوں کا ان کے دماغی کشت زار سے پیدا ہونا ضروری تھا۔جو نہ لائق تعجب ہیں اور نہ باعث حیرت جیسا کہ منشی احمد حسین غلمدی فرید آبادی ایسے لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ’’پیسہ اخبار کے پچھلے پرچہ میں قاضی عبدالعزیز

تھا تیسری نے اس امر کا اعلان کیا کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون پڑھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔" (اخبار بدر ۶ر دسمبر ۱۹۰۶ء)

اس لئے ناظرین کرام بھی اسی اصول کے موافق مرزا قادیانی جیسے مراقی و کمزور طبع کے مختلف اقوال و بے اصل دعاوی کو دیکھ کر فرمائشی قہقہ لگائیں اور یہ کہیں کہ:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تری کبریائی کی

مرزا قادیانی مراقی تھے

ا...... "میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کی دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔" (منظور الٰہی ص ۳۴۸)

۲...... "میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرتﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا۔ دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵، اخبار بدر ۷ر جون ۱۹۰۶ء ص ۵، رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

۳...... "مجھے مراق کی بیماری ہے۔" ریویو بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص ۴۵ اس کے علاوہ رسالہ احمدی خاتون ج ۲ ص ۳۳ نمبر ۴، حقیقت الوحی ص ۳۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰، ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱، سیرت المہدی ص ۱۳، ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶ میں مراق و دوران سر کا تذکرہ کیا ہے۔

ان تینوں حوالوں سے روز روشن کی طرح مرزا قادیانی کا بقول خود مراقی دوران سر و خلل دماغ کا مریض ہونا ثابت ہو گیا۔ لیکن اب یہ بتانا ضروری ہے کہ مراقی اور دماغی امراض کا مریض نہ نبوت کے رفیع مرتبہ پر فائز ہو سکتا ہے اور نہ دعویٰ الہام کر سکتا ہے۔

مراقی نبی و مدعی الہام نہیں ہو سکتا

ا...... میں اس کے ثبوت میں بھی مرزائیت کے دام افتادوں اور غلمدیت کے

کاسہ لیسوں ہی کہ شہادت پیش کرتا ہوں تا کہ اس گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگ جائے اور شہد شاھد من اھلھا کی گواہی دہان دوز بن جائے۔

چنانچہ چوہدری ڈاکٹر شاہ نواز خان مرزائی لکھتے ہیں کہ:

’’ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اسکو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر اور کسی ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔‘‘

(رسالہ ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

۲...... ’’نبی میں توجہ بالا رادہ ہوتا ہے اور جذبات پر قابو ہوتا ہے۔‘‘

(ریویو نمبر ۵ ج ۲۶ ص ۳۰ ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

’’اور اس مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات وخیالات پر قابو نہیں رہتا۔‘‘ (ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

ناظرین کرام اسی اصول کے موافق اس گھر کے بھیدی نے مرزائیت کی لنکا کو اس طرح سے ڈھایا ہے کہ مرزا قادیانی کی صداقت دعاوی کی سر بفلک عمارت بیخ و بن سے مسمار ہو کر ہموار زمین ہوگئی۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی مراقی تھے اور جو مراقی ہوتا ہے تو اس کے دعوے الہام ونبوت کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور اس کمزور دماغ ومراقی انسان کے دماغ سے ایسی بے جوڑ و بے ربط باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ سوائے اس کے کہ ہنس کر ٹال دیا جائے۔ اس پر توجہ التفات کرنا انسانی عقل وتدبر کی ہتک ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی کے اپنے ناہموار دماغ سے ایسی بے سروپا باتیں پیدا ہوئیں کہ اس زمانہ کے پاگل ومجنوں بھی شرمندہ ہیں اور مراق کی پینک میں کچھ اس انداز سے بے پر کی باتیں اڑائی ہے کہ دنیا ان کو ایک صحیح الدماغ انسانوں اور عقلمندوں کی صف میں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ چہ جائیکہ نبوت ورسالت کے درجہ پر فائز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی ہی کے فرمائے ہوئے القاب، پاگل، مجنوں، منافق، سیاہ دل سے ان کو معتقدانہ حیثیت سے یاد کرتے ہیں۔ غلمد یو:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ مرزا لے کر

فقط! خادم اسلام! نور محمد مبلغ ومناظر مدرسہ! مظاہر علوم سہارنپور! ۵؍ ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

کفریات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری ؒ

کفریات مرزا......مولانا نور محمد خان

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم!

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ علی نبی لا نبی بعدہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین!

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مرزا غلام احمد قادیانی مقام قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار کی ملازمت کی۔ لیکن اس پر بھی آپ کو خوردونوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں ملی۔ تو آپ نے مختار کاری کا امتحان دیا بد قسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی۔ تو جلب منفعت وطلب زر کی چلتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا شائع کیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جاوے گی جو ایک اشتہار ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی اور قیمت اس کی پانچ روپے اور دس روپے فی جلد پیشگی ہوگی۔ (اشتہار براہین احمدیہ در دیباچہ) مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کی آواز پر لبیک کہا اور چہار طرف سے روپے کی بارش ہوگئی اور مرزا قادیانی مالا مال ہوگئے۔ جب مرزا قادیانی کی منہ مانگی مراد حاصل ہوگئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کر دیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقلمند چہارم کہہ سکے) کے آخیر میں یہ لکھ کر کہ ’’اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمہ لے لی ہے‘‘ اس کی اشاعت بند کر دی۔ جب لوگوں نے اپنے روپے کا تقاضا کیا تو ان کو ’’دنی الطبع کمینہ سفیہ‘‘ وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہڑپ کر گئے۔ (ایام الصلح ص۱۷۳، خزائن ج۱۴ص۴۲۲)

اس اثناء میں مرزا قادیانی کو خوردونوش کی پریشانیوں سے نہ صرف نجات ملی بلکہ ایک دولت مند ومتمول رئیس ہوگئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

’’مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپے ماہوار بھی آئیں گے مگر خدائے تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۱۱، خزائن ج۲۲ص۲۲۱، نزول المسیح ص۳۲، خزائن ج۱۸ص۴۱۰، اربعین نمبر۲ حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۷ص۳۵۱)

مرزا قادیانی جیسے آزاد روشن وتلون المزاج اس بے فقری وتمول میں ایسے سرشار وبدمست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب ووقیع منازل کے پریشان خواب دیکھنے لگے۔ چنانچہ آپ اتنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے ہیں کہ ’’بقول شخصے ڈاڑھی سے مونچھیں بڑی‘‘ فرماتے ہیں کہ: ا......محدث ہوں۔۲......مجدد ہوں۔۳......مسیح موعود ہوں۔۴......مثیل مسیح ہوں۔۵......مہدی ہوں۔۶......ملہم ہوں۔۷......حارث موعود ہوں۔۸......رجل فارسی ہوں۔ ۹......کرشن اوتار ہوں۔۱۰......خاتم الانبیاء ہوں۔۱۱......خاتم الاولیا ہوں۔۱۲......خاتم الخلفاء ہوں۔۱۳......چینی الاصل ہوں۔۱۴......معجون مرکب ہوں۔۱۵......یسوع کا ایلچی ہوں۔۱۶...... مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔۱۷......حسین سے بہتر ہوں۔۱۸......رسول ہوں۔۱۹......مظہر خدا ہوں۔۲۰......خدا ہوں۔۲۱......مانند خدا ہوں۔۲۲......خالق ہوں۔۲۳......خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴......خدا کا بیٹا ہوں۔۲۵......خدا کی بیوی ہوں۔۲۶......خدا کا باپ ہوں۔۲۷......بروز احمد ومحمد ہوں۔۲۸......تشریعی نبی ہوں۔۲۹......حجر اسود ہوں۔۳۰......ذوالقرنین ہوں۔۳۱......ادم ہوں۔۳۲......نوح ہوں۔۳۳......ابراہیم ہوں۔۳۴......یوسف ہوں۔۳۵......موسیٰ ہوں۔ ۳۶......داؤد ہوں۔۳۷......سلیمان ہوں۔۳۸......یعقوب ہوں۔۳۹......تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔۴۰......تمام انبیاء سے افضل ہوں۔۴۱......احمد مختار ہوں۔۴۲......بشارت اسم احمد کا میں ہی مصداق ہوں۔۴۳......مریم ہوں۔۴۴......میکائیل ہوں۔۴۵......بیت اللہ ہوں۔۴۶...... آریوں کا بادشاہ ہوں۔۴۷......امام الزمان ہوں۔۴۸......شیر ہوں۔۴۹......(قالین کے) محی ہوں۔(زندہ کرنے والا)۵۰......ممیت ہوں۔(مارنے والا) [1]۔

---

[1] ان دعاوی کو ذیل کے حوالوں میں ملاحظہ فرمائیے۔۱......توضیح المرام ص۱۷،۱۸۔ ۲......حمامتہ البشریٰ ص۱۱۱۔۳......ازالہ اوہام ص۶۸۶۔۴......تبلیغ رسالت ج۱ ص۲۱۔۵...... تذکرۃ الشہادتین ص۳۰۲۔۶......تریاق القلوب ص۶۸۔۷......ازالہ اوہام ج۱ ص۸۹ حاشیہ۔ ۸......تحفہ گولڑویہ ص۲۹۔۹......لیکچر سیالکوٹ ص۳۳۔۱۰......ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ النبوت فی الاسلام ص۱۰۸۔۱۱......خطبہ الہامیہ ص۳۵۔۱۲......تریاق القلوب ص۱۵۹۔۱۳......تحفہ گولڑیہ ص۳۹۔۱۴......تریاق القلوب ص۶۴۔۱۵......تحفہ قیصریہ ص۲۳۔۱۶......دافع البلاء ص۲۰۔ ۱۷......دافع البلاء ص۱۳۔۱۸......دافع البلاء ص۲۰۔۱۹......حقیقت الوحی ص۱۵۴۔۲۰......آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴۔۲۱......اربعین حاشیہ ص۲۵۔۲۲......نصرت الحق ص۹۵۔۲۳......اربعین نمبر۲ ص۲۹۔۲۴......حقیقت الوحی ص۸۶۔۲۵......تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳۔ (بقیہ صفحہ۳ پر)

مرزا قادیانی کے ان کفر آمیز بلند بانگ دعاوی مختلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقلمند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ کا قلب ایمان سے اور دماغ عقل سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح الدماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہوسکیں۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ''راست باز اور عقلمند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔'' (ست بچن ص۱۳۰، خزائن ج۱۰ ص۱۴۲) اور ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵) اس لئے مرزائیو بتاؤ کہ مرزا قادیانی بقول خود کون تھا؟۔

آپ ہی اپنے ذرا جو روستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس فرمان کو پڑھئے کہ ''کیونکہ جو لوگ خداتعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔''

(ازالہ کلاں ص۱۹۸، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے ان مذکورۃ الصدر دعاوی مختلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی القاء والہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم والہام کے مطابق رسالت ونبوت۔ حتیٰ کہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر کا یقین کرے گا کہ مرزا قادیانی (مع اپنی امت کے) مومن ومسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان لعین کی کارفرمائیاں تھیں۔ کیونکہ خدائے برتر اس قسم کی بکواس ومتضاد خیالات سے منزہ اور وراء الوراء ہے۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ۲ کا) ۲۶...... حقیقت الوحی ص۱۴۳۔ ۲۷...... حقیقت الوحی حاشیہ ص۷۲۔ ۲۸...... اربعین نمبر۴ ص۷۔ ۲۹...... ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص۴۱۔ ۳۰...... نصرت الحق ص۹۰۔ ۳۱...... نصرت الحق ص۸۵۔ ۳۲...... نصرت الحق ص۸۶۔ ۳۳...... نصرت الحق ص۸۷۔ ۳۴...... نصرت الحق ص۸۸۔ ۳۵...... نصرت الحق ص۸۸۔ ۳۶...... نصرت الحق ص۸۹۔ ۳۷...... نصرت الحق ص۸۹۔ ۳۸...... درثمین ص۸۵۔ ۳۹...... نصرت الحق ص۹۰۔ ۴۰...... درثمین فارسی ص۲۸۷۔ ۴۱...... درثمین فارسی ص۲۸۷۔ ۴۲...... القول الفصل بحوالہ ازالۃ الاوہام ص۶۷۳۔ ۴۳...... حقیقت الوحی حاشیہ ۳۴۸۔ ۴۴...... حاشیہ اربعین نمبر۳ ص۲۵۔ ۴۵...... حاشیہ اربعین نمبر۴ ص۱۵۔ ۴۶...... حقیقت الوحی ص۱۵۵۔ ۴۷...... ضرورت الامام ص۲۴۔ ۴۸...... کرامات الصادقین ص۵۴۔ ۴۹...... خطبہ الہامیہ ص۲۳۔ ۵۰...... خطبات الہامیہ ص۲۳۔

کفریات مرزا

ابنیت وشرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسلمہ مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں ایسا بے نظیر و بے مثل ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت ومشارکت کا وہم بھی نہیں کر سکتی اور وہ انسانی عقل وادراک سے ورالورا اور انسانی عیوب وہر قسم کے نقائص سے مبرہ ومنزہ ہے۔ چنانچہ اس مستحکم مسئلہ توحید الٰہی پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہوا شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام وکشوف اور اقوال وافعال توحید الٰہی اور قرآن وحدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے۔ وہ شیطانی الہامات وکشوف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱...... ’’جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہئیے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال) جو الہام وکشف رسول اللہ ﷺ کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی القاء ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات ص۲۱، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۲...... ’’اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۲ ص۲۵، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۵)

اسی معیار پر مرزا قادیانی کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح اتر آئے تو فبہا ورنہ وہ الہامات شیطانی ہیں۔ وہ شیطان مرزا قادیانی سے کھیل کر رہا ہے اور یہ دونوں نامور ومشہور ہستیاں مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جدوجہد کر رہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج، کافر، ملعون ماننے پر مجبور وحق بجانب ہیں۔

مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا:

۱...... ’’اسمع ولدی‘‘ سن اے میرے بیٹے مرزا۔ (البشریٰ ج۱ ص۴۹)

۲...... ’’انت منی بمنزلة ولدی ‘‘اے(مرزا) تو میرے بیٹے کے برابر ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۸۶،خزائن ج ۲۲ص ۸۹)

۳...... ’’انت فی بمنزلة اولادی‘‘ (دافع البلاء ص ٦،خزائن ج ۱۸ص ۲۲۷)

’’مسیح اوراس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کواستعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کرسکتے ہیں اور ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے اوراس کا آنا خدا تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔‘‘

(توضیح المرام ص ۲۷،خزائن ج ۳ص ٦۴)

کون نہیں جانتا کہ اسلام میں عقیدہ ابنیت وولدیت کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر توحید الٰہی کی بنیادیں خوب مستحکم ومضبوط کردی گئی ہیں۔جیسا کہ قرآن کریم کی سورہ اخلاص ودیگر آیات اوراسلام کا مشہور کلمہ لا الہ الا اللہ اس پر شاہد ہے۔لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی ولدیت وابنیت کا اعلان کررہے ہیں تو اسلامیہ شریعت میں مرزائیت کو وہی درجہ حاصل ہے جو عیسائیت کا ہے۔ یعنی ان دونوں کے پیروا سلام میں داخل نہیں ہیں۔

کفریہ الہام

’’انما امرك اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵،خزائن ج ۲۲ص ۱۰۸)

’’اے مرزا جب تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو’’ہوجا‘‘ کہے تو ہوجاتا ہے۔‘‘

(رسالہ ریویونمبر ۳ ج ۴ص ۱۳۰بابتہ مارچ ۱۹۰۵ء)

’’اے غلام احمد اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو ارادہ کرے اوروہ صرف کہہ دے کہ ہوجا۔وہ چیز ہوجاتی ہے۔‘‘ (اخبار بدر مورخہ ۲۳؍فروری ۱۹۰۵ء)

قرآن کریم میں یہ صفت کن فیکونی صاف صاف’’انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون ۰ یٰسین ۸۲ ‘‘باری تعالیٰ اسی کے لئے خصوصیت سے بیان کی گئی ہے۔لیکن مرزا قادیانی اپنے حق میں اس کو چسپاں کرتے ہیں تو حسب اصول شریعت یہ الہام شیطانی اور باطل ہے اورمرزا قادیانی اس الہام پر عقیدہ واعتماد رکھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں اور جولوگ باوجود اس کفر کے مرزا قادیانی کو مسلمان وغیرہ تصور کرتے ہیں ان کے لئے بھی اسلام میں کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

۴...... ’’انت منی وانا منك‘‘ (دافع البلاء ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۷)

۵...... ’’انت معی وانا معك ...... اعمل ماشئت فانی غفرت لك‘‘ (البشریٰ ج۱ ص۴۶)

۶...... ’’انت من مائنا وهم من فشل‘‘

(اربعین نمبر۳ ص۳۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۳)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایہ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف اور کفر وشرک سے لبریز ہے۔ اس لئے اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا قادیانی (جو اس کے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں۔ اسلام کے نہیں:

ہر کہ شك آرد کافر گرد

۷...... ’’واعطیت صفة الافناء والا حیاء من الرب الفعال‘‘ اور مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص۵۵، خزائن ج۱۶ ص ایضاً)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ہوس رانی وکفرگوئی ملاحظہ فرمائیے کہ ’’احیا وافناء کاما لکانه‘‘ اختیار آپ کو حاصل ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کا دعویٰ نمرود کے دعوے ’’انا احی وامیت‘‘ (البقرہ ۲۵۸) کے دوش بدوش ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ یہ کیسی چال کی
محتسب سے جاملے رندوں کے مخبر بن گئے

۸...... ’’جس نے مجھ سے بیعت کی رب سے بیعت کی‘‘

(دافع البلاء حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۲۲۶)

۹...... ’’اللہ تعالیٰ میری محفل میں حاضر ہوا‘‘ (خزینۃ المعارف ج۱ ص۱۵۶)

۴...... تو مجھ سے ہوا میں تجھ سے۔ ۵...... تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ تیرا جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ ترے بخش دئے۔ ۶...... مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔

مرزائیو! تم کو مبارک ہو کہ تمہارا گروہ پیر مرزا قادیانی کی بیعت خدا تعالیٰ کی بیعت ہے۔ جب ہی تو مرزا قادیانی کی بزم میں حاضر ہوا۔ ناظرین فرمائیے ایسے شخص کے متعلق کیا فیصلہ ہے:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۹...... الف...... ''خدا قادیان میں نازل ہوگا۔'' (البشریٰ ج۱ص۵۶)

ب...... ''اب خود خدا نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑے گا جو سچائی سے آپ لڑتے ہیں۔'' (کشتی نوح ص۶۹، خزائن ج۱۹ص۷۶)

ایک پرلطف الہام اور ملاحظہ فرمائیے کہ خداوند تعالیٰ مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے رہا ہے کہ:''انا نبشرك بغلا م مظهر الحق والعلی كان الله نزل من السماء''

(حقیقت الوحی ص۹۵، خزائن ج۲۲ص۹۸)

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔ گویا خود خدا آسمان سے اترے گا۔ گویا معاذ اللہ خدا مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے کر ان کا بیٹا بنا۔ حاشا وکلا! اگر ایسے لوگوں کے لئے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہوسکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں۔

۱۰...... ''اغفر وارحم من السماء ربنا عاج''

(براہین احمدیہ ص۵۵۵، خزائن ج۱ص۶۶۲ حاشیہ)

مرزائیو! عاج کے معنی تمہارے گرو مرزا قادیانی کو معلوم نہیں ہوئے لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل، گوبر (منتخب اللغات ص۳۰۴) وغیرہ ہیں۔ لہٰذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت استخوان گوبر لید سمجھ سکتے ہو۔ جیسی گنجی دیوی ویسے اس کے اوت پجاری۔

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ عنقریب خدائی کا دعویٰ کروں گا اور میری امت اس کی تصدیق کرے گی۔ چنانچہ آپ خدا بن بیٹھے۔ لیکن افسوس ان کی امت نے اس دعویٰ خدائی کی تصدیق نہیں کی۔ مگر اہل اسلام کو فرعون ونمرود جیسا خدا تسلیم کرتے ہیں:

۱...... ’’رائتنی فی المنام عین اللّٰه وتیقنت اننی هو‘‘(آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴،خزائن ج۵ص ایضاً) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

۲...... ’’دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہےاور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔خدا کے مانند اور مثل۔‘‘ (اربعین نمبر۳ حاشیہ ص۲۵،خزائن ج۱۷ص۴۱۳)

قرآن مجید بلند آواز سے کہہ رہا ہے۔’’لیس کمثله شئی ‘‘(الشوریٰ۱۱)وہ بے مثل ہے۔مگر چودھویں صدی کے مجدد کفر وبدعت مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں خدا کے مانند ہوں۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت قطع ویقین سے کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ مرزائی دنیا میں مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی کچھ اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔تو ان کے کاسہ لیسوں وعبودیت کیشوں نے اس دعویٰ کی اس طرح سے مرمت کی کہ یہ دعویٰ خواب کا ہے جیسا کہ عبارت مرزا قادیانی میں خود موجود ہے کہ میں نے خواب میں ......الخ!اس لئے اس دعوے کی نہ کچھ حقیقت ہےاور نہ اعتبار کے قابل۔اگرچہ امت مرزائیہ نے مرزا قادیانی کو زبردستی مرتبہ ربوبیت والوہیت سے گرا کر بندوں اور انسانوں کے زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔لیکن مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی طنابیں کچھ ایسی نہیں تھیں جو ڈھیلی ہوجاتیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ:’’نبی کی خواب ایک قسم کی وحی ہوتی ہے۔‘‘

(ازالہ ص۲۱۱،خزائن ج۳ص۲۰۴)

۲...... ’’اور جو لوگ خداتعالیٰ سے الہام پاتے وہ بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرسکتے۔‘‘ (ازالہ ص۱۹۸،خزائن ج۳ص۱۹۷)

اور آپ کا مشہور الہام’’وما ینطق عن الهوی ان هوا الا وحی یوحی‘‘ اے مرزا قادیانی تو اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ بلکہ وحی والہام کے موافق بولتا ہے۔

(اربعین نمبر۳ص۳۶،خزائن ج۱۷ص۴۲۶)

اور مرزا قادیانی (بقول خود) نبی ورسول اور ملہم ہیں اور امت مرزائیہ مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت اور الہام پر ایمان رکھتی ہےاور اسی کو سرمایہ نجات سمجھتی ہے۔اس لئے مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ الوہیت منامی وخیالی نہیں بلکہ حقیقی وقطعی ہے۔حیرت اور افسوس ہے اس مرزائی خدا کے نافرمان وسرکش بندوں پر جو اس کی الوہیت کے کنگروں کے مسمار کرنے میں جدوجہد کررہے ہیں۔مگر ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی قدر کرتے ہوئے یہ قطعی عقیدہ رکھتے

ہی کہ آپ کا یہ دعویٰ فرعون کے دعوائے ’’انا ربکم الا علیٰ ‘‘النازعات۲۴ کے دوش بدوش ہے اور یہ دونوں نامہ ہستیاں ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں۔مرزائیو سنتے ہو:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ مرزا لے کر

اورلطف یہ کہ اس قسم کے تمام تر شرکیہ وکفریہ اقوال کے متعلق مرزا قادیانی کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد وحی الٰہی والہام ازلی پر ہے کہ جس طرح قرآن کریم کا لفظ لفظ وحی الٰہی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں وعیبوں سے پاک ہے اسی طرح ہمارے یہ الہامات ہیں کیونکہ حضورﷺ کی طرح میں بھی ’’ومایںطق عن الھوی ‘‘ کے ماتحت بولتا ہوں اور اپنی طرف سے کسی قسم کی کوئی دلیری نہیں کرتا۔

۱...... آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاك دانمش زخطا
ھمچو قرآں منزہ اش دانم
ازخطاھا ھمیں ست ایمانم

(نزول مسیح ص ۹۹،خزائن ج ۱۸ص ۴۷۷)

۲...... ’’مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔جیسا کہ خدا کی کتاب قرآن کریم اور دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن کریم کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتا ہوں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۲۱۱،خزائن ج ۲۲ص ۲۲۰)

۳...... ’’مگر میں خدا تعالیٰ کی ۲۳برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کرسکتا ہوں۔میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۵۰،خزائن ج ۲۲ص ۱۵۴)

ان خرافات وکفریات کو کلام الٰہی سمجھنا اور اس پر ایمان واعتقاد رکھنا ہی مرزائیت کے فنافی الکفر اور بددینی کی ایک نہ مٹنے والی علامت ہے۔کیونکہ مرزائی دنیا میں خدا ایک ایسی ذات تسلیم کی گئی ہے کہ جس نے سابقہ وحیوں اور کلاموں میں اپنی وحدانیت اور الوہیت کو مدلل کر کے جزو ایمان و باعث نجات قرار دیا اور ان مذاہب وادیان کو جنہوں نے توحید والوہیت کے خلاف آواز بلند کی ان کو باطل پرست کفر نواز مشرک قرار دے کر اخروی نجات سے محروم کر دیا۔لیکن اسی

خدا کی جدت نوازی وتجدد پسندی ملاحظہ فرمایئے کہ اپنی وحدانیت وبے نظیری پر پانی پھیر دیتا ہے اورمرزائیت کے آسمانی دولہا کومسند الوہیت پر بٹھا کر اپنا شریک وسہیم بنالیتا ہے۔(معاذاللہ) ’’ایں چہ بوالعجبی است ‘‘جب مسلمان مرزا قادیانی کے اس قسم کے کفریات وخرافات پیش کر کے ان کو دائرہ اسلام سے باہر اوران کی نبوت ورسالت وغیرہ کو خاکستر کر دیتے ہیں تو مرزائیت کے کاسہ لیسوں میں ایک عجیب قسم کی سراسمیگی وکھلبلی پڑ جاتی ہے اورایک فریب وعذر لنگ،اسلام ونبوت مرزا کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جس قدر الہامات واقوال بظاہر شریعت اسلامیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔وہ سب حالات وجد وجذب کے ہیں۔جیسا کہ اسلام میں بہت سے مقتدر بزرگان سلف مثل بایزید بسطامی ،منصور،امام شبلی وغیرہم کے ایسے مشہوراقوال ہیں جن کوشریعت اسلامیہ سے کچھ لگاؤ نہیں بلکہ ظاہراً سراسر کفر وشرک ہیں۔لیکن علمائے اسلام ان کے متعلق حالت سکر وجذب کا عذرپیش کر کے ان بزرگوں کومعذور سمجھتے ہیں جس سے ان کے اسلام وایمان میں تو درکنار کرامت وبزرگی میں بھی فرق نہیں آتا ہے۔اسی طرح سے مرزا قادیانی کے یہ اقوال والہامات بھی مجذوبانہ حالت میں صادر ہوئے ہیں۔اس لئے آپ کے اسلام وایمان پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑے گی۔

ناظرین! امت مرزائیہ کا یہ ایک چلتا ہوا فریب وہ منتر ہے جو سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کوقابو میں لانے کے لئے تراشا گیا ہے۔ورنہ اس کی حقیقت نقش برآب سے بھی بالاتر ہے۔اوّل تو اس لئے کہ صوفیائے کرام نے اپنی وجدانی حالت میں جو کچھ فرمایا ہے۔اس کی بنیاد وحی الٰہی ونبوت خداوندی پر نہیں رکھی یعنی انہوں نے نہ دعویٰ نبوت کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ منجانب اللہ الہام ووحی الٰہی ہے۔بخلاف مرزا قادیانی کے وہ مدعی نبوت تھے اوران تمام تر اقوال والہامات کو وحی الٰہی کہتے تھے اور نبی وہ ہے جو اپنے اقوال وجذبات پر قابو رکھتا ہے۔اس پر جذب وسکر طاری نہیں ہوتا۔اس لئے مرزا قادیانی کی حالت کوصوفیائے کرام کی حالت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ثانیاً صوفیائے کرام کے ایسے اقوال کوشرعی حیثیت سے کچھ وقعت نہیں دی گئی۔بلکہ خود انہوں نے اپنی غیر وجدانی حالت میں شریعت کوملحوظ رکھ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اورنادم ہو کر استغفار کیا ہے۔اسی وجہ سے وہ اقوال صوفیا کی اصطلاح میں شطحیات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔جن عقائد کے مدار کار ہیں۔نہ اعمال کے اورنہ اس کے انکار کرنے والے کافر فاسق ہیں۔مگر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ اپنے ان اقوال کوالہام ووحی کی صورت میں پیش کر کے نہ صرف

اس کے منکر کو بلکہ متردد کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔تو بہ واستغفار تو درکنار بڑی بے باکی سے اسی پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے یاروفادار،شریک وسہیم تو ایسے بلند پایہ حقائق کی طرفۂ روزگار تاویلیں فرما کر سراہتے ہیں کہ اس سے توبہ بھلی۔

ثالثاً علمائے اسلام نے ایسے اقوال کی وجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیا ہے اور جب تک وہ تائب نہیں ہوگئے ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

بہرحال چونکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت وملہم من اللہ ہے۔اس لئے ان کے حالات والہامات کو صوفیائے کرام کے احوال واقوال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے اس لئے مرزا قادیانی اپنے ان کفریہ الہامات کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضورﷺ کی مختتمہ نبوت پر ایک شرمناک حملہ

دعوائے نبوت

مسئلہ توحید باری عزاسمہ کے ساتھ ساتھ اس امر کا قطعی اقرار کرنا ضروری وناگزیر ہے کہ جناب رسول خداﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہوگیا آپ دنیا کے ایک آخری نبی ہیں جس کے بعد کسی قسم کا تشریعی وغیر تشریعی ،ظلی وبروزی،جنگلی وکوہی کوئی نبی بھی نہیں آ سکتا ہے اور اس مسئلہ ختم نبوت کی تمام تر بنیاد قرآن کریم کی بے شمار آیات واحادیث کے بے پایاں ذخیرے پر ہے۔جس میں صاف صاف اس امر کا ذکر موجود ہے کہ ختم نبوت،ایمان واسلام کا ایک ایسا جزو ہے جس کے انکار سے ایمان واسلام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔چنانچہ ان آیات واحادیث کی روشنی وتابانی کی وجہ سے جن جن لوگوں نے اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالی شاہان اسلام نے ان کی نہ صرف اس مصنوعی نبوت کو بلکہ ان کی ذات کو موت کے گھاٹ اتار کر اسلامی فضا کو خس وخاشاک سے پاک وصاف کردیا ہے اور خود مرزا قادیانی کا بھی مدعی نبوت کے متعلق یہی خیال ہے لکھتے ہیں کہ:

۱...... ’’اور سیدنا حضرت محمد مصطفیﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۳۰)

۲...... ’’میں جناب خاتم الانبیاﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۱ص۲۵۵)

اس کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے دعاوی ملاحظہ فرمائیے:

۱...... ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔‘‘
(ملفوظات ج ۱۰ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵/ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲...... ’’ہمارا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘
(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ص ۲۳۱)

۳...... ’’میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا۔‘‘
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ص ۵۰۳)

اس کے علاوہ تجلیات الٰہیہ ص ۲۰، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲، اربعین نمبر ۴ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ اص ۴۵۴ وغیرہ میں دعویٰ نبوت موجود ہے۔ مرزا قادیانی کے نبوت ورسالت کے ان دعاوی کو دیکھ کر ہر شخص یقین کر لے گا کہ ختم نبوت کے خلاف یہ دعویٰ کفر اور اس کا مدعی کافر وخارج از اسلام ہے۔ اس لئے از روئے اصول شریعت اور مرزا قادیانی بقول خود اس کفریہ دعوے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ’’چونکہ میری تعلیم میں امر بھی اور نہی بھی اور شریعت کی ضروری احکام کی تجدید بھی ہے۔‘‘
(اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ اص ۴۳۵)

۲...... ’’ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کے وجہ سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔‘‘
(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ اص ۴۳۵)

۳...... ’’اور مجھے بتلایا گیا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے...... ھوالذی ارسل رسوله ، بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین كله‘‘
(اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ص ۱۱۳)

۴...... ’’اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف یہ اشارہ ہے...... ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمه احمدؐ‘‘
(ازالہ ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

۵...... مرزا محمود قادیانی خلیفہ اس قول مرزا قادیانی کی شرع کرتے ہیں۔
’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی ’’ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمه احمد‘‘ کا میں ہی ہوں۔‘‘
(القول الفصل ص ۲۷)

۶...... ’’اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔‘‘ (انوار خلافت ص ۳۴)

اسلامی دنیا کا کوئی فرد اس سے بے خبر نہیں ہے کہ آیت ’’هو الذی ارسل رسوله بالهدی ۰ التوبه ص ۳۳‘‘ اور بشارت اسمہ احمد خاص حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی شان اقدس میں نازل ہوئی جو دنیا میں اسلام جیسا دین اور قرآن کریم جیسی کتاب لے کر مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اور تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو بلند کیا۔ لیکن مرزا قادیانی کی آنکھوں میں سردار دو عالم ﷺ کا وصف خاص کانٹوں کی طرح کھٹکا اور رشک و حسد و جاہ پرستی کی چنگاریوں نے مرزا قادیانی کے تمام جسم میں آگ لگا دی۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ ’’ان اوصاف خاصہ کا مصداق صرف میں ہی ہوں۔‘‘ اپنی ان حاسدانہ چنگاریوں پر پانی کا کچھ چھینٹا ڈال دیا اور اپنی جاہ پرور اور ہوس راں زندگی کے لئے قدرے سامان مہیا کر لیا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے یہ دعاوی ان کے لئے دنیوی ذلتوں و اخروی عذابوں کے باعث بن گئے۔ اس لئے اس بے حقیقت و کفریہ دعوے سے حضور ﷺ کی رسالت و مقصد بعثت کو ناکام اور اس نے پیغمبر اعظم ﷺ سے برتر و بہتر ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔ پھر ایسے مدعی کو وہی شخص مومن و مسلم کہہ سکتا ہے جو خود بھی اسلام و ایمان کے دامن سے وابستہ نہ ہو اور مرزا قادیانی کے ان ادعائے باطل کی وجہ سے آپ کے ایک مرید ظہیر الدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل و رسول حقیقی اور صاحب شریعت و صاحب کتاب مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ کی جگہ ’’لا اله الله احمد (مرزا قادیانی) جری الله‘‘ پڑھتے ہیں اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں۔ (مفہوم از رسالہ المبارک) اور مرزا محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان بھی (مع اپنی جماعت کے) مرزا قادیانی کو حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں کہتے ہیں کہ:

’’پس شریعت اسلام نبی کے جو معنے کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں، بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ حقیقت النبوت ص ۱۷۴، اخبار الفضل مورخہ ۲۹ / جون ۱۹۱۵ء، کلمتہ الفصل ص ۱۰۵، عقائد محمودیہ ص ۱۴، النبوت فی القرآن حاشیہ ص ۴۷

وغیرہ میں امت مرزائیہ نے اپنے گرو مرشد مرزا قادیانی کو صاحب کتاب وتشریعی نبی تسلیم کیا ہے۔ جو قرآن وحدیث کے نصوص صریحہ اور اسلام کے صحیح اصول وعقائد کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی معہ اپنی امت کے اسلام میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی حرمت وحفاظت پر ناپاک حملہ

اگرچہ مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی باطلہ کی وجہ سے قرآن شریف کا انکار کر کے اس کی عزت وحرمت پر بہت کچھ حملہ کئے ہیں۔ مگر آپ کو اس پر بھی صبر نہ آیا تو صاف صاف یوں گویا ہوئے کہ:

الف...... ’’میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہوگئی ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۷۰۸، خزائن ج۳ ص۴۸۲)

ب...... ’’قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔‘‘

(ازالہ اوہام حاشیہ ص۷۲۷، خزائن ج۳ ص۴۹۳)

ج...... ’’اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ’’انا انزلناہ قریبا من القادیان ‘‘تو میں نے سن کر نہایت تعجب سے کہا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن کریم میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔‘‘ (ازالہ اوہام حاشیہ ص۷۷، خزائن ج۳ ص۱۴۰)

د...... ’’قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۴، خزائن ج۲۲ ص۸۷)

حسب وعدہ الٰہی ’’انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ۰ الحجر:۹ ‘‘ قرآن مجید جس طرح حضورﷺ پر نازل ہوا تھا۔ بعینہ اسی طرح بغیر کسی تغیر وتبدل کے اب تک محفوظ ومامون ہے اور قیامت تک بحفاظت باقی رہے گا اور ہر قسم کی غلطیوں وتحریفوں سے اپنے متکلم (اللہ تعالیٰ) کی طرح منزہ ومبرہ ہے اور رہے گا۔ حتیٰ کہ کسی مفسر کی تفسیری غلطیوں سے بھی اس

میں غلطی کا امکان محال ہے۔ وہ ایک ایسا خورشید درخشاں ہے جو گرد و غبار سے دھندلا نہیں ہوسکتا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں اس کی غلطیاں درست کرنے کے لئے آیا ہوں۔ وہ زمین سے اٹھ گیا تھا۔ اس کو آسمان سے لایا ہوں۔ یا اس میں واقعی طور پر یہ تحریفی عبارت ''ان انزلناہ قریباً من القادیان ''تحریر ہے۔ سراسر کفر اور قرآن عظیم کی توہین و تحریف ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے موجودہ قرآن مجید میں نہ تو قادیانی کا نام درج ہے اور نہ'' انا انزلناہ قریباً من القادیان '' ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمان اس راسخ عقیدہ کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کفر نواز اور شیطانی ہیں اور خود مرزا قادیانی پکے کافر اور نمبری جھوٹے تھے۔ کوئی قادیانی، محمودی، لاہوری، تیماپوری، اروپی، نبی بخشی، معراجکی، گناچوری، کابلی، چنگابنگوی ہے؟۔ جو مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کو واقعات و مشاہدات کی روشنی میں صحیح ثابت کر کے اپنی نمک حلالی کا ثبوت دے گا۔ اسی وجہ سے امت مرزائیہ کی نگاہوں میں قرآن کریم کا وقار و احترام نہیں باقی ہے۔ کیوں کہ مرزائیوں کے حکیم الامت حکیم نورالدین قادیانی خلیفہ اوّل قادیان کہتے ہیں کہ ناپاکی و جنابت کی حالت میں بھی قرآن کریم پڑھنا جائز ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

''جنبی بحالت جنب درود واستغفار'' بلکہ قرآن کریم بھی پڑھ سکتا ہے۔''

(مجموعہ نہج المصلی، فتاویٰ احمدیہ ج۱ص۳۱)

لطف یہ ہے کہ حکیم قادیانی اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے گویا مرزائی شریعت میں قرآن عزیز کا مرتبہ و اعزاز مسجد سے کم اور گرا ہوا ہے۔ مرزائیت کے گرو حکیم نورالدین قادیانی و مہا گرو (مرزا قادیانی) نے قرآن مجید کے ساتھ جو شوخ چشمانہ طلب و توہین آمیز طریقہ روا رکھا ہے اس کو منتقم حقیقی جل شانہ کی غیرت و حلم برداشت نہ کیا اور اس نے مرزا قادیانی (جو کلام اللہ کی غلطیاں نکالنے کے لئے آئے تھے) کے قوت حافظہ کو سلب کر کے نسیان و فراموشی کی بھول بھلیاں میں مبتلا کر دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ'' حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔'' (ریویو ج۲ نمبر۴، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ ص۱۵۳)''اور مجھے مراق ہے۔'' (ریویو ج۲۵ نمبر۸، اگست ۱۹۲۶ء ص۶)

مرزائیو! کیا مراقی و نسیانی بھی نبی ہوتے ہیں؟۔ اگر ہوتے ہیں تو ایسا بھولکڑ نبی تمہیں مبارک۔ چنانچہ اس مراق و نسیان کا یا خدائی انتقام کا یہ اثر ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنی مصنفات کے اکثر و بیشتر جگہوں میں آیات قرآنی غلط لکھ کر اپنی نبوت و دعاوی باطلہ کو اپنے ہی ہاتھوں دفن کر دیا اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی کی وہ نمک خوار امت جو نبوت مرزا کے ثبوت میں زمین و آسمان کے

قلابے ملانے اور جھوٹ کو سچ کرنے میں طاق و یکتا ہے۔اس کو بھی آج تک ان آیات کی تصحیح کرنے کی توفیق اور اب تک یکے بعد دیگرے طباعت واشاعت کے بعد بھی وہ غلطیاں موجود ہیں۔ چونکہ گرو اور چیلا دونوں کی نگاہوں میں قرآن کریم کی عظمت وحرمت باقی نہیں ہے۔اس لئے ان کی صحت وحفاظت کی خدمت قدرتی طور پر چھین لی گئی۔عبرت! عبرت!! سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔اب کتب مرزا قادیانی سے وہ آیات قرآنی لکھتا ہوں جو قادیانی نے غلط لکھیں اور آج تک لکھی ہوئی ہیں۔ناظرین ملاحظہ فرما کر مرزائی نبوت کی داد دیں گے۔

الفاظ مرزا قادیانی

۱...... ’’وان کنتم فی ریب مما نزلنا عبدنا فاتوابسورۃ من مثلہ وان لم تفعلو ولن تفعلوا‘‘(سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۱۲طبع قادیان دسمبر۱۹۲۳ء، براہین احمدیہ ص۳۹۵،۵۴۶طبع لاہور،نور الحق ج اص۱۰۹طبع لاہور۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

’’وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورۃ من مثلہ وادعواشھدائکم من دون اللّٰہ ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۰ بقرہ ۲۳‘‘

الفاظ مرزا قادیانی

۲...... ’’قل لئن اجتمعت الجن والا نس علی ان یاتوا‘‘
(سرمہ چشم آریہ ص۱۱طبع قادیان دسمبر۱۹۹۳ء نور الحق ج اص۱۰۹طبع لاہور۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

’’قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا۰ الاسراء۸۸‘‘

الفاظ مرزا قادیانی

۳...... ’’انزل ذکرا ورسولا‘‘ (ایام الصلح ص۸۲طبع قادیان اگست۱۸۹۸ء)

آیت قرآنی

’’قد انزل اللّٰہ الیکم ذکرا رسولا یتلو اعلیکم آیات اللّٰہ۰ طلاق ۱۱‘‘

الفاظ مرزا قادیانی

۴...... ’’امنت بالذی امنت به بنواسرائیل‘‘

(اربعین ص ۴۵ نمبر ۳ سراج منیر حاشیہ ص ۲۹ طبع قادیان مئی ۱۸۹۷ء)

آیت قرآنی

’’امنت انه لا الا الاالذی امنت به بنواسرائیل ۰ یونس ۹۰‘‘

الفاظ مرزا قادیانی

۵...... ’’یوم یاتی ربك فی ظلل من الغمام‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴ طبع قادیان دسمبر ۱۹۳۴ء)

آیت قرآنی

’’هل ینظرون الا ان یأتیهم اللّٰه فی ظلل من الغمام ۰ بقره ۲۱۰‘‘

الفاظ مرزا قادیانی

۶...... ’’جادلهم بالحکمة والموعظة الحسنة‘‘

(نور الحق ج اص ۴۶ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ، تبلیغ رسالت ص ۱۹۴، ۱۹۵ ج ۳)

آیت قرآنی

’’ادع الی سبیل ربك بالحکمة ولموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن ۰ النحل ۱۲۵‘‘

اس کے علاوہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۸۵، ایام الصلح ص ۱۶۱، ازالہ حصہ دوم ص ۲۷۵ طبع قادیان ستمبر ۱۹۲۹ء میں آیات قرآنیہ غلط لکھی ہیں۔ ایسے غلط گو وغلط کار انسان کے عجیب وغریب دعاوی پر وہی شخص کان دھر سکتا ہے جو خود گمراہیوں کی گتھیوں میں الجھا ہوا ہو۔ اللہ اکبر! اس غلط کاری وغلط گوئی کے باوجود ادعائے نبوت ورسالت۔

اللہ رے ایسے حسن پہ نہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ملائکہ کے وجود سے انکار

اسلامی دنیا کا ہر فرد اس سے واقف ہے کہ شریعت اسلامیہ فرشتوں کے وجود کو نہ صرف تسلیم کرتی ہے بلکہ جزو ایمان قرار دیتی ہے اور قرآن کریم میں ان کے وجود کے ساتھ نزول وصعود

اترنے و چڑھنے و کارہائے دنیا کے انتظامی امور کی سپردگی کو صاف لفظوں میں بیان کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مزید شرف ملائکہ کو یہ عطاء کیا گیا کہ ان کی دشمنی وعداوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دشمنی وعداوت بتائی ہے۔ ذیل کے حوالوں سے ملائکہ کے وجود نزول وتقرب کا اندازہ کیجئے:

۱...... ’’قل من کان عدو الجبریل فانه نزله علیٰ قلبك باذن اللّٰه ۰ البقره۹۷‘‘

۲...... ’’من کان عدو للّٰه وملئکته ورسله وجبریل ومیکال فان اللّٰه عدو اللکافرین ۰ البقره۹۸‘‘

۳...... ’’ولما جاء ت رسلنا لوطا ۰ هود۷۷‘‘

۴...... ’’اذتقول للمومنین الن یکفیکم ان یمدکم بثلثة الاف من الملئکة منزلین ۰ آل عمران ۱۲٤‘‘

ان آیات قرآنیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے اقوال ملاحظہ فرمایئے جس میں ملائکہ کو ستاروں کی ارواح مانتے ہیں اور ان کے وجود نزول سے منکر ہو کر اپنے لئے کفر کی قبر کھودی ہے:

۱...... ’’جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی وروشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیت سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائکۃ اللہ کا ان کو لقب دیں۔‘‘ (توضیح المرام ص۳۲، خزائن ج۳ ص٦۷)

۲...... ’’ملائکہ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے۔‘‘

(توضیح المرام ص۳۰، خزائن ج۳ ص٦٦، ٦۷)

۳...... ’’ملک الموت زمین پر نہیں اترتا۔‘‘

(توضیح المرام ص۳۰، خزائن ج۳ ص٦٦، ٦۷)

۴...... ’’وہ نفوس نورانیہ ملائکہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا ہی حکم رکھتے ہیں اور ان سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہو سکتے۔‘‘ (توضیح المرام ص۳۸، خزائن ج۳ ص۷۰)

۵...... ’’ان (ملائکہ) کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں۔‘‘

(توضیح المرام ص۴۰، خزائن ج۳ ص۷۱)

۶...... ’’بلاشبہ ان نفوس نورانیہ (ملائکۃ اللہ) کا اس میں بھی دخل ہے۔ اسی دخل کی رو سے شریعت غرّا نے استعارہ کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں ملائکہ کا واسطہ ہونا ایک ضروری امر ہے۔‘‘ (توضیح المرام ص۴۱، خزائن ج۳ ص۷۲)

۷...... ’’جبرائیل کو بھی جو سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح خدا سے نسبت رکھتا ہے۔‘‘ (توضیح المرام ص۷۹، خزائن ج۳ ص۹۲)

ہر مسلمان مرزا قادیانی کے ان ہفوات کو دیکھ کر اس امر کا اقرار کرے گا کہ مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کو اسلام سے ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تعلق نہیں اور نہ ایمان کی روشنی ان کے دماغوں اور دلوں میں موجود ہے۔

حضورﷺ کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ

مرزا قادیانی کے مذکورۃ الصدر عجیب وغریب دعاوی نبوت رسالت وشریعت جدیدہ ہی میں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ معاذ اللہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیینﷺ کے نہ صرف ہم مرتبہ ہیں بلکہ برتر وبہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے اس کفریہ وگستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف صاف بیان کیا کہ وہ خصائص وفضائل جس کو قرآن کریم نے صرف ذات اقدسﷺ کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ ان سب میں مرزا قادیانی انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں۔ یعنی بعض محاسن وفضائل تو ایسے ہی کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرتﷺ کے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی بغیر شرکت غیرے انفرادی حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً بشارت اسمہ احمد اور آیت ’’ھوالذی ارسل رسوله بالھدی ودین الحق لیظھره علی الدین کله ‘‘(التوبہ۳۳) کا صحیح مصداق آنحضرتﷺ ہیں۔ مگر مرزا قادیانی زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہﷺ اس کے مصداق وموصوف نہیں تھے۔ جیسا گذشتہ صفحہ میں بیان ہوا اور جناب رسول اللہﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتائی ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۰، خزائن ج۱۷ ص۱۵۳)

اور اپنے معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ۔ (حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰، تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ ج۵ ص۵۶، خزائن ج۲۱ ص۷۲) اور ساٹھ لاکھ...... بلکہ اتنے زیادہ جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔ (اعجاز

احمدی ص۲، خزائن ج۱۹ص ۱۰۷، ۱۰۸) معلوم ہوا کہ آپ کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرتﷺ سے کئی گنا بلند ہے اور جناب رسولﷺ کے لئے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا اور میرے لئے چاند وسورج گہن دونوں ہوئے۔

له　خسف　القمرالمنير وان　لی

غسا　القمران　المشر قان　اتنكر

(اعجاز احمدی ص۷۱، خزائن ج۱۹ص ۱۸۳)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ ’’اب خدا تعالیٰ نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو...... مدار نجات ٹھہرایا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۴ص ۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ص ۴۳۵)

اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت رسول خداﷺ کی تابعداری وفرمانبرداری باعث نجات نہیں اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور پرنور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت ہے۔ اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

’’انناني مالم يؤت احدا من العالمين‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ص ۱۱۰)

خدا نے مجھے (مرزا قادیانی کو) وہ چیز دی ہے جو جہاں کے لوگوں میں کسی کو نہیں دی۔

’’لولاك لما خلقت الافلاك‘‘ اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان نہ پیدا کرتا۔

(حقیقت الوحی ص۹۹، خزائن ج۲۲ص ۱۰۲)

ناظرین انصاف سے فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان ہفوات کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ واجب القتل کافر قرار نہ دئے جائیں؟۔ تو بتائیے کہ شریعت اسلامیہ میں وجود کفر کیا ہیں اور کافر کون ہے؟۔ اس کے بعد وہ محامد ومحاسن جو حضورﷺ کے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے مخصوص ہے۔

۱...... ’’ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله ٠ يد الله فوق ايديهم قل انما انا بشر مثلكم يوحى الىٰ انما الهكم اله واحد‘‘

(دافع البلاء حاشیہ ص۶، ۷، خزائن ج۱۸ص ۲۲۶، ۲۲۷)

۲...... ’’وما ارسلنك الا رحمة اللعلمين‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۲، خزائن ج۲۲ص ۸۵)

۳...... ’’سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا ......الخ!
(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۴...... ’’وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی‘‘
(اربعین ص ۳۶ نمبر ۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۸۵)

۵...... ’’ماکان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم‘‘
(دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶)

۶...... ’’انا فتحنا لک فتحا مبیناً لیغفرلک اللّٰہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۱)

۷...... ’’وما رمیت اذرمیت ولکن اللّٰہ رمی‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۵)

۸...... ’’دنیٰ فتدلی فکان قاب قوسین اوادنی‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۹...... ’’قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)

۱۰...... ’’اثرک اللّٰہ علی کل شئی‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۳، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)

۱۱...... ’’انا اعطیناک الکوثر‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

۱۲...... ’’اراد اللّٰہ ان یبعثک مقاماً محمودا‘‘
(استفتاء ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

۱۳...... ’’لعلک باخع نفسک الایکونو ا مومنین‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۰، خزائن ج ۲۲ ص ۸۳)

۱۴...... ’’اتل ما اوحی الیک من ربک‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

۱۵...... ’’انک باعیننا‘‘ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۸)

۱۶...... ’’ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ منا‘‘
(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۳، خزائن ج ۲۲ ص ۸۶)

۱۷...... ’’زوجنکها‘‘ (اربعین نمبر۲ص۳۴،خزائن ج۱۷ص۳۸۳)

۱۸...... ’’الحق من ربك فلا تكونن من الممترين‘‘

(ازالہ ص۳۹۸،خزائن ج۳ص۳۰۶)

۱۹...... ’’واللّٰه يعصمك من الناس‘‘(براہین احمدیہ ص۲۲۶،خزائن ج۱ص۲۵۰)

۲۰...... ’’انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۱،خزائن ج۲۲ص۱۰۵)

۲۱...... ’’يس انك لمن المرسلين على صراط مستقيم‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۰۷،خزائن ج۲۲ص۱۱۰)

۲۲...... ’’انى جاعلك للناس اماما‘‘ (انجام آتھم ص۷۹،خزائن ج۱۱ص ایضاً)

دراصل یہ تمام تر آیات قرآنیہ جناب رسول خداﷺ کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں۔لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی بقول خود حضرت افضل الانبیاﷺ سے افضل وبہتر ہیں اور غالباً اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابا مرزا قادیانی کو افضل المرسلین مانتے ہیں اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل ج۱۵نمبر۹۶،۹۷ص۱۵کالم۳،۱۳؍جون ۱۹۲۸ء جو امت مرزائیہ کا واحد ترجمان ہے۔لکھتا ہے کہ:’’انبیائے عظام حضرت مسیح موعود(مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے۔‘‘ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل الرسلﷺ کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کر کے نبوت وشان رسالت کے بجھانے ومٹانے میں سعی لاحاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ڈبل کافر اور واجب القتل ہے۔اس لئے مرزا قادیانی اوران کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔

مسلمانو!اگر کوئی ہندو حضورﷺ کی عزت وآبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط وتحمل کی چادر کو ریزہ ریزہ کر دیتے ہو اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت وقادیانیت کے ہاتھوں افضل الرسلﷺ کی توہین وتضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت وحمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوتی کہ آپ ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو ان پر تنگ کر دو اور بتادو کہ دنیا میں رسول اللہﷺ کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے۔

توہین انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا قادیانی (معاذ اللہ) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے لکھتے ہیں۔

ا...... ’’بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثنا[1] ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

۲...... آدم نیز احمد مختار

در برم جامۂ ہمہ ابرار

آنچہ دادست ہر نبی راجام

داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷، درثمین فارسی ص ۲۸۷)

۳...... ’’پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے افضل ہوگا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص ۲۶، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۱)

۴...... ’’تکدر ماء السابقین وعیننا ۰ الیٰ اخرالایام لا تتکدر‘‘

(اعجاز احمدی ص ۵۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۰)

گذشتہ انبیاء کے سرچشمے گندے ہو گئے اور ہمارا (مرزا قادیانی کا) چشمہ قیامت تک گندلا نہیں ہوگا۔

۵...... ’’ان قدمی هذه علیٰ منارة ختم علیها کل رفعة‘‘

(خطبہ الہامیہ ص ۷۰، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

یہ میرا قدم ایک ایسے منارے پر ہے کہ اس پر ہر ایک بلندی ختم ہوگئی ہے۔

۶...... ’’اور خدائے تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ غرق نہ ہوتے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

---

[1] یہ استثنا صرف دکھلانے کے لئے ہے۔ ورنہ اس کی حقیقت گذشتہ صفحہ میں ظاہر ہو چکی ہے۔۱۲!

مرزا قادیانی نے ان تمام حوالہ جات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین وتنقیص کرتے ہوئے اپنے لئے ان سے افضلیت وبرتری ثابت کی ہے۔اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا قادیانی اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جاسکے۔ کیونکہ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ ’’توہین انبیاء کفر ہے۔‘‘

(انوار الاسلام ص ۳۴،خزائن ج ۹ص ۳۵)

’’سنو میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ ومقدس لوگوں کو گالیاں دے۔‘‘

(البلاغ المبین ص ۱۹،تقریر مرزا مرتبہ اکمل قادیانی ومثلہ ملفوظات ج ۱۰ص ۴۱۹)

اب اگر ہم مرزا قادیانی کے فرمودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولا ہونا ناحق وبے جا ہے۔

ایک نیا انکشاف

اخبار الفضل ج ۱۴ نمبر ۴۳/۵۲ ص ۱۲، ۳۱ردسمبر ۱۹۲۶ء، ۴رجنوری ۱۹۲۷ء میں مرزا قادیانی کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ شائع ہوا ہے۔جس کے دوشعر اس طرح ہیں۔

اس (مرزا) کی نگاہ جانفزاء اس کا نفس حیات زا
اس کا کلام بے بہا اس کی دعا فلک رسا
ختم نگین اولیا ظل مہین انبیاء
ساری ادائیں دلربا نور خدا خدا نما

اس شعر میں مرزا قادیانی کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ظل مہین انبیاء ہیں یعنی انبیاء علیہ السلام کی توہین کرنے والے جتنے لوگ فرعون، ہامان، نمرود، شداد، ابوجہل، ابولہب، وغیرہ گذرے ہیں مرزا قادیانی ان کے ظل وعکس ہیں۔گویا امت مرزائیہ کا مرزا قادیانی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

غضب کے فتنہ زا ہو اور عدو اولیاء تم ہو
مہین انبیاء ہو اور معین اشقیاء تم ہو

اس پر ہم مسلمانوں کا بھی صاد ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق سے ظاہر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزائے قادیانی کی بدگوئی

حقائق ومشاہدات کی سچی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور ناقابل انکار ہوچکی کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام ایک الوالعزم ذی اقتدار محترم نبی ورسول اللہ گزرے ہیں اور قرآن کریم کی آیات واحادیث نبوی نے آپ کی سچی نبوت ورسالت تقدس وتقرب پر ناقابل رد شہادت دی ہے۔ جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف بلکہ آپ کی محبت وعزت میں سرشار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ناوک زبان سے جہاں باری عزاسمہ کا وجود، افضل الانبیا علیہ ﷺ، انبیاء علیہم السلام، قرآن کریم وغیرہ زخمی ہوئے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مقدس بھی محفوظ نہ رہ سکا کہ آپ کے دامن تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں وبدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور حلیم سے حلیم شخص بھی دامن صبر وتحمل کے چاک کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ اگرچہ مرزائیت کے نمک خواروں وکاسہ لیسوں نے اپنے آقا (مرزا قادیانی) کی ان فحش کاریوں اور گندگیوں پر پردہ ڈالنے کی عجیب وغریب ناکام کوششیں کیں۔ مگر اس پر بھی عذر گناہ بدتر از گناہ کا ہی مصداق رہا۔ منجملہ ازاں ایک عذر لنگ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان تمام الزامات واتہامات اس شخص کے متعلق ہیں جس کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور یسوع کے نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن قادیانیت کے ان غلاموں یا عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس اختلاف حیثیت وتبدیل سے کسی شخص کی ذات بدل جاتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام وہی ایک شخص ہیں جن کو مسلمان الوالعزم پیغمبر اور عیسائی (بخیال فاسد) خدا اور یسوع کہتے ہیں۔ بہرحال اگر مرزا قادیانی نے عیسائیت کی آڑ میں ان فحش کاریوں کا ارتکاب کیا ہے تو اس سے مرزا قادیانی کی پیشانی سے یہ سیاہ داغ دور نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بہرصورت یہ مرزائی گالیاں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی کے لئے ہوں گی۔ خواہ وہ کسی دروازہ سے آئیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت رامے شناسم

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲، تحفہ قیصریہ از ص۲۰ تا ۲۵، خزائن ج۱۲ ص۲۷۲ تا ۲۷۷، ضمیمہ براہین احمدیہ ج۲ ص۱۸۷ حاشیہ، خزائن ج۲۱ ص۳۵۸، کشتی نوح ص۶۱، خزائن ج۱۹ ص۶۶) میں یسوع مسیح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیا ہے لیکن میں مرزائیت کی دہان دوزی اور عذرات بادرہ کی بربادی کے لئے اس جگہ مرزا قادیانی کی صرف وہ عبارتیں نقل کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے صاف صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ومسیح علیہ السلام وعیسیٰ بن مریم علیہ السلام نام لے کر صدہا گھناونی گالیاں دی ہیں اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر اخلاق مرزا قادیانی کی داد دیں۔

۱...... ’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔‘‘ (کشتی نوح حاشیہ ص ۶۵، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲...... ’’افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

۳...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص ۱۰، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۴...... ’’ہائے کس کے سامنے یہ ماتم کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کردے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۵...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جوان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔‘‘ (اخبار بدر ۴؍ مئی ۱۹۰۸ء)

۶...... ’’کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کائی عملی نمونہ نہ دے سکے۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

۷...... ’’مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳)

اس کے علاوہ ازالہ ص ۲۹۹ تا ۳۲۰، خزائن ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۶۳، حقیقت الوحی ص ۱۴۸ تا ۱۵۰، دافع البلاء ص ۱۳، ۲۰، ۲۱، حاشیہ، ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ تا ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۳ میں مرزا قادیانی نے اپنے سڑے ہوئے سنڈاس سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہر ناموس پر پھینکنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ اپنے اسلام وانسانیت کو عالم آشکارا کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر جن کو قرآن کریم میں روح اللہ، کلمۃ اللہ، رسول اللہ، ’’وجعلنی مبارکا۰ مریم ۳۱، وجیھا فی الدنیا والاخرۃ۰ آل عمران ۴۵ ‘‘ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے۔ ان کی شان وناموس پر جس بدتہذیبی سے ناپاک وشرمناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام وایمان خود بخود درگور ابطال دفن ہوگیا۔ اب اسلام مرزائیت کسی دوسرے ضرب وزد کا شرمندہ احسان نہیں رہا البتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ ’’توہین انبیاء کفر ہے۔‘‘ (انوارالاسلام ص۳۴، خزائن ج۹ ص ۳۵) تاکہ بوقت ضرورت سند رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیائے اسلام کا ہر ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا ایک عظیم الشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ مائدہ وآل عمران میں صاف صاف موجود ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس تمسخر واستہزاء سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے۔ اس سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ آنجہانی علیہ ماعلیہ کے دل میں اسلام وایمان کی بالکل روشنی نہیں تھی اور بددینی وبے ایمانی سے تیرہ وتار تھا۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں:

۱...... ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا......اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

۲...... ’’یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ بلکہ صرف عمل الترب تھا۔ جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہوگیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا ہو۔ جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔‘‘

(ازالہ اوہام حاشیہ ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳)

۳...... ’’اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح بن مریم سے کم نہ رہتا۔‘‘ (ازالۃ الاوہام حاشیہ ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۸)

۴...... ’’یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن سے ہرگز ثابت [1] نہیں ہوتا۔‘‘ (ازالۃ الاوہام حاشیہ ص ۳۰۷، خزائن ج ۳ ص ۲۵۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی توہین وتذلیل بلکہ آیات قرآنی کا انکار اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمان اور حق پسند حضرات انصاف وغیرت ایمانی کو سامنے رکھ کر فرمائیں کہ کیا ایسے فرقہ ضالہ ومضلہ کہ جس نے آیات قرآنی ومعجزات انبیاء علیہم السلام کے پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اس کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھل سکتا ہے؟۔ نہیں تو پھر کیوں مرزائیت کے کفر میں شک کیا جاتا ہے۔

حضرت مریم صدیقہ ومطہرہ کی عصمت وطہارت پر ناپاک اتہامات

حضرت مریم کی پاک دامنی وعفت مآبی وطہارت شعاری، پرہیزگاری وزاہدانہ وعابدانہ زندگی پر قرآن کریم نے شہادت دی اور آپ کو سیدۃ النساء کا معزز لقب عنایت فرمایا ذیل کی آیات تلاوت فرمایئے:

۱...... ’’واذ قالت الملئکة یمریم ان اللّٰہ اصطفٰك وطهرك واصطفك على نساء العلمين ۰ آل عمران ۴۲‘‘

۲...... ’’اذقالت الملئکة یمریم ان اللّٰہ یبشرك بكلمة ۰ منه اسمه ۰ المسیح عیسیٰ بن مریم ۰ آل عمران ۴۵‘‘

۳...... ’’والتی احصنت فرجها فنفخنافیها من روحنا ۰ الانبیاء۹۱‘‘

۴...... ’’مریم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا وصدقت بكلمت ربها وكتبه وكانت من القانتين ۰ تحریم۱۲‘‘

ان آیات میں حضرت مریم صدیقہ کی عصمت وطہارت وفضیلت اور بزرگی بیان کی گئی ہے اور اس وجہ سے ان لوگوں کا دل جو مومن بالقرآن ہیں۔ حضرت مریم کے محاسن ومناقب سے معمور ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس بے باکی وگستاخی سے مریم صدیقہ کے دامن عصمت کو

---

[1] اور لطف یہ کہ خود مرزا قادیانی ایک دوسری جگہ ان پرندوں کی پرواز کو قرآن کریم سے ثابت مانتے ہیں فرماتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزے کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی ہی تھی۔‘‘ فرمایئے ایسے متضاد ومختلف اقوال کے قائل بھی نبی ہوسکتے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

داغدار بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کو دیکھ کر ایک مسلمان لرزہ براندام ہو جاتا ہے اور مرزائیت کے ایمان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

۱...... ”افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے۔“ (ایام الصلح ص ۶۵ حاشیہ، خزائن ج ۱۴، ص ۳۰۰)

۲...... ”میں تو اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیوں کر کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بی بی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔“

(کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۳...... ”چونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔“ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۴...... ”یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہن بھائی تھے۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔“

(کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے جس دریدہ ذہنی و اتہام طرازی سے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی عصمت و ناموس پر حملہ کیا ہے اس سے مرزا قادیانی کی ایمانی کیفیت خود بخود روشن ہو رہی ہے اور مرزائیت کے کفر و ارتداد میں یہ شہادت کافی سے زیادہ ہے۔

حضرت امام حسینؓ کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی گستاخیاں

حضرت امام حسینؓ کی جلالت قدر و عظمت و مرتبت اس قدر اظہر من الشمس ہے کہ نہ محتاج دلیل ہے اور نہ کسی مسلمان کا دل آپ کی محبت و رفعت سے ویران ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ

مرزا قادیانی کے تیروسناں سے کسی مقدس گروہ ومقدس ہستی کی عزت وآبرو محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لئے یہ غیر ممکن تھا کہ مرزا قادیانی حضرت ممدوح الصدر کی توہین وتذلیل سے اپنے نامہ واعمال کی سیاہی میں اضافہ نہ کرتے چنانچہ آپ نے جن الفاظ میں حضرت امامؓ ممدوح کو یاد کیا ہے وہ آپ کے اسلام کے لئے قطعی فیصلہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

۱...... کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است درگر یبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ص۴۷۷)

۲...... ’’اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) اس حسین سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸، ص۲۳۳)

۳...... ’’وقالو اعلی الحسنین فضل نفسه ۰ اقول نعم واللّٰه ربی سیظهر ‘‘اورانہوں نے کہا کہ اس (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ہی ظاہر کردے گا۔

(اعجاز احمدی ص۵۲، خزائن ج۱۹ص۱۶۴)

۴...... ’’وشتان ما بینی وبین حسینکم ۰ فانی اوئد کل ان وانصر ‘‘اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

۵...... ’’واما حسین فاذکرو ادشت کربلا ۰ الیٰ هذه الایام تبکون فانظروا‘‘ مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرو۔ اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ص۱۸۱)

۶...... ’’وواللّٰه لیست فیه منی زیادة ۰ وعندی شهادات من اللّٰه فانظروا‘‘ اور بخدا (امام حسین) مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔

۷...... ’’وانی قتیل الحب لکن حسینکم ۰ قتیل العدو فا الفرق اجلی واظهر ‘‘اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ص۱۹۳)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تا کہ آپ کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ لکھتے ہیں کہ: ’’غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہو تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۴۵)

اس لئے مرزا قادیانی معہ اپنی امت کے خارج از ایمان ہوئے۔

احادیث نبوی ﷺ کی توہین

حضرت رسول خدا ﷺ ودیگر انبیاء ومقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مرزا قادیانی ان ارشادات گرامی واحادیث نبوی پر جو مسلمانوں کے لئے حرز جان ورہنمائے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ کے اخلاقی الفاظ بغیر کسی فرق وامتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں۔

۱...... ’’جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔‘‘ (ضمیمہ حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۰، خزائن ج۱۷ ص۵۱)

۲...... ’’اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۳۰، خزائن ج۱۹ ص۱۴۰)

۳...... ’’ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۹، خزائن ج۱۹ ص۱۳۹)

۴...... مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی شہادت لکھتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے تمہاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔ مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا ہے اور احادیث انسانی روایت ہیں۔‘‘ (الفضل نمبر۲ ج۱۸ ص۹، ۳۰؍جولائی ۱۹۳۰ء)

ناظرین! وہ احادیث وارشادات جو مسلمانوں کے لئے رہنمائے ایمان ہیں اور جن کی عظمت وجلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر فرق وامتیاز موضوع قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ردی

کی......ٹوکری میں پھینک رہے ہیں۔فرمائیے کیا یہ احادیث کا توہین آمیز انکار نہیں ہے اور کیا یہ حضور ﷺ کی عظمت پر حملہ نہیں ہے؟۔بے شک ہے اس لئے مرزا قادیانی مع اپنے بال وپر کے اسلام سے خارج ہے۔

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری ورسالت محمدی کلام الٰہی ودیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام وبزرگان عظام کے محمود ومسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف عمل ہیں اور ہر اس باطل وشیطانی قوت کو جو قرآن کریم واحادیث وطریقہ صحابہ وآئمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں۔چنانچہ اسی نظریہ کے مطابق مرزا قادیانی کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دکان چمکانے کے لئے کئے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے پامال وروندنے میں سرگرم عمل نظر آرہا ہے۔ایسے شیفتگان محمد ﷺ وابستگان اسلام کی مجموعی تعداد دو تمام دنیا میں مرزا قادیانی کے نزدیک ’’نوے (۹۰) کروڑ‘‘ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۶۷،خزائن ج ۱۷ص ۲۰۰)
اور امت مرزائیہ کے نزدیک ’’۶۹ کروڑ ۶۰لاکھ ۷۰ ہزار ۶سو۳۳ ہے۔‘‘

(ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۳۲ء ص ۱۳)

مرزائیو!’’احد کما کاذب ‘‘ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔لیکن مرزا قادیانی ان ۹۰ کروڑ یا ۶۹ کروڑ مسلمانوں ومومنوں کو جو حقیقی معنوں میں دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں محض اس وجہ سے کہ ان کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں۔بیک جنبش قلم کافر وجہنمی قرار دیتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیے۔لکھتے ہیں کہ:

۱...... ’’کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور انخضرت رسول اللہ ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔جس کے ماننے اور پہچاننے کے بارے میں خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے،کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹،خزائن ج ۲۲ص ۱۸۵)

۲...... ’’ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور،خدا کا آمین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص ۶۲،خزائن ج ۱۱ص ایضاً)

۳...... ’’بہرحال جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔‘‘ (نہج المصلی ج۱ ص۳۰۸، منقول از تشحیذ الاذہان ج۶ نمبر۴ ص۱۳۵)

۴...... ’’اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے۔ تو وہ مومن کیوں کر ہوسکتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۶۴، خزائن ج۲۲ ص۱۶۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

۱...... ’’جو حضرت (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔‘‘ (عقائد محمودیہ نمبر ا ص۴، تشحیذ الاذہان ج۶ ص۱۴۰، اپریل ۱۹۱۱ء)

۲...... ’’آپ نے (مسیح موعود نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔‘‘

(عقائد محمودیہ نمبر ا ص۴، تشحیذ الاذہان ج۶ ص۱۴۰ نمبر۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

۳...... ’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں میرے یہ عقائد ہیں۔‘‘ (آئینہ صداقت ص۳۵)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کی مصنوعی وخودساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے تو اس کے صاف معنے یہ ہوئے کہ توحید باری ورسالت نبی ودیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں۔ وہ ایک بے کار اور لاشے ہے کیوں کہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے اور کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھ کر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہوسکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزار ہا اولیا، اقطاب، ابدال، صوفیاء، مشائخ، علماء، کو مرزائیت کے تیر کفر سے زخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں؟۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لئے مرزائیت کفر کے اس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے جہاں سے اس کو سوائے کفر اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ الاناء یترشح بما فیه!

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی تندہی سے ہندوستان ودیگر ممالک

انگلستان، امریکہ وغیرہ میں کر رہی ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ اس میں حصہ نہیں لے رہا ہے۔ اس لئے ان کو کافر بے ایمان کہنا تنگ نظری، فرقہ پرستی، وتعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند ومحافظ اسلام بھی کافروں بے ایمانوں میں شمار کئے جائیں گے تو نہیں معلوم مسلمان کس طبقہ زمین پر آباد ہیں۔ نہیں معلوم یہ فریب آمیز غلطی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال وافعال سے اخذ کیا ہے۔ یا قادیانیوں کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہیں۔ جو اپنے گندے عقائد کے پوشیدہ رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ موخرالذکر کی تائید حالات وواقعات کر رہے ہیں۔ اس لئے میں ان مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ جو اب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل مانتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کر کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسلام کے بنیادی امور وضروری عقائد مثلاً حشر ونشر توحید وختم نبوت کا منکر ہے یا اس میں کچھ ایسی تاویل وتوجیہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات وعلامات کفر ہیں۔ (مثلاً بت پرستی، اہانت انبیاء، احکام شرعی کی تضحیک توہین) تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے اور حضرت مولانا شاہ محمد انور صاحب مدظلہ العالی نے ان تمام عبارات واقوال کو اپنی کتاب ’’اکفار الملحدین‘‘ میں جمع کر دیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

’’ولا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طور العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحوذالك وكذابصدور شی من موجبات الكفر عنه‘‘

(شرح مقاصد ج۲ ص۲۶۸ تا ۲۷۰، از اکفار ص۷ طبع کراچی)

’’فمن انكر شيئا من ضروريات لم يكن اهل القبلة ولو كان مجاهدا بالصاعات وكذامن باشر شيئا من امارات التكذيب كسجودالصنم والاهانه بامرشرعي والا ستهزاء عليه فليس من اهل لاقبلة‘‘　(ردالمختار از اکفار ص۱۱)

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی وبجاآوری دائمی طور پر کرتا ہو۔ لیکن حدوث عالم، قیامت توحید الٰہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر توہین انبیاء تحریف وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔ ملخصاً!

اب ان مرزائیوں کے عقائد و اعمال نامہ کو دیکھنا چاہئے جو بظاہر نہ صرف مسلمان کہلاتے ہیں۔ بلکہ اسلام و ایمان کے واحد اجارہ دار ہیں کہ اس میں کفر کی گندگی تو نہیں بھری ہوئی ہے تو اس کے لئے میں ناظرین سے عرض کروں گا کہ اس کتاب کے گذشتہ اوراق پر نظر ڈالئے جس میں مرزائی عقائد کے چند ایسے نمونے دکھلائے گئے ہیں جس میں توحید الٰہی و ختم بنوت، وجود ملائکہ کے انکار اور انبیاء علیہ السلام و سید الرسل ﷺ کی توہین و تنقیص کا ایک شرمناک مظاہرہ کیا گیا ہے۔ اس لئے مرزائیوں کا یہ ظاہری ایمان و اسلام اور اس کی اشاعت ان کو گہوارہ کفر سے نکالنے میں کچھ بھی مؤثر نہیں ہوسکتی۔ جیسا کہ اگر کسی گلاس کے صاف وشفاف ٹھنڈے پانی میں ایک قطرہ پیشاب کا ڈال دیا جائے تو اس پانی کی صفائی اور ٹھنڈک و شرینی اس کو نجاست سے باہر نہیں کرسکتی۔ اسی طرح مرزائیوں نے جو اپنے عقائد کی گندگی اسلام میں ڈال دی ہے اس کی وجہ سے خود ان کا ہی ایمان و اسلام گندہ و نجس ہو کر رہ گیا ہے اور تاوقتیکہ اپنے گندے عقائد سے تائب نہ ہوں۔ دنیائے کفر میں ان کی موت و زیست رہے گی۔

ممکن ہے کہ فرنجیت و نئی روشنی کے دلدادگان اس رسالہ کو (جو کفریات مرزا کا آئینہ ہے) دیکھ کر علمائے حق پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہو جائیں اور ان کی یہ بدگمانی و غلط فہمی کہ علماء شب و روز تکفیر بازی کے مکروہ مشغلہ میں مصروف رہتے ہیں۔ کہیں یقین کی صورت نہ اختیار کرے۔ لہذا ایسے مسلم دوستوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ آپ حضرات ناحق بلا تامل اپنے متاع اخلاق کو علمائے حق کی شان میں گستاخی کر کے ضائع کرتے ہیں۔ کیونکہ علماء حق جب کسی کو کافر بے ایمان خارج از اسلام کہتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ وہ شخص جو اپنے افعال واقوال کے باعث کافر بن چکا۔ دنیائے اسلام میں اس کے کفر کو ظاہر کرتے اور بتاتے ہیں۔ الغرض علمائے حق از خود کسی کو کافر نہیں بناتے بلکہ کافر کے کفر کو عیاں کرتے ہیں۔ مثلاً مرزائیوں کے عقائد باطلہ و کفریات کو ظاہر کر کے دنیائے اسلام پر یہ امر روشن کیا گیا ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان قادیانی اپنے عقائد و اعمال کے سبب حدود اسلام سے باہر ہو چکے ہیں۔ ان کے دام فریب میں مت آؤ اور ان کے ظاہری اسلام سے دھوکا مت کھاؤ اور بس۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ!

خادم الاسلام!

نور محمد خان مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور!

۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۵۲ھ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

کذبات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری ؒ

کذبات مرزا......مولانا نور محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نذر عقیدت

میں اپنے شبانہ روز کی سخت محنت کی اس ناچیز کاوش کو انتہائی عقیدت وتمنائے دلی کے ساتھ بطل جلیل، مجاہد اکبر، کامل العلوم والفنون، جامع معقول ومنقول، فخر المحدثین رأس المفسرین حضرت مولانا الحاج الحافظ المولوی حسین احمد صاحب مدظلہم شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کر کے فخر سرخروئی وعزت حاصل کرتا ہوں۔

گر قبول افتدز ہے عز وشرف

عقیدت کیش!

نور محمد از مظاہر علوم سہارنپور......۲۱ر محرم ۱۳۵۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ ۰

وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین!

مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت ابن آدم کے عدو مبین کی طرح اس قدر شہرت پذیر ہو چکی ہے کہ اب محتاج تعارف نہیں۔ جب آپ کو اشاعت اسلام کی نام نہاد وسحر طراز تدبیر کے باعث خوردونوش کی الجھنوں وپریشانیوں سے نجات ملی تو کہنے لگے کہ میں رسول ہوں، مسیح موعود ہوں، مہدی معہود ہوں، کرشن اوتار ہوں، معجون مرکب ہوں، حجر اسود ہوں، بیت اللہ ہوں اور چنیں وچناں ہوں۔ غرض یہ کہ آپ اتنے لمبے لمبے واس قدر چوڑے چوڑے رنگ برنگ غیر معمولی دعاوی کے مدعی بنے کہ عالم میں باطل پرستی کا ایک ہنگامہ بپا ہوگیا اور وہ روحیں جو ازل سے شقاوت وبدبختی کا جامہ پہن کر دنیا میں آئی تھیں مرزائیت کے دلفریب وطلسمی جال میں پھنس کر حضرت رسول اللہ ﷺ کے کنار عاطفت وظل رحمت سے الگ ہوگئیں۔ مرزائیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب وگمراہ کن فتنہ کی تخریب واستیصال کے لئے مسلمانان عالم وعلمائے حق کے مقدس گروہ نے ایسی سرفروشی وتندہی کے ساتھ سعی بلیغ وجدوجہد کی ہے کہ اگر استعماری طاقتیں پشت پناہ نہ بن جاتیں تو کب کا یہ فرقہ ملعونہ دریابردو پیوند زمین ہوگیا ہوتا۔ لیکن قدرت الٰہی کا غیر مرئی

و پوشیدہ ہاتھ ایسے مفسدوں، ظالموں، کاذبوں، مفتریوں، باطل پرستوں کی تکذیب وابطال کے لئے اندر ہی اندر اتنا وایسا سامان مہیا کر دیتا ہے کہ اس کے فناء وموت کے واسطے بیرونی حملوں وخارجی ضربوں کی احتیاج باقی نہیں رہتی اور اس گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے کاذب ومفتری کا پرشکوہ قصر خاکستر ہو کر عبرت گاہ عالم بن جاتا ہے۔ سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اور اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہیں لکھتے ہیں کہ:

’’قانون قدرت صاف گوہی دیتا ہے کہ خدا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیاء سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت وتباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔‘‘ (استفتاء اردو حاشیہ ص۸، خزائن ج۱۲ ص۱۱۶)

چنانچہ اسی قانون قدرت کے مطابق مرزا قادیانی کی زندگی کے گوشہ گوشہ کی خانہ تلاشی کی گئی تو معلوم ہوا کہ قدرت نے مرزائیت کی تباہی وبربادی کا خود مرزا قادیانی کے ہاتھوں سے اتنا سامان وذخیرہ جمع کرایا ہے کہ اس گمراہ فرقہ وشجرہ خبیثہ کے استیصال وابطال کے لئے کسی اور ضرب کی ضروریات نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے خانہ زندگی میں کہیں تو کفریات واختلافات کا ناہموار انبار ہے اور کہیں کذبات واتہامات کا ایک بدنما ڈھیر اور کہیں ہفوات وخرافات کا ایک تودہ ریت تو پھر ایسے اسباب وسامان کے ہوتے ہوئے مرزائیت کے دفن کرنے کے لئے کسی اور طرف متوجہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں
سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

جیسا کہ اس سے پہلے مرزا قادیانی کے چند کفریات واختلافات کو دو مستقل رسالوں کفریات مرزا، اختلافات مرزا کے نام سے شائع کر کے مرزائیت کی موت کا سامان مہیا کر چکا ہوں۔ ایسا ہی آج اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے ذخیرہ حیات میں سے چند ایسے کذبات واتہامات کو منظر عام پر لا رہا ہوں۔ جو مرزائیت کی تکفین وتدفین میں بہت کچھ سہولتیں بہم پہنچائیں گے اور مسلمانوں کو اس کے دام تزویر سے بچائیں گے۔

مگر اس سے پہلے کہ آپ مرزائیت کے سبز باغ کے کذبات واتہامات کو ملاحظہ کریں اس مسلمہ ومتفقہ حقیقت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ جھوٹ اور جھوٹ بولنے کی مذمت وبرائی اس قدر ظاہر ہے کہ ہر قوم ہر جماعت ہر مذہب ہر ملت کے افراد وانسان نے جھوٹ کو ایک بدترین لعنت وبدترین معصیت کہا اور جھوٹ بولنے والے کو ملعون مردود بتایا ہے۔ چنانچہ مقدس اسلام نے بھی مفتری وکاذب کو کافر وبے ایمان ملعون ومردود ذلیل ونامراد قرار دیا اور خصوصیت سے اس شخص کو مغضوب ومعتوب اور ابدی جہنمی ودوزخی کہا ہے۔ جو اللہ ورسول پر افتراء کرے اور جھوٹی باتیں ان کی جانب منسوب کرے۔ یہاں تک کہ مرزا قادیانی جن کی زبان وقلم جھوٹ کی گندگی میں آلودہ ہے۔ وہ بھی اس کی مذمت میں تمام قوموں وملتوں کی ہمنوائی کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ:

۱...... ’’جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

۲...... ’’جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۲۶، خزائن ج۲۲ ص۴۵۹)

۳...... ’’جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ۲۲ ص۲۱۵)

۴...... ’’ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

۵...... ’’سچ بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے۔ تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۵، خزائن ج۲۲ ص۵۷۳)

۶...... ’’جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔‘‘

(انجام آتھم ص۴۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۷...... ’’جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں نہ ہم میں نہ عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۸...... ’’دروغگو کو خدا تعالیٰ اسی جہاں میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۱)

۹...... ’’جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴۳، خزائن ج۲۲ ص۵۸۱)

۱۰...... ’’دروغ گو کا انجام ذلت ورسوائی پر ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۲۴۱، خزائن ج۲۲ ص۲۵۳)

۱۱...... ’’جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔‘‘

(نورالحق ص۱۰۴، خزائن ج۸ ص۱۳۷)

۱۲...... ’’ہم جھوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہیں مگر اس کا منہ کیوں کر بند کریں اس کی پلید زبان پر کون سی تھیلی چڑھاویں۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۸، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۱۳...... ’’وایٹ نے کہا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو میں نے (مرزا قادیانی نے) کہا کہ بے شک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔‘‘

(انجام آتھم ص۳۱، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۱۴...... ’’خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۸، خزائن ج۱۷ ص۴۸)

۱۵...... ’’ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افتراء کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے۔‘‘

(اربعین نمبر۳ ص۲۰، حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۰۶)

۱۶...... ’’خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائیں گے۔‘‘

(ایام الصلح ص۹۱، خزائن ج۱۴ ص۳۲۸)

۱۷...... ’’جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۸۶۶، خزائن ج۳ ص۵۷۲)

۱۸...... ’’جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو۔‘‘ (نورالحق ج۲ ص۱۳، خزائن ج۸ ص۲۰۱)

۱۹...... ’’افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے انبار در انبار ان کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۱۸)

۲۰...... ’’اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

ان حوالہ جات مذکورہ کے ساتھ اب مرزا قادیانی کے ان کذبات واتہامات کو ملاحظہ فرمائیں جو آپ کی زبان وقلم سے نکلے ہیں۔ تاکہ دعاوی مرزا کی حقیقت گورابطال میں مدفون ہو جائے اور مرزائیت کے طلسمی جال کا کوئی تار باقی نہ رہ جائے۔

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

کذبات مرزا

دروغ آدمی راکند شرمسار

دروغ آدمی راکند بے وقار

مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جابجا آحادیث صحیحہ، آحادیث متواترہ، صحیح حدیثوں روایات صحیحہ، آثار نبویہ کے پرشوکت الفاظ وقابل اعتبار والے اس لئے پیش کئے ہیں تاکہ ان کی مصنوعی نبوت وعلمی عزت کی ساکھ قائم رہے اور سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کا طبقہ ان پرزور الفاظ سے مبتلا فریب ہوکر قادیانیت کی پرستش کرنے لگے۔ اس لئے کہ آپ نے جن مضامین کو احادیث صحیحہ ومتواترہ کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔ ان میں سے بعض مضامین تو صرف مرزا قادیانی ہی کے کشت زار دماغ کی پیداوار اور آپ ہی کے زائیدہ خیال ہیں۔ احادیث کی کتب معتبرہ میں ان کا نام ونشان تک نہیں اور بعض میں اس قدر ردوبدل وقطع برید کی گئی ہے کہ وہ تمام وکمال احادیث صحیحہ ومتواترہ میں تو درکنار کسی ایک صحیح مرفوع حدیث میں بھی نہیں پائے جاتے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کو واضعین حدیث کے سربرآوردہ بزرگوں میں مصنف اور ان کو حسب ارشاد نبی بشارت خاص کا مستحق کہنا کسی طرح سے ناجائز نہیں ہے۔ اگر غلمدیت کے دام افتادہ ونمک خواران افتراء پردازیوں واتہام سازیوں کو دیکھ کر بلبلا اٹھیں اور ان اتہامات وافترات کو صدق وصحت کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے کرشن اوتار کو صادق وسچا ثابت کرنے کی سعی لا حاصل میں مصروف ہوں تو ان کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لفظ احادیث، حدیثوں، روایات، آثار کی جمعی حالت اور اس کی صحت وتواتر کو پیش نظر رکھ کر مرزا قادیانی کے بیان کردہ مضامین کو تمام وکمال بغیر کسی ترمیم وتغیر کم سے کم سینکڑوں وہزاروں ایسی صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں دکھلائیں۔ جو امام بخاریؒ کے شرائط پر ہوں۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک اس قسم کے قیود نہ صرف مسلم بلکہ اپنے مخالفین سے اس طرح کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

۱...... ’’لفظ الوہیم سے صرف تین شخص ہی کیوں مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ جمع کا صیغہ تین سے زائد سینکڑوں ہزاروں پر دلالت کرتا ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲...... ’’کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا۔‘‘

(حاشیہ حقیقت الوحی ص۴۵، خزائن ج۲۲ ص۴۷)

۳...... ’’پس جو حدیث امام بخاری کے شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں۔‘‘
(تحفہ گولڑویہ طبع دوم ص ۳۳،خزائن ج ۱۷ص ۱۱۹)

۴...... ’’اور مجھے کوئی ایک ہی حدیث دکھلاؤ کہ جو صحیح ہو......اور تواتر کی حد تک پہنچی ہو اور اس مقدار ثبوت تک پہنچ گئی ہو۔ جو عندالعقل مفید یقین قطعی ہو جائے اور صرف شک کی حد تک محدود نہ رہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۵۳۶،خزائن ج ۳ص ۳۸۸)

اس لئے مجھ کو بھی بساط مرزائیت کے شطرنجی مہروں سے ان قیود کے ساتھ اس طرح سے مطالبہ دلیل کا بجا طور پر حق ہے۔لیکن مرزائیوں وغلمدیوں کی قابل رحم وعاجزانہ حالت کو دیکھ کر سکڑوں وہزاروں احادیث کے مطالبہ سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ان مضامین مرزا کو بتمام وکمال کم ازکم تین ایسی صحیح مرفوع متصل متواتر حدیثوں میں جو امام بخاریؒ کے شرائط کے موافق ہوں دکھلائیں اور اپنے مصنوعی نبی کی پیشانی سے کذب وافتراء کے داغ کو دور کریں۔

غلمدیو!اگرچہ تم کو اپنے پیغمبر کے جھوٹ پر سچائی کے رنگ چڑھانے کے خوب کرتب یاد ہیں۔لیکن اس مطالبہ سے پورا کرنے میں چھٹی کا دودھ اگل دوگے اور ایڑی وچوٹی کا زور صرف کردوگے۔مگر یہ مطالبہ پورا نہیں ہوسکے گا۔’’ولوکان بعضھم لبعض ظھیرا‘‘

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں

لہٰذا ہم حضورﷺ کی مشہور حدیث’’من کذب علی متعبداً افلیتبؤ مقعدہ من النار ‘‘(مشکوٰۃ ص ۳۲ کتاب العلم)کے روسے مرزا قادیانی اور ان کی امت کو وعید جہنم کی خوشخبری سنانے پر مجبور ہیں۔

جھوٹ نمبر۱...... ’’احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہو گا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۲۰۱،خزائن ج ۲۲ص ۲۰۹)

جھوٹ نمبر۲...... ’’اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔‘‘ (نصرت الحق ص ۹۱،خزائن ج ۲۱ص ۱۱۸)

جھوٹ نمبر۳...... ’’اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا۔سو وہ بھی سب لکھا ہوا پورا ہوا۔‘‘ (سراج منیر ص ۷۳،خزائن ج ۱۲ص ۷۵)

جھوٹ نمبر۴...... ’’حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیا مسیح ہے اس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۴۷، خزائن ج۱۷ص۲۱۳ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۵...... ’’لیکن ضرور تھا کہ قرآن کریم واحادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتویٰ دئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔‘‘

(اربعین نمبر۳ص۱۷، خزائن ج۱۷ص۴۰۴)

ناظرین کرام! قرآن کریم میں اس قسم کا نہ کوئی مضمون ہے اور نہ کوئی پیش گوئی اس لئے لعنة اللّٰہ علی الکاذبین پڑھ کر مرزا قادیانی کی روح کو ثواب پہنچا دیجئے۔

جھوٹ نمبر۶...... ’’اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرتﷺ کی امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ص۴۰۶)

جھوٹ نمبر۷...... ’’بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم (مرزا قادیانی) پہلے آدم کے طرز ظہور پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے۔ پیدا ہونے والا سووہ یہی ہے جو پیدا ہو گیا۔‘‘ (یعنی مرزا قادیانی)

(ازالہ اوہام ص۶۹۶، خزائن ج۳ص۴۷۵)

جھوٹ نمبر۸...... ’’مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے (مرزا قادیانی) کافر کہتے اور میرا نام دجال رکھتے کیوں کہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہ فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۳۸، خزائن ج۱۱ص۳۲۲)

جھوٹ نمبر۹...... ’’اگر حدیث کے بیان پر اعتماد ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔ ھذا خلیفة اللّٰہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو اسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ ہے۔‘‘

(شہادۃ القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ص۳۳۷)

بخاری شریف دنیا میں ایک کثیر مقدار میں شائع وموجود ہے۔ کیا مادر مرزائیت کا کوئی سپوت اور اپنے روحانی باپ (مرزا قادیانی) کا کوئی لال ہے جو اس حدیث کو بخاری شریف میں دکھلا کر مرزا قادیانی کو کاذبوں، مفتریوں، ملعونوں کی قطار سے نکال دے اور حق نمک بلکہ حق پدری ادا کرے۔ غلمدیت کے نمک خوار مولوی اللہ دتہ جالندھری ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنے آقا ومولیٰ مرزا قادیانی کے ہر سفید جھوٹ کو سچ بنانے میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ اس فن کے استاد کامل اور بڑے مشاق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کے سامنے وہ بھی عاجزانہ حالت کے ساتھ سرنگوں ہوگئے اور نہایت دبی زبان سے مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کا ان الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ ’’بخاری کے حوالہ کا ذکر سبقت قلم ہے۔ اسے کذب قرار دینا ظلم ہے۔‘‘ (تجلیات رحمانیہ ص۸۹)

ایک وفادار نمک خوار سے یہی توقع ہے کہ وہ اپنے آقا کی غلط گوئی وکذب بیانی کو بالفاظ دیگر سبقت قلم کا نتیجہ قرار دے ورنہ اس کی صاف گوئی بے وفائی ونمک حرامی میں شمار کی جائے گی۔

بات وہ کہیئے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لئے

جھوٹ نمبر۱۰...... ’’اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت یہ (یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن) دو مرتبہ واقع ہوں گے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۳۱۴ حاشیہ، خزائن ج۲۳ ص۳۲۹)

جھوٹ نمبر۱۱...... ’’ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کی فوت ہوجانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرتﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۲۵۲، خزائن ج۳ ص۲۲۷)

جھوٹ نمبر۱۲...... ’’ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۸۸، خزائن ج۲۱ ص۳۵۹)

جھوٹ نمبر۱۳...... ’’لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرتﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے۔‘‘ (نشان آسمانی ص۱۰، خزائن ج۴ ص۳۷۰)

جھوٹ نمبر۱۴......’’اور اس میں ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہﷺ کی پیش گوئی بھی اس کے پورا ہونے سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آل محمد کے ساتھ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیش گوئی آنحضرتﷺ کی آتھم کے قصہ سے متعلق ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۳،۴، خزائن ج۱۱ص ۲۸۷،۲۸۸)

جھوٹ نمبر۱۵......’’پس حضرت رسول اللہﷺ نے خبر دی کہ سورج گہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا۔ یعنی آٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔‘‘

(نور الحق ج۲ص۶۹، خزائن ج۸ص۲۰۹)

جھوٹ نمبر۱۶......’’آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلاتوقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔‘‘ (ریویو ج۶ نمبر۹ص ۳۶۵ بابت ستمبر ۱۹۰۷ء)

جھوٹ نمبر۱۷......’’اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں انہیں تاریخوں میں ہوا ہے۔ جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔‘‘　(حقیقت الوحی ص۱۹۵، خزائن ج۲۲ص۲۰۲)

جھوٹ نمبر۱۸......اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ’’ مازناز ان وھومؤمن وماسرق سارق وھو مؤمن‘‘　(حقیقت الوحی ص۱۶۵، خزائن ج۲۲ص۱۶۹)

جھوٹ نمبر۱۹......’’ایک مرتبہ آنحضرتﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ: ’’کان فی الهند نبیاء اسو داللون اسمه کاهنا‘‘ یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا۔ یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۰، خزائن ج۲۳ص۳۸۲)

نور! گذشتہ زمانہ میں ملک کے اندر ایک ایسا گروہ بھی تھا جو اپنے اظہار تقدس واغراض کے لئے جھوٹی حدیثیں بنابنا کر لوگوں میں مشہور کیا کرتا اور کہتا کہ اس کو آنحضرتﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایسے گروہ کو اسلامی دنیا میں واضعین حدیث کے برے نام سے یاد کیا جاتا ہے اوران لوگوں کو آنحضرتﷺ نے اپنے مشہور فرمان’’من کذب علی متعمد افلیتبؤ

مقعدہ من النار ''(مشکوٰۃ ص۳۲، کتاب العلم) میں جہنم ودوزخ کی خوشخبری دی ہے۔مگر مرزا قادیانی نے اس فن وضع حدیث میں گذشتہ واضعین کے بھی کان کتر لئے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا عربی عبارت جو حضورﷺ کی جانب منسوب کی گئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کا وجود احادیث کے ذخیرہ میں نہیں ہے بلکہ از روئے اصول نحو بھی یہ غلط ہے اس لئے یہ ایک جھوٹی بناوٹی مصنوعی حدیث ہے جس کو آنحضرتﷺ کی طرف منسوب کرنا آپ پر اتہام اور آپ کی توہین ہے۔جس کی سزا دارین کی روسیاہی وسرنگونی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوسکتی۔ اگر امت مرزائیہ کو اپنے آقا ومولیٰ مرزا قادیانی کی نگوساری وذلت خواری دیکھنا گوارا نہیں ہے۔تو اپنی اولین وآخرین اور دلائل وبراہین کو لے کر اٹھے اور اس کو حدیث صحیح ثابت کرے تاکہ مرزائیت کے باوا آدم کی کچھ تو اشک شوئی ہو جائے۔

جھوٹ نمبر۲۰...... ''اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبیﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔''

(مسیح ہندوستان میں ص۵۵، خزائن ج۱۵ص۵۵)

جھوٹ نمبر۲۱...... ''اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مسیح موعود کی تیرہویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔''

(ریویو نمبر۱۱،۱۲ ج۲ص۴۳۷، بابت ماہ نومبر، دسمبر۱۹۰۳ء)

جھوٹ نمبر۲۲...... ''پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔''

(ضرورت الامام ص۴، خزائن ج۱۳ص۴۷۵)

نور! جن نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے۔ اگر مرزائیت کے علمبردار اس کا پتہ دیں گے تو ایک من مٹھائی پیش خدمت کی جائے گی۔نہیں تو جھوٹے کا ذلیل وخوار ہونا ایک مسلم امر ہے۔

جھوٹ نمبر۲۳...... ''قرآن نے میری گواہی دی ہے۔رسول اللہﷺ نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے۔ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے گواہی دی اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔''

(تحفۃ الندوہ ص۴، خزائن ج۱۹ص۹۶)

نور! مرزا قادیانی نے اس عبارت میں منہ بھر کر جھوٹ اگلے ہیں اور اپنی عزت ووقار کو ملیا میٹ کیا ہے۔ کیا کسی مرزائی میں اتنی ہمت ہے۔ جو قرآن وحدیث، آسمان وزمین اور تمام انبیاء علیہم السلام کی مذکورہ بالا شہادتیں کسی معتبر کتاب میں دکھلائے اور اپنے پیشوا کی خاک آلودہ عزت کو صاف کرے؟۔

جھوٹ نمبر۲۴...... ’’اور میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گذشتہ کی پیش گوئیوں سے ثابت ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات ص۳۵۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر۲۵...... ’’خدا نے آدم کو چھٹے دن بروز جمعہ بوقت عصر پیدا کیا توریت اور قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہے۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۹۸، خزائن ج۲۱ ص۲۶۰ حاشیہ)

جھوٹ نمبر۲۶...... ’’احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عیسائی قوم کثرت سے دنیا میں پھیل جائے گی۔‘‘ (حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی ص۶۱، خزائن ج۲۲ ص۴۹۶)

جھوٹ نمبر۲۷...... ’’دوسری طرف ایسی احادیث بھی ہیں جو یہ بتلاتی ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں تقریباً تمام زمین پر عیسائی سلطنت قوت اور شوکت رکھتی ہوگی۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۶۱، خزائن ج۲۲ ص۴۹۶)

جھوٹ نمبر۲۸...... ’’حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت میں ملک میں طاعون بھی پھوٹے گی۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۱۰، خزائن ج۱۴ ص۳۴۷ حاشیہ)

جھوٹ نمبر۲۹...... ’’چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۰، خزائن ج۱۱ ص۳۲۴)

جھوٹ نمبر۳۰...... ’’کبھی فاسق اور فاجر اور بدکار بھی سچی خواب دیکھ لیتا ہے۔ یہ سب روح القدس کا اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہے۔‘‘

(دافع الوسواس حاشیہ ص۸۰، خزائن ج۵ ص۸۰)

جھوٹ نمبر۳۱...... ’’سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث نبویہ پکار پکار کر کہتی ہے کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۴۰، خزائن ج۵ ص ایضاً)

نور! صدہا اولیاء کے وہ شہادت آمیز الہامات اور احادیث نبویہ کی پکار کو ہم بھی سننا چاہتے ہیں۔ نیز ان مسکین اولیاء کے اسماء گرامی اور ان کے الہامات جن کتابوں میں مندرجہ ہوں اس کی زیارت کے لئے ہماری آنکھیں بے چین ہیں۔ دیکھئے قادیانیت کا کون فرزند سعید ہے جو اس خدمت سے اپنے روحانی باپ کا حق ادا کرتا ہے؟۔

جھوٹ نمبر۳۲...... ’’اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان فارسی میں کبھی خدا نے کلام کیا ہے۔ تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے۔‘‘ جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔ ’’ایں مشت خاك راگرنه بخشم چه كنم‘‘

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۱، خزائن ۲۳ ص ۳۶۶)

نور! احادیث کی کن کتابوں میں یہ ارشاد نبوی ہے شرائط مذکورہ کے موافق اس کو ثابت کرو۔ نیز یہ بتاؤ کہ یہ الہام کس پر اترا تھا۔ حالانکہ ’’اصول مرزا‘‘ کی بناء پر الہام کا غیر زبان ملہم میں اترنا غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے۔ جس سے اس ’’دروغ‘‘ کی اور پختگی ہو جاتی ہے۔

فرماتے ہیں کہ: ’’یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو اور کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸)

جھوٹ نمبر۳۳...... ’’ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۹۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۵)

جھوٹ نمبر۳۴...... ’’حالانکہ بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کل سات ہزار برس قرار پایا تھا...... جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ کے رو سے عمر دنیا یعنی حضرت آدم سے لے کر اخیر تک سات ہزار برس قرار پائی تھی۔‘‘ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۹۳، خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۷، ۲۴۸)

جھوٹ نمبر۳۵...... ’’امر واقعی اور صحیح یہی ہے کہ بعثت نبی ہزار ششم کے آخر میں ہے۔ جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں۔‘‘

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۹۲، خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۶)

جھوٹ نمبر۳۶...... ’’لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس عمر لکھی ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵)

جھوٹ نمبر۳۷......’’اور سب سے بڑھ کر حدیثوں کے رو سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اجماع ہو گیا تھا کہ گذشتہ تمام نبی جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں سب کے سب فوت ہو چکے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۸، خزائن ج۱۷ ص۲۹۵)

جھوٹ نمبر۳۸......’’اور علاوہ نصوص صریحہ قرآن شریف اور احادیث کے تمام اکابر اہل کشف کا اس پر اتفاق ہے کہ چودھویں صدی وہ آخری زمانہ ہے جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ ہزارہا اہل اللہ کے دل اسی طرف مائل رہے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۹۱، خزائن ج۱۷ ص۲۴۳، ۲۴۴)

نور! قرآن کریم کے نصوص صریحہ واحادیث اور تمام اکابر اہل کشف کا اتفاق و ہزارہا اہل اللہ کے میلان قلبی کی زیارت ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کیا قادیانیت کا کوئی فرزند رشید ہے جو ان چیزوں کی زیارت کا سامان مہیا کر کے اپنے روحانی باپ کو صادق القول ثابت کرے ورنہ ’’جھوٹے پر ہزار لعنت نہ سہی تو پانچ سو سہی۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۸۶۶، خزائن ج۳ ص۵۷۲)

جھوٹ نمبر۳۹......’’حدیث صحیح سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ انہوں نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور واقعہ صلیب کے بعد ستاسی برس اور زندہ رہے۔‘‘ (ایام الصلح ص۴۶، خزائن ج۱۴ ص۲۷۷)

جھوٹ نمبر۴۰......’’کیونکہ بموجب آثار صحیحہ سے مسیح موعود کا صدی کے سر پر آنا ضروری ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص۸۸، خزائن ج۱۴ ص۳۲۵)

جھوٹ نمبر۴۱......’’ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجال سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا...... آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لا کر حج کرے گا۔ سو جب دجل کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے۔ وہی دن ہمارے حج کے ہوں گے۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۶۸، ۱۶۹، خزائن ج۱۴ ص۴۱۶)

غلمد یو! اوّل تو حسب شرائط مذکورہ وہ حدیث صحیح دکھلاؤ جس میں مسیح موعود کے حج کا وہ وقت مقرر ہو کہ جب دجال کفر اور دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔ نیز دجال کا کون سا گروہ ایمان لا کر حج کو گیا اور کیا خود مرزا قادیانی بھی اس نعمت سے مشرف ہوئے۔ حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ نہ دجال کا کوئی گروہ ایمان لا کر حج کو گیا اور نہ مرزا قادیانی ہی نے باوجود دعویٰ پیغمبری حج کی سعادت حاصل کی اور کیوں نہیں ہوا اس لئے کہ ’’دروغگو کو خداتعالیٰ اس جہاں میں ملزم اور شرم سار کر دیتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۱)

جھوٹ نمبر۴۲......’’میں نے حدیثوں کے رو سے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ وہ مسیح اور مہدی جو آنے والا ہے عیسائی سلطنت کے وقت میں اس کا آنا ضروری ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۷۶، خزائن ج۱۴ ص۴۲۴)

جھوٹ نمبر۴۳...... ’’اس پیش گوئی (آتھم والی) کی نسبت تو رسول اللہ ﷺ نے بھی خبر دی تھی اور مکذبین پر نفرین کی تھی۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۶۹،۱۷۰،خزائن ج۱۴ص۴۱۸)

نور! اگر بالفرض مرزا قادیانی کی یہ بات سچی ہو تو (معاذ اللہ) لازم آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی غلط وجھوٹی ہو جائے۔ کیونکہ آتھم مرزا قادیانی کے مقرر کردہ وقت پر نہیں مرا۔ اسی وجہ سے خود مرزا قادیانی اور ان کی امت اس سلسلہ کی بھول بھلیاں میں سراسیمہ و پریشان ہو کر مبتلا ہے۔

جھوٹ نمبر۴۴...... ’’حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دجال شیطان کا نام ہے۔‘‘ (ایام الصلح ص۶۱،خزائن ج۱۴ص۲۹۶)

جھوٹ نمبر۴۵...... ’’یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام کے وقت چلے گی اور تمام مدار اس کا آگ پر ہوگا اور صدہا لوگ اس پر سوار ہوں گے۔‘‘ (ایام الصلح ص۷۸،خزائن ج۱۴ص۳۱۳)

جھوٹ نمبر۴۶...... ’’قرآن کریم اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی۔ جو آگ سے چلے گی......سو وہ سواری ریل ہے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۲۲،خزائن ج۲۰ص۲۵)

نور! احادیث نبوی کے ثبوت کے سلسلہ میں قرآن کریم وصحف انبیاء علیہم السلام کو خصوصیت سے ظاہر کیا جائے۔ ورنہ مرزائیو دیکھو کہ ’’ایک زور کے ساتھ دروغگوئی کی نجاست ان کے منہ سے بہہ رہی ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۹،خزائن ج۵ص ایضاً)

جھوٹ نمبر۴۷...... ’’احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسیٰ ابن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جاملا۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۲۷،خزائن ج۲۰ص۲۹)

جھوٹ نمبر۴۸...... ’’اور ان دونوں گرہنوں کی انجیلوں میں بھی خبر دی گئی ہے اور قرآن کریم میں بھی یہ ہے اور حدیثوں میں بھی۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین ص۳۱،خزائن ج۲۰ص۳۳)

نور! احادیث صحیحہ کے ساتھ قرآن کریم کی وہ آیت جس میں اس خاص کسوف وخسوف کا ذکر ہو پیش کر کے فرمائے کہ اس آیت کی اس کسوف وخسوف کے ساتھ کن کن بزرگوں نے تفسیر کی ہے ورنہ بغیر اس کے آگ کے انگاروں سے کھیلتا ہے۔

جھوٹ نمبر۴۹...... ’’میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا۔ جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیحہ کے مطابق اس زمانہ میں حج سے روکا گیا۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۳۴، خزائن ج۲۰ ص۳۵، ۳۶)

نور! احادیث صحیحہ کے ساتھ قرآن کریم اناجیل اربعہ وصحف انبیاء واخبار قرآنی کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

جھوٹ نمبر۵۰...... ’’اور ممکن ہے کہ شیطان لعین نے حضرت مسیح کے دل میں اس قسم کے خفیف وسوسہ ڈالنے کا ارادہ کیا ہو اور انہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو رفع کر دیا ہو اور ہمیں یہ کہنا اس مجبوری سے پڑا ہے کہ یہ قصہ صرف انجیلوں ہی میں نہیں ہے بلکہ ہماری احادیث صحیحہ میں بھی ہے۔‘‘ (ضرورۃ الامام ص۱۵، خزائن ج۱۳ ص۴۸۵)

جھوٹ نمبر۵۱...... ’’ایسا ہی احادیث میں بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔‘‘ (کتاب البریہ حاشیہ ص۲۴۲، ۲۴۳، خزائن ج۱۳ ص۲۶۰، ۲۶۱)

نور! اوّل تو حدیث ہی موضوع ہے (دیکھو میزان الاعتدال ج۲ ص۱۶۰) دوسرے مغالطہ دہی و دروغگوئی کی بدترین مثال اور کم علمی وجہالت کی مکروہ تصویر ہے۔ اس لئے کہ اس موضوع وضعیف روایت میں ’’نہ کدعہ‘‘، ’’نہ قدہ‘‘ اور ’’نہ کدیہ‘‘ بلکہ لفظ ’’کرعہ‘‘ ہے۔ جس کو مرزائیت کے مجدد کی جدت طراز طبع نے کدہ کو مخفف قادیان بنا کر اپنا الوسیدھا کرنا چاہا ہے۔

جھوٹ نمبر۵۲...... ’’احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح نے مختلف ملکوں کی (بعد واقعہ صلیب) بہت سیاحت کی ہے...... لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنی نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا ان پر حرام تھا۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۱۰۷)

جھوٹ نمبر۵۳...... ’’اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں (قادیان) کا نام موجود ہے۔‘‘ (ریویو ج۲ نمبر۱۱، ۱۲، بابت ماہ نومبر ودسمبر۱۹۰۳ء ص۴۳۷)

جھوٹ نمبر۵۴......''آیا ایں ادله وبراهین دراثبات دعاوی من کفایت نمیکنند که قرآن کریم جمیع قرائن وعلامات رامذکورساخته بلکه نام مرانیز بیان نموده ودراحادیث ازایراد لفظ کده نام قرئیه من (قادیان) درج فرموده ودردیگر احادیث مسطوراست که بعثت ایں مسیح موعود (مرزاقادیانی) برسر قرن چهار دهم خواهد بود۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

جھوٹ نمبر۵۵......''بلکه دراحادیث صحیحه مسطوراست که مسیح موعود درهند مبعوث خواهد گردید۔'' (تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

جھوٹ نمبر۵۶......''اور بعض (احادیث) بتاتی ہیں کہ مسیح حکم عدل امام اور خلیفۃ اللہ ہوکر آئے گا اور سب معاملہ اس کے اختیار میں ہوگا اور بجز اس وحی کے جو چالیس برس تک ہوتی رہے گی اور کسی کا اتباع نہ کرے گا اور اس وحی سے قرآن کریم کے بعض احکام منسوخ کردے گا اور کچھ زیادہ کرے گا۔'' (حمامۃ البشریٰ حاشیہ ص۲۲، خزائن ج۷ ص۲۰۳)

نور! جن احادیث میں یہ تمام مضمون مذکور ہے اگر ان کو شرائط مذکورہ کے موافق بیان کرو تو ایک من مٹھائی بطور شکریہ حاصل کرو۔

جھوٹ نمبر۵۷......''حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں آنحضرت ﷺ بھی دنیا میں ظاہر ہوں گے۔'' (نزول المسیح حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۳۸۴)

جھوٹ نمبر۵۸......''ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔'' (ایام الصلح ص۴۲، خزائن ج۱۴ ص۲۷۳)

نور! حدیث کی کسی مستند کتاب میں لفظ عیسیٰ علیہ السلام کی زیادتی کے ساتھ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حدیث کی مخرج ومسند کتابوں اور صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں بلا زیادتی لفظ عیسیٰ علیہ السلام یہ الفاظ ہیں۔''لوکان موسی حیاً ماوسعه الا اتباعی'' (دیکھو مسند احمد ج۳ ص۳۸۷، مشکوٰۃ ص۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، مرقاۃ ج۱ ص۲۵۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، عمدۃ القاری ج۱۱ ص۵۰۷) اس لئے اس دروغ میں مرزا قادیانی کی خودغرضی ومطلب پرستی کے ساتھ آپ کی کم علمی وجہالت بھی روشن ہے۔

جھوٹ نمبر۵۹......''اے عزیز تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔'' (اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۲)

نور! جن بہت سے پیغمبروں نے مرزا قادیانی کی زیارت کی تمنا ظاہر کی ہے اور جن تمام نبیوں نے مرزا قادیانی کے زمانہ اور وقت کی بشارت دی ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ ساتھ یہ بتایا جائے کہ وہ تمنائیں و بشارتیں کس صحیفہ و کتاب میں ہیں؟۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ اپنے پیغمبر کو اس امر میں ضرور سچا ثابت کرے گی۔ ورنہ پھر ہماری طرف سے ’’لعنت اللّٰہ علی الکاذبین‘‘ کا ابدی تحفہ قبول کرے۔

جھوٹ نمبر۶۰ ...... ’’ہاں میں (مرزا قادیانی) وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لئے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کئے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں۔‘‘ (فتاویٰ احمدیہ ج۱ ص۵۱)

نور! جن سارے نبیوں کے زبانی وعدہ پر مرزا قادیانی تشریف فرما عالم ہوئے ہیں وہ وعدہ کس کتاب میں ہے اور کیا ہے۔ اگر مرزائیت اپنے نبی کی لاج کو خاک آلود نہیں دیکھنا چاہتی تو فوراً سارے نبیوں کے زبانی وعدہ کو منصۂ شہود پر لائے:

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

جھوٹ نمبر۶۱ ...... ’’میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے (مرزا قادیانی) مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے۔ وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کرائے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین ص۶۳، خزائن ج۲۰ ص۶۴)

نور! کیا ان تمام نبیوں کی وہ خبریں جو مرزا قادیانی کی آمد و صداقت کے متعلق ہیں کسی معتبر کتاب میں معہ حوالہ عبارت دکھلائی جاسکتی ہیں۔ غلمدیو! اگر کچھ ہمت ہو تو اٹھو اور اپنے رسول کی عزت و آبرو رکھ لو۔

جھوٹ نمبر۶۲ ...... ’’صاحب تفسیر (تفسیر ثنائی) لکھتا ہے کہ ابوہریرہؓ فہم قرآن میں ناقص تھا اور اس کی درائت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہؓ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درائت وفہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔‘‘ (براہین احمدیہ ج۵ ص۲۳۴، خزائن ج۲۱ ص۴۱۰)

نور! اگر اس تفسیر ثنائی سے مراد مرزا قادیانی کے سخت جان حریف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ تو یہ ایک اعجازی جھوٹ ہے اور اگر اس سے مراد تفسیر مظہری مصنفہ قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتیؒ ہے۔ تو یہ کراماتی جھوٹ ہے۔ بہرحال دونوں صورتوں میں یہ ایسا جھوٹ جو اعجاز و کرامت کے حدود سے باہر نہیں ہوسکتا۔

جھوٹ نمبر۶۳ ......’’انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز پنجاب میں ہوگا۔‘‘

(اربعین نمبر۲ص۲۳، خزائن ج۱۷ص۳۷۱)

نور! جن گذشتہ نبیوں کے کشوف نے مرزا قادیانی کے زمانہ پیدائش کو چودھویں صدی کے سر اور جائے پیدائش کو پنجاب مقرر کر کے قطعی مہر لگا دی ہے۔ غلمدیو! اگر کچھ ایمانی غیرت کی جھلک موجود ہے تو اٹھو اور انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے کشوف مذکورہ کو منظر عام پر لا کر اپنے کرشن اوتار کو سرنگونی و ذلت و خواری سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر۶۴ ......’’خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائے گا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۲، خزائن ج۱۹ص۱۰۸)

مرزائیو! خدا کی تمام کتابوں سے اس مضمون کو ثابت کر کے اپنے حضرت صاحب کے دامن سے کذب و دروغ کی نجاست دور کرو۔ نہیں تو ’’خدا کی لعنت ہے ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۳، خزائن ج۱۹ص۱۰۹)

جھوٹ نمبر۶۵ ......’’تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن کریم کسے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخیر تک تمام دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ ص۶، خزائن ج۲۰ص۲۰۷)

نور! تمام نبیوں کی جن کتابوں اور قرآن کریم کی آیتوں میں یہ مضمون موجود ہے اس کی صحیح عبارت مستند طریق سے پیش کر کے مرزائیت کی پیشانی سے اس اتہام کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ نمبر۶۶ ......’’کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۷، خزائن ج۲۰ص۲۰۸)

نور! تمام نبیوں کی ایسی شہادت کن کن آسمانی و غیر آسمانی کتابوں میں درج ہے۔ معہ حوالہ صفحہ و کتاب و عبارت مدلل طور پر بیان کی جائیں۔

جھوٹ نمبر۶۷ ......’’غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص۸، خزائن ج۲۰ص۲۰۹)

نور! تمام نبیوں کی یہ متفق علیہ تعلیم جن آسمانی کتابوں میں درج ہو ان کے نام وعبارت کی زیارت کے ہم بھی مشتاق ہیں۔ ورنہ کاذبوں، مفتریوں پر بے شمار لعنت۔

جھوٹ نمبر ۶۸ ...... ’’القصہ میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں۔‘‘ (لیکچر سیالکوٹ ص ۸، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

نور! مرزا قادیانی جن نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی اور تقرر کردہ ہزار جن کتابوں وصحیفوں میں تحریر ہو اس کو بیان کرو نہیں تو افتراء علی الانبیاء علیہم السلام کی سزا جہنم کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے؟۔

جھوٹ نمبر ۶۹ ...... ’’سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہوگی اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ مسیح ایک سرد ملک کے آدمی تھے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل کر لی ہوگی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ اسلام ہی کی اولاد ہوں۔‘‘ (مسیح ہندوستان میں ص ۷۰، خزائن ج ۱۵ ص ۷۰)

نور! مرزا قادیانی نے اس عبارت میں ایسے صاف وصریح دس جھوٹ پیٹ بھر کر اگلے ہیں کہ دنیا کے کاذب ومفتری بھی اس کو دیکھ کر متحیر وششدر ہیں۔ کیا مرزائیت ان امور بالا میں اپنے ’’مرشد اعظم‘‘ کو راست باز ثابت کرے گی۔ دیدہ باید

جھوٹ نمبر ۷۰ ...... ’’اور ان کی (یعنی اہل کشمیر کی) پورانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ جس کو قریباً انیس سو برس آئے ہوئے گذر گئے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰)

نور! یہ بھی مرزا قادیانی کا طبع زاد افسانہ ہے جس کی تمام تر بنیاد کذب وافتراء پر ہے۔ اس لئے اگر قادیانیت اپنے رہنما اکبر کی صداقت کو نمایاں کرنا چاہتی ہے۔ تو اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں کے نام وعبارت سے ملک کو روشناس کرائے ورنہ پھر وہی تحفہ پیش خدمت کیا جائے گا۔ جو قدرت نے کاذبوں ومفتریوں کے لئے مخصوص کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۷۱ ...... ’’اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی ہیں کہ کسی دوسرے نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔ ایک یہ کہ

انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سوپچیس برس زندہ رہے۔ دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے۔'' (مسیح ہندوستان میں ص ۵۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵)

نور! یہ بھی مرزا قادیانی کا ایک سفید مگر اعجازی جھوٹ ہے۔ اگر غلمدیت اپنے پیغمبر کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتی ہے تو فی الفور اسلام کے تمام فرقوں کی کتب معتبرہ سے ان دو مسلم ومتفق علیہ باتوں کو پیش کرے ورنہ'' کاذب ومفتری کا انجام ذلت ورسوائی ہے۔''

(ملخصاً حقیقت الوحی ص ۲۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ نمبر ۲۷...... ''غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تھا۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی موت پر اجماع ہوگیا تھا......اس اجماع کی وجہ سے تمام صحابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۳۷)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا اعجازی جھوٹ ہے کہ اگر مرزائیت کے اولین وآخرین بھی جمع ہوکر ایڑی وچوٹی کا زور صرف کردیں۔ لیکن اس کو کہ تمام صحابہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر اجماع تھا اور تمام صحابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔ ہرگز ہرگز نہیں ثابت کر سکتے اس لئے مفتری وکاذب پر اللہ ورسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کی ابدی لعنت ہو اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنے اس بے نظیر جھوٹ کو اپنی متعدد تصانیف ''ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۵، تحفہ گولڑویہ ص ۶، ۴۶، ۵۷، خزائن ج ۱۷ ص ۹۵، ۱۶۴، ۱۸۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵، براہین احمدیہ ص ۱۱۹، ۲۰۳، نصرۃ الحق ص ۴۳، خزائن ج ۲۱ ص ۵۵'' میں بیان کیا ہے جو مستقل کئی ایک جھوٹ شمار کئے جاسکتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۳۷...... ''عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہورہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے۔ جو قرآن وحدیث میں ان لفظوں سے بیان کی گئی تھی۔ جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت کا یہ نشان ہے۔''

(اعجاز احمدی ص ۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۹، تحفہ گولڑویہ ص ۶۴، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۵)

نور! کتاب اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے لیکن اس وقت سے لے کر آج تک مکہ ومدینہ کے درمیان ریل کی تیاری تو درکنار پیمائش بھی نہیں ہوئی۔ لیکن مرزا قادیانی کا الہامی کذب ملاحظہ فرمائے کہ لکھتے ہیں ''مدینہ اور مکہ کے درمیان ریل تیار ہورہی ہے۔'' اس سلسلہ میں ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے مرزا قادیانی کے چند پیغمبرانہ لطائف پیش خدمت کئے جاتے ہیں۔ امید کہ مرزا قادیانی کو قوت حافظہ وعمدگی دماغ کی دوا دیں گے۔

۱...... ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۸، خزائن ج۱۷ ص۴۹ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں لکھتے ہیں کہ ’’مکہ و مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے۔‘‘ اور تحفہ گولڑویہ ص۴۷، خزائن ج۱۷، ص۱۶۵ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ:

۲...... ’’اب تو دمشق سے مکہ معظّمہ تک ریل بھی تیار ہو رہی ہے‘‘ اور ’’ص۱۶۴، خزائن ج۱۷ ص۱۹۵‘‘ میں ہے۔

۳...... ’’نئی سواری (ریل) کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آ رہا ہے۔‘‘

۴...... ’’اب خاص طور پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہو جانے سے پوری ہو جائے گی اور اس صفحہ میں ہے۔‘‘ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی۔ وہی مکہ معظّمہ میں آئے گی۔‘‘ اور اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد یہ لکھتے ہیں۔

۵...... ’’چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے۔‘‘ اور چشمہ معرفت حاشیہ ص۷۴، خزائن ج۲۳ ص۸۲ میں جو مرزا قادیانی کے انتقال کرنے سے چھ روز پیشتر ۲۰؍مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔

۶...... ’’جب مکہ اور مدینہ میں اونٹ چھوڑ کر ریل کی سواری شروع ہو جائے گی۔‘‘ حالانکہ آپ ۱۹۰۲ء ہی میں مکہ و مدینہ کے درمیان ریل جاری کر چکے ہیں اور یہاں ۱۹۰۸ء تک بھی اس کا اجراء نہیں ہوا۔ یہ اعجازی کرامت نہیں ہے تو اور کیا ہے اور اسی کتاب کے ص۳۰۶، خزائن ج۲۳ ص۳۲۱،۳۲۲ میں ہے۔

۷...... ’’ان دنوں یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ایک سال تک مکہ اور مدینہ میں ریل جاری کر دی جائے۔‘‘ اور اربعین نمبر۲ ص۲۷، خزائن ج۱۷ ص۳۷۵ حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ جو چشمہ معرفت سے تقریباً آٹھ سال پیشتر شائع ہو چکی ہے کہ:

۸...... ’’ابھی مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے...... پس یہ کس قدر بھاری پیش گوئی ہے جو مسیح کے زمانہ کے لئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت تھی۔ جو ریل کی تیاری سے پوری ہو گئی۔‘‘ اور اسی کتاب اربعین نمبر۳ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۳۹۹ میں فرماتے ہیں کہ:

۹...... ’’مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے۔‘‘
اب نو اقوال سے کوئی ایک بھی قول پورا ہوا؟۔
جھوٹ نمبر۷۴...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔‘‘
(چشمہ مسیحی ص۱۱، خزائن ج۲۰ ص۳۴۶)

نور! مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس کذب بیانی ودروغ گوئی سے توہین کی ہے۔ اس کے ثبوت میں مرزا قادیانی کی تصنیفات کا حرف حرف شاہد ہے اور اس مقولہ مذکورہ کے دروغ بے فروغ ہونے پر خود مرزا قادیانی کی دوسری تحریر شہادت دے رہی ہے۔ لکھتے ہیں کہ ’’ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔‘‘ (ضرورۃ الامام ص۷، خزائن ج۱۳ ص۴۷۸)

مرزائیو! مرزا قادیانی کے ان دونوں مختلف قولوں میں سے ایک یقینی طور پر جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ تمہارے پیشوا کہتے ہیں۔ ’’دروغگو ہونے پر اختلاف وتناقض بھی شاہد ہے۔‘‘ انجام آتھم ص۱۹، خزائن ج۱۱ ص۹، اور ’’تناقض سے لازم آتا ہے کہ دو متناقض باتوں میں سے ایک جھوٹی ہو یا غلط ہو۔‘‘ چشمہ معرفت ص۱۸۸، خزائن ج۲۳ ص۱۹۶۔ سچ ہے دروغ گورا حافظہ نباشد اسی وجہ سے مرزا قادیانی نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔ ’’حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا‘‘
(نسیم دعوت حاشیہ ص۷۱، خزائن ج۱۹ ص۴۳۹، ریویو ج۲ نمبر۴ ص۱۵۳ حاشیہ، اپریل ۱۹۰۳ء)

جھوٹ نمبر۷۵...... ’’یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔‘‘
(حاشیہ ست بچن ص۱۷۱، خزائن ج۱۰ ص۲۹۵)

نور! مرزا قادیانی نے ’’توضیح مرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲، دعوۃ الحق ملحقہ تتمہ حقیقت الوحی ص۸، خزائن ج۲۲ ص۶۲۰، نصرۃ الحق ص۳۳، خزائن ج۲۱ ص۴۳، تحفہ گولڑویہ ص۱۲۰، خزائن ج۱۷ ص۲۹۹، انجام آتھم ص۴۴، خزائن ج۱۱ ص ایضاً‘‘ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یسوع عیسیٰ مسیح ابن مریم دراصل ایک ہی ہیں۔ اس لئے اس عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرگی کے باعث دیوانہ تھے۔ جو سراسر جھوٹ اور بدترین گستاخی ہے۔ مرزائیو! کیا ایک سچا نبی مرگی ودماغی امراض میں مبتلا ہو کر شرعی وعقلی حیثیت سے نبوت کے فرائض انجام دے سکتا ہے؟۔ دلائل قطعیہ اور واقعات سے ثبوت پیش کرو نہیں تو اللہ کی لعنت کاذب ومفتری پر۔

جھوٹ نمبر ۷۶...... ’’مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

نور! حضرت مجدد صاحبؒ کی عبارت مذکورہ میں مرزا قادیانی نے جس خیانت مجرمانہ وچراغداشتہ جرأت سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت ونفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا قادیانی کی روح کو ایصال ثواب کرے گی۔ کیا کوئی غلمدی جرأت کرسکتا ہے کہ متذکرہ عبارت مکتوبات امام ربانیؒ میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو خائنوں وکذابوں کی قطار سے علیحدہ کردے۔

جھوٹ نمبر ۷۷...... ’’بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو مرزائیت کے شجرہ خبیثہ کے پھلنے وپھولنے میں ایک حد تک مانع رہے۔ اس لئے مرزائیت کے پیغمبر کے لئے یہ ضروری تھا کہ ان کو رئیس المتکبرین کہہ کر مسلمانوں کے ایک کثیر گروہ کے ذمہ جھوٹی شہادت کا الزام لگائے۔ کیا مرزائیت اپنے پیغمبر اعظم کو راست باز ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کے کثیر گروہ کی ان شہادتوں کو منظر عام پر لائے گی۔ جن کا ذکر مرزا قادیانی نے کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۷۸...... ’’مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۲)

نور! مرزا قادیانی کا حضرت مریم صدیقہؓ کی طہارت وعصمت پر کس قدر گھناؤنا وگندہ اتہام ہے کہ انسان اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ آہ وہ صدیقہ وطاہرہ جس کی پاکدامنی وعفت شعاری پر قرآن کریم نے شہادت دی ہے۔ آج اس فرقہ ملعونہ کے قائد اعظم کے ہاتھوں معاذ اللہ داغدار بن رہی ہے۔ تفو اے چرخ گردوں تفو! مسلمانو! کیا اب بھی تم کو مرزائیت کے ایمان واسلام میں شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ مرزا قادیانی ایک ’’پیغمبر کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف، اور یہ خیانت، اور یہ جھوٹ، اور یہ دلیری، اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کرکے بدن کانپتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۳،۱۱۴، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸)

جھوٹ نمبر۷۹...... ’’دوسری گواہی اس حدیث (ان لمھدینا آیتین) کے صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت ’’فلا یظھر علیٰ غیبه احد الا من ارتضے من رسول‘‘ میں ہے کیونکہ یہ آیت...... علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے۔ جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ ان لمھدینا کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔‘‘

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۲۹، خزائن ج۱۷ ص۱۳۵ حاشیہ، حقیقت الوحی ص۱۹۷، خزائن ج۲۲ ص۲۰۴)

نور! مرزا قادیانی نے بڑی چراغ داشتہ جرأت کے ساتھ ایک غیر مرفوع روایت بلکہ قول کو مرفوع متصل حدیث قرار دے کر سراسر کذب وافتراء کا ارتکاب کیا۔ اس لئے کہ خود ہی اس روایت کو مجروح وغلط کہتے ہیں کہ:

الف...... ’’مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔‘‘ (حاشیہ حقیقت الوحی ص۲۰۸، خزائن ج۲۲ ص۲۱۷)

ب...... ’’میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں۔ تمام مجروح ومخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے۔ کسی اور میں ایسا نہیں ہوا۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۸۵، خزائن ج۲۱ ص۳۵۶)

بایں ہمہ مرزا قادیانی کا ان لمھدینا آیتین کو حدیث مرفوع متصل قرار دینا کذب وافتراء کی بدترین مثال ہے۔ لہٰذا اغلمد یو! اگر اپنے پیشوا اکبر کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتے ہو تو اس کو حدیث مرفوع متصل ثابت کرو۔ مگر پھر بھی مرزا قادیانی کا دامن کذب کی آلودگی سے صاف نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ پھر اس کو مخدوش ومجروح وغیر صحیح کہنا جھوٹ ہوگا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت رامے شناسم

جھوٹ نمبر۸۰...... ’’اور یہ روایتیں (حضرت مسیح کے ایک سو پچیس برس زندہ رہنے اور دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کرنے کی) نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں۔ بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں ص۵۶، خزائن ج۱۵ ص۵۶)

نور! ایسی روایتیں حدیث کی جن معتبر وقدیم کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کے نام وعبارت کے اظہار کی ضرورت ہے اور یہ روایتیں جو تمام مسلمانوں کے فرقوں میں درجہ تواتر وشہرت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی شہرت وتواتر کو تمام اسلامی فرقوں کی کتب معتبرہ سے ثابت کرو ورنہ ’’لعنة اللّٰہ علیٰ الکاذبین‘‘

جھوٹ نمبر ۸۱...... ’’قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا۔‘‘
(ضمیمہ تریاق القلوب ص۱۶۰، خزائن ج۱۵ ص۴۸۵)

نور! کیا مرزائیت کے کسی لال میں یہ ہمت ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے آدم علیہ السلام کا توام (جوڑا) پیدا ہونا دکھلا کر اپنے مہا گرو کی دروغ گوئی کا قفل توڑ دے۔

جھوٹ نمبر ۸۲...... ’’یہ وہ حدیث ہے۔ (نواس بن سمعان کی) جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔‘‘
(ازالہ اوہام ص۲۲۰، خزائن ج۳ ص۲۰۹، ۲۱۰)

نور! مرزا قادیانی کا امام بخاری پر یہ اتہام ہے کہ امام موصوف نے اس حدیث کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ دی ہے کیوں کہ امام بخاری نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میں اس کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ رہا ہوں۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ مرزا قادیانی کو اس امر میں سچا ثابت کرے۔

جھوٹ نمبر ۸۳...... ’’یہ بھی یاد رہے کہ قرآن کریم میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔‘‘ (کشتی نوح ص۵، خزائن ج۱۹ ص۵)

مرزائیو! اگر کچھ ہمت ہے تو اس مضمون کو قرآن کریم کی کسی آیت میں دکھلاؤ اور اپنے پیشوائے اعظم کے چہرہ سے اس جھوٹ کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ نمبر ۸۴...... ’’یہ تمام دنیا کا جانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ و یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔‘‘
(تحفہ غزنویہ ص۵، خزائن ج۵ ص۵۳۵)

نور! اس متفق علیہ عقیدہ کی مجھے بھی تلاش ہے امید کہ مرزائیت اس کا پورا پتہ بتا کر اپنے کرشن کا حق نمک ادا کرے گی۔

جھوٹ نمبر ۸۵...... الف...... ’’ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔‘‘
(چشمہ معرفت ص۲۸۶، خزائن ج۲۳ ص۲۹۹)

ب...... ’’تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا تھا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۲۸۶، خزائن ج۲۳ ص۲۹۹)

نور! مرزا قادیانی نے جس دلیرانہ حیثیت سے اس گندہ جھوٹ سے اپنی زبان وقلم کو آلودہ کیا ہے وہ رہتی دنیا تک ان کے لئے باعث ننگ وعار ہے۔ اگر قادیانیت اپنے مقدس رسول کو سرنگوں ونگوسار دیکھنا گوارا نہیں کرسکتی تو اپنے کیل کانٹوں سے درست ہوکر اس امر کو تاریخ کی سچی روشنی میں ثابت کرے کہ آنحضرتﷺ کے گیارہ بیٹے پیدا ہوکر فوت ہو گئے تھے۔ ورنہ ’’لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین ‘‘اور مشہور حدیث کی وعید جہنم سے مرزا قادیانی کا بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

جھوٹ نمبر۸۶...... ’’اور علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسام مفعول بہ ہو۔ ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۵، خزائن ج۱۷ص۱۶۲)

نور! مرزائیو! اگرچہ تم کو اپنے مرشد اکبر کے جھوٹ کو سچ کر دکھانے کا جادوگروں وطلسم سازوں سے بھی زائد کمال حاصل ہے۔ مگر مرزا قادیانی کے اس اعجازی جھوٹ کو علم نحو کی کسی چھوٹی سی چھوٹی کتاب میں بھی نہیں دکھلا سکتے ہو۔ اگر کچھ سچائی وایمان کی جھلک موجود ہے۔ تو اٹھو اور اپنے مسیح موعود کو سیلاب لعنت سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر۸۷...... ’’ہم نے صدہا طرح کے ظہور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا۔‘‘ (براہین احمدیہ ج۲ ص ب، خزائن ج۱ص۶۲)

جھوٹ نمبر۸۸...... ’’ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو تین سو براہین قطعیہ وعقلیہ پر مشتمل......تالیف کیا ہے۔‘‘ (اشتہار مندرجہ براہین احمدیہ ج۲ ص۵، خزائن ج۱ص۶۶،۶۷)

نور! مرزا قادیانی نے جو براہین احمدیہ میں صداقت اسلام کے تین سو مضبوط اور محکم دلائل قطعیہ عقلیہ لکھے ہیں۔ اس کی زیارت ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔ امت مرزائیہ سے امید ہے کہ ان تین سو دلائل کو براہین احمدیہ میں دکھلا کر اپنے پیغمبر کو کذب ودروغ کی آلودگی سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ دیدہ باید!

جھوٹ نمبر۸۹...... ’’ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیقت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ ج۴ ص۵۱۲، خزائن ج۱ص۶۱۱)

نور! مرزا قادیانی جن بیرونی شہادتوں کا سبز باغ دکھایا ہے کیا کوئی ہے کہ جو براہین احمدیہ میں سے قرآن کریم کی حقیت وافضلیت کی بیرونی شہادتیں نکال کر دکھائے اور مرزا قادیانی کو کذب وافتراء کی زد سے بچائے۔

جھوٹ نمبر۹۰...... ’’مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ کاذب ہے۔‘‘

(اربعین نمبر۳ ص۹، خزائن ج۱۷ ص۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۶، خزائن ج۱۷ ص۴۵)

نور! مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڑھی نے یہ مضمون اپنی کس کتاب میں تحریر کیا ہے۔ کتاب کا نام معہ تعین صفحہ وعبارت کے پیش کرو اور اپنے رسول برحق کو کذب وافتراء کی وعید سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر۹۱...... ’’جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح جو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۹۹، خزائن ج۲۱ ص۳۷۱)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا اعجازی جھوٹ ہے جس کی سچائی کے لئے مرزائیت کے تمام فرزندوں میں سراسیمگی وعاجزی پھیلی ہوئی ہے اور طلسم سازی کے تمام اوزار واسباب بیکار ہوگئے ہیں۔ کیونکہ رسالہ مذکورہ حضرت حکیم الامت مولانا الشاہ اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ العالی کا تصنیف کردہ ہے اور رسالہ کے سرورق پر جلی حرفوں سے آپ کا اسم گرامی بحیثیت مصنف کے لکھا ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی پیغمبرانہ نگاہ کو نہیں معلوم کیا ہوگیا تھا۔ جو ایسی صاف وصریح شئے بھی نظر نہیں آئی اور ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ کی زندہ مثال پیش کردی۔ مرزائیو! دیکھتے ہو کہ تمہارے مہدی موعود دریائے کذب میں کس طرح غوطہ لگارہے ہیں ہمت ہو تو نکالو۔

جھوٹ نمبر۹۲...... ’’جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب ہلاک ہوئے۔‘‘ (اخبار بدر ج۲ نمبر۵۲ ص۵، مورخہ ۲۷؍دسمبر ۱۹۰۶ء، چشمہ معرفت ص۳۱۸، خزائن ج۲۳ ص۳۳۳)

نور! کیا غلمدیت کے حاشیہ نشین ان سب ہلاک ہونے والوں کی فہرست اسماء شائع کرکے مرزا قادیانی کو سچا ثابت کریں گے۔ حالانکہ صوفی عبدالحق صاحب امرتسری نے ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا قادیانی کے ساتھ مباہلہ کیا۔ جس کی وجہ سے مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرے اور صوفی صاحب موصوف ان کے بعد فوت ہوئے۔ غلمدیو! کہو یہ کون سا دھرم ہے

جھوٹ نمبر۹۳...... ’’خداتعالیٰ نے یونس علیہ السلام نبی کو قطعی طور پر چالیس دن تک عذاب نازل کرنے کا وعدہ دیا تھا اور وہ قطعی وعدہ تھا۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہ تھی۔ جیسا کہ تفسیر کبیر ص۱۶۴ اور امام سیوطیؒ کی تفسیر درمنثور میں احادیث صحیحہ کی رو سے اس کی تصدیق موجود ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۰ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر۹۴...... ’’جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کے شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیش گوئی میں بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہوتب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈالدی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی وبے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۱،۳۲ حاشیہ،خزائن ج۱۱ص ایضاً)

مرزائیو! نزول عذاب کا قطعی وغیر مشروط خدائی وعدہ قرآن کریم کے کس پارہ وسورہ میں ہے اور وہ آحادیث صحیحہ واجماعی عقیدہ بھی نقل کرو۔تاکہ تمہارے حجراسود صاحب کی راست بازی کی قلعی کھل جائے۔

جھوٹ نمبر۹۵...... ’’اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی شریرالنفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہ ہوئی۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۳۹،خزائن ج۱۷ص۱۵۳)

نور! یہ بالکل رنگین جھوٹ اور حضور ﷺ پر شرمناک افتراء ہے کہ آپ نے حدیبیہ کی پیش گوئی کے پورا ہونے کی تعیین کردی تھی۔کیا غلمدیت کا کوئی فرزند اس امر کو معتبر کتب سے مدلل کرکے اپنے بیت اللہ کے ناصیہ سے اس تاریک داغ کو دور کرسکتا ہے۔

جھوٹ نمبر۹۶...... ’’وعید یعنی عذاب کی پیش گوئیوں کی نسبت خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ خواہ پیش گوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرع اور توبہ اور خوف کی وجہ سے ٹال دیتا ہے۔‘‘

(تحفہ غزنویہ ص۶،خزائن ج۱۵ص۵۳۶)

نور! وعید کی پیش گوئیوں کے تخلف وٹال دینے کو سنت الٰہیہ قرار دینا دروغ بے فروغ ہے کیا مرزائیت کے خواجہ تاشوں میں اتنی غیرت ہے کہ اس سنت الٰہی کو کس معتبر ومستند کتاب میں دکھلا کر اپنے امام الزمان کو کذب ودروغ کی ذلت سے بچائیں گے۔

جھوٹ نمبر۹۷...... ’’کیا یونس علیہ السلام کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔جس میں بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔مگر عذاب نازل نہ ہوا۔حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔پس وہ خدا جس نے ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کردیا اس پر مشکل تھا کہ اس طرح نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۳،خزائن ج۲۲ص۵۷۰،۵۷۱)

نور! مرزا قادیانی کا اپنی نکاح والی جھوٹی پیش گوئی کو حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کے ہم پلہ ویکساں قرار دینا اور پھر اس دلیری سے یہ کہنا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا تھا......الخ!

اور ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔ درحقیقت منہ بھر کر صاف جھوٹ بولنا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس ناطق فیصلہ کا کسی آسمانی کتاب میں ذکر ہے اور نہ اس کی منسوخی کا اور اسی طرح یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں کوئی شرط نہیں تھی۔ سفید جھوٹ ہے۔ ’’ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین‘‘

جھوٹ نمبر ۹۸...... ’’میں نے نبیوں کے حوالے بیان کر دئے حدیثوں اور آسمانی کتابوں کو آگے رکھ دیا۔‘‘　　(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

نور! مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کے سلسلہ میں جن جن آسمانی کتابوں اور حدیثوں کو آگے رکھ دیا تھا۔ ان کے اسماء کے ساتھ ساتھ ان کی صحت واعتبار کو بھی پیش کیا جائے ورنہ بغیر اس کے انگاروں سے کھیلنا ہے۔

جھوٹ نمبر ۹۹...... ’’اس پیش گوئی (نکاح محمدی بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے اس سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ ’’یتزوج ویولدله‘‘ یعنی موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے۔ اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے۔ جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے۔ جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷ حاشیہ)

نور! دنیا جانتی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش گوئی مرزا قادیانی کے نکاح محمدی بیگم کی تصدیق کے لئے ہرگز نہیں فرمائی تھی۔ بلکہ درحقیقت یہ پیش گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا اس کو اپنے نکاح کے لئے کہنا سراسر افتراء وکذب ہوا۔ دوسرے یہ کہ جب مرزا قادیانی کا نکاح باوجود سعی بسیار محمدی بیگم سے نہیں ہوا اور مرزا قادیانی داغ مفارقت وحسرت وارمان لئے ہوئے پیوند زمین ہوگئے۔ تو اس سے (معاذ اللہ) یہ لازم آتا ہے کہ حضرت صادق مصدوق ﷺ کی پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ جو آنحضرت ﷺ پر مرزا قادیانی کا ایک ناپاک اتہام وافتراء ہے۔ جس کی سزا علاوہ روسیاہی وخواری کے نار جہنم بھی ہے۔

نکاح آسمانی ہو مگر بیوی نہ ہاتھ آئے
رہے گی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

جھوٹ نمبر۱۰۰...... ’’قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے۔ خدائے قادر وغیور اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۴۹، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

جھوٹ نمبر۱۰۱...... ’’ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں۔‘‘ (انجام آتھم حاشیہ ص۶۳، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

نور! قرآن کریم کی جن نصوص قطعیہ سے یہ مضمون صاف طور ثابت ہورہا ہے۔ اس کی زیارت کے ہم منتظر ہیں اور خصوصاً مرزا قادیانی کی وہ نہایت کامل تحقیقات کی جانب بھی ہماری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر غلمدیت ان نصوص وکامل تحقیقات کو صاف صاف بیان کرے تو بہت ممکن ہے کہ...... کے ناصیہ کاذبہ سے اس دروغ کی سیاہی دھل جائے۔

جھوٹ نمبر۱۰۲...... ’’آنحضرتﷺ نے صاف طور پر فرمادیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ چنانچہ آنحضرتﷺ کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کردئے۔ چونکہ آنحضرتﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۴۰۰،۴۰۱، خزائن ج۳ص۳۰۷)

جھوٹ نمبر۱۰۳...... ’’جب آنحضرتﷺ کی بیبیوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔ تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہوگئے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۶۸۸، خزائن ج۳ص۴۷۱)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی سراسر کذب وافتراء ہے کہ آنحضرتﷺ کے روبرو بیبیوں نے ہاتھ ناپنے شروع کردئے تھے اور آپﷺ نے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا کیونکہ حدیث نبوی میں نہ یہ الفاظ ہیں اور نہ آپﷺ کی یہ رائے تھی۔ بلکہ یہ صرف نبوت کے بہروپ بدلنے والے مرزا قادیانی کے دماغ کی مجددانہ پیداوار ہے اور نیز یہ کہنا کہ آپﷺ (معاذ اللہ) اس غلطی پر تا حیات قائم رہے اور آپﷺ کو متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہ ایک ایسا گستاخانہ حملہ وشرمناک افتراء ہے جس سے انسان حدود ایمان واسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ پیغمبر سے اگرچہ اجتہادی غلطی ہوسکتی ہے۔ مگر اس غلطی پر وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ ’’انبیاء علیہم السلام غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۲۴، خزائن ج۱۹ص۱۳۳)

جھوٹ نمبر۱۰۴......''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ''انا انزلناہ قریباً من القادیان ''تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن کریم لکھا ہوا ہے۔تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔'' (ازالہ اوہام حاشیہ ص۷۷،خزائن ج۳ص۱۴۰)

نور! دنیا پر یہ امر روشن ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرف مسلمانوں کے سینوں وسفینوں میں منقوش ہے۔مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کا مجددانہ شان سے یہ کہنا کہ واقعی طور پر یہ الہامی عبارت ''انا انزلناہ قریباً من القادیان ''اور قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہے۔سفید جھوٹ اعجازی دروغ نہیں ہے تو کیا ہے؟۔اگر غلمدیت کے نمک خواروں وخواجہ تاشوں کو اپنے امام الزمان کی نگوساری دیکھنا گوارا نہیں ہے تو اٹھیں اور مسلمانوں واسلام کے موجودہ قرآن کریم میں قادیان کا نام اور وہ الہامی عبارت دکھلائیں اور اگر انہوں نے اس قرآن کریم میں دکھلایا ''جو مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں؟۔'' (حقیقت الوحی ص۸۴،خزائن ج۲۲ص۸۷) تو اس سے کذب کی سیاہی نہیں دور ہوسکتی۔

جھوٹ نمبر۱۰۵......''دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مرجاتے ہیں اور کروڑہا اس کے ارادہ سے پیدا ہوجاتے ہیں اور کروڑہا اس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہوجاتے ہیں۔'' (کشتی نوح ص۳۷،خزائن ج۱۹ص۴۱)

نور! مرزائیو! اگر ہمت ہو تو اپنے نبی مرزا قادیانی کے اس مبالغہ آمیز کذب کو واقعات اور حقائق کی روشنی میں ثابت کرو ورنہ اپنے مسیح موعود کے فرمان کو یاد رکھو کہ ''خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے۔''

(اعجاز احمدی ص۶۹،خزائن ج۱۹ص۱۸۱)

جھوٹ نمبر۱۰۶......''میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں۔وہ سب میری طرف سے بطور چھوٹے

چھوٹے رسالوں کے ہیں۔‘‘

(اربعین نمبر۳ ص ۲۹، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۸، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۶۶)

نور! مرزا قادیانی کے جس قدر شائع کردہ اشتہارات تھے۔ وہ سب تبلیغ رسالت نامی کتاب میں جمع کر دئے گئے ہیں جن کی کل تعداد ۲۶۱ ہے۔ لیکن آپ ان کو ساٹھ ہزار چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں بتلا رہے ہیں۔ یہ جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ ورنہ مرزائیت کے خواجہ تاشوں کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ ان ساٹھ ہزار اشتہارات کو جو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں ہیں واقعات کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا قادیانی کی دروغگوئی کو دور کریں۔

جھوٹ نمبر۱۰۷...... ’’مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔‘‘

(ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴ ص ب، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۲)

قادیانیو مولوی فاضلو!

اٹھو اور اپنے سلطان العلوم کے اس صریح جھوٹ کو سچ ثابت کر کے حق نمک ادا کرو اور بتاؤ کیا ’’زید کالاسد‘‘ میں مشابہت تامہ ضروری ہے؟۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی کے علم وعقل کا بھی دیوالہ نکل چکا تھا۔ کیونکہ خود ہی اس کے برخلاف لکھ کر اپنی کذب بیانی پر مہر کر دیتے ہیں۔ ’’مشابہت کے ثابت کرنے کے لئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی۔ جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہو اور دم بھی ہو اور آواز بھی شیر کی رکھتا ہو۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸ حاشیہ، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹، زالہ اوہام ص ۶۷، ۶۸ حاشیہ، خزائن ج ۳ ص ۱۳۵، ۱۳۶، تحفہ گولڑویہ ص ۶۳، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۳)

جھوٹ نمبر۱۰۸...... ’’اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے توبہ کر چکا ہے۔‘‘ (ریویو ج ۱ نمبر ۹ ص ۳۳۹، بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۰۵)

مرزا قادیانی اس کے تین سال پانچ ماہ تقریباً گیارہ روز کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

جھوٹ نمبر۱۰۹...... ’’میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔‘‘ (تجلیات الٰہیہ ص ۵، خزائن ج ۲۰ ص ۳۹۷)

نور! اس سے یقینی طور پر یہ امر ثابت ہوا کہ ستمبر ۱۹۰۲ء سے مارچ ۱۹۰۶ء تک تین لاکھ انسانوں نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی متواتر ساڑھے تین سال تک صبح چھ بجے سے لے کر شام چھ بجے تک پے در پے بارہ گھنٹہ بیعت لینے میں مصروف رہتے تھے اور ایک مہینہ میں ۷۱۴۳ اور ایک دن میں ۲۳۸ اور ایک گھنٹہ میں ۱۹ اور ہر تین

منٹ میں ایک انسان کو اپنے دس شرائط بیعت مندرجہ ازالہ اوہام ص۸۵۳،۸۵۴،خزائن ج۳ ص۵۶۳،۵۶۴ سنا کر اوراس سے عمل کا وعدہ لے کر اپنے دام نبوت میں پھنساتے رہے۔

مرزائیو! ایمان سے بتاؤ کیا تمہارے پیشوائے اعظم کی مشغولیت کی بالکل یہی حالت تھی۔ ورنہ پھر یہ مبالغہ گوئی وکذب بیانی مرزا قادیانی کے وقار اعتبار کو خاک آلود کر رہی ہے۔صفائی کی فکر کرو۔

جھوٹ نمبر۱۱۰......’’اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۳۰۷،خزائن ج۳ص۲۵۶،۲۵۷)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی کرامتی جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم سے ان پرندوں کا پرواز کرنا ثابت ہے۔جیسا کہ مرزا قادیانی خود اس امر کے معترف ہیں۔فرماتے ہیں کہ:
’’حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۶۸،خزائن ج۵ص۶۸)

مرزائیو! تناقص واختلاف کی وجہ سے ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹ ہے۔(دیکھو انجام آتھم ص۱۹،خزائن ج۱۱ص۱۹، چشمہ معرفت ج۲۳ص۱۸۸،خزائن ج۲۳ص۱۹۶) تعجب ہے کہ پھر ایسے کو نبی، مسیح،مہدی ماننے میں تمہیں غیرت دامن گیر نہیں ہوتی۔

جھوٹ نمبر۱۱۱......’’مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے ہیں اور میری تائید میں ظہور میں آئے۔اگر ان کے گواہ ایک جگہ اکٹھے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زائد ہو۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۲،خزائن ج۱۹ص۱۰۸)

نور! مرزا قادیانی کے اس مبالغہ آمیز جھوٹ کی وہی تصدیق کرے گا جو ایمان کے ساتھ عقل سے بھی خالی ہو۔لیکن جس کا دل ودماغ ایمان وعقل سے آراستہ ہے۔وہ اس عبارت کی پرزور تکذیب کر کے مرزا قادیانی کو......تاجدار بادشاہ تسلیم کرے گا۔

جھوٹ نمبر۱۱۲......’’قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۴،خزائن ج۲۲ص۸۷)

نور! جس طرح یہ سچ ہے کہ قرآن کریم خدا کی کتاب ہے اسی طرح یہ جھوٹ ہے کہ قرآن کریم مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔مرزائیو! یہ منہ اور مسور کی دال۔’’حلوہ خور دن روئے باید‘‘

جھوٹ نمبر۱۱۳...... ’’ہمارے نبی ﷺ کو بعض پیش گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶)

نور! جن پیش گوئیوں میں حضور ﷺ کو خدا کر کے پکارا گیا ہے۔ ان کی صحیح عبارت معہ حوالہ کتب معتبرہ کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ نقل کر کے اپنے رسول کا حق نمک ادا کرے گی۔

جھوٹ نمبر۱۱۴...... ’’جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں۔ تمام مجروح ومخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص ۱۸۵، خزائن ج۲۱ ص ۳۵۶)

جھوٹ نمبر۱۱۵...... ’’اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرہ ان کا امتیاز نہیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص ۱۸۶، خزائن ج۲۱ ص ۳۵۶)

نور! مرزا قادیانی نے تمام محدثین واکابر محدثین کا نام لے کر نہ صرف دھوکہ دیا ہے بلکہ حضرات محدثین کے مقدس گروہ پر ایک شرمناک اتہام باندھا ہے۔ نیز مہدی کی تمام احادیث کو موضوع غیر معتبر مجروح مخدوش قرار دینا سراسر جھوٹ ہے۔ ورنہ پھر آپ نے اپنی خانہ ساز مہدویت کے ثبوت میں روایت ان لمھدینا آیتین کو حدیث مرفوع متصل بنا کر کیوں پیش کی؟۔

جھوٹ نمبر۱۱۶...... ’’میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ قرآن کریم کی تفسیر کر کے شائع کرنا میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ جیسا مجھ سے۔‘‘ (ازالہ اوہام ج۲ ص ۳۱۵، خزائن ج۳ ص ۵۱۸)

نور! کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کوئی تفسیر قرآن کریم کی شائع کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ اس کے کالم میں غلمدیت کے جراثیم پیوست کئے جائیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کو اس میں بھی ناکام ونامراد کیا۔ جیسا کہ مرزائیت کے سعادت مند فرزند منشی قاسم علی لکھتے ہیں کہ ’’تفسیر اگرچہ فی نفسہ اسلام کی ایک خدمت ہے۔ مگر وہ تفسیر ہرگز تفسیر نہیں کہلا سکتی جس کا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اشتیاق تھا۔‘‘

(اخبار فاروق ۷؍نومبر ۱۹۲۹ء)

جھوٹ نمبر ۱۱۷...... الف...... ’’اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور تمام ملل باطلہ ہلاک ہوجائیں گی۔‘‘

(ایام الصلح اردو ص ۱۳۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۱)

ب...... ’’کیونکہ وحدت قومی اسی نائب النبوت (مرزا قادیانی) کے عہد سے وابستہ کی گئی...... یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۸۳، خزائن ج ۲۳ ص ۹۱)

نور! یہ امر مسلم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود مسیح موعود اور اس عہدے کے انچارج تھے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ تمام ملل باطلہ ہلاک ہوجاتیں اور ہر چہار طرف صرف اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا ہوا؟۔ بلکہ مرزائیت کے اصول پر تمام ملل باطلہ کا ہلاک ہونا اور ایک ہی مذہب کو سب لوگوں کا قبول کر لینا ناممکن ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ’’یہ تو غیرممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت ’’وکذلك خلقهم‘‘ اور بموجب آیت ’’وجاعل الذين اتبعوك ......الخ!‘‘ سب کا ایمان لانا خلاف نص صریح ہے۔‘‘ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷)

’’اور یہ خیال کرنا کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ تمام لوگ اور تمام طبائع ملت واحدہ ہو جائیں گی یہ غلط ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۲۱۸، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۹)

اور مرزائیت کے نقارخانہ کی طوطی اپنے مالک کے خلاف اس طرح سے چہک رہی ہے کہ ’’ابناء آدم کا ایک عقیدہ پر جمع ہوجانا نہ صرف خلاف قرآن اور خلاف اسلام ہے۔ بلکہ خود عقل اور سنت الٰہیہ کے خلاف ہے۔‘‘ (الفضل ج ۱۷ نمبر ۹۹ ص ۹، ۲۰ مئی ۱۹۳۰ء)

جھوٹ نمبر ۱۱۸...... ’’میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۱۵، خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵)

نور! ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی عمر کا اکثر حصہ اور پچاس الماریوں کو پیش نظر رکھ کر فرمایئے کہ ان نبی (یعنی مرزا قادیانی) کی دروغگوئی ولاف زنی میں کچھ شبہ ہوسکتا ہے اور اسی سے مرزا قادیانی کے ان بلند بانگ تبلیغی سرگرمیوں کا پول کھل رہا ہے۔ جن کو ان کی امت دربدر اچھالتی پھرتی ہے۔ اس لئے کہ جب مرزا قادیانی نے اپنی گرانمایہ عمر کے اکثر حصہ یاجوج ماجوج

دجال اعظم قوم انگریزی کی حمایت واعانت میں صرف کی اور بقیہ عمر کو اپنی مسیحیت ونبوت ودیگر دعاوی کی شکست وریخت کی درستگی میں لگائی تو اسلامی تبلیغ کا افسانہ شیخ چلی کا افسانہ بن کر رہ جاتا ہے۔ اللہ اکبر یہ وہ مسیح موعود ہیں جو عیسائیت کے ستون کو گرانے آئے تھے۔ لیکن اس کے استیصال وتخریب کے بجائے خود ہی اپنی عمر کے اکثر حصہ کو اس کی حمایت واعانت میں فخر ومباہات کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

وہ اور شور عشق میرے جی میں بھر گئے
کیسے مسیح تھے کہ جو بیمار کر گئے

کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی کل تصانیف اسی (۸۰) کے قریب ہیں۔ پیغام صلح ص۲، ۱۷راگست ۱۹۳۲ء اور ۲۶۱ اشتہارات ہیں۔ (تبلیغ رسالت) اگر ان میں سے مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت ومصنوعی مسیحیت ودیسی مہدویت ودیگر اختراعی دعاوی کے مکرر وسہ کرر مضامین ودلائل کے انبار اور ان کی تعلیوں وشیخیوں کے پشتارہ کو دور کر دیا جائے اور اس طرح آپ نے اپنے مخالفین کو جو کچھ تلخ تر جوابات وانبیاء علیہم السلام، علماء اسلام کو گالیاں مرحمت فرمائی ہیں۔ ان سب کو علیحدہ کرایا جائے تو پھر ان پچاس المار یوں وعمر کا اکثر حصہ کا سربستہ راز طشت از بام ہوکر مرزا قادیانی اور ان کی امت کی ذلت وخواری کا باعث ہوجاتا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

جھوٹ نمبر۱۱۹...... ’’میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صدہا نشان ظاہر ہوئے۔‘‘
(ملخصاً تذکرۃ الشہادتین ص۳۴، خزائن ج۲۰ ص۳۶، اکتوبر۱۹۰۳ء)

نور! اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں دوسطر کے بعد ہی آپ کی کذب آمیز اعجازی ترقی نے ’’ان صدہا نشان کو دولاکھ سے زائد نشان بنادیا۔‘‘ مگر اسی پر بس نہیں بلکہ اس کتاب کے ’’ص۴۱، خزائن ج۲۰ ص۴۳، ۶۳، ۶۵‘‘ میں آپ نے بیک جست ’’دس لاکھ‘‘ سے زیادہ نشان حاصل کر لئے۔ مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کی ان معجز نما دفعی ترقیوں نے آپ کی کذب بیانی ولغوگوئی پر مہر لگادی ہے۔

جھوٹ نمبر۱۲۰...... ’’پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ خشک ہوگیا اور اس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔‘‘　　(لیکچر سیالکوٹ ص۶،۷ خزائن ج۲۰ ص۲۰۷)

نور! مرزائیو! اگر اپنے گرو کو راست باز دیکھنا چاہتے ہو تو تاریخ اور واقعات کی سچی روشنی میں اس امر کو ثابت کرو کہ عیسائی مذہب ہزار چہارم میں تخم ریزی کے ساتھ خشک ہوگیا۔

جھوٹ نمبر۱۲۱...... ’’اس فقرہ میں دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جب بارہ سو نوے ۱۲۹۰ برس گزریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ ہجری تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۹۱، خزائن ج۱۷ص۲۹۲، حاشیہ)

نور! مرزا قادیانی کو اس پیش گوئی کے مطابق ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہنا ضروری تھا۔ لیکن آپ نے اس قدر عجلت کی ہے کہ ۱۳۲۶ھ میں وقت مقررہ سے نو برس پیشتر تشریف لے گئے تاکہ دنیا اس امر کا مشاہدہ کرلے کہ ’’دروغگو کو خدا تعالیٰ اسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۷ص۴۱)

چنانچہ اس کے باعث مرزائیت کچھ ایسی شرمسار و سراسیمہ ہورہی ہے کہ کچھ بنائے نہیں بنتی۔

جھوٹ نمبر۱۲۲...... ’’اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ’’یوما یأتی ربك فی ظلل من الغمام ‘‘یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۴، خزائن ج۲۲ص۱۵۸)

نور! یہ عربی عبارت جو آیت قرآنی کے حوالہ سے لکھی گئی ہے۔ سراسر جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ موجودہ قرآن کریم میں یہ آیت نہیں ہے۔ البتہ اگر اس قرآن کریم میں ہو جو مرزا قادیانی کے ’’منہ کی باتیں ہیں‘‘ تو بعید از قیاس نہیں دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ اس جھوٹی و مصنوع آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں اس کا بھی ذکر نہیں۔

جھوٹ نمبر۱۲۳...... ’’پس اس سے ظاہر ہے کہ آنخضرت ﷺ ہزار پنجم میں یعنی الف خامس میں ظہور فرما ہوئے نہ کہ ہزار ششم میں اور یہ حساب بہت صحیح ہے کیونکہ یہود اور نصاریٰ کے علماء کا تواتر اسی پر ہے اور قرآن کریم اسی کا مصداق ہے۔‘‘

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۵۱، خزائن ج۱۷ص۲۴۷)

نور! یہود ونصاریٰ کے علماء کا تواتر اور قرآن کریم کی تصدیق پیش کر کے مرزا قادیانی کو راست باز ثابت کرو۔ حالانکہ مرزا قادیانی اس کے برخلاف اسی کتاب کے (حاشیہ ص۱۵۰، خزائن ج۱۷ص ۲۴۶) میں تحریر فرما چکے ہیں کہ ’’امر واقعی اور صحیح یہ ہے کہ بعثت نبوی ہزار ششم کے آخر میں ہے۔ جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں۔‘‘ قادیانیو! اپنے مجدد کا فرمان سنو کہ ’’جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

جھوٹ نمبر۱۲۴...... ’’بہرحال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ (برطانیہ) پر ان کے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے بے حد طور پر اپنی خیرخواہی ظاہر کریں۔ جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں قطعی حرام ہے۔‘‘ (ضمیمہ شہادۃ القرآن ص۱۲، خزائن ج۶ ص۳۸۹، حاشیہ)

نور! غلمدیت کے حلقہ بگوش شریعت اسلام کے اس واضح مسئلہ اور تمام مسلمانوں کے اتفاق کو وضاحت سے ثابت کر کے اپنے نبی (مرزا قادیانی) کے ناموس نبوت کو پاک وصاف کریں۔

جھوٹ نمبر۱۲۵...... ’’چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی ﷺ نے خط لکھا تھا۔ جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۹، خزائن ج۱۱ ص۳۹ حاشیہ)

نور! قیصر کا ذکر بخاری شریف کے پہلے صفحہ میں نہیں اس لئے جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر۱۲۶...... ’’اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں تھا کہ امام آخرالزمان میں یہ دونوں صفتیں (روح القدس سے تائید یافتہ اور مہدی ہونا) اکٹھی ہو جائے گی۔‘‘

(اربعین نمبر۲ ص۱۲، خزائن ج۱۷ ص۳۵۹ حاشیہ)

جھوٹ نمبر۱۲۷...... ’’جس شخص (مرزا قادیانی) کو تمام نبی ابتداء دنیا سے آنخضرت ﷺ تک عزت دیتے آئے ...... بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے۔‘‘ (اربعین ص۲۲ نمبر۲، خزائن ج۱۷ ص۳۶۹)

جھوٹ نمبر۱۲۸...... ’’ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔‘‘

(البشریٰ ج۲ ص۱۰۵، تذکرہ ص۵۹۱)

نور! مرزا قادیانی جس جگہ اور جس حالت میں مرے ہیں وہ دنیا پر روشن ہے کہ آپ نے بمرض ہیضہ بمقام لاہور پاخانہ میں جان دی۔ مرزا قادیانی نے سچ فرمایا کہ ”ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے...... ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۲۶، خزائن ج۲۱ ص۲۹۲)

قادیانی ممبرو! کہو یہ کون سا دھرم ہے؟۔

جھوٹ نمبر۱۲۹...... ”اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم کہیں کہ داؤد علیہ السلام کرشن تھا یا کرشن داؤد علیہ السلام تھا۔“ (نصرۃ الحق ص۹۰، خزائن ج۲۱ ص۱۱۷)

نور! حضرت داؤد علیہ السلام کو ہندو کرشن کا مصداق بتانا یا ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کہنا یہ صرف مرزا قادیانی ہی کی پیغمبرانہ جرأت و بیباکی یا مجددانہ کذب و افتراء ہے۔ مرزائیو! اس کو یاد رکھو کہ ”جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہ سہی پانچ سو سہی۔“

(ازالہ ص۸۶۶، خزائن ج۳ ص۵۷۲)

جھوٹ نمبر۱۳۰...... ”اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو...... جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں۔“

(اربعین نمبر۲ ص۲۳، خزائن ج۱۷ ص۳۷۰)

نور! تحفہ گولڑویہ جو ۲۰×۲۶ کی تقطیع کے دوسو اڑتیس (۲۳۸) صفحوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر صفحہ میں تیس سطریں ہیں۔ صرف دو ہی دو گھنٹہ کے اندر تامل و غور سے نہیں پڑھی جاسکتی اور اگر تحفہ غزنویہ کو بھی شامل مطالعہ و غور کر لی جائے تو اس کا کذب عظیم ہونا اور بھی عیاں ہو جاتا ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کی یہ مبالغہ آمیز کذب بیانی جو واقعات کے سراسر مخالف ہے۔ ان کی نبوت کے پردہ کو چاک کر رہی ہے۔ مرزائیو! رفو کی فکر کرو۔

جھوٹ نمبر۱۳۱...... ”اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں ہزارہا مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن کریم کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیش گوئی موجود ہے۔“ (کشتی نوح ص۴۳،۴۴، خزائن ج۱۹ ص۴۷)

نور! غلمدیو! قرآن کریم کی ایسی پیش گوئیوں کو جو حسب تحریر مرزا قادیانی ایک دو جگہ نہیں بلکہ کئی ایک مقامات میں موجود ہیں۔ نقل کر کے بتاؤ کہ کیا ان آیتوں سے اس مضمون کی پیش گوئی کو حضورﷺ و صحابہ کرامؓ و اکابر ملت نے بھی استنباط فرمایا ہے۔ کیونکہ تمہارے پیغمبر تحریر کرتے

ہیں کہ ’’قرآن کی جو تاویل وتفسیر نہ خدا اور رسول ﷺ کے علم میں ہو اور نہ صحابہؓ وتابعین واولیاء وابدال کے علم میں ہو وہ قابل اعتبار نہیں۔‘‘

(ملخصاً آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص۲۲۷، خزائن ج۵ ص۲۲۷)

نیز یہ بات مسلمانوں کا عقیدہ کیوں کر ہوئی اسلام کی معتبر کتب سے اس کا ’’عقیدہ‘‘ ہونا ثابت کرو نہیں تو اس بات کو یاد رکھو کہ ’’دروغگو انسان کتوں وبندروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔‘‘

(ملخصاً ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۲۶، خزائن ج۲۱ ص۲۹۲)

جھوٹ نمبر۱۳۲...... ’’چنانکه درقرآن کریم مسطوراست وانبیاء علیهم السلام سابقین هم ازاں خبرداده اند که وبائے مهلك (طاعون) دراں جزء زماں آنچناں پدید گرد دکه بیچ قصبه یاقر یه ازاں مستثنیٰ نخواهد ماند!‘‘ (تذکرۃ الشہادتین ص۳، خزائن ج۲۰ ص۴)

نور! مرزائیت کی پوجا کرنے والے بتائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں اس کا ذکر ہے اور کیا آنحضرت ﷺ وصحابہ کرامؓ وا کابرامت نے اس آیت کی ایسی تفسیر کی ہے۔ ونیز جن انبیاء سابقین نے اس خبر سے مرزا قادیانی کو مطلع فرمایا ہے۔ اس سے بھی صفحہ قرطاس کو مزین کریں۔ ورنہ مرزا قادیانی کے پردہ نبوت کا تارتار الگ ہو رہا ہے۔

جھوٹ نمبر۱۳۳...... ’’درقرآن کریم وکتب احادیث ودیگر صحف مسطوراست که دراں ایام یك مرکب جدید حادث گرد دکه بزور آتش حرکت نماید...... پس آں مرکب درعرف هندوستان ریل نامند!‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۲۴، خزائن ج۲۰ ص۲۵)

نور! قرآن کریم وصحف انبیاء کی جن آیتوں میں یہ امر مسطور ہے اس کو پیش کر کے بتاؤ کہ کن کن صحابیوں اور بزرگوں نے ان آیتوں کی یہ تفسیر کی ہے۔ نہیں تو ’’خدا کے جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۱۲، خزائن ج۱۷ ص۳۹۸)

اصل عبارت یہ ہے کہ ’’سید صاحب (سرسید احمد خان صاحب)......اس کی (قرآن کریم کی) تعلیم اور اس کی ہدایتوں سے ایسے دور جا پڑے کہ جو تاویلیں قرآن کریم کی نہ خدا تعالیٰ کے علم میں تھیں نہ اس کے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں......وہ سید صاحب کو سوجھیں۔‘‘

(حاشیہ آئینہ کمالات اسلام ص۲۲۷، خزائن ج۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر۱۳۴......’’حضرت حق سبحانه وعم برهانه مرا برسرقرن چهار دهم مامور فرموده است ودلائل وبراهین لاتعدد لا تحصے متعلق تصدیق من بجهة بصیرت شما مهیا گردانیده وازفوق آسمان تاسطح زمین بردعاوی من آیات بینات خویشتن راهو یداساخت چنانچه جمیع انبیاء کرام علیهم السلام بربعثت من خبرداده اند!‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۳،خزائن ج۲۰ص۶۴)

جھوٹ نمبر۱۳۵......’’یہ تین نبی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اور مسیح علیہ السلام اور یونس علیہ السلام قبر میں زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے۔‘‘

(ست بچن حاشیہ ص۱۶۴،خزائن ج۱۰،ص۳۱۰)

نور! مرزائیت کی پرستش کرنے والوں کا یہ فرض ہے اس قول میں مرزا قادیانی کو سچا ثابت کر کے ان کی نبوت کی لاج رکھیں نہیں تو ’’دروغگو کا انجام ذلت ورسوائی ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۴۱،خزائن ج۲۲ص۲۵۳)

جھوٹ نمبر۱۳۶......’’لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۲۱،خزائن ج۷ص۲۰۲)

نور! صرف یہی ایک سفید وسیاہ جھوٹ مرزا قادیانی کی مصنوعی نبوت کے تار تار کو الگ کرنے کے لئے کافی سے زائد ہے۔اس لئے کہ دوصحیح حدیثوں میں نزول ’’من السماء‘‘ کا لفظ موجود ہے۔مگر مرزائیت کے پیغمبر اعظم کی پیغمبرانہ نگاہیں کچھ اس قدر دھندلی اور غبار آلود تھیں کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں آسمان کا لفظ تک نظر نہ آیا اور اس علمی بے بضاعتی وکوتاہ نگاہی کے باوجود آپ کے کمالات وخیالات کی ان بلند پروازیوں اور وسعت علمی ودعویٰ ہمہ دانی کی شیخیوں اور تعلیوں پر نظر ڈالئے۔ جو آپ کی یا امت مرزائیہ کی کتابوں میں خود روگھاس کی طرح پھیلی ہوئی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک مافوق الفطرت کمالات وفضائل کے مالک ہیں۔حالانکہ واقعات وحالات آپ کے مسیلمۃ الکذاب ہونے میں تو شک وشبہ کو راہ نہیں دیتے البتہ انسانیت کو مشتبہ بتاتے ہیں۔

وہ حدیث جس میں آسمان کا لفظ موجود ہے ملاحظہ فرما کر مرزا قادیانی کی دروغگوئی پر یہ کہئے کہ ’’جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سوسہی۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۸۶۶،خزائن ج۳ص۵۷۲)

۱...... ’’عن ابی هريرة قال قال رسول اللهﷺ كيف اذانزل ابن مريم من السماء فيكم وامامكم منكم‘‘

(بیہقی کتاب الاسماء والصفات ص۴۲۴ طبع بیروت)

۲...... عن ابن عباس مرفوعاًقال الدجال اول من يتعبه سبعون الفاً من اليهود عليهم السيجان (الیٰ قوله) قال ابن عباسؓ قال رسول اللهﷺ فعند ذالك ينزل أخی عيسیٰ بن مريم من السماء!

(کنزالعمال ج۱۴ ص۶۱۹ حدیث نمبر۳۹۷۲۶)

اور خود مرزا قادیانی بھی اس لفظ آسمانی کی تصدیق وتائید کرتے ہیں کہ:

’’صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲)

’’آپ (آنحضرتﷺ) نے فرمایا تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔‘‘ (تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص۵ ج۱ نمبر۲)

قادیانیو! مرزا قادیانی مسیح موعود’’(نبی) کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کر کے بدن کانپتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۱۳،۱۱۴، خزائن ج۲۱ ص۲۷۸)

جھوٹ نمبر۱۳۷...... ’’یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ’’لا مهدی الا عيسیٰ‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۸۵، خزائن ج۲۱ ص۳۵۶)

نور! بالکل جھوٹ ہے اس لئے کہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔

’’الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص۲۳۶، طبع جدہ‘‘ میں ہے کہ’’ مماورد فی بعض الحديث انه لا مهدی الا عيسیٰ بن مريم مع كو نه ضعيفاً عند الحفاظ يجب تاويله...... انه حديث ضعيف خالف احاديث صحيحه‘‘

جھوٹ نمبر۱۳۸...... ’’قرآن کریم میں اوّل سے آخر تک جس جس جگہ توفیٰ کا لفظ آیا ہے ان تمام مقامات میں توفیٰ کے معنی موت ہی لئے گئے ہیں۔‘‘

(ازالہ ص۲۴۶ حاشیہ، خزائن ج۳ ص۲۲۴)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک سفید جھوٹ ہے اس لئے کہ مندرجہ ذیل آیتوں میں توفیٰ کے معنی موت کے نہیں ہیں۔

۱...... ’’وھوالذی یتوفکم باللیل ویعلم ماجرھتم بالنہار‘‘ (الانعام۶۰)

۲...... ’’اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا‘‘ (الزمر۴۲)

جھوٹ نمبر۱۳۹...... ’’علم لغت میں یہ مسلم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہے۔ وہاں بجز مارنے اور کوئی معنے توفیٰ کے نہیں آتے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۳، خزائن ج۱۷ص۹۰)

نور! اگر قادیانیت کے پوجاری اس مسلم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ کو علم لغت کی کسی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی کتاب میں دکھائیں تو بہت ممکن ہے کہ ان کے ’’کرشن جی کا دلفریب مندر‘‘ منہدم ومسمار ہونے سے محفوظ رہ جائے۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے اس فرمان کو یاد رکھو کہ ’’اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

جھوٹ نمبر۱۴۰...... ’’پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ص۹۲)

جھوٹ نمبر۱۴۱...... ’’الغرض جب کہ میں نے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال آئمہ اربعہ اور وحی اولیائے امت محمدیہ اور اجماع صحابہؓ میں بجز موت مسیح علیہ السلام کے اور کچھ نہیں پایا۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۴،۶،۸، خزائن ج۱۷ص۹۲،۹۵،۹۹)

نور! مرزا قادیانی کا حضرات صحابہ کرامؓ آئمہ اربعہ اور اولیائے امت محمدیہؒ پر ایک لعنتی افتراء واتہام ہے۔ اس لئے کہ اجماع امت مسلمہ اور احادیث صحیحہ متواترہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو مدلل کر رہی ہے۔ جن کو بصارت کے ساتھ بصیرت بھی ملی ہے وہ دیکھیں اور غور کریں۔

۱...... ’’روی عن ابی ھریرہ وابن عباس والی العالیۃ وابی مالك وعکرمۃ والحسن وقتادہ والضحاك وغیرھم قد تواترت الاحادیث عن رسول اللّٰہﷺ انہ اخبر بنزول عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیمۃ اماماعادلا وحکما مقسطاً...... وقد ذکر الحافظ فی الفتح تواتر نزولہ علیہ السلام عن ابے الحسین الا بری وقال فی التلخیص الخبیر ج۳ ص ٤٦٢ من

کتاب الطلاق واما رفع عیسیٰ فاتفق اصحاب الاخبار والتفسیر علی انه رفع ببدنه حیا...... وقال فی الفتح من باب ذکر ادریس لان عیسیٰ ایضاً قدرفع وهو حی علی الصحیح'' (عقیدۃ الاسلام طبع کراچی ص۸)

﴿حضرت ابوہریرہ وابن عباس، وابوالعالیہ، ابومالک، عکرمہ، حسن، قتادہ، ضحاک ودیگر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ اس بارہ میں احادیث نبویہ متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل اور منصف حاکم ہوکر نازل ہوں گے......اور حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں ابوالحسین آبری سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر نقل کی ہیں اور حافظ صاحب موصوف تلخیص الحبیر کتاب الطلاق میں فرماتے ہیں کہ تمام محدثین ومفسرین کا اس بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور فتح الباری میں حضرت ادریس علیہ السلام کے ذکر کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ بنابر صحیح مذہب کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ آسمان پر موجود ہیں۔﴾

۲...... ''قال ابن عطیه واجمعت الامته علی ما تضمنة الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حی انه ینزل فی آخر الزمان''

(بحرالمحیط ج۲ ص۴۷۶، زیرآیت الذی یتوفاکم......الخ!)

﴿تمام امت کا اس پر اجماع ہوچکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ جیسا کہ احادیث متواترہ اس کی شہادت دے رہی ہیں۔﴾

۳...... ''واجتمعت الامة علی ان عیسیٰ حی فی السماء وینزل الی الارض'' (النہرالمادج۲ ص۴۷۳)

﴿اور تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور زمین پر نزول فرمائیں گے۔﴾

۴...... ''واما لاجماع فقال السفارینی فی الواسع قد اجتمعت الامة علی نزوله ولم یخالف فیه احد من اهل الشریعة وانها انکر ذلك الفلا سفة والملاحدة ممن لا یعتد بخلافه وقد انعقد اجماع الامة علی انه ینزل ویحکم بهذه الشریعة المحمدیه ولیس ینزل بشرعیة مستقلة عند نزول من السماء وانکانت النبوة قائمة به وهو متصف بها'' (کتاب الاذاعۃ ص۷۷)

﴿امام سفارینی فرماتے ہیں کہ تمام امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے اور بجز ملحدوں فلسفیوں بددینوں (قادیانیوں) کے اور کوئی اس کا مخالف نہیں ہے اور ان لوگوں کا اختلاف کرنا ناقابل اعتبار ہے اور اس پر بھی تمام امت محمدیہ متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر شریعت محمدیہ کی اتباع کریں گے اور کوئی مستقل شریعت لے کر نہ آئیں گے۔ اگرچہ وہ صفت نبوت سے موصوف ہوں گے۔﴾

جھوٹ نمبر ۱۴۲...... ’’قرآن کریم کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔‘‘

(کشتی نوح حاشیہ ص ۶۸، خزائن ج ۱۹ ص ۷۵)

نور! قرآن کریم کی کس آیت کا یہ مضمون ہے اور کیا کسی نے اس آیت سے اس مضمون کو سمجھا ہے۔ نہیں تو ’’دروغگو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۲۴۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ نمبر ۱۴۳...... ’’مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا۔ دمشق سے شرقی طرف ہے اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔‘‘

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۸)

نور! حالانکہ قادیان لاہور سے شمال و مشرق کی طرف واقع ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی جغرافیہ دانی ملاحظہ فرمایئے کہ آپ اس کو گوشۂ مغرب اور جنوب میں واقع کر رہے ہیں تاکہ پنجاب کے پرائمری اسکول کے طالب علم قادیانی پیغمبر کے علم و عقل پر تمسخر و استہزاء کریں اور یہ کہیں کہ:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اور مرزا قادیانی کا خود اپنے متعلق کیا ہی بہترین فیصلہ ہے کہ ’’ممکن ہے (بلکہ واقع ہے) کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں۔‘‘

(کشف الغطاء ص ۱۲، خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۳)

جھوٹ نمبر ۱۴۴...... ’’عیسائیوں نے بہت سے معجزات آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا صاف وصریح توہین آمیز جھوٹ ہے جس سے مذہبی دنیا کا کوئی فرد انکار نہیں کر سکتا۔ بالخصوص وہ اسلامی فرقہ جس کا ایمان ویقین قرآن کریم کے متعلق ہے اور اس کے سامنے قرآن کریم کے وہ صفحات کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں صاف لفظوں میں معجزات کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ ’’ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔ بے شک ان کے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں......قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دئے گئے تھے۔‘‘

(شہادۃ القرآن حاشیہ ص۷۶، خزائن ج۶ ص۳۷۲)

الحمدللہ کہ مرزا قادیانی نے خود ہی اپنی حق بات کو ناحق بتا کر کاذب بن گئے ہیں۔

(فہوالمراد)

جھوٹ نمبر۱۴۵...... ’’عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۳۲، خزائن ج۳ ص۱۱۹)

نور! مرزا قادیانی نے یہ پیش گوئی ۱۳۰۸ھ میں کی تھی۔ جس کو آج ۴۳ برس ہو چکے ہیں۔ مگر کیا مرزائیت کا کوئی سپوت اس امر کو بتا سکتا ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوؤں میں کمی ہے بلکہ ان میں ایسی روز افزوں ترقی ہے کہ دوسری قومیں ان کو نگاہ رشک سے دیکھ رہی ہیں۔ کچھ عجب نہیں کہ قدرت نے ہندوؤں میں تعلیم کی ترقی صرف مرزا قادیانی کی پیش گوئی غلط کرنے کے لئے کی ہو۔ غلمدیو! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب تمام ہندوستان میں کوئی پڑھا لکھا ہندو نظر نہیں آ رہا ہے اور بالخصوص تمہارے کرشن اوتار کے استھان (قادیان) میں اب کوئی پڑھا لکھا ہندو نہیں دکھائی دیتا۔ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین!

جھوٹ نمبر۱۴۶...... ’’ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔‘‘

(اخبار بدر ج۶ نمبر۱۹ ص۵، ۹؍مئی ۱۹۰۷)

نور! مرزائیو! اس امر کا ثبوت پیش کرو کہ کئی کروڑ انسانوں کا مشرک ہونا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا نتیجہ تھا۔ ورنہ جھوٹے ومفتری پر خدا کی لعنت۔

جھوٹ نمبر۱۴۷...... ’’آیات کبریٰ تیرہویں صدی میں ظہور پذیر ہوں گی۔اس پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرہویں صدی میں ظہور یا پیدائش واقع ہو......لہٰذا علماء کا اسی بات پر اتفاق ہوگیا ہے کہ بعد المائتین سے مراد تیرہویں صدی ہے اور الآیات سے مراد آیات کبریٰ ہیں۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۸۳،خزائن ج۳ص۴۶۸)

نور! مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ صریح جھوٹ ہے کہ علماء کا اس امر پر اتفاق ہوگیا ہے کہ ’’الایات بعد المائتین ‘‘ سے مراد تیرہویں صدی ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے مقرر ہے۔ورنہ امت مرزائیہ کا اولین فرض ہے کہ اس اتفاق علماء کو حقیقت کی روشنی میں دکھائے۔

جھوٹ نمبر۱۴۸...... ’’اسی وجہ سے سلف صالحین میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودہویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی بھی یہی رائے ہے......ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔‘‘ (ازالہ ص۱۸۴،۱۸۵،خزائن ج۳ص۱۸۹)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک کراماتی جھوٹ بلکہ انوکھا اتہام ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی جانب منسوب کرکے ان کی رائے بلکہ ایک اجماعی عقیدہ کہا گیا ہے۔مرزائیت کے خواجہ تاشوں میں اگر کچھ ہمت اور ایمانی صداقت موجود ہے تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ مرحوم کی یہ رائے ان کی کتاب سے اور اجماعی عقیدہ کی اسلامی معتبر کتاب سے دکھا کر اپنے گرو کو راست باز ثابت کریں گے اور ان کی پیشانی سے اس سیاہ داغ کو دور کریں گے۔

جھوٹ نمبر۱۴۹...... ’’اب جاننا چاہئے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ایک لمی اور لمی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں۔جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۵۵،۵۶،خزائن ج۲۳ص۶۳،۶۴)

نور! مرزا قادیانی نے دلیل لمی کی اس تعریف وتمثیل سے نہ صرف عربی طلباء کے لئے سامان تفریح وتضحیک مہیا کیا بلکہ اپنی پیغمبرانہ قابلیت وسلطان المتکلمی کا ایسا بہترین مظاہرہ کیا ہے کہ منطقیوں ومتکلموں کی روحیں بھی وجد میں آگئی ہوں گی۔

قادیانی فاضلو! دلیل لمی کی یہ تعریف وتمثیل علم کلام ومنطق کی کس کتاب میں ہے۔ دیکھیں اپنی سلطان المتکلمین کے اس سفید جھوٹ کو کس طرح کے قالب میں ڈھالتے ہو۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

جھوٹ نمبر۱۵۰...... ’’تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔‘‘

(کشتی نوح ص۶۰، خزائن ج۱۹ ص۶۵)

نور! بخاری شریف کی وہ حدیث جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ مرزائیت کے نمک خواران ازلی کا فرض منصبی ہے کہ اس کو صاف طور پر دکھا کر مرزا قادیانی کو عذاب اخروی ورسوائی سے بچائیں۔

جھوٹ نمبر۱۵۱...... ’’اے نادان کیا تو یونس علیہ السلام کے قصہ سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ تب بھی توبہ واستغفار سے اس کی قوم بچ گئی۔ حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدائے تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی۔ مگر کیا وہ اسی پیش گوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہوگئی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۸۶، خزائن ج۲۲ ص۱۹۴)

نور! کس دلیری وبے باکی سے خداوند تعالیٰ پر یہ افتراء کیا گیا ہے کہ اس نے اس قوم کو چالیس دن کے اندر ہلاک کرنے کا قطعی وعدہ کیا تھا مگر بایں ہمہ اس نے اس قوم کو ہلاک نہیں کیا اور اپنے قطعی وعدہ پر پانی پھیر دیا۔ مرزائیو! تمہارے پیغمبر نے جس جرأت سے اس اتہام سازی وکذب گوئی کا ارتکاب کیا ہے یہ صرف انہیں کا حصہ تھا۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہوچکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

اس لئے تمہارے ذمہ نمک حلالی کے سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ اوّل تو اس قطعی وعدہ کو قرآن کریم میں دکھاؤ۔ دوسرے کیا خدا کا قطعی وعدہ جھوٹا ہوسکتا ہے۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے دروغگو ومفتری ہونے میں کیا شک ہے اور کیوں ہے۔

جھوٹ نمبر۱۵۲...... ’’وقد جاء فی القرآن ذکر فضائلی، وذکر ظهوری عندفتن تثور ‘‘اور میرے (مرزا قادیانی) فضائل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور میرے ظہور کا ذکر بھی پرآشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۵۸، خزائن ج۱۹ ص۱۷۰)

نور! مرزا قادیانی کے فضائل وظہور کا ذکر قرآن کریم کی کس سورت وکس آیت میں ہے۔ اگر مرزائیت کے کاسہ لیس اس کو دکھائیں تو ایک من تازہ مٹھائی بطور شکریہ پیش کی جائے گی۔ ورنہ مفتری وکاذب پر خدا کی لعنت۔

جھوٹ نمبر۱۵۳...... ’’خداتعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اوریا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۲۵۸)

اسی کتاب کے صفحہ مذکور میں مرزا غلام احمد قادیانی اس الہام کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں کہ ’’اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴، ۸۶ برس کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔‘‘

مرزائیت کے نقار خانہ کی طوطی اخبار الفضل مورخہ ۱۱؍جون ۱۹۳۳ء ص۲ پر اپنے مالک کی تائید میں چہک کر کہتی ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) کے اس الہام میں دو زبردست پیش گوئیوں کا ذکر ہے۔ اوّل یہ کہ آپ کی عمر ۷۴ برس سے کم نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ۸۶ برس سے زیادہ نہ ہوگی۔

حالانکہ مرزا قادیانی ۶۸، ۶۹ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت ہوکر کاذب ومفتری بنے اس لئے کہ ’’کتاب البریہ حاشیہ ص۱۵۹، خزائن ج۱۳ ص۱۷۷، رسالہ ریویو آف ریلیجنز، ج۵ نمبر۶ ص۲۱۹، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، بدر ج۳ نمبر۳۰، ۸؍اگست ۱۹۰۴ء ص۵، الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸؍مئی ۱۹۱۱ء ج۱۵ نمبر۱۵ تا ۲۰ ص۴، کتاب حیات النبی ج۱ ص۴۹‘‘ میں مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ’’میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔‘‘ اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ آپ ۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو دنیا سے رخصت ہوئے۔ (عسل مصفی ج۲ ص۶۱۴) پس اس پختہ ومسلّم حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ جو آپ کی کذب بیانی پر نہ ٹوٹنے والی مہر ہے۔

لیکن ناظرین کرام کے لطف طبع کے لئے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز کرشمہ یہ سنانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی تھی۔ کیونکہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

☆...... ’’میری (مرزا قادیانی) پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۹۵، خزائن ج۱۷ ص۲۵۲)

☆...... ’’اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا (یعنی چودھویں صدی کا) سر بھی آ پہنچا۔‘‘ (تریاق القلوب ص۶۸، خزائن ج۱۵ ص۲۸۳)

☆...... ’’ضرور ہے کہ مہدی اور مسیح موعود...... چودہویں صدی کے سر پر ظاہر ہو کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصہ میں پڑتی ہے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۹۴، خزائن ج۱۷ ص۲۵۰)

اور چونکہ چودہویں صدی چھٹے ہزار میں واقع ہے اور مرزا قادیانی اسی ہزار ششم میں سے گیارہ سال رہتے ہوئے پیدا ہوئے اور اسی صدی میں فوت ہو گئے۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے انتقال کے وقت ہزار ششم باقی تھا۔ جل جلاله!

ناظرین! مرزا قادیانی کا کتنا معجزنما کمال ہے کہ گیارہ سال میں کیا کیا بنے اور کیا بنایا۔ مگر پھر بھی ہزار ششم کے گیارہ سال ختم نہ ہوئے۔ مرزائیو! سچ ہے کہ:

ایں　کرامت　ولی　ماچہ　عجب
گربہ　شاشید　گفت　باراں　شد

جھوٹ نمبر۱۵۴...... ’’میں کسی عقیدہ متفق علیہا اسلام سے منحرف نہیں ہوں۔‘‘

(دافع الوسواس ص۳۱، خزائن ج۵ ص ایضاً)

نور! مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت، وفات مسیح وتکفیر جمیع مسلمین اور ختم نبوت ودیگر اصول اسلام وضروریات دین کے انکار کے باوجود یہ کہنا کہ میں کسی متفق علیہ عقیدہ سے منحرف نہیں ہوں۔ صریح کذب بیانی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔

جھوٹ نمبر۱۵۵...... ’’نبی کریم ﷺ نے نہ ایک دلیل بلکہ بارہ مستحکم دلیلوں اور قرائن قطعیہ سے ہم کو سمجھا دیا تھا کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکا اور آنے والا مسیح موعود اسی امت سے ہے۔‘‘

(دافع الوسواس ص۴۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

نور! غلمدیت! اگر اپنے روحانی باپ کی صدق مقالی سے دنیا کو روشناس کرانا چاہتی ہے تو ان بارہ مستحکم دلیلوں وقطعی قرینوں کو اسلامی کتب سے نکال کر منظر عام پر پیش کرے۔

جھوٹ نمبر۱۵۶...... ’’اور اگر یہ سوال ہو کہ قرآن کریم میں اس بات کی کہاں تشریح یا اشارہ ہے کہ روح القدس مقربوں میں ہمیشہ رہتا ہے اور ان سے جدا نہیں ہوتا تو اس کا یہ جواب ہے کہ سارا قرآن کریم ان تصریحات اور اشارات سے بھرا پڑا ہے۔‘‘

(دافع الوسواس ص۷۶، خزائن ج۵ ص ایضاً)

نور! نفس مسئلہ کی صحت وسقم سے قطع نظر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا یہ فرمانا کہ سارا قرآن کریم ان تصریحات واشارات سے بھرا پڑا ہے۔ مبالغہ گوئی ولاف زنی ہے جو کذب ودروغ کی حدود سے باہر نہیں ہوسکتا۔

جھوٹ نمبر۱۵۷...... ’’اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔ کیونکہ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا...... پس چونکہ ہر ایک بات جو اس کے منہ سے نکلتی ہے وحی ہے۔ اس لئے جب اس کے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو وحی کی غلطی کہلائے گی نہ اجتہادی غلطی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۵۳، خزائن ج۵ ص ایضاً)

نور! مرزا قادیانی کے اس دروغ بے فروغ کے ثبوت میں آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے اغماض کرتے ہوئے مرزا قادیانی ہی کا ایک دوسرا قول پیش کرتا ہوں۔ تاکہ غلمدیت کے گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جائے اور اس کے پھپھولے سینہ کے داغ سے جل اٹھے۔ ارشاد ہے ’’ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کرسکتا ہے مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۳۵، خزائن ج۲۲ ص۵۷۳)

جھوٹ نمبر۱۵۸...... ’’ایسا ہی دو زرد چادروں کی نسبت بھی وہ معنی کئے جائیں کہ جو برخلاف بیان کردہ آنحضرتﷺ واصحابؓ وتابعین وتبع تابعین وائمہ اہل بیت ہوں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۲۰۲، خزائن ج۲۱ ص۳۷۴)

نور! حدیث نبوی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ جو آیا ہے کہ آپ دو زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہوکر آسمان سے نازل ہوں گے۔ تو مرزا قادیانی نے ان دو چادروں سے اوپر اور نیچے کی دو بیماریاں مراد لے کر یہ فرمایا ہے کہ میں ان اوپر اور نیچے کے دونوں بیماریوں یعنی ’’دوران سر وذیابیطس میں مبتلا ہوں۔‘‘ ’’دیکھو اخبار بدر ۷؍جون ۱۹۰۶ء ص۵، منظور الٰہی ص۳۴۸، ضمیمہ اربعین نمبر۳ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۷۰‘‘ اور اپنی اسی مراد کو آنحضرتﷺ وصحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین وائمہ اہل بیتؓ کا فرمودہ بیان کیا ہے جو سراسر کذب وافتراء ہے۔ اس لئے مرزائیت کے فرزندوں کا یہ فرض ہے کہ اس امر کو ثابت کریں۔ ’’آنحضرتﷺ وصحابہ کرام وتابعین وتبع بتابعین وائمہ اہل بیت نے کس جگہ یہ فرمایا ہے کہ زرد رنگ کی دو چادروں سے مراد اوپر نیچے کی دو بیماریاں ہیں۔ ورنہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۴) کو خوب یاد رکھو۔

جھوٹ نمبر۱۵۹...... ’’سو یہ وہی دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے۔‘‘
(حقیقت الوحی ص ۳۰۷،خزائن ج ۲۲ص ۳۲۰)

نور! مرزائیت اپنے پیغمبر اعظم کو سچا ثابت کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کے اس اتفاق کو جو زرد چادر کے متعلق ہوا ہے صحف آسمانی یا کم از کم کتب اسلامی میں دکھلائے کہ کب اور کہاں اور کتنے انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہوا ہے۔اللہ اکبر نبی کہلا کر ’’یہ افتراء اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔‘‘　(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۳،خزائن ج ۲۱ص ۲۷۸)

جھوٹ نمبر۱۶۰......　الف...... ’’سورہ تحریم میں یہ صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ص ۱۸۹،خزائن ج ۲۱ص ۳۶۱)

جھوٹ نمبر۱۶۱......　ب...... ’’اور اسی واقعہ کو سورہ تحریم میں بطور پیش گوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونک دی جائے گی۔‘‘　(کشتی نوح ص ۴۵،خزائن ج ۱۹ص ۴۹)

نور! سورہ تحریم میں یہ مضمون نہ صریح طور پر اور نہ اشارہ کے طور پر بیان کیا گیا اور نہ بطور پیش گوئی کمال تصریح کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔اس لئے مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک دلیرانہ وبیباکانہ جھوٹ ہے اور لطف یہ کہ پہلے حوالے:

الف......　میں تو آپ اس مضمون مذکور کا تعلق زمانہ ماضی سے کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے‘‘ اور دوسرے حوالے:

ب......　میں زمانہ مستقبل سے متعلق کر کے ارشاد ہے کہ ’’بطور پیش گوئی یہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا۔‘‘ مرزا قادیانی نے سچ فرمایا کہ ’’جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔‘‘　(نور الحق ج اص ۱۰۴،خزائن ج ۸ص ۱۳۷)

جھوٹ نمبر۱۶۲...... ’’اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودہویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔‘‘　(چشمہ معرفت ج۲ص ۳۱۸،خزائن ج ۲۳ص ۳۳۳)

نور! تمام اولیاء کے اس اتفاق کی زیارت میں بھی کرنا چاہتا ہوں۔امید ہے کہ

غلمدیت اس کا پتہ بتا کر اپنے بانی سلسلہ کو کذب ودروغ کی آلائش سے پاک کرے گی۔’’ورنہ ایسا کھلا کھلا جھوٹ بنانا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے۔‘‘

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۳۹،خزائن ج۲۳ص۴۰۸)

جھوٹ نمبر۱۶۳...... یہ عجیب بات ہے کہ:’’چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدد ہونے کے دعوے کئے تھے جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنوی وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہوگئے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی حاشیہ ص۳۰،خزائن ج۲۲ص۴۶۲)

نور! حضرت مولانا مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اور جناب نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی کا دعویٰ مجددیت کس کتاب میں ہے؟۔غلمدیوں سے امید ہے کہ اس کا پتہ بتا کر اپنے مجدد صاحب کو سچا ثابت کریں گے۔

جھوٹ نمبر۱۶۴......’’سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۶،خزائن ج۱۷ص۹۵)

نور! چونکہ سچ اور جھوٹ کی یہ نشانیاں مرزا قادیانی کے خاص مراقیانہ دماغ کی پیداوار ہیں۔اس لئے ناممکن تھا کہ وہ کذب ودروغ کی نجاست سے پاک ہوں۔کیونکہ مرزا قادیانی کے قول کے مطابق لازم آتا ہے کہ باری تعالیٰ حضرت رسول مقبول ﷺ قرآن کریم، دین اسلام وغیرہ جو بے نظیر ومثال ہیں۔وہ سب کے سب جھوٹ ہوں (معاذ اللہ) اور خود مرزا قادیانی ہی معجزہ وخارق عادت کی دوسری جگہ ایسی تعریف کرتے ہیں جس سے ان نشانیوں کی تکذیب ہوتی ہے۔’’خارق عادت اسی کو تو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۹۶،خزائن ج۲۲ص۲۰۴)

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس قول اور خود مرزا قادیانی جیسے پیغمبر ومتنبّی کا بھی کوئی نظیر نہیں ہے۔اس لئے دونوں کے کاذب ہونے میں کچھ شک نہیں۔

جھوٹ نمبر۱۶۵......’’یاد رہے کہ اکثر صوفی جو ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مسیح موعود تیرہویں صدی میں یعنی ہزار ششم کے آخر میں پیدا ہوگا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۳،خزائن ج۱۷ص۲۸۶)

نور! مرزائیو! وہ اکثر صوفیاء کرام جن کی تعداد حسب شمار مرزا قادیانی ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔ان کے اسماء گرامی کی تفصیل اور مکاشفات جن جن کتابوں میں درج ہیں۔ان کو منظر

عام پر لاؤ ''اور کچھ زیادہ ہیں'' کا ابہام دور کرو۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے اس فرمان کو یاد رکھو کہ ''جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۸، خزائن ج۱۷ ص۴۸)

جھوٹ نمبر۱۶۶...... ''اور جو کتابیں اسلام کے رد میں لکھی گئیں۔ اگر وہ ایک جگہ اکٹھی کی جائیں تو کئی پہاڑوں کے موافق ان کی ضخامت ہوتی ہے۔''

(چشمہ معرفت ج۲ ص۳۱۳، خزائن ج۲۳ ص۳۲۷)

نور! مرزا قادیانی کا یہ قول بھی مبالغہ آمیزی ولاف زنی کی وجہ سے کذب ودروغ ہے ورنہ مرزائیوں کو چاہئے کہ واقعات کی سچی روشنی میں اس کو سچ کر دکھائیں۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے چند پیغمبرانہ لطائف بھی سن لیجئے۔

☆...... ''اسلام کی تکذیب اور رد میں اس تیرہویں صدی میں بیس کروڑ کے قریب کتاب اور رسالے تالیف ہوچکے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۱۰۳، خزائن ج۱۷ ص۲۶۶)

☆...... ''کیا اب تک اسلام کے رد میں دس کروڑ کے قریب کتابیں نہیں لکھی گئی۔'' (ایام الصلح ص۸۹، خزائن ج۱۴ ص۳۲۵)

☆...... ''اور وہ بے جا حملے جن کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں کئے گئے ہیں ان کی تعداد سات کروڑ تک نوبت پہنچ گئی تھی۔'' (ایام الصلح ص۲۷، خزائن ج۱۴ ص۲۵۵)

☆...... ''خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس قوم نے چھ کروڑ کتاب وساوس اور شبہات کے پھیلانے کے لئے اب تک تقسیم کردی۔'' (ازالہ ص۷۳۶، خزائن ج۳ ص۴۹۶)

مرزائیو! مرزا قادیانی کو اس فرمان کی روشنی میں دیکھو کہ ''جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔'' (نور الحق ج۱ ص۱۰۴، خزائن ج۸ ص۱۳۷)

جھوٹ نمبر۱۶۷...... ''عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بماہ نکل نہیں سکتا۔''

(کشتی نوح ص۷۴، خزائن ج۱۹ ص۸۳)

نور! عیسائیوں کے ان پچاس ہزار رسالوں اور مذہبی پرچوں کا ثبوت پیش کرو کہ کب اور کن جگہوں سے ماہانہ نکلتے ہیں؟۔

جھوٹ نمبر۱۶۸...... ''خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴، اربعین نمبر۳ ص۹، خزائن ج۱۷ ص۳۹۴)

نور! واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے باقرار خود دوران سر، مراق، خلل دماغ، ذیابیطس، سلسل البول جیسے خبیث امراض [1] میں مبتلا ہوکر خداوندتعالیٰ پر افتراء کیا اور جھوٹ بولے۔قادیانیو! بتاؤتمہارے نبی برحق اپنے اس ارشاد کے روسے کون ہوئے کہ ’’ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے......ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ص ۱۲۶،خزائن ج۲۱ص ۲۹۲)

اوراگرقادیانیت ان امراض کے خباثت سے انکارکرے تواس کا یہ مذہبی فرض ہے کہ ان کی پاکی وطہارت دلائل وحقائق کی روشنی میں ثابت کرے ورنہ بغیراس کے مرزا قادیانی کا دامن کذب وافتراء سے پاک نہیں ہوسکتا۔

جھوٹ نمبر۱۶۹......’’یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کادوبارہ دنیامیں آنا اجماعی عقیدہ ہے۔یہ سراسرافتراء ہے۔‘‘ (حقیت الوحی ص۳۰ تا۳۲،خزائن ج۲۲ص۳۲ تا۳۴)

نور! مرزا قادیانی کا نزول مسیح کے اجماعی مسئلہ کوسراسرافتراء کہنادرحقیقت یہ شرمناک کذب وافتراء ہے۔اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر نہ صرف امت مسلمہ کا اجماع ہی ہے بلکہ اس بارہ میں احادیث صحیحہ نبویہ متواتر ہیں۔تفسیر بحرالمحیط ج۲ص ۴۵۶ میں ہے ’’واجمعت الامة علی ما تضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حی وانه ینزل فی آخر الزمان......الخ!یعنی تمام امت کااس پراجماع ہوچکاہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔جیسا کہ حدیث متواتر سے معلوم ہوتا ہے۔اس کے علاوہ ’’تلخیص الحبیر ج۳ص۴۶۲، فتح البیان ج۲ ص۳۴۴، الیواقیت والجواہر ج۲ ص۱۴۶، المبحث الخاص والستون، الابانہ عن اصول الدیانہ ص۵۳،طبع بیروت،کتاب الاذاعہ ص۷۷‘‘میں الفاظ کے جزوی اختلاف کےساتھ اجماع امت احادیث متواترہ کاذکرہے۔

جھوٹ نمبر۱۷۰......’’جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔‘‘

(الحکم ج۹نمبر۱۳،۱۷؍اپریل ۱۹۰۵ءص۱۳)

☆......’’تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔‘‘

(کشتی نوح ص۲۶،خزائن ج۱۹ص ۲۸)

---

[1] ضمیمہ اربعین نمبر۳،۴ص۴،خزائن ج۱۷ص۴۷۰،اخبار بدر قادیان ۷؍جون ۱۹۰۶ء،منظور الٰہی ص ۳۴۸

نور! جھوٹ کو شرک قرار دینا نہ صرف اسلامی وغیر اسلامی دنیا کے نزدیک جھوٹ ہے۔ بلکہ خود مرزا قادیانی بھی اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ کیونکہ شرک کی تعریف میں فرماتے ہیں ''خدا کی ذات یا صفات یا اقوال وافعال یا اس کے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریکانہ دخل دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر یہی شرک ہے۔'' (دافع الوساوس ص۴۴، خزائن ج۵ص ایضاً)

ناظرین کرام! شرک کی اس تعریف کو پیش نظر رکھ کر فرمایئے قول مذکور گندہ جھوٹ ہے یا نہیں؟۔

مرزائیو! یہ چونکہ تمہارے پیغمبر مرزا قادیانی کذب ودروغ اور افتراء واتہام کے ڈھالنے میں ہروقت منہمک ومستغرق رہتے تھے اس لئے جھوٹ کی بھی جھوٹی تعریف کر گئے۔

جھوٹ نمبر۱۷۱......''میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ مسیح بن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگائے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔'' (ازالہ ص۱۹۰، خزائن ج۳ص۱۹۲)

نور! بے شک یہ تو صحیح ہے کہ آپ کو مسیح ابن مریم کہنے والا سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ لیکن یہ بالکل جھوٹ ہے کہ آپ نے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس لئے کہ ''ازالہ ص۳۹، خزائن ج۳ص۱۲۲'' میں تحریر ہے کہ ''وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔'' اور ''ازالہ ص۶۷۳، خزائن ج۳ص۴۰۹'' میں آپ کو یہ الہام ہوا ''جعلناك المسیح ابن مریم'' اور اس کی تشریح اس طرح سے کی ہے کہ ''اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ (مرزا قادیانی) مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیح صفات سے رنگین ہوگیا ہے اور فرمان ''جعلناك المسیح ابن مریم'' نے درحقیقت اس کو (مرزا قادیانی) کو وہی بنادیا ہے۔''

(ازالہ ص۶۷۳، خزائن ج۳ص۴۶۳)

اسی کو ''حمامتہ البشریٰ ص۸، خزائن ج۷ص۱۸۴'' میں لکھ کر فرماتے ہیں: ''پس یہی (عیسیٰ ابن مریم ہونے کا) میرا دعویٰ ہے۔ جس میں میری قوم مجھ سے جھگڑتی ہے۔'' اور ''ازالہ ص۵۴۶، خزائن ج۳ص۳۹۴'' میں ابن مریم ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔ بہرحال مرزا قادیانی کا مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔ اس لئے آپ بقول خود بھی مفتری وکاذب ہوئے۔ فھو المراد!

جھوٹ نمبر۱۷۲......''اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ صحابہؓ کا اسی بات پر اجماع ہوگیا تھا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔'' (ازالہ ص۲۲۲، خزائن ج۳ص۲۱۱ حاشیہ)

نور! مرزائیو! ابن صیاد کے دجال معہود ہونے پر صحابہؓ کا اجماع معتبر ومستند اسلامی کتب سے ثابت کرو ورنہ یاد رکھو کہ ''جھوٹ بولنا شرک ہے اور مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔'' (کشتی نوح ص۲۶، خزائن ج۱۹ص۲۸)

جھوٹ نمبر۱۷۳...... ''غرض ابن عباسؓ کا یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔'' (ازالہ ص۲۴۷، خزائن ج۳ص۲۲۴)

نور! مرزا قادیانی کا یہ قول نہ صرف دروغ ہی ہے بلکہ حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابی پر ایک ناپاک اتہام وافتراء ہے۔ اس لئے کہ آپ کا صحیح مذہب وپختہ عقیدہ یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ جیسا کہ ''ابن جریر نے (جو مرزا قادیانی کے نزدیک بھی نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے۔'' چشمہ معرفت ص۲۵۰ حاشیہ، خزائن ج۲۳ ص۲۶۱) بسند صحیح حضرت ابن عباسؓ کا مذہب حیات مسیح کا نقل کر کے اس کی توثیق وتصدیق کی ہے۔ دیکھو فتح الباری ج۶ ص۳۵۷، باب قولہ واذکر فی الکتاب مریم، ابن جریر، ج۶ ص۱۹،۲۰، زیرآیت ''وان من اهل الکتاب ......'' تفسیر ابن کثیر ج۳ص۴۰۱، مرقاۃ ج۱۰ص۲۳۲، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، عمدۃ القاری ج۷ص۴۵۲، روح المعانی ج۶ ص۱۳'' اور جس روایت سے مرزا قادیانی نے آنکھ بند کر کے ابن عباس کا یہ اعتقاد نکالا ہے وہ روایت ضعیف ومنقطع ہے۔ اس لئے حجت نہیں ہوسکتی۔ افسوس کہ مرزا قادیانی کی خودغرضیوں نے ان کی علمیت کے پردہ کو بھی چاک کردیا۔

جھوٹ نمبر۱۷۴...... ''فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا غریب کے کیا معنی ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ مسیح کی طرف دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔'' (مسیح ہندوستان میں ص۵۶، خزائن ج۱۵ص ایضاً)

نور! یہ عبارت دروغ آمیز فریب ہے یا فریب دہ دروغ اس لئے کہ مرزا قادیانی نے اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے حدیث کے ان الفاظ کا (جن کو مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے) غلط ومن گھڑت ترجمہ ہے۔

جھوٹ نمبر۱۷۵...... ''ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ص۱۰۶، حاشیہ)

نور! بالکل جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ اس کا ثبوت نہ قرآن کریم میں ملتا ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں۔ مرزائیو یہ بتاؤ کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی نے بھی ہجرت کی تھی یا نہیں یا ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہی ہوتے ہیں؟۔

جھوٹ نمبر۱۷۶...... ’’اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔‘‘

(ازالہ اوہام ج۲ ص۶۸۳، خزائن ج۳ ص۴۶۹)

نور! اس کے سفید جھوٹ ہونے کی خود مرزا قادیانی بنفس نفیس شہادت دیتے ہیں کہ ’’شیخ محمد طاہر صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔‘‘　　(حقیقت الوحی ص۳۴۰، خزائن ج۲۲ ص۳۵۳)

اور ’’بہاء اللہ ایرانی نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔‘‘

(دیکھو اخبار الحکم ۲۴؍اکتوبر ۱۹۰۴ء ص۴)

جھوٹ نمبر۱۷۷...... ’’اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسائی علیہ السلام اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ (مرہم عیسیٰ) کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔‘‘

(مسیح ہندوستان میں ص۵۷، خزائن ج۱۵ ص ایضاً)

نور! مرزا قادیانی کی یہ بات بھی کذب و دروغ کی عفونت سے آلودہ ہے۔ کیونکہ یہ کسی نے نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے اس نسخہ مرہم عیسیٰ کو تیار کیا تھا۔ سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ ورنہ ’’دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔‘‘

(نزول المسیح ص۲، خزائن ج۱۸ ص۳۸۰)

جھوٹ نمبر۱۷۸...... ’’اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ ص۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۴)

’’اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔‘‘

(کشتی نوح ص۴۹، خزائن ج۱۹ ص۵۳)

نور! مرزا قادیانی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے کسی پہلو سے مشابہت نہیں تھی۔ دیکھو رسالہ ''مسیح موعود کی پہچان'' مرزائیو! اگر کچھ ہمت ہے تو اٹھو اور اپنے مرزا قادیانی کا مسیح ابن مریم میں ہر ایک پہلو سے مشابہت تامہ دکھلا کر راست باز ثابت کرو ورنہ ہماری طرف سے وہی پرانا تحفہ پیش خدمت ہے کہ ''جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔''

(الحکم ج۹ نمبر۱۳، ۱۷/اپریل ۱۹۰۵ء ص۱۳)

جھوٹ نمبر۱۷۹...... ''پہلے پچاس حصے (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔'' (براہین احمدیہ ج۵ ص۷، خزائن ج۲۱ ص۹)

نور! مرزا قادیانی کا پچاس حصوں کے وعدہ کو صرف پانچ حصوں پر اکتفا کر کے پورا کرنا حقیقت اور واقعیت سے دور ہونے کے باعث ایک مبالغہ آمیز دروغ ہے۔ اس لئے یہ معزز ہدیہ کہ ''خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے۔'' (اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱) عطائے تو بلقائے تو کہہ کر پیش خدمت کیا جارہا ہے قبول فرمایئے۔

جھوٹ نمبر۱۸۰...... ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا (مرزا قادیانی) کے ظہور کو خدائے تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے اور اس کا آنا خدا تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔'' (توضیح المرام ص۲۷، خزائن ج۳ ص۶۴)

نور! جن گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر مرزا قادیانی کا یہ بلند مرتبہ بیان فرمایا اور ٹھہرایا ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ یہ بتاؤ کہ یہ بیان وتقرر کن کن مستند اسلامی کتابوں میں موجود ہے؟۔

جھوٹ نمبر۱۸۱...... ''مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے۔ جو اس مہدی سے مل کر مخالفان اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں۔'' (کشف الغطاء ص۱۲، خزائن ج۱۴ ص۱۹۳)

نور! الف...... بلکہ مرزا قادیانی کے یہ خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں کیونکہ علاوہ اس امر کے کہ وہ اسلامی شریعت کا ایک واضح ومتفق علیہ مسئلہ ہے۔ ''دیکھو ترمذی ج۲ ص۴۸، باب فتنة الدجال، بذل المجهود ج۵ ص۱۰۲، باب ذکر المہدی'' خود مرزا قادیانی ہی

اپنی دروغ گوئی پر مہر لگا رہے ہیں کہ ’’وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں......تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی۔وہ میں ہی ہوں۔‘‘ (تذکرہ الشہادتین ص۲۰،خزائن ج۲۰ص۴۳)

ب...... ’’میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔‘‘ (ضمیمہ حقیقت النبوت ج اص۲۶۶،حاشیہ)

جھوٹ نمبر۱۸۲......’’اور سچ یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں۔‘‘ (کشف الغطاء ص۱۲،خزائن ج۱۴ص۱۹۳)

نور! مرزا قادیانی کی یہ سچی بات ایسی جھوٹی و بناوٹی بات ہے جس کی نظیر گذشتہ کاذبوں و مفتریوں کے کلام میں بھی نہیں ملتی۔اس لئے کہ ترمذی ج۲ ص۴۸، بذل المجہود ج۵ ص۱۰۲ میں بسند صحیح حدیث نبوی موجود ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنے والا امام مہدی اولاد فاطمہ اور عترت رسول اللہ ﷺ سے ہوگا۔چنانچہ ازالہ اوہام ص۱۴۷،خزائن ج۳ ص۱۷۵ پر مرزا قادیانی نے خود اس کی تصدیق کی ہے۔

جھوٹ نمبر۱۸۳......’’خداتعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی۔‘‘

(نزول المسیح ص۱۸،خزائن ج۱۸ص۳۹۶)

جھوٹ نمبر۱۸۴......’’بلاشبہ یہ امر تواتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے وقت میں اور اس کی توجہ اور دعا سے ملک میں طاعون پھیلے گی۔ آسمان اس کے لئے چاند اور سورج کو رمضان میں تاریک کرے گا۔‘‘

(نزول المسیح ص۱۹،خزائن ج۱۸ص۳۹۷)

جھوٹ نمبر۱۸۵......’’غرض عام موتوں کا پڑنا مسیح موعود کی علامات خاصہ میں سے ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام گواہی دیتے آئے ہیں۔‘‘ (نزول المسیح ص۱۹،خزائن ج۱۸ص۳۹۷)

نور! خدا کی کتابوں اور تمام انبیاء علیہم السلام کی شہادتوں کو مستند اسلامی کتب سے اس طرح صراحت سے بیان کرو کہ جو شک کے حدود سے نکل کر یقین و تواتر کا درجہ حاصل کرے نہیں تو یاد رکھو کہ ’’دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔‘‘ (نزول المسیح ص۲،خزائن ج۱۸ص۳۸۰)

جھوٹ نمبر۱۸۶...... ’’غرض تمام نبیوں کے نزدیک زمانۂ یاجوج وماجوج زمان الرجعت کہلاتا ہے۔یعنی رجعت بروزی۔‘‘ (حاشیہ نزول المسیح ص۵، خزائن ج۱۸ص۳۸۳)

نور! اس امر کا قطعی ثبوت اصول اسلام سے پیش کرو ورنہ ’’جھوٹ جو ایک نہایت پلید اورناپاک ہے۔‘‘ (نزول المسیح ص۱۴، خزائن ج۱۸ص۳۹۲) اس سے تمہارے اولوالعزم پیغمبر کی زبان آلودہ ہورہی ہے۔

جھوٹ نمبر۱۸۷...... ’’بلاشبہ قرآنی شہادت سے اب یہ حدیث (ان لمھدینا آیتین) مرفوع متصل ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۲۹، خزائن ج۱۷ص۱۳۵)

نور! مرزا قادیانی کی یہ عادت شریف ہے کہ جب کسی آیت یا حدیث اور یا کسی امام بزرگ کے بے بنیاد قول میں اپنے مطلب برآری کا کروڑوں حصہ یا اس سے بھی کمتر کی گنجائش دیکھتے ہیں یا بخیال خود سمجھ لیتے ہیں تو بس اس پر غلط استدلال کی ملمع کاریوں وناجائز تاویل کی رنگ آمیزیوں میں ایسے سرشار ہوکر مصروف ہوتے ہیں کہ بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے اوراس میں اپنی کچھ ایسی مسیحائی دکھلاتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا پول کھل جاتا ہے۔مثلاً اسی ان لمھدینا آیتین کو بشہادت قرآنی مرفوع متصل کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ اسی کتاب کے اسی صفحہ میں اس کو غیر مرفوع مان چکے ہیں۔علاوہ ازیں یہ روایت اصول حدیث کے مطابق بالکل موضوع وضعیف ہے۔کیونکہ اس میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے اور دوسرا جابر جعفی ہے۔دونوں کے متعلق فن رجال کے علماء فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹے منکر الحدیث جھوٹی حدیث بنانے والے متروک الحدیث تبرائی رافضی بھولکڑ ہیں۔دیکھو میزان الاعتدال ج۵ص۳۲۴ حرف عین، تہذیب التہذیب ج۲ص۱۳تا۱۵ حرف جیم پھرایسی موضوع روایت کو مرفوع متصل کہنا سراسر کذب وافتراء نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔

جھوٹ نمبر۱۸۸...... ’’پس خداتعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۱۶۰، خزائن ج۲۳ص۱۶۸)

نور! مرزا قادیانی اوران کی امت کا آریوں کی طرح یہ عقیدہ ہے کہ خداوندتعالیٰ کے ساتھ عالم بھی قدیم ہے۔خیر جب وہ اسلام سے علیحدہ ہوگئے تو اب ان کو اختیار ہے کہ وہ آریوں کے ہمنوا ہوجائیں یا عیسائیوں کے لیکن یہ کہنا کہ قرآن کریم یہی سکھاتا ہے سراسر کذب وافتراء ہے جس کے ثبوت سے مرزائیت عاجز ولاچار ہے۔

جھوٹ نمبر۱۸۹...... ’’خدا کا کلام انسانی نحو سے ہر ایک جگہ موافق نہیں ہوتا۔ ایسے الفاظ اور فقرات اور ضمائر جو انسانی نحو سے مخالف ہیں۔ قرآن کریم میں بھی پائے جاتے ہیں۔‘‘

(حاشیہ چشمہ معرفت ص۳۱۲، خزائن ج۲۳ ص۳۳۱)

نور! قرآن کریم میں کوئی جملہ اور کوئی ضمیر صرف ونحو بلاغت وفصاحت کے اصول کے خلاف نہیں ہے۔ ورنہ اہل عرب ایک منٹ کے لئے چین نہ لینے دیتے۔ مگر باوجود اشتعال انگیز چیلنجوں کے ان کا خاموش رہنا بلکہ اس کی اعجازی کیفیت کا اعتراف کرنا کلام اللہ کا صرف ونحو کے موافق ہونے کی کھلی دلیل ہے اور مرزا قادیانی کے مجرمانہ وافتراء کا بیّن ثبوت۔

جھوٹ نمبر۱۹۰...... ’’پھر اس کے بعد کبھی کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے انام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۹۲)

نور! جب کہ تمام امت محمدیہ کا حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات پر اجماع ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد مرزا قادیانی کے اس قول کی کذب ودروغ کے برابر بھی وقعت نہیں رہتی۔

جھوٹ نمبر۱۹۱...... ’’امام مالک بھی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور مر گئے اور امام اعظمؒ اور امام احمدؒ اور امام شافعیؒ ان کے قول کو سن کر اور خاموشی اختیار کر کے اسی قول کی تصدیق کر رہے ہیں۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۴۶، خزائن ج۱۷ ص۱۶۴)

نور! مرزا قادیانی نے اپنی مختلف تصانیف میں متعدد جگہ بار بار اس امر کا ذکر کیا ہے کہ امام مالکؒ وابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے اور اسی میں خوب رنگ بھر بھر کر اپنی زندگی میں مرزا قادیانی اچھالتے رہے۔ اس کے بعد ان کی امت اب تک باوجود ادعائے علم وفضل اسی لکیر کو پیٹتی چلی آرہی ہے۔ لیکن حقیقت واقعہ یہ ہے کہ یہ دونوں بزرگ بھی مثل جمہور علماء وامت اسلامیہ کے حیات مسیح علیہ السلام کے قائل ہیں۔ جیسا کہ اُبّی نے کتاب عتبہ میں امام مالکؒ ہی سے آپ کا صحیح مذہب حیات مسیح نقل کیا ہے اور اسی طرح ابن حزم نے بھی اپنی کتاب ملل میں اپنا مسلک حیات مسیح کا بیان کیا ہے۔ (دیکھو عقیدۃ الاسلام ص۱۱ طبع کراچی)

البتہ مرزا قادیانی اور ان کی امت مجمع البحار کی اس عبارت ’’قال مالک مات‘‘ سے مبتلائے فریب ہو کر اور اسی کو سرمایہ استدلال سمجھ کر سادہ لوح انسانوں کو فریب میں مبتلا کرنے کی سعی بلیغ کر رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر اس قول کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ

امام مالکؒ اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر رفع سے پہلے چند منٹ کے لئے عارضی طور پر موت طاری ہوگئی تھی۔ نہ یہ کہ آپ دائمی موت کے قائل ہیں۔ غرض یہ کہ لفظ ''مات'' سے ''موت مطلق'' مراد ہے نہ ''مطلق موت'' ورنہ اس امر کے اظہار میں کچھ باک نہیں ہے کہ صاحب مذہب کے بیان کے مقابل قول غیر قابل حجت واستدلال نہیں ہوسکتا۔ مگر مرزا قادیانی نے اس بناء فاسد پر یہ قصر تعمیر کیا کہ آئمہ ثلاثہ امام اعظمؒ، امام احمدؒ، امام شافعیؒ نے بھی اپنی خاموش زبان سے وفات مسیح کی تائید کی ہے۔ سو یہ بھی کذب وافتراء کی بدترین مثال ہے۔

جھوٹ نمبر۱۹۲...... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا...... یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہوچکے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۵، خزائن ج۱۷ص۹۴)

نور! بلکہ ارتداد مسلم کی علت حیات مسیح کو بنانا یہ خیال باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے ورنہ مرزائیت اپنے قائد اکبر کے دامن سے دروغگوئی کی نجاست کو دور کرنے کی فکر کرے۔

جھوٹ نمبر۱۹۳...... ''قرآن کریم اور اسی کتاب میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ صاف گواہی دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے اور اس شہادت میں صرف امام بخاریؒ منفرد نہیں بلکہ امام ابن حزم اور امام مالکؒ بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا گویا امت کے اکابر کا قائل ہونا ہے۔'' (ایام الصلح ص۳۹، خزائن ج۱۴ص۲۶۹)

نور! اوّل تو مرزا قادیانی کا یہی ایک مجرمانہ اتہام ہے کہ امام بخاریؒ، امام مالکؒ، امام ابن حزمؒ موت مسیح کے قائل تھے۔ دوسرے اگر بالفرض یہ صحیح بھی ہو تو اس سے تمام اکابر امت کا قائل ہونا کیوں کر وکیسے لازم آ گیا ہے؟۔ مرزائیو! سچ تو یہ ہے کہ تمہارے پیغمبر مرزا قادیانی مخلوق خدا کو صرف فریب ودھوکہ میں مبتلا کرنے آئے تھے۔

جھوٹ نمبر۱۹۴...... ''سلف صالحین نے اس مسئلہ (حیات مسیح) میں مفصل کچھ نہیں کہا بلکہ اجمالی رنگ میں ایمان لاتے تھے کہ مسیح مر گیا۔'' (حمامۃ البشریٰ ص۱۸، خزائن ج۷ص۱۹۸)

نور! مرزائیت کے جنم داتا کا سلف صالحین پر یہ بھی ایک گندہ افتراء ہے اس لئے کہ سلف صالحین تفصیلی واجمالی ہر طرح سے حیات مسیح پر ایمان رکھتے تھے۔ دیکھو رسالہ عقیدۃ الاسلام، شہادت القرآن وغیرہ اور رسالہ ہذا:

جھوٹ نمبر۱۹۵...... ’’صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۸۱، خزائن ج۳ ص۱۴۲)

نور! مرزا قادیانی کو افتراء پردازی و دروغگوئی میں کچھ اس درجہ کمال حاصل تھا کہ بڑے سے بڑا مفتری و کذاب بھی ان باتوں کو دیکھ کر آپ کو اس فن کا استاد کامل ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ کیونکہ صحیح مسلم کی کسی حدیث میں یہ لفظ موجود نہیں ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے......الخ! بلکہ یہ صرف مرزا قادیانی ہی کے پیغمبرانہ دماغ کی پیداوار ہے۔ جیسا کہ وہ خود اپنے اس قول کی تکذیب کر کے اپنا کاذب و مفتری ہونا ثابت کر رہے ہیں کہ ’’کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص۲۱، خزائن ج۷ ص۲۰۲)

مرزائیو! تم ایڑی وچوٹی کا زور اس امر میں صرف کردو کہ مرزا قادیانی کا دامن کذب کی نجاست سے صاف ہو جائے تو یہ غیر ممکن ہے اس لئے یہ سچ ہے کہ ’’جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔‘‘ (نور الحق ص۱۰۴، خزائن ج۸ ص۱۳۷)

جھوٹ نمبر۱۹۶...... ’’کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی ادلہ یقینیہ میں سے ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام ص۸۸۸، خزائن ج۳ ص۵۸۴)

قادیان کے مولوی فاضلو! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب بھی اس میں شک ہے کہ مرزا قادیانی جیسے مراقی الطبع کے علم وعقل کا دیوالیہ نہیں نکل چکا؟۔ اس لئے کہ استقراء کو یقینی دلیل کہنا انہیں لوگوں کا کام ہے جو علم وعقل سے محروم اور دماغی امراض سے مالا مال ہوں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کے چنین وچنان کے ساتھ سلطان المتکلیمن وسلطان العلوم کے القاب نادرہ سے بھی موصوف ہیں۔ مگر باوجود اس کے یہ علمی وعقلی ’’دروغگوئیاں ومضحکہ خیزیاں جو منظر عام پر آ رہی ہیں تاکہ دنیا سمجھ لے کہ دروغگو کا انجام ذلت ورسوائی ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۴۱، خزائن ج۲۲ ص۲۵۳)

جھوٹ نمبر۱۹۷...... ’’جس حالت میں وہ (مولانا ثناءاللہ صاحب) دودو آنہ کے لئے دربدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۳، خزائن ج۱۹ ص۱۳۲)

نور! چونکہ مولانا ثناءاللہ امرتسری، مرزا قادیانی کے سخت جان حریف ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی جس قدر ان پر اتہام وافتراء باندھیں وہ کم ہے۔ مگر یہ کس قدر ذلیل وگندہ جھوٹ اور گھناؤنا افتراء ہے کہ ان کا ذریعہ معاش مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں کو قرار دیا ہے۔ مرزائیو!

اگر اپنے پیشوائے اعظم کو راست باز دیکھنا چاہتے ہو تو اس کو واقعات کی روشنی میں سچ کر دکھاؤ۔ مگر یاد رہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب ابھی ماشاء اللہ مرزائیت کے بخیہ ادھیڑنے کے لئے موجود ہیں۔ لیکن چونکہ خود مرزا قادیانی کا گذارہ مردوں وزندوں کے چندوں پر تھا اس لئے ایسا ہی وہ اپنے دشمنوں کو بھی سمجھتے تھے۔ کیونکہ ”نجاست خور انسان ہر ایک انسان کو نجاست خور ہی غیث ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر ۱۹۸...... ”خدا کا کلام قران کریم گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مرگیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”وآوینا هما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین“ یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مفقود ہے۔“ (حقیقت الوحی حاشیہ ص۱۰۱، خزائن ج۲۲ ص۱۰۴)

نور! مرزا قادیانی کا آیت ”وآوینا هما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین“ سے کشمیر مراد لینا اور قرآن کریم کی شہادت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار کر سری نگر کشمیر میں قبر بنا دینا سراسر کذب وافتراء ہے۔ ورنہ امت مرزائیہ کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ اپنے بانی سلسلہ کی اس تفسیر کو احادیث، آثار صحابہ، اقوال ائمہ وابدال واقطاب کی روشنی میں مدلل کر کے یہ بتائیں کہ حضور ﷺ یا سلف صالحین میں سے کسی نے اس آیت سے اس مضمون کو استنباط فرمایا ہے؟۔ نہیں تو ہماری طرف سے لعنت کے چند پھول مرزا مقدس پر چڑھا دیجئے۔ نیز اسی طرح یہ کہنا کہ حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ باقرار مرزا جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ: آپ فرماتے ہیں اور ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔“

(اتمام الحجتہ حاشیہ ص۱۹،۲۰ ملخصاً، خزائن ج۸ ص۲۹۷)

جھوٹ نمبر ۱۹۹...... ”اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں بسر کر کے آخر سری نگر محلّہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی

زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا۔''

(ریویو آف ریلیجنز ج۲ نمبر۹، ستمبر۱۹۰۳ء ص۳۴۸)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک مفتریانہ کذب ہے اس لئے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کا اس بات پر ہرگز اتفاق نہیں۔ مرزائیو! ''جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔'' یاد ہے نہیں تو دیکھو

(حقیقت الوحی ص۲۰۶، خزائن ج۲۲ ص۲۱۵)

جھوٹ نمبر۲۰۰...... ''سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہی کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔'' (ازالہ ص۴۵۷، خزائن ج۳ ص۳۴۴)

نور! اہل سنت والجماعت کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے یہ صرف مرزا قادیانی کی جدت طبع کا ایک گندہ افتراء ہے۔ مرزائیو! ''اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

جھوٹ نمبر۲۰۱...... ''امام محمد اسماعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والا مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے چپ کر گئے کہ ''امامکم منکم'' اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ دراصل حضرت اسماعیل بخاری صاحب کا یہ مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان سے اتر آئے گا۔'' (ازالہ ص۹۶، خزائن ج۳ ص۱۵۳)

نور! امام بخاریؒ پر بانی مرزائیت کا ایک ناپاک اتہام وقابل شرم افتراء ہے۔ بالخصوص یہ کہنا کہ ''امامکم منکم'' صاف ثابت ہوتا ہے بتلا رہا ہے کہ قادیانی پیغمبر علم وعقل سے بالکل برہنہ تھے۔ حتی کہ ان کو امام بخاریؒ کے صحیح نام لکھنے کی تمیز نہ تھی کہ کہیں امام محمد اسماعیل صاحب اور کہیں حضرت اسماعیل بخاری صاحب تحریر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا نام محمد تھا۔ نہ محمد اسماعیل اور نہ اسماعیل۔

جھوٹ نمبر۲۰۲...... ''حالانکہ تیرہویں صدی کے اکثر علماء چودھویں صدی میں اس کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) ظہور معین کر گئے ہیں اور بعض تو چودھویں صدی والوں کو بطور وصیت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر ان کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم انہیں کہو۔''

(ازالہ اوہام ص۱۵۵، خزائن ج۳ ص۱۷۹)

نور! تیرہویں صدی کے جن اکثر علماء نے چودھویں صدی کو حضرت مسیح کے ظہور کا زمانہ معین فرمایا ہے۔ ان کی اکثریت کو ثابت کرتے ہوئے ان کے اسماء گرامی سے روشناس

کرائیے بعد ازاں جن کتابوں میں انکا یہ مضمون مندرج ہے ان کو بتائیے نہیں تو ''ایسا کھلا کھلا جھوٹ بنانا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۳۹،خزائن ج ۲۳ ص ۴۰۸)

جھوٹ نمبر ۲۰۳...... ''اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف فرما دیا ہے کہ یہ دو قسم (قہری نشانوں اور تلوار کا عذاب) کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔''

(تجلیات الٰہیہ ص ۸ حاشیہ،خزائن ۲۰ ص ۴۰۰)

نور! قرآن کریم کی جس آیت میں صاف وصراحت سے بغیر تاویل وتوجیہ کے یہ مضمون ذکر کیا گیا ہو اس کو بیان کر کے بتاؤ کہ اس کو صرف مرزا قادیانی ہی نے سمجھا ہے یا اکابر سلف میں سے کسی نے استنباط کیا ہے۔ ورنہ ''خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۳،خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

جھوٹ نمبر ۲۰۴...... ''میرے آنے کے دو مقصد ہیں: ۱...... مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ ۲...... اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے۔'' (الحکم ص ۱۰، ۱۷/ جولائی ۱۹۰۵ء)

جھوٹ نمبر ۲۰۵...... ''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت نمائی ظہور میں نہ آئے پس میں جھوٹا ہوں......اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔'' (بدر ج ۲ نمبر ۲۹ ص ۴، ۱۹/ جولائی ۱۹۰۶ء)

نور! مرزا قادیانی جن دو عظیم الشان مقصد کو اپنے آغوش نبوت میں لے کر رونق افروز بزم قادیان ہوئے تھے۔ افسوس وحسرت کے ساتھ اس امر واقعی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ آپ اس مقصد عظیم میں بری طرح ناکام ونامراد ہوئے اور بہت بے آبرو ہو کر اس کوچہ سے نکلے ہیں اور تمام مسلمانان عالم کو اپنے دروغ گو وجھوٹے ہونے پر شاہد عادل بنا کر چلتے بنے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا پہلا مقصد تو یہی تھا کہ مسلمانوں کو تقویٰ وطہارت سے آراستہ کر کے ان کو صحیح وسچے معنوں میں مسلمان بنائیں۔ مگر اس مقصد کی دردناکامی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان وہریت والحاد کے تباہ کن سیلاب میں بہے چلے جا رہے ہیں اور ان کی اخلاقی وعملی حالت اس درجہ تنزل پذیر ہے کہ

معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے ان کو کچھ تعلق نہیں۔ علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے مسلمان بنانے کے بجائے یہ گمراہ کن راستہ اختیار کیا کہ اپنی مٹھی بھر جماعت کے سوا دنیا کے ان تمام مسلمانوں ومؤمنوں کو جوان کی دیسی نبوت وسودیشی مسیحیت کے آستانہ پر جبیں سائی کرنے سے منکر ہیں۔ یا متردد کافر ومرتد بے ایمان بنا کر اسلام کے واحد اجارہ دار بن بیٹھے ہیں۔

(دیکھو حقیقت الوحی ص۱۶۳،۱۶۴، خزائن ج۲۲ ص۱۶۷،۱۶۸، انجام آتھم ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

خیال تھا کہ وہ لوگ جو حضرت رسول اقدس ﷺ کے سایہ رحمت سے نکل کر مرزائیت کے آغوش میں خوش فعلیاں کر رہے ہیں اور بہشتی مقبرہ کے حرص میں قادیانی دیوتا کی پرستش، یقینی طور پر وہ تقوے وطہارت کی چلتی پھرتی تصویریں دیانت وامانت کے عملی پیکر ہوں گے۔ مگر ''خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا'' اس لئے کہ خود بانی سلسلہ آنسو بہا بہا کر ان کی اخلاقی حالت وپرہیزگاری کا مرثیہ خوان ہے۔

''ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں (مرزا قادیانی) دیکھتا ہوں ...... کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ خودغرضی کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں ...... یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے اگر میں درندوں میں ہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔''

(شہادت القرآن ص۹۹، خزائن ج۶ ص۳۹۵،۳۹۶)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی اپنے عظمت مآب مقصد میں جس شاندار پسپائی سے پسپا ونامراد ہوئے ہیں اس کا اجمالی خاکہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے بعد دوسرے مقصد عظیم کی المناک ناکامیوں وجگرخراش نامرادیوں کو ملاحظہ فرمائیے کہ کہنے وفریب دینے کے لئے تو قادیانی پیغمبر عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور صلیب کو ریزہ ریزہ کرنے آئے تھے۔ مگر برعکس اس کے اسی عیسائیت کے سب سے بڑے تاجدار بادشاہ برطانیہ (جو بقول ان کے دجال اعظم ویاجوج

ماجوج بھی ہے) کی حمایت ونصرت میں اسی صلیب شکن کے مقدس ہاتھوں سے اس قدر اشتہارات وکتابیں لکھی گئیں جو پچاس الماریوں کی بے پناہ وسعت وفراخی کو بھی تنگ کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت اکناف عالم میں عیسائیت وصلیب پرستی جیسی کچھ روزافزوں ترقی کر رہی ہے۔وہ تعلیم یافتہ طبقہ پر بالکل عیاں ہے۔تاہم اس داستان لطف کو مرزائیت ہی کے ایک نامور غلام جس کو اپنے آقائے نامدار کی طرح کسر صلیب میں مبالغہ آمیز دعویٰ کے ساتھ بہت کچھ مہارت وکمال حاصل ہے اس کی زبان سے سنئے۔تاکہ قادیانی پیغمبر کی شاندار نامرادی پر دہان دوز شہادت بن جائے۔لاہوری مرزائیوں کا ترجمان پیغام صلح لکھتا ہے کہ:

۱...... ’’آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔آج پچاس لاکھ کے قریب ہے۔‘‘ (پیغام صلح ۶؍مارچ ۱۹۲۸ء ص ۵)

۲...... ’’۱۹۲۷ء میں عیسائیوں نے ۱۹لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائبل کے شائع کئے ہیں۔‘‘ (پیغام صلح مورخہ ۱۳؍مارچ ۱۹۲۸ء)

۳...... ’’۱۹۳۱ء کی مردم شماری بتلارہی ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں میں عیسیٰ پرست عیسائیوں کی تعداد ۶۲۷۴۸۸۸ ہے اور دس سال میں ۳۲ فیصدی کے حساب سے ان میں اضافہ ہوا اور روز بروز عیسائیت ترقی کرتی جارہی ہے۔‘‘

صلیب پرستی کی روزافزوں ترقی کا یہ حال صرف اس ہندوستان میں ہے جہاں کہ ایک صوبہ کے ایک گاؤں میں دہقانی پیغمبر قادیانی مسیح اور بادعائے کسر صلیب نزول اجلال فرما کر قبل ازوقت اس واسطے تشریف لے گئے تاکہ دنیا ان کے دروغ گو نامراد ومفتری ہونے میں شک وشبہ نہ کر سکے۔اسی سے مغربی ممالک کے متعلق اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں عیسائیت کا کس قدر بے پناہ غلبہ وسعت پذیر ہوگا۔تاہم اس کو بھی اسی عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے والے قادیانی مسیح کے وفادار غلام پیغام صلح کی زبانی سے سنئے۔

’’مسٹر ایف ڈی واکر ایک انگریزی مسیحی مشنری نے مسلم ورلڈ میں اپنے ذاتی تجربات کی بناء پر یہ اعلان کیا ہے کہ سیرالیون، مینڈ یلینڈ گولڈ کوسٹ اور اشانٹی، نائجیریا اور فرانسیسی نوآبادیوں اور ڈرہوی ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں مجھ پر یہ پورے طور آشکارا ہو چکا ہے کہ اسلام کی رفتار ترقی قطعاً رکتی چلی جارہی ہے اور آج افریقی لوگوں کو نبی اسلام کا پیرو بنانے میں جس قدر کامیابی مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے۔اس سے بہت زیادہ تعداد کو ہم مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہیں۔‘‘ (پیغام صلح ص۳ کالم۱،۲۴؍مئی ۱۹۲۹ء)

عیسائیت کی یہ روز افزوں ترقی اور بے پناہ غلبہ اس قادیانی مسیح دیسی نبی کے بعد ہو رہا ہے۔ جو بادعائے خود عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور عیسائیت کو فنا کرنے کے لئے آئے تھے۔ مگر آہ! افسوس مرزائی مسیح آیا اور بحسرت ویاس نامراد وذلیل ہوکر قبل از وقت دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اس لئے ہم تمام مسلمان ان کے کذاب ومفتری ہونے کی شہادت دیتے ہیں اور ان کی تربیت پر لعنتی بدبودار پھول چڑھانے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ ”ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔“ (ازالہ ص۵۵۳، خزائن ج۳ ص۳۹۸)

بالآخر ہر وہ انسان جس کا دماغ علم وعقل کی روشنی سے منور ہے وہ یقینی طور پر اس امر کا اظہار کرے گا کہ مرزا قادیانی بڑی شان وشوکت وآب وتاب کے ساتھ اپنے ان دو عظیم الشان مقصد میں ناکام ونامراد ہوکر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور ان کی زندگی کا ہر ہر گوشہ دروغ گوئیوں، اختلاف بیانیوں، مبالغہ آمیزیوں، افتراء پردازیوں، اتہام سازیوں، خیانت کاریوں، سرقہ بازیوں، گستاخیوں، شیخیوں، بلند خیالیوں، گالیوں میں اس طرح سے الجھا ہوا ہے کہ امت مرزائیت کا ناخن تدبیر بھی سلجھانے سے عاجز ہے۔

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو یہ ادھڑا تو وہ ٹانکا

اور مرزائیت کے بانی سلسلہ کی زندگی ان بیشمار سازیوں وبازیوں کا ایک معجون مرکب ہے۔ جس میں سے ایک جز دروغ گوئی واتہام سازی کو مشتے از خروارے۔ اس رسالہ میں دوسو کی تعداد میں جمع کیا گیا ہے تاکہ مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت وخود ساختہ مسیحیت اور دیگر طویل وعریض ہنگامہ خیز دعاوے کی پرتزویر حقیقت پاش پاش ہوکر غبار روزگار بن جائے اور مرزائیت کے اولوالعزم قادیانی پیغمبر کی ذلت ورسوائی اور تباہی وبربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہ جائے۔ درحقیقت قدرت الٰہیہ کا یہ کرشمہ لطف ہے کہ اس نے مرزا قادیانی جیسے مدعی نبوت کی دوکان کو ویران وتباہ کرنے کے لئے دروغ گوئیوں وافتراء پردازیوں کا اتنا ذخیرہ جمع کردیا ہے کہ مرزائیت کے مستحکم قلعہ کو بیخ وبن سے مسمار ومنہدم کرنے کے لئے کسی اور آلہ حرب وضرب کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

چونکہ دروغ گو کا خصوصی شعار وامتیازی نشان حافظہ نباشد بھی ہے۔ اسی معیار پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ ”حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔“

(ریویو ج۲ نمبر۴، ماہ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ ص۱۵۳)

لہذا اس اعتراف کے بعد ہم کو دخل در معقولات کی کیا ضرورت ہے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا ہے

تاہم مندرجہ ذیل حوالہ جات کو بھی محفوظ رکھئے تاکہ داشتہ کار آمد ہو سکے۔

۱...... ’’نبی کے کلام میں جھوٹ جائز نہیں۔‘‘

(مسیح ہندوستان ص۲۱، خزائن ج۱۵ ص ایضاً)

۲...... ’’انبیاء کا حافظہ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔‘‘ (ریویو ماہ جنوری ۱۹۲۹ء ص۸)

۳...... ’’ملہم کا دماغ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے۔‘‘ (ریویو ماہ جنوری ۱۹۳۰ء ص۲۶)

۴...... ’’ملہم کے دماغی قویٰ کا نہایت مضبوط اور اعلیٰ ہونا بھی ضروری ہے۔‘‘

(ریویو ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء ص۴)

۵...... ’’کاذب کا خدا دشمن ہے۔ وہ اس کو جہنم میں لے جائے گا۔‘‘

(البشریٰ ج۲ ص۱۲۰)

انتباہ!

چونکہ مرزائیت کے بانی مرزا قادیانی کے کذبات کو پیش کر کے ان کے دعاوی پر جائز نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس لئے امت قادیانیہ نعل در آتش و آگ بگولہ ہو کر طرح طرح کی تاویلوں و رنگین توجیہوں سے اس کو پوشیدہ کرنے کی لاحاصل سعی کرے گی۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان کذبات کو تاویل و توجیہ کے شکنجے پر چڑھائے بغیر حقائق و واقعات کی روشنی میں ثابت کیا جائے ورنہ بغیر اس کے انگاروں سے کھیلنا اور اپنے علم و عقل کی نمائش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے تاکہ وہ کاذب کا دامن چھوڑ کر حضرت صادق مصدوق ﷺ کے آغوش رحمت میں آجائیں اور احقر کو اس فتنہ عمیاء کے قلع قمع کرنے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین!

والسلام!

نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۵؍ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ، ۲۲؍مارچ ۱۹۳۴ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

مغلظات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری ؒ

مغلظات مرزا......مولانا نور محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نذر عقیدت

فتنہ مرزائیت کے قلع وقمع میں مجاہد ملت، شیر اسلام حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ امیر شریعت (پنجاب) نے جس ہمت واستقلال عزیمت وایثار کا مظاہرہ کیا ہے اور مسلمانان ہند کو اس گمراہ فرقہ کے دجل وفریب سے آگاہ کرنے کے لئے جیسی سعی بلیغ وجدوجہد فرمائی ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں اپنی اس ناچیز تالیف کو انتہائی عقیدت اور دلی تمنا سے آپ کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کرکے افتخار حاصل کرتا ہوں:

گرقبول افتد زہے عزو شرف

عقیدت کیش: نور محمد از مظاہر علوم سہارنپور

۱۰؍محرم ۱۳۵۴ھ......۱۵؍اپریل ۱۹۳۵ء

تقریظ!

فخر الاماثل کامل العلوم ولفنون، جامع المعقول والمنقول حضرت اقدس استاذ المحترم مولانا الشیخ عبدالرحمٰن صاحب مدظلہ العالی صدر المدرسین مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

یہ ناکارۂ خلائق اہل اسلام کی خدمت میں عرض رساں ہے کہ مرزائیوں کا گمراہ فرقہ اپنے گمراہ کن خیالات کے زہریلے اثرات کی اشاعت میں جس سرعت کے ساتھ مصروف ہے اس کو دیکھتے ہوئے میرے محترم عزیز جناب مولانا نور محمد خان صاحب مدرس ومبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور نے اس فتنہ عمیاً کے قلع قمع کے لئے ایک کامیاب ومؤثر طریقہ اختیار کیا کہ خارجی وبیرونی حملوں کو چھوڑ کر اس کے استیصال میں اندرونی وداخلی ضربوں کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور عزیز موصوف نے مرزا قادیانی مسیلمہ ثانی کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کرکے مرزا کی ان کفریات، اختلافات، کذبات جن کو قدرت نے خود مرزا قادیانی کے ہاتھوں سے جمع کرادیا تھا۔ بڑی محنت وجستجو سے منظر عام پر لاکر مرزا قادیانی کی نبوت ودیگر دعاوی کا ایسا بھانڈا پھوڑا کہ بہت

سی سعادت مند طبائع کو مرزائیت کے دام فریب سے نکلنے کا ذریعہ دستیاب ہوگیا۔اسی طرح مولانا موصوف نے مرزا قادیانی کی تمام غیر مہذب ومرصع گالیوں، بدگوئیوں، پیغمبرانہ یاوہ گوئیوں کو ان کی مختلف کتابوں سے جمع کر کے ’’مغلظات مرزا‘‘ کے نام سے شائع کیا ہے۔ یہ تو تالیف رسالہ حقیقت میں مرزا قادیانی کی تہذیب واخلاق کا ایک ایسا آئینہ ہے۔جس میں غلمدیت کے نومولود نبی کی اخلاقی تصویر اس طرح عریاں ہورہی ہے کہ ہر غیرت مند انسان اس کو دیکھ کر نفرت وحقارت کرے گا اور ایسے غیر مہذب متنبّی مرزا قادیانی کو اس قابل نہیں سمجھے گا کہ وہ شرافت وانسانیت کے بھی حامل تھے۔ چہ جائے کہ نبوت ورسالت کے۔

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی کو مشکور فرما کر علم وعمل میں ترقی عطا فرمائیں۔امید ہے کہ حضرات اہل اسلام عموماً وعلماء کرام خصوصاً مولانا موصوف کی مساعی کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے آپ کی مقبول عام تالیفات کی اشاعت میں کوشش کریں گے۔

عبدالرحمٰن کامل پوری......خادم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور......۲۸؍محرم۱۳۵۴ھ

تقریظ!

عالم یلمعی وفاضل لوذعی ادیب کامل جامع العلوم والفنون حضرت استاذ محترم مولانا اسعداللہ صاحب مدرس مظاہر علوم سہارنپور!

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ من بعث لیتم مکارم الاخلاق وانہ لعلیٰ خلق عظیم امابعد !میں عزیز محترم جناب مولانا مولوی حافظ نور محمد خان صاحب مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کو عرصہ سے جانتا ہوں اور آپ کی ملی وقومی خدمات کو احترام کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔آپ نے مذاہب باطلہ کے مقابلہ میں کامیاب قلم اٹھایا ہے۔آجکل آپ کی خصوصی توجہات مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین کی جانب مصروف ہیں۔اس سلسلہ میں اب تک جو رسائل مثلاً کفریات مرزا، اختلافات مرزا، کذبات مرزا، آپ نے ملک کے سامنے پیش فرمائے ہیں۔ وہ ایک خاص حد تک انصاف پسند

طبائع سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں اور ان کی معقول اشاعت ان کی مقبولیت کی صاف شہادت دے رہی ہے۔ آپ کی جدید تالیف ''مغلظات مرزا'' پیش نظر ہے۔ آپ کی محنت وکاوش اورعرق ریزی ودماغ سوزی کا اندازہ صرف کتاب دیکھنے ہی سے ہوسکتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے مرزا قادیانی کے یکجائی کلام سے کسی نتیجہ کا نکالنا کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق ہے۔ چہ جائے کہ مختلف مضامین میں بکھرے ہوئے فقروں کو جمع کیا جائے۔ آپ نے تمام اہل اسلام کے لئے عموماً اور مناظرین کے لئے خصوصاً بہت سہولت پیدا کردی ہے۔ مغلظات میں اولاً وہ تمام گالیاں جمع کردی گئی ہیں۔ جو مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی ہیں۔ اس کے بعد ان عذرات کی مکمل ومدلل تردید فرمائی گئی ہے۔ جو فریق ثانی کی جانب سے ان گالیوں کے سلسلہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ یہ تردید بھی مرزائی لٹریچر ہی سے کی گئی ہے۔ ایسے ہی اعذار کے متعلق کہا گیا ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ پھر وہ گستاخیاں لکھی گئی ہیں۔ جن کو حضرات انبیاء علیہم السلام وعزت کرام وصحابہ عظام کی شان میں روا رکھا گیا ہے۔ بعد ازیں اس سب وشتم کو جمع کیا گیا ہے۔ جس کو عامتہ المسلمین وحضرات علماء کے لئے جائز رکھا گیا ہے۔ اخیر میں عیسائیوں اور آریوں کو جو مغلظات سنائی گئی ہیں یکجا کردیا ہے۔ کتاب کے ختم پر آپ نے ان تمام گالیوں کی جو مغلظات جمع فرمائی ہیں ردیف وار ایک مکمل فہرست بھی لکھ دی ہے۔ جس سے نہایت آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے فلاں گالی کس کتاب میں کس صفحہ پر دی ہے۔ چونکہ جناب مصنف مجھ سے محبت فرماتے ہیں۔ اس لئے میں نے امتثالاً لامر یہ سطور لکھ دیں ورنہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ تصانیف علماء پر تقریظ لکھوں۔

اسعد اللہ عفا اللہ......مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

قطعہ تاریخ از مولانا اسعد اللہ صاحب

خان صاحب مولوی نور محمد نے لکھی — جب کتاب جامع اشتات وکافر ماجرا

لکھ دی یہ تاریخ اسعد نے قلم برداشتہ — اجتماع فن دشنام جناب مرزا

۱۳۵۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبی لا نبی بعدہ ۰ وآلہ واصحابہ اجمعین!

ایک مصلح ورہبر قوم جس کا فرض منصبی قوموں وجماعتوں کی اصلاح وتعلیم ہو اس کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ تہذیب واخلاق سے موصوف اور صبر وتحمل حلم وعفو سے آراستہ ہوتا کہ وہ برگشتہ قوم کو اپنی شیریں زبانی ونرم خوئی کے ذریعہ راہ راست پر لائے اور ان کو رزائل وخبائث سے پاک کر کے محاسن ومکارم کا حامل بنادے۔ چنانچہ دیکھئے انبیاء علیہم السلام ودیگر مصلحین امت میں کس قدر اخلاق حسنہ کی فراوانی تھی۔ خصوصاً سردار انبیاء حضرت محمد رسول ﷺ تو مکارم اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر اور صبر وتحمل حلم وعفو کے ایک بے مثال مجسمہ بن کر رونق افروز عالم ہوئے تھے کہ دوستوں کے علاوہ ان جانی دشمنوں کے لئے بھی جن کا شب وروز آپکو تکلیف پہنچانا شیوہ خاص تھا۔ سراپا رحمت تھے کہ زبان مبارک سے ان کے لئے بھی کوئی برا کلمہ نہیں نکلا اور اس نرمی وشیریں بیانی سے گفتگو فرماتے تھے کہ دشمن کا سخت دل بھی پانی پانی ہو جاتا تھا اور دل دکھانے والے سخت الفاظ سے دشمنوں کو بھی یاد کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مکارم اخلاق کے متعلق ’’انك لعلیٰ خلق عظیم ۰ القلم:٤ ‘‘فرمایا۔ لیکن پنجاب کی نبوت خیز سرزمین ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان میں غلام احمد قادیانی نامی ایک شخص پیدا ہوا اور کچھ پڑھ لکھ کر سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے گرانقدر مشاہرہ پر محرر ہوگئے۔ اس کے بعد آپ کا اپنے متعلق یہ یقین ہوگیا کہ میں ’’مصلح اعظم‘‘ مسیح موعود نبی ورسول ہوں۔ بلکہ کامل اتباع وفنافی الرسول کے باعث ’’محمد ثانی‘‘ ہوں۔ اس لئے یہ لازم تھا کہ آپ بھی اعلیٰ اخلاق، بہترین تہذیب، حلم وعفو، شیریں کلامی، سنجیدگی ودیگر اخلاقی کمالات سے نہ صرف موصوف ہی ہوتے بلکہ اس میں وہ یکتائے روزگار ہوتے۔ لیکن افسوس کہ ’’مصلح اعظم‘‘ بننے والے اور نبوت ورسالت کے دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی کے ظرف میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا۔ بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں، نکتہ چینیوں، بدگوئیوں، بدکلامیوں سے لبریز تھا اور یہاں تک اپنے اس فن دشنام دہی میں ترقی کی تھی کہ اس کو دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی اور بدتہذیبی بھی شرم وندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر ان کو اس فن کا پیغمبر اعظم کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

ناظرین! نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ خداوند تعالیٰ کو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب ﷺ کی نبوت کا روپ بدلنے والے دنیا میں مہذب وخلیق بن کر زندگی بسر کریں۔اس لئے اس پنجابی نبی کی تصنیفات وتحریرات کو ملاحظہ کیجئے تو جابجا بدکلامی وبدگوئی کی نجاست وغلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔ چنانچہ میں نے اپنے اس رسالہ میں ان تمام بکھری ہوئی ومنتشر فحش کلامیوں وبدزبانیوں کو بادل نخواستہ جمع کیا ہے۔تاکہ نبوت کے بھیس بدلنے والے مرزا قادیانی کی اخلاقی روشن آشکارا ہوجائے اور کم ازکم ان لوگوں کو جو مرزائیت کے دلفریب کھلونے کے پیچھے اپنے متاع ایمان کو برباد کرچکے ہیں یا برباد کرنے پر آمادہ ہیں۔ یا اس جماعت کو کسی درجہ میں پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں یہ معلوم ہوجائے کہ کیا ایک مصلح وریفارمر کو ایسا ہی خلیق ومہذب ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا قادیانی تھے کہ بات بات میں اپنے مخالف کو گالی دینا اور اس کی تذلیل وتوہین کرنا ان کا شیوہ کار تھا۔اگرچہ مرزا قادیانی نے تہذیب واخلاق کے متعلق اپنے منہ میاں مٹھو بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور زبانی جمع وخرچ بہت کچھ کیا ہے کہ میں حلیم وبردبار، متحمل وصابر، مہذب وخلیق ہوں۔مگر حقیقت میں ان کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں تھی۔اس لئے مناسب ہے کہ سب سے پہلے مرزا قادیانی کی نصیحت پر ور اخلاقی تعلّیاں ملاحظہ کریں اس کے بعد اخلاق مرزا کی تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہوجائے کہ کرشن قادیانی کس درجہ خلیق ومہذب تھے۔قادیانیو!

آپ ہی اپنے ذرا جو روستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

۱...... ’’ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات ومجادلات یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں۔ یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلاف تہذیب ہونے کے ان لوگوں کے لئے مضر بھی ہے جو مخالف رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں۔وہ یہ ہے کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی رنج پہنچ جائے تو پھر برہمی طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ اس دل آزار کتاب پر نظر بھی ڈالے۔‘‘ (شحنۂ حق ص الف،خزائن ج۲ ص۳۲۴)

۲...... ’’ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق وتھذیب الاخلاق ‘‘یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا قادیانی) کو ہدایت اور دین حق اور تہذب الاخلاق کے ساتھ بھیجا۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص۳۵،خزائن ج۱۷ ص۴۲۵)

۳...... ’’راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے...... بخدا ہم دشمنوں کے دل کو بھی تنگ کرنا نہیں چاہتے۔‘‘ (شحنۂ حق ص ج،خزائن ج۲ص ۳۲۶)

۴...... گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(دافع الوساوس ص۲۲۵،خزائن ج۵ص ایضاً)

۵...... ’’کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔‘‘

(ازالہ حاشیہ ص۲۶،خزائن ج۳ص ۱۱۵)

۶...... ’’گالیں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔‘‘

(ضمیمہ اربعین نمبر۳،۴ص ۵،خزائن ج۱۷ص ۴۷۱)

۷...... ’’اوّل قوت اخلاق! چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں، سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زماں کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زماں نہیں ہوسکتا۔لہٰذا اس پر آیت’’انك لعلیٰ خلق عظیم‘‘ کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔‘‘

(ضرورت الامام ص۸،خزائن ج۱۳ص ۴۷۸)

۸...... ’’یادرکھو یہ بڑی تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف رائے یا اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور چیز۔ بلکہ اس انسان کو بااخلاق نہیں کہا جاسکتا جس کے اخلاق محض اپنے ہم مشربوں تک ہی محدود ہیں۔انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ باوجود اختلاف رائے عمدہ اخلاق سے پیش آئے اور اظہار اختلاف کے وقت کوئی اخلاقی کمزوری نہ دکھائے............ مذہب انسان کو کیا سکھاتا ہے۔ مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ انسان کے اخلاق وسیع ہوں اور وہ اعلیٰ درجہ کا بااخلاق بنے۔ مذہب یہی تعلیم دیتا ہے کہ انسان اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کی طرح کرے۔ پس دیکھ لو کہ خدا کے اخلاق کیسے وسیع ہیں۔کوئی ہزاروں گالیاں اسے دے وہ فی الفور اس پر پتھر برسا کر اس

کوٹکڑے ٹکڑے نہیں کرڈالتا۔ پس اسی طرح حقیقی تہذیب والا انسان بہت تحمل اور برداشت والا ہوتا ہے اور تنگ ظرف نہیں ہوتا۔ تنگ ظرف انسان خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ اپنے بزرگوں کو بھی بدنام کرتا ہے............غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا سکھایا ہے اور اس حقیقت مذہب سے ناواقف ہیں۔''

(ریویو نمبر۱۰ ج۱۳ از ص۳۴۸ تا ۳۵۲ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء، زیر عنوان ''مصلح کا پہلا فرض کیا ہونا چاہئے'')

۹...... ''ان تمام دکھ دینے والے الفاظ پر وہ صبر کریں......لیکن اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا......سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو ضروری ہے کہ تم سے بھی دشمنی کریں سو خبردار رہو نفسانیت تم پر غالب نہ آئے۔ ہر ایک سختی کی برداشت کرو ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو......تمہیں چاہئے کہ آریوں کے رشیوں اور بزرگوں کی نسبت ہرگز سختی کے الفاظ استعمال نہ کرو......یادرکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انڈا ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے......تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو اور چاہئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام پر کچھ رنگ نہ ہو۔ تا حکمت کا چشمہ تم پر کھلے......لیکن تمسخر اور سفاحت کی باتیں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو سکے سچی باتوں کو نرمی کے لباس میں بتاؤ تا سامعین کے لئے موجب ملال نہ ہوں۔ جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے۔ اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے۔ وہ ناپاک ہے اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی اور نہ کبھی حکمت اور حق بات اس کے منہ پر جاری ہوتی ہے......بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو نہ قول سے نہ فعل سے۔'' (نسیم دعوت ص۴،۵، خزائن ج۱۹ ص۳۶۴،۳۶۵)

۱۰...... ''تمہارے (اے غلمدیو) فتح منداور غالب ہوجانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہوجائیں گے۔''

(ازالہ اوہام ص۸۲۶، خزائن ج۳ ص۵۴۷)

۱۱...... ''کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔'' (کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۲)

اگر چہ مرزا قادیانی اپنے منہ خوب میاں مٹھو بنے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں گالیوں بدگوئیوں کے عوض میں نہ گالیاں دیتا ہوں اور نہ بدگوئیاں کرتا ہوں۔ بلکہ دعائیں دیتا ہوں اور باوجود جوش غضب کے کبھی دل دکھانے والے الفاظ نہ بولتا ہوں اور نہ لکھتا ہوں۔غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی ان اخلاقی بلند آہنگیوں ونصیحت پرور عبارتوں کو دیکھ کر بھلا کون انسان یہ گمان کرسکتا ہے کہ ایسا شخص بھی بدزبان وبدگو ہوگا۔جس کو(کہنے کے لئے) اپنے غیظ وغضب پر اس قدر قابو ہے کہ وہ گالیاں سن کر دعائیں دیتا ہے اور دشمنوں کے دل کو بھی تنگ نہیں کرتا اور ہر کس وناکس سے حسن اخلاق سے پیش آتا ہے۔مگر چونکہ مرزا قادیانی کے تمام دعاوی ومقولات کی بنیاد ’’ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور‘‘ پر ہوتی ہے اور ہمیشہ آپ کے قول وفعل میں وہی نسبت رہتی ہے۔جو زمین وآسمان میں یا مشرق ومغرب میں ہے۔اس لئے باتیں تو بڑی دل خوش کن ونہایت دلفریب ہوتی ہیں۔لیکن عملی تصویر نہایت خوفناک وبرہنہ ہوتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ان اخلاق پرور دعاوی ونصیحت آمیز مقولات کو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔اب عمل کی تصویر ملاحظہ فرمایئے کہ جس طرح قول کی تصویر دلفریب ودیدہ زیب روح نواز ہے۔اسی طرح عمل کی تصویر خوفناک گندگی وغلاظت سے بھری ہوئی ہے۔جس کو میں طوعاً وکرہاً نذر ناظرین کرتا ہوں تاکہ قادیان کے نومولود نبی کی اخلاقی روش تہذیب ومتانت کے ہنگامہ پرور دعاوی کی حقیقت بے نقاب ہوجائے اور قادیانی مذہب کا پول کھل جائے اور دنیا عبرت کی نگاہوں سے دیکھ لے کہ مرزا قادیانی نے گندگی وغلاظت کے پوٹ پر کس طرح اخلاق وتہذیب کا ’’روغن قاز‘‘ مل کر مخلوق خدا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور ان کو بیوقوف بنانے کی کیسی بیہودہ کوشش کی ہے۔

اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیانک منظر

تہذیب واخلاق کے دعوے دار مرزا قادیانی کا یہ دستور العمل تھا کہ اپنے باطل عقیدہ سے اختلاف رکھنے والوں کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، سب وشتم کرتے، گالیاں دیتے خوفناک بددعاؤں سے دھمکاتے۔ چنانچہ مرزائیت کے باوا آدم کا یہ نرالا قابل نفرت کارنامہ تھا کہ اسلامی دنیا کے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو محض اپنی مصنوعی نبوت کے انکار کی وجہ سے بیک جنبش قلم کافر ومرتد بددین وبے ایمان بنا ڈالا۔حتیٰ کہ یہ کہہ دیا کہ جو مسلمان مجھ کو نہ مانے وہ حرام زادہ ہے۔ (معاذ اللہ) اس کے بعد مسلمانوں میں سے جو مسلمان یا علماء کرام کے مقدس گروہ میں جو عالم ومولوی ان کے چلتے ہوئے دعاوی میں حارج ومانع ہوا اس کو تو ایسی کوری کوری بے نقطہ گالیاں

سنائیں ہیں کہ تہذیب ومتانت بھی لرزہ براندام ہو جاتی ہے اور انسانیت وشرافت عرق انفعال میں غرق۔ اسی سلسلہ میں آپ کی زبان یہاں تک دراز ہوئی کہ مسلمانوں وعلماء اسلام سے گزر کر انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت پر بھی حملہ آور ہوئی۔ خصوصیت سے مرزا قادیانی نے اس معصوم مقدس جماعت میں سے اللہ کے پیارے مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب وشتم ولعن وطعن کی خوب بارش کی۔ بلکہ اپنی تمام تر اخلاقی کمزوریوں وبدتہذیبوں کا آپ ہی کو آماجگاہ بنایا۔ جس کو دیکھ کر ایک حلیم سے حلیم شخص بھی اپنے جوش غضب پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے سب سے پہلے اخلاقی دیوتا بننے والے، تہذیب واخلاق کے دعوے کرنے والے، گالیوں کے عوض دعائیں دینے والے، مرزا قادیانی کی وہ بدزبانیاں، گالیاں، ژاژ خائیاں، افتراء پردازیاں، یاوہ گوئیاں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارک میں روا رکھتے ہیں۔ اس کو اپنے کلیجے پر سل رکھ کر ملاحظہ کیجئے، اور انصاف سے فرمائیے کہ اس قادیانی رسول کے منہ سے رحمت بہہ رہی ہے یا غلاظت۔

۱...... ’’یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے (اور مسلمانوں کا زندہ رسول)...... اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے۔ قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی...... پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴، حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۸۸)

۲...... ’’آپ کی (عیسیٰ علیہ السلام) عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے۔ جن کا آسیب کا خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

۳...... ’’آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہ دیا تھا یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

۴...... ’’آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

۵...... ’’اور آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ (اور مسلمان رسول کہتے ہیں) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

۶...... ’’بالآخر ہم کہتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں...... پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔‘‘

(کتاب مذکور ص۸، ۹، خزائن ج۱۱ ص۲۹۲، ۲۹۳)

۷...... ’’ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے۔ جو اس عقدہ کو حل کر سکے...... غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔ شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۱۴ تا ۲۵، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱ تا ۱۳۵)

۸...... ’’اینك منم که حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تابنهد پابمنبرم‘‘

(ازالہ ص۵۸، خزائن ج۳ ص۱۸۰)

۹...... ’’حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔‘‘ (ازالہ حاشیہ ص۳۰۳، خزائن ج۳ ص۲۵۴)

۱۰...... ’’حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے...... مگر یاد رکھنا

چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔‘‘

(ازالہ حاشیہ ص۳۰۹، خزائن ج۳ ص۲۵۷)

۱۱...... ’’گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔‘‘

(ازالہ حاشیہ ص۳۱۰، خزائن ج۳ ص۲۵۸)

۱۲...... ’’غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کا جانور بنا دیتا تھا۔ بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا۔‘‘ (ازالہ حاشیہ ص۳۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۳)

۱۳...... ’’عیسائیوں نے آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا...... اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶، ۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰، ۲۹۱)

۱۴...... ’’افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۵، خزائن ج۱۹ ص۱۳۵)

۱۵...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص۱۱، خزائن ج۲۰ ص۳۴۶)

۱۶...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جوان کا مرید بھی تھا۔ اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔‘‘ (بدر ۴؍ مئی ۱۹۰۸ء)

۱۷...... ’’یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔‘‘

(حاشیہ ست بچن ص۱۷۱، خزائن ج۱۰ ص۲۹۵)

۱۸...... ’’اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔‘‘

(ریویو ج ۲ نمبر ۴، بابت اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۴۹، نسیم دعوت ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵)

۱۹...... ’’اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے...... زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔‘‘

(ازالہ ص ۶-۷، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵، ۱۰۶)

۲۰...... ’’یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔‘‘

(حاشیہ کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۲۱...... ’’یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔‘‘　(حاشیہ کشتی نوح ص ۶۵، خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲۲...... ’’مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ، پیو، شرابی، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔‘‘　(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳، ۲۴)

۲۳...... ’’لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ کا نام ’’حصور‘‘ رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام رکھنے سے مانع تھے۔‘‘

(دافع البلاء ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

۲۴...... ’’جن لوگوں نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو خدا بنایا ہے۔ جیسے عیسائی یا وہ جنہوں نے خواہ مخواہ خدائی صفات انہیں دی ہیں۔ جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر ان کو اوپر اٹھاتے اٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھا دیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پیدا کرنے والا اقرار دیں۔ تو ان کو اختیار ہے انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کرے لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔‘‘ (دافع البلاء حاشیہ،خزائن ج۱۸ص۲۱۹)

۲۵...... ’’آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷،خزائن ج۱۱ص۲۹۱)

۲۶...... ’’مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا...... یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔‘‘

(الحکم ۲۱رفروری ۱۹۰۲ء)

۲۷...... ’’(عیسائی) اس شخص کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں۔ جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شراب خوری، قمار بازی اور کھلے طور دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ اس کے بدن سے بدن لگائے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بھی حرام نہیں۔‘‘

(انجام آتھم ص۳۸،خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۲۸...... ’’کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردمی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۸)

۲۹...... ’’جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ حضرت آدم بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص ۲۷، ۲۸، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶)

۳۰...... ’’اگر آنحضرت ﷺ پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس قدر اعتراض ہوں گے۔ جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کا سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے پر ہے۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص ۲۹، خزائن ج ۲۰، ص ۳۵۷)

۳۱...... ’’حضرت مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔‘‘

(ازالہ ص ۱۵، خزائن ج ۳ ص ۱۱۰)

۳۲...... ’’میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔‘‘

(چشمہ مسیحی ص ۲۳، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۴)

۳۳...... ’’اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ۔‘‘ (حاشیہ ست بچن ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

۳۴...... ’’لوگوں نے اس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں نتیجہ نہیں دیکھ لیا جس نے کروڑہا انسانوں کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنادیا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۳۰۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۲)

۳۵...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا............ یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۹۴)

۳۶...... ’’غرض جس قدر جھوٹی کرامتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ کسی اور نبی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ عجیب تر یہ کہ

باوجود ان تمام فرضی معجزات کے ناکامی اور نامرادی جو مذہب کے پھیلانے میں کسی کو ہوسکتی ہے۔ وہ سب سے اول نمبر پر ہیں۔ کسی اور نبی میں اس قدر نامرادی کی نظیر تلاش کرنا لاحاصل ہے۔‘‘

(نصرت الحق ص۴۵، خزائن ج۲۱ ص۵۸)

۳۷...... ’’ہم کہتے ہیں کہ معجزات اور کرامات جو عوام الناس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے ہیں۔ وہ سنت اللہ سے سراسر خلاف ہیں۔‘‘

(نصرت الحق ص۴۴، خزائن ج۲۱ ص۵۶)

۳۸...... ’’یہ ثابت شدہ امر ہے کہ حضرت مسیح نے ایک یہودی استاد سے سبقاً سبقاً توریت پڑھی تھی اور طالمود کو بھی پڑھا تھا۔‘‘ (نزول المسیح ص۶۰، خزائن ج۱۸ ص۴۳۸)

۳۹...... ’’جس قدر حضرت مسیح اپنی صداقت اور ربانی توحید کے پھیلانے سے ناکام رہے شاید اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات میں بہت ہی کم ملے گی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۰۰، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۴۰...... ’’حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۴، خزائن ج۱۹ ص۱۳۳)

۴۱...... ’’اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطری طاقتیں نہیں دی گئیں۔ جو مجھے (مرزا قادیانی) کو دی گئیں .... اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۳، خزائن ج۲۲ ص۱۵۷)

۴۲...... ’’پھر جب کہ خدا نے اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے۔ تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۱۵۵، خزائن ج۲۲ ص۱۵۹)

۴۳...... ’’ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو ...... اس سے بہتر غلام احمد ہے۔‘‘

(دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰)

۴۴...... ’’اور ان فرضی معجزات کے ساتھ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام متہم کئے گئے ہیں اس کی نظیر کسی اور نبی میں نہیں پائی جاتی ...... اور اصلاح مخلوق میں تمام نبیوں سے ان کا گرا ہوا نمبر تھا۔‘‘ (نصرت الحق ص۴۷،۳۸، خزائن ج۲۱ ص۴۷،۴۸)

۴۵...... ’’اس جگہ مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایسے معجزات منسوب کرتے ہیں جو قرآن کریم کی بیان کردہ سنت کے مخالف ہیں۔‘‘

(نصرت الحق ص ۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۴۹)

۴۶...... ’’چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمت اور توجہ دنیوی برکات کی طرف زیادہ مصروف تھی۔ اس لئے ان کی امت میں یہ اثر ہوا کہ رفتہ رفتہ دین سے تو وہ بکلی بے بہرہ ہو گئے۔‘‘ (ایام الصلح حاشیہ ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴)

۴۷...... ’’ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راست بازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں۔‘‘

(دافع البلاء حاشیہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۹)

۴۸...... ’’اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں۔ جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور ان کے خاص مریدوں میں داخل ہوئے تھے۔‘‘ (دافع البلاء ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰ حاشیہ)

۴۹...... ’’جو شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کشمیر محلّہ خانیار میں مدفون ہے۔ اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے خدا...... ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے ہی نے دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔‘‘ (دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

۵۰...... ’’چاہئے تھا کہ وہ ایسی لاف وگزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہیں مگر نفسانی جذبات کی وجہ سے صبر نہ کر سکے اور اپنے پہلے پہلو میں ناکامی دکھ کر ایک اور چال اختیار کی اور پھر جب باغی ہونے کے شبہ میں پکڑے گئے۔ تو پھر اپنے تئیں بغاوت کے الزام سے بچانے کے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کر لیا دعویٰ خدائی کا اور پھر یہ چالبازیاں جائے تعجب ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

مرزا قادیانی نے ان مذکورہ بالا عبارتوں میں جس قدر سخت وگندے الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں استعمال کر کے اپنے اخلاق وتہذیب کی نمائش کی ہے اور اپنے متاع ایمان کو برباد کیا ہے ان کو برائے تفنن طبع حروف تہجی کے لحاظ سے ردیف وار پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے بعض الفاظ تو بعینہ فرمودہ مرزا ہیں اور بعض ماخوذ ومفہوم ہیں۔ امید کہ ملاحظہ کر کے قادیانی رسول کے اخلاق کی داد دیں گے اور اس کا ثواب ان کی روح کو بخش دیں گے۔

الف......	اس نادان اسرائیلی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
	اول درجہ ناکام ونامراد۔	نصرۃ الحق ص ۴۵، خزائن ج ۲۱ ص ۵۸
	اجتہادات میں عدیم النظیر غلطیاں کرنے والا۔	اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵
ب......	بدزبان۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
	بداخلاق۔	چشمہ مسیحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶
	بدچلن۔	حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱
	بدمعاش۔	حاشیہ ست بچن ص ۱۷۲، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶
	باعث عذاب۔	حقیقت الوحی ص ۳۰۹، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۲
	بے وقوف۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
	باپ والا۔	ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴
	بدکار۔	انجام آتھم حاشیہ ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۸
پ......	پیئو۔	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳
ج......	جھوٹا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۸۹
	جھوٹی پیش گوئیوں والا۔	اعجاز احمدی ص ۱۴ تا ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱ تا ۱۳۵
چ......	چالباز۔	انجام آتھم ص ۱۳، خزائن ج ۱۱ ص ۱۳
ح......	حقیقی بھائی والا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
	حقیقی بھائی بہنوں والا۔	کشتی نوح حاشیہ ص ۱۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸
	حرام کی کمائی کا تیل ڈلوانے والا۔	انجام آتھم ص ۳۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۸
خ......	خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۴
	خودبین۔	مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۴
	خلل دماغ۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
	خراب چال چلن والا۔	ست بچن ص ۱۷۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶
	خراب نسب والا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱

د......	درماندہ انسان۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۴،خزائن ج۱۱ص۲۸۸
	دنیادار۔	ایام صلح حاشیہ ص۱۵۷،خزائن ج۱۴ص۴۰۴
	دیوانہ۔	ست بچن حاشیہ ص۱۷۱،خزائن ج۱۰ص۲۹۵
ر،ز......	راست بازوں کے دشمن۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹،خزائن ج۱۱ص۲۹۳
س......	سادہ لوح۔	ضمیمہ انجام آتھم ص۶،خزائن ج۱۱ص۲۹۰
	سخت زبان۔	ازالہ اوہام ص۱۵،خزائن ج۳ص۱۱۰
ش......	شریر آدمی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹،خزائن ج۱۱ص۲۹۳
	شرابی۔	نسیم دعوت ص۶۹،خزائن ج۱۹ص۴۳۵
ع......	عقل بہت موٹی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵،خزائن ج۱۱ص۲۸۹
	عورت کا عاشق۔	الحکم ۲۱رفروری ۱۹۰۲ء
	علم وعمل میں کچے۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶،خزائن ج۱۱ص۲۹۰
غ......	غلط گو۔	اعجاز احمدی ص۲۴،خزائن ج۱۹ص۱۳۳
	غلط پیش گوئی کرنے والا۔	اعجاز احمدی ص۲۴،خزائن ج۱۹ص۱۳۳
	غلط اجتہاد کرنے والا۔	اعجاز احمدی ص۱۴،خزائن ج۱۹ص۱۲۱
	غصہ ور۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵،خزائن ج۱۱ص۲۸۹
ف......	فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا۔	دافع البلاء ص۴،خزائن ج۱۸ص۲۲۰
	فطری طاقتوں سے بے نصیب۔	حقیقت الوحی ص۱۵۳،خزائن ج۲۲ص۱۵۷
	فتنہ پرداز۔	دافع البلاء ص۱۵،خزائن ج۱۸ص۲۳۵
	فریبی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷،خزائن ج۱۱ص۲۹۱
ق......	قمار باز۔	انجام آتھم ص۳۸،خزائن ج۱۱ص۳۸
ک......	کنجریوں سے آشنائی کرنے والا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷،خزائن ج۱۱ص۲۹۱
	کم مرتبے والا۔	ازالہ اوہام ص۱۵۸،خزائن ج۳ص۱۸۰
	کبابی۔	ست بچن حاشیہ ص۱۷۲،خزائن ج۱۰ص۲۹۶

	کھاؤ۔	مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۳
گ......	گناہ گار۔	دافع البلاء ص۴ حاشیہ،خزائن ج۱۸،حاشیہ ص۲۲۰
	گالیاں دینے والا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵،خزائن ج۱۱ص۲۸۹
ل......	لاف وگزاف کہنے والا۔	انجام آتھم ص۱۳،خزائن ج۱۱ص۱۳
م......	مردہ خدا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۴،خزائن ج۱۱ص۲۸۸
	موٹی عقل والا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵،خزائن ج۱۱ص۲۸۹
	متکبر۔	مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۴
	مسمریزم میں کامل۔	ازالہ اوہام حاشیہ ص۳۰۹،خزائن ج۳ص۲۵۷
	معجزات سے خالی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶،خزائن ج۱۱ص۲۹۰
	مرگی والا۔	ست بچن حاشیہ ص۱۷۱،خزائن ج۱۰ص۲۹۵
	محض سادہ لوح۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶،خزائن ج۱۱ص۲۹۰
	مکار۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷،خزائن ج۱۱ص۲۹۱
ن......	نادان اسرائیلی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۴،خزائن ج۱۱ص۲۸۸
	ناپاک خیال۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۹،خزائن ج۱۱ص۲۹۳
	ناکام۔	ازالہ اوہام حاشیہ ص۳۱۰،خزائن ج۳ص۲۵۸
	نامراد۔	نصرت الحق ص۴۵،خزائن ج۲۱ص۵۸
	ناحق کا پرستار۔	مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۴
	نامرد۔	مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۸
	نجاری۔	ازالہ اوہام حاشیہ ص۳۰۳،خزائن ج۳ص۲۵۵
	ناحق بددعا دینے والا۔	چشمہ مسیحی ص۱۱،خزائن ج۲۰ص۳۴۶
	نہ زاہد	مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۳
	نہ عابد	مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۴
ھ......	ہیجڑا۔	مکتوبات احمدیہ ج۳ص۲۸

عذر گناہ بدتر از گناہ

مرزا قادیانی نے مندرجہ بالا اپنے بیہودہ اقوال وحیا سوز کلمات میں جس شدید گندہ دہنیوں، بازاری گالیوں، فحش کلموں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم سچے پیغمبر کی توہین وتنقیص کی ہے اس پر شرافت وانسانیت تہذیب ومتانت رہتی دنیا تک لرزہ براندم ہوکر مرثیہ خواں وماتم کناں رہے گی اور اس کو دیکھ کر حلیم سے حلیم شخص بھی ضبط وتحمل کی چادر کو چاک کرنے پر آمادہ ہوجائے گا۔ مقدس اسلام کی دانش وحکمت سے لبریز تعلیم نے تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت وعظمت توقیر وتعظیم کو نہ صرف ضروری تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اس کو ایمان واسلام کا نہ جدا ہونے والا ایک ایسا جزو بنادیا ہے کہ کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا۔ تاوقتیکہ اس کے لوح دل پر انبیاء علیہم السلام کی تصدیق اور ان کی محبت وعظمت کا غیر فانی نقش ثبت نہ ہو مگر جب مرزا قادیانی نے باوجود ادعائے تہذیب واخلاق نبوت ورسالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے رفیع المرتب پیغمبر کی شان برتر میں مغلظات، ناپاک اتہامات کو استعمال کر کے اپنی تہذیب واخلاق کی نمائش کی، تو اس مکروہ فعل سے اسلامی طبقہ میں غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے اس مدعی نبوت پر نفرت وحقارت کی بارش شروع ہوگئی۔ تو حلقہ بگوشان مرزائیت میں جو دانشمند وسعادت مند تھے مرزا قادیانی کی ان ناجائز کارروائیوں سے متأثر ہوکر علیحدہ ہونے لگے۔ اس پر مرزا قادیانی کو اپنی روٹی کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس ہوا اور غیر تمند مسلمانوں کے جوش انتقام کا خوف دامنگیر ہوگیا۔ تو اپنی ان گندہ دہنیوں وناپاک گالیوں پر عجیب وغریب شطرنجی چالبازیوں وفریب دہ حیلہ سازیوں سے پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کی تاکہ مسلمانوں کا جوش غضب فرو ہوجائے اور مرزائیت کے دام فریب میں جو لوگ اپنی سادہ لوحی سے پھنس گئے ہیں اور اہانت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بھیانک تصویر سے متردد ومتذبذب ہوگئے ہیں۔ ان کے لئے سامان جمعیت واستقامت مہیا ہوجائے اور چونکہ آج کل ان کی امت اپنے بانی سلسلہ کے ان حیلہ سازیوں وچالاکیوں کو نہایت بے باکی سے اچھالتی پھرتی ہے اور اپنے پیشوا اکبر کے دامن سے اس سیاہی کو دور کرنے کے لئے اگرچہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا ارتکاب کر رہی ہے۔ تاہم ضرورت ہے کہ مرزائیوں کی ان نامعقول تاویلات وغلط جوابات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر کر دی جائے تاکہ اہانت عیسیٰ علیہ السلام کا ناپاک مسئلہ عیاں ہوکر مرزائیت کے لئے سوہان روح ہوجائے اور اسلامی طبقہ مرزائیت کے فریب میں مبتلاء ہونے سے محفوظ رہے۔

عذر گناہ کی تصویر

مرزائیت کے فرزند بڑی بے باکی وجرأت سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی قسم کی توہین وتنقیص نہیں کی۔ البتہ اس یسوع کی اہانت کی ہے جو عیسائیوں کا خدا ہے اور جس کا ذکر نہ قرآن میں ہے اور نہ اس کے اوصاف واحوال انبیاء وابرار جیسے ہیں اور وہ دونوں ایسی دو جداگانہ ہستیاں ہیں جن کو باہمی کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے مندرجہ ذیل اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔

۱...... ’’اسی سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا۔ جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے...... پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سمجھ لیں۔ بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن وحدیث میں نام ونشان نہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹۶)

۲...... ’’اور یاد رہے کہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور نبیوں کو چور اور بٹمار کہا اور خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ یہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔‘‘

(انجام آتھم ص۱۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۳...... ’’حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور آنے والے خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو۔ اس لئے میں نے فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کی ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔‘‘ (حاشیہ تریاق القلوب ص۷۷، خزائن ج۱۵ ص۳۰۵)

عذرات مرزا کی تنقیح

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ان مغلظات پر پردہ ڈالنے کے لئے جو عذرات بارد تراشے ہیں میں ان کی اس وجہ سے تنقیح کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو جوابات کے سمجھنے میں آسانی ہو اور عذرات کے تار تار کی علیحدگی اس طرح سے ہو جائے کہ جس میں معذور نبی کا چہرہ بالکل صاف نظر آنے لگے۔

۱...... مرزا قادیانی نے یسوع کی توہین کی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں۔

۲...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع ایسی دو جداگانہ ہستیاں ہیں جن کو باہمی کچھ بھی تعلق نہیں۔

۳...... یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔

۴...... عیسائیوں کے بیان کردہ صفات واحوال کے مطابق کوئی یسوع نہیں گذرا بلکہ ایک فرضی شخص ہے۔اس لئے بفرض محال اس کے حق میں فحش گوئی کی گئی۔

جوابات!

مرزا قادیانی کا توہین یسوع کے اقرار کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی توہین سے انکار کرنا ایسا ہی لغو باطل ہے جیسا کہ کسی مجرم کا اقبال جرم کے بعد اس کا انکار ہے۔یعنی جس طرح سے کسی مجرم کے اقبال جرم اور اس کے ثبوت کے بعد اس کے انکار کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔اسی طرح سے مرزا قادیانی کا توہین یسوع کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنا ایک بے حقیقت ولاشئی ہے۔کیونکہ ابھی آپ کے سامنے خود مرزا قادیانی ہی کے بیانات سے یہ حقیقت الم نشرح ہوئی جاتی ہے کہ دراصل یسوع وعیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔اس لئے توہین یسوع کے اقرار کے بعد توہین عیسیٰ سے انکار کرنا باختلاف الفاظ یہ کہنا ہے کہ آفتاب طلوع ہے اور سورج نہیں نکلا۔اس کے علاوہ مرزا قادیانی مذکورہ بالا حوالہ جات کے نمبر ۷تا۱۱،۱۴تا۱۷،۱۹،۲۱، ۲۶،۲۸تا۳۲،۳۴تا۴۸ میں ابن مریم کو نہایت احترام واکرام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام، مسیح ابن مریم، حضرت مسیح کہا ہے اور اس کے بعد گندی گالیاں وفحش کلمے ان کی شان مبارک میں استعمال کر کے اپنی باطنی کیفیتوں، اندورونی حالتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔سچ ہے کہ:’’ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔‘‘(چشمہ معرفت ص۱،خزائن ج۲۳ص۹) باوجود اس کے مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح کے حق میں کوئی کلمہ بے ادبی کا میرے منہ سے نہیں نکلا۔چوری اور سینہ زوری کا زندہ ثبوت اور بے ایمانی بددیانتی کی بدترین مثال ہے۔تاہم دروغ گورا تا بخانہ رسانید کے سلسلہ میں خود مرزا قادیانی کی تحریرات سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔

یسوع، مسیح، عیسیٰ، تینوں ابن مریم ہی کے نام ہیں

مندرجہ بالا عنوان کے ثبوت میں خود مرزا قادیانی ہی کی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں کہ یہ تینوں نام ابن مریم ہی کے ہیں۔اہل اسلام ان کو عیسیٰ یا مسیح کہتے ہیں اور عیسائی یسوع یا یسوع مسیح کے نام سے پکارتے ہیں۔سنئے مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱...... ’’اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری حدیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا......اور دوسرا مسیح ابن مریم۔ جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔‘‘ (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲)

نور! جب مرزا قادیانی اس عبارت میں صاف اقرار کر رہے ہیں کہ مریم صدیقہ علیہا السلام کے اکلوتے صاحبزادے مسیح کو عیسیٰ یسوع بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ایسے مقدس نبی ہیں جو اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو پھر انصاف سے کہئے کہ کیا مرزا قادیانی نے اپنے عذر کی دھجیاں خود اپنے ہاتھوں سے نہیں آڑا دیں اور اس حقیقت کو بھی عالم آشکارہ کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں اور وہاں اب تک زندہ موجود ہیں۔ اس کے باوجود امت مرزائیہ کا وفات مسیح پر ہنگامہ آرا ہونا اپنے نئے نبی کی صریح خلاف ورزی کرنا ہے۔

۲...... ’’مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا۔ تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہوگیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔‘‘

(چشمہ مسیحی ص۲۶، خزائن ج۲۰ ص۳۵۵)

۳...... ’’مگر ہم اس جگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد عین چودہویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۸۸، خزائن ج۲۱ ص۳۵۹)

۴...... ’’اور لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائے گا۔ وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ ابن مریم ہے۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۱۲۰، خزائن ج۱۷ ص۲۹۹)

۵...... ’’اے پادری صاحبان! میں آپ لوگوں کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے مسیح کو بھیجا اور اس محبت کو یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں جو آپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں۔‘‘ (دعوت حق ملحقہ حقیقت الوحی ص۸، خزائن ج۲۲ ص۶۲۰)

۶...... ’’یہودی لوگ آپ کے رفع روحانی کے......اب تک منکر ہیں اور ان کی حجت یہ ہے کہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام‘‘ (ایام الصلح ص۱۱۶، خزائن ج۱۴ ص۳۵۳)

۷...... ’’یہ اشتہار پادری صاحبوں کی خدمت میں نہایت عجز اور ادب اور انکسار سے لکھا جاتا ہے۔ اگر یہ سچ ہوتا کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام درحقیقت خدا کا فرزند ہوتا یا خدا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی پرستش کرتا۔ لیکن اے عزیزو (یعنی دجالو) خدا تم پر رحم کرے اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں وہ صرف ایک نبی ہے...... اس نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا۔‘‘

(دعوت حق ملحقہ حقیقت الوحی ص ۵،۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۷، ۶۱۸)

۸...... ’’اسی پیش گوئی کو عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام پر لگانا چاہا تھا۔ جس میں وہ ناکام رہے۔ کیونکہ وہ لوگ اس مماثلت کا کچھ ثبوت نہ دے سکے اور یہ تو ان کے دل کا خیالی پلاؤ ہے کہ یسوع نے گناہوں سے نجات دی۔‘‘ (اس پر مرزا قادیانی یہ حاشیہ لکھتے ہیں) کہ: ’’ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوسرے نبیوں کی طرح حتی الوسع قوم کے بعض لوگوں کی اصلاح کی مگر اصلاح کرنا ان سے کچھ خاص نہیں تمام نبی اصلاح کے لئے ہی آتے ہیں۔‘‘ (ایام الصلح حاشیہ ص ۶۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۱)

نور! مرزا قادیانی نے اس عبارت میں حسب عقیدہ اہل اسلام یسوع کے منجی ہونے سے انکار کر کے بتایا کہ وہ یسوع جن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے ہیں چونکہ وہ نبی تھے اس لئے منجی تو نہیں البتہ مصلح ضرور تھے۔

۹...... ’’مگر مسیح نے یعنی یسوع بن مریم نے اپنی بات بنانے کے لئے...... الیاس آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دیا...... مگر تاہم یسوع ابن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھہرا ہی دیا۔‘‘ (نصرت الحق ص ۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۴۳)

۱۰...... ’’یسوع ابن مریم کی دعا ان دونوں پر سلام ہو۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۷۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۴۴)

۱۱...... مرزا قادیانی نے اس عنوان کے ماتحت کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہرگز صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ چند دلیلیں لکھی ہیں جس میں ابن مریم کو عیسیٰ، مسیح، یسوع کے نام سے یاد کیا ہے۔ چنانچہ عنوان بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہا اور پہلی دلیل لکھ کر فرماتے ہیں کہ: ’’سو یہ ایک بڑی دلیل اس بات پر ہے کہ ہرگز مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔‘‘ دوسری دلیل میں بجائے مسیح علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھا۔ اور تیسری میں حضرت مسیح۔ چوتھی میں پھر مسیح

اور پانچویں میں بجائے عیسیٰ و مسیح کے ''یسوع صلیب پر نہیں مرا'' لکھا۔ اور چھٹی میں بھی یسوع لکھا کہ: ''جب یسوع کے پہلو میں ایک خفیف سا چھید دیا گیا'' اور ساتویں میں بھی یہ ہے کہ یسوع کی ہڈیاں توڑی نہ گئیں اور آٹھویں میں بھی یہی ہے کہ یسوع صلیب سے نجات پا کر پھر اپنے حواریوں کو ملا۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیبی موت سے محفوظ رہنے پر بھی نسخہ مرہم عیسیٰ۔''

(ایام الصلح ص۱۱۳ تا ۱۱۵، خزائن ج۱۴ ص۳۵۱، ۳۵۲، تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۱۰۷)

نور! مرزا قادیانی نے ان مذکورہ بالا حوالہ جات میں اس امر کا صاف اقرار کیا ہے کہ ابن مریم کو عیسیٰ، مسیح، یسوع کہتے ہیں اور ان کو یہ بھی تسلیم ہے کہ میں نے یسوع کی توہین وتذلیل کی ہے۔ اس لئے اب نتیجہ بالکل ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ تمام گالیاں وفحش کلامیاں جو مرزا قادیانی نے یسوع کے حق میں استعمال کی ہیں۔ بغیر کسی فرق وامتیاز کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ہیں۔ یعنی مرزا قادیانی نے جو یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے مقدس نبی کی ذات گرامی کو اپنے اخلاقی گندگیوں سے ملوث کرنے کی لاحاصل سعی کی تھی اور اس کے لئے نئے نئے عذر وحیلے تراشے تھے۔ الحمدللہ کہ وہ خود ''معذور'' نبی کے ہاتھوں سے پیوند زمین ہو گئے اور مرزا قادیان ہی کہ متعدد شہادتوں سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی زبردست توہین کی ہے۔ کیا اس کے بعد بھی مرزا قادیانی اور ان کی امت کا ایمان سلامت ہے۔ اگر ہے تو: ''ایں طرفہ تماشہ بیں دریا بحباب اندر۔''

ایک اور طرح

اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی عیسیٰ، مسیح اور یسوع کو ایک ہی مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا یہ عقیدہ ہے کہ یوز آسف دراصل عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ یوز آسف یسوع کا مخفف اور بگڑا ہوا ہے۔ لہٰذا یسوع اور عیسیٰ دونوں ایک ہیں۔ فہوالمراد۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''ماسوا اس کے وہ لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے۔ کشمیر میں پہنچے تھے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا اور یوز آسف کی کتاب میں صریح لکھا ہے کہ یوز آسف پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انجیل اتری تھی۔ پس باوجود اس قدر دلائل واضح کے کیوں کر اس بات سے انکار کیا جائے کہ یوز آسف دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۲۲۸، خزائن ج۲۱ ص۴۰۴)

۲...... ’’فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہو ہے۔ یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا ہے۔ یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا۔‘‘ (تحفہ گولڑویہ ص۹، خزائن ج۱۷ ص۱۰۰)

۳...... ’’وہ نبی جو ہمارے نبی ﷺ کے چھ سو برس پہلے گزرا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں اور یسوع کے لفظ کی صورت بگڑ کر یوز آسف بننا قرین قیاس ہے کیونکہ جب کہ یسوع کے لفظ کو انگریزی میں بھی...... بنالیا ہو تو یوز آسف میں...... زیادہ تغیر نہیں۔‘‘

(حاشیہ راز حقیقت ص۱۵، خزائن ج۱۴ ص۱۶۷)

۴...... ’’تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ضرور ہندوستان کا سفر کیا ہے اور نیپال سے ہوتے ہوئے آخر تبت تک پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھرے...... اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلّہ خانیار میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے۔‘‘

(راز حقیقت ص۹ حاشیہ، خزائن ج۱۴ ص۱۶۱)

۵...... ’’اور یوز آسف کے نام پر کوئی تعجب نہیں۔ کیونکہ یہ نام یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف بھی حضرت مسیح کا عبرانی میں ایک نام ہے جس کا ذکر انجیل میں بھی ہے اور اس کے معنی ہیں متفرق قوموں کو اکھٹا کرنے والا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۶۷، تبلیغ رسالت ج۹ ص۱۸، ۱۹)

۶...... مرزا قادیانی کے مرید خاص مولوی نظام الدین اپنے آقا کی ہمنوائی کرتے ہیں کہ:

الف...... ’’ہاں! اس کتاب (اکمال الدین) میں بجائے یسوع کے یا عیسیٰ کے یوز آسف ہے۔ جو مخفف اور مرکب ہے دوناموں سے یعنی یسوع بن یوسف۔‘‘

(ریویو ج۲۴ نمبر۸، ماہ اگست ۱۹۲۵ء ص۳۲)

ب...... ’’یوز آصف کا وجہ تسمیہ یوز کی ’’ز‘‘ حروف ’’س‘‘ سے تبدیل شدہ ہے اور ’’س‘‘ کے آگے ’’و‘‘ حذف ہو چکی ہے۔ پس اصل میں ’’یوسو‘‘ تھا۔ جو سریانی میں عیسیٰ کو کہتے ہیں اور آج کل یسو کہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اصل نام عبرانی میں ’’یوسع‘‘ ہو کیونکہ عبرانی میں اس وقت یہ نام عام مروج تھا اور بائبل میں ایسے نام آج بھی ہم کو نظر پڑتے ہیں۔ پس یوسع کا

یوز بن جانا آسان ہے اور یوز آ سے یوسا بنا ہے اور صف یا آصف یا سف اور اسف مخفف ہے یوسف کا پس سارا نام یوز آسف مخفف ہے۔ یوسو یوسف کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف کے ربیب تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے۔'' (ریویو ج۲۴ نمبر۱۲، ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص۳۲)

د...... مادر مرزائیت کے خلف الصدق مفتی محمد صادق مرزائی کہتا ہے کہ: ''پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے کہ: ''ایسو گول تے کچھ نہ پھول'' غالباً مرور زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں تھا کہ ایسو کول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے۔ پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے۔ لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔'' (اخبار فاروق مورخہ ۱۱، ۱۸، ۲۵ مئی ۱۹۱۶ء ص۱۱)

ے...... مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: ''یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں۔ جیسا کہ ایک کسان کی مثال۔''

(تبلیغ رسالت ج۹ ص۱۸، ۱۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۶۶)

۸...... مولوی غلام رسول مرزائی لکھتا ہے کہ: ''مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کتاب اکمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شاہزادوں سے ایک شاہزادہ سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شہزادہ بھی ہو چکا ہو جس کا نام ''مسیح'' کے اسی کے نام پر رکھا گیا ہو۔'' (رسالہ التنقید ص۲۵)

۹...... مولوی صادق حسین مرزائی اٹاوی فرماتے ہیں کہ: ''صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب، تومان، شمعون بتایا ہے۔ واضح ہو کہ یہ تومان حواری جس کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہی

تھوما حواری ہے جس کی نسبت انسائیکلوپیڈیا ببلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم اوپر دکھلا چکے ہیں۔اب جب تومان یا تھوما حواری اس مہاجرانہ سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تھا اوراس کی یعنی تھوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو ایسی حالت میں عقلاً یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خانیار میں وفات پانے والے یوزآسف فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور۔'' (کشف الاسرار ص ۳۸)

۱۰...... مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ:''کشمیر کی پرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اورشاہزادہ کہلاتا تھا۔کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آ گیا اور بہت بڈھا ہوکر فوت ہوا اوراس کو عیسٰی صاحب بھی کہتے تھے اورشاہزادہ نبی بھی اور یوزآسف بھی۔ اب بتلاؤ کہ اسقدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۹،خزائن ج ۱۷ص ۱۰۰)

نور! ان دس حوالہ جات میں مرزا قادیانی اوران کے مریدوں کی تحریرات سے اس امر پر کافی روشنی پڑ گئی کہ یوزآسف جو یسوع کا مخفف ومتغیر ہے دراصل حضرت عیسٰی علیہ السلام ہیں۔اس لئے یسوع اورعیسٰی، مسیح درحقیقت ابن مریم ہی کے دو نام ہیں۔

ایک اورطرز سے

اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ یسوع مسیح دونوں ایک ہیں۔کیونکہ مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہوگئے اور سرینگر محلّہ خانیار میں مدفون ہیں اور دراصل یہ قبر یوزآسف کی ہے جو یسوع کا مخفف ہے اوراس کو عیسٰی علیہ السلام بھی کہتے ہیں۔چنانچہ ارشاد ہے کہ:

۱...... ''جو سری نگر محلّہ خانیار میں یوزآسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قبر ہے۔''(رازحقیقت ص ۲۰،خزائن ج ۱۴ص ۱۷۲،کشتی نوح ص ۱۵،۵۳،۶۹،خزائن ج ۱۹ص ۱۶،۵۸،۷۵،دافع البلاء ص ۱۵،خزائن ج ۱۸ص ۲۳۵)

۲...... ''یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطہ کشمیر ہے۔یعنی سری نگر محلّہ خانیار ہے۔اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔پرانے کتبہ کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔''

(ریویو ج ۱ص ۴۱۹نمبر ۱۰،بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

۳...... ’’ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا۔ جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔اسی کی قبر محلّہ خانیاز میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۲۲۷،خزائن ج۲۱ ص۴۰۳)

۴...... ’’اور اس کتاب اکمال الدین میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا۔ اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا۔سو اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یہ نبی اسرائیلی نبیوں میں سے ایک نبی ہے جو اس پرانے زمانے میں کشمیر میں آیا تھا۔‘‘ (ریویو ج۲ نمبر۹ ص۳۳۹، بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء)

۵...... ’’اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور ومعروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے۔مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے۔یعنی یسوع غمگین، آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب سے پھر اجنبی زبان میں بکثرت استعمال ہوکر یوز آسف بن گیا۔مگر میرے نزدیک یسوع اسم بامسمی ہے۔‘‘(ست بچن حاشیہ ص۱۶۴،خزائن ج۱۰ ص۳۰۶،نور القرآن حاشیہ ص۷۰،۷۱،تبلیغ رسالت ج۴ ص۸۶، طبع جون ۱۹۲۱ء)

۶...... ’’اور جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کشمیر میں آ کر فوت ہوئے اور اب تک نبی شاہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے اور لوگ بہت تعظیم سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شاہزادہ نبی تھا۔ جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اسی شاہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے۔جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔‘‘ (مقدمہ کتاب البریہ ص۲،خزائن ج۱۳ ص۲۰)

۷...... ’’وتواتر علیٰ لسان اهلهاانه قبر نبی کان ابن ملك وکان من بنی اسرائیل وکان اسمه یوزآسف...... واشتهر بین عامتهم ان اسم

الاصل عیسیٰ صاحب وکان من الانبیاء وھاجر الیٰ کشمیر...... ثم معذلك کان یوز آسف سمی کتاب الا نجیل وماکان صاحب الانجیل الا عیسیٰ''

(الہدیٰ ص۱۰۹، خزائن ج۱۸ ص۳۶۱)

۸...... ''اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں سیر کر کے آخری سری نگر محلّہ خانیاز میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اور اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔ دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا۔ اس ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔'' (ریویو ج۲ نمبر۹ ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء ص۳۳۸)

۹...... مرزا قادیانی نے اپنی کتاب راز حقیقت کے ص۱۹، خزائن ج۱۴ ص۱۷۱ پر یوز آسف کی قبر کا نقشہ بنایا ہے اور اس کی پیشانی پر جلی حرفوں سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ: ''حضرت عیسیٰ جو یسوع یا یوز آسف کے نام سے مشہور ہیں۔''

۱۰...... ''معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشریٰ تھا۔ جو انجیل کا عبرانی نام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں جس پر بشریٰ انجیل اتاری گئی تھی۔''

(ریویو ج۲ نمبر۱۱،۱۲ ص۴۷۲، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء)

نور! مذکورہ بالا ان دس حوالہ جات سے بھی یہ امر قطعی طور پر ثابت ہوگیا کہ حسب عقیدہ مرزا قادیانی سری نگر محلّہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ جو یوز آسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہیں اور در حقیقت یہ دونوں نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ہیں۔ اب یہ حقیقت عالم آشکارا ہوگئی کہ مرزا قادیانی نے یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے انتہا توہین وتذلیل کی ہے۔ اس لئے کہ حسب تحریرات مرزا یسوع وعیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ عذر لنگ کہ بے ادبی وگستاخی کے کلمات یسوع کے متعلق ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہیں سراسر لغو وباطل ہے۔

ایک اور طرح

مرزا قادیانی کی تحریرات سے اس کو ثابت کیا جاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح یسوع دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ عیسائی اسی ابن مریم کو بخیال فاسد خداو منجی کہتے ہیں۔ جو بن باپ کے پیدا ہوئے اور حسب عقیدہ اہل اسلام اللہ کے نیک بندہ ومقدس رسول وصاحب کتاب تھے۔ چنانچہ اسی ابن مریم کو مرزا قادیانی نے کہیں عیسیٰ بن مریم وحضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھ کر عیسائیوں کا خداونجات دہندہ بتایا ہے اور کہیں یسوع ابن مریم، یسوع مسیح لکھا ہے۔ جس سے یسوع وعیسیٰ کا ایک ہونا بالکل عیاں ہوجاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ذیل کی ان عبارتوں میں تحریر فرمایا ہے کہ عیسائی جن کو خدا کہتے ہیں ان کا نام عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

۱...... ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام بڑے مقدس بڑے راست باز بڑے برگزیدہ تھے۔ مگر ان کو خدا کہنا (جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں) اس سچے خدا کی توہین ہے جس نے ہمیں پیدا کیا سچ یہ ہے کہ وہ انسان تھے۔ خدا نہیں تھے۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۲۸، خزائن ج۱۴ ص۳۶۹)

۲...... ’’انجیل پر بھی تیس برس بھی نہیں گزرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا بنائے گئے۔‘‘

(چشمہ معرفت ج۲ ص۲۵۴، خزائن ج۲۳ ص۲۶۶)

۳...... ’’نادان عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ٹھہرا رکھا ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۸۶ حاشیہ، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

۴...... ’’عیسائی صاحبان اس بات کے اقراری ہیں کہ ان کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کامل خدا ہیں۔‘‘ (نسیم دعوت ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۳۷۶)

۵...... ’’اور نہ ایسے عیسائی بن جائیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم چھوڑ کر اس کو خدا بنا دیا تھا۔‘‘ (حقیقت الوحی حاشیہ ص۳۱۰، خزائن ج۲۲ ص۳۲۳)

اس کے علاوہ گذشتہ حوالہ جات کے نمبر ۸ تا ۱۱، ۱۳، ۲۰ میں بھی مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے کہ عیسائیوں نے جن کو خدا بنایا ہے ان کا نام پاک عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ اب ذیل کی عبارت میں ان کو عیسیٰ مسیح، یسوع بن مریم کہتے ہیں۔ جو ظاہر کر رہا ہے کہ عیسیٰ ویسوع دونوں ابن مریم ہی کے نام ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

الف...... ’’اس نے (اللہ تعالیٰ) نے مجھے بتلایا کہ سچ یہی ہے یسوع ابن مریم نہ خدا

ہے نہ خدا کا بیٹا...... جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ (عیسائی) حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا۔'' (دعوت ملحقہ حقیقت الوحی ص ۶، خزائن ج ۲۲ ص ۶۱۸)

ب...... ''سو مسیح عیسیٰ بن مریم کی نسبت رجعت کا جو عقیدہ ہے اس عقیدہ کے موافق عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۳۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۹، ۳۲۰)

ج...... ''حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے ان کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

ایک اور ثبوت

عیسیٰ مسیح، یسوع کے ایک ہونے کا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح بھی ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ: ''اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح یعنی نبی سیاح ہونا بھی ان کی موت پر دلالت کرتا ہے۔'' (ایام الصلح ص ۴۲، خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۳)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے دوسرے عقیدہ کفارہ ونجات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے اسی مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

الف...... ''پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں۔'' (کشتی نوح ص ۹، خزائن ج ۱۹ ص ۹)

ب...... ''عیسائیوں کی طرح آخری دوڑ صرف مسیح کے کفارہ تک ہے وبس۔'' (چشمہ معرفت ج ۲ ص ۲۹۹، خزائن ج ۲۳ ص ۳۱۲)

نور! مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی کہ عیسائی جن کو منجی وکفارہ قرار دے چکے ہیں۔ ان کو عیسیٰ مسیح کہتے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کی ایک دوسری تحریر ملاحظہ فرمائیے جس میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم (جن کو عیسائی نجات دہندہ وکفارہ بنا چکے ہیں) کا تیسرا نام یسوع رکھ کر عیسائیوں کے کفارہ ونجات کی تردید کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ: ''اس میں کیا شک ہے کہ یسوع کا منجی ہونا عیسائیوں کا صرف ایک دعویٰ ہے جس کو وہ دلائل عقلیہ کے رو سے ثابت نہیں کر سکے۔'' (اس پر آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں) ''اگر عیسائیوں کا یہ خیال ہو کہ یسوع نے روحانی طور پر لوگوں کو گناہوں سے نفرت دلائی تو اس بات میں یسوع کی کچھ خصوصیت نہیں تمام نبی اسی غرض سے آیا کرتے ہیں۔ حتی الوسع لوگوں کی اخلاقی، عملی اور اعتقادی حالت کی اصلاح کریں اور ان کے کوششوں کے اثر بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ دعویٰ ہے کہ گناہوں کی سزا

صرف یسوع کے ذریعہ سے ٹلی تو اس پر کوئی دلیل نہیں۔‘‘

(ایام الصلح ص ۵۸، خزائن ج ۱۴ ص ۲۹۲ حاشیہ)

نور! جبکہ مرزا قادیانی کی تحریری شہادت سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نام یسوع بھی ہے تو پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ مسیح کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی کا نہیں کہا گیا۔ سراسر کذب بیانی اور نفاق پرور ایمان کا بدترین مظاہرہ کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔ علاوہ ازیں جب قادیان کے یہ نئے نبی قادیانی یسوع کو ایک مقدس نبی مانتے ہیں جیسا کہ حوالہ بالا کی عبارت سے ظاہر ہے تو اس صورت میں باوجود یسوع اور عیسیٰ کی تفریق کے یسوع کی توہین کرنا اضاعت ایمان کا سبب اور غضب الٰہی کا باعث ہے۔ لہٰذا بہر صورت مرزا قادیانی اور ان کی امت کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ فہو المراد:

بھر رنگے کہ خواھی جامہ میپوش
من انداز قدت رامی شناسم

ایک اور ثبوت

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) پیدائش میں بھی اکیلے نہیں تھے۔ بلکہ ان کے ایک ہی ماں سے کئی ایک حقیقی بھائی و بہنیں تھیں۔

الف...... ’’پھر نہ معلوم نادان لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیسی مشرکانہ محبت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زخم تو قبول کر لیتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مجروح اور زخمی ہونا ان کی شان سے بلند تر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ ان کی نسبت ایسا کیوں کہتے ہو اور ان کو تمام دنیا سے الگ ایک خصوصیت دینا چاہتے ہیں۔ وہی آسمان پر چڑھ کر پھر زمین پر اترنے والے وہی اس قدر لمبی عمر پانے والے مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو پیدائش میں اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔‘‘

(براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۰ حاشیہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۲)

نور! مرزا قادیانی نے عبارت بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بعقیدہ اہل اسلام مقدس رسول اور اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور زندہ آسمان پر موجود ہیں) پر یہ افتراء کیا کہ آپ کے کئی حقیقی بھائی و بہنیں تھیں مگر ذیل کے حوالہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے یسوع کا نام لکھ کر بتایا کہ عیسیٰ اور یسوع دونوں ایک ہیں۔ فہو المراد فرماتے ہیں کہ: ’’یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں

تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔''
(کشتی نوح حاشیہ ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۸)

ایک اور ثبوت

مرزا غلام احمد قادیانی نے بعض جگہ ابن مریم کا عیسیٰ مسیح نام رکھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نہ خدائی کی دلیل ہوسکتی ہے اور نہ اس میں کچھ ان کی خصوصیت ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

الف...... ''آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کے بارے میں صرف ایک بات پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے تو خدا تعالیٰ نے فی الفور اس کا جواب دیا اور فرمایا: ''ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل آدم'' یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آدم علیہ السلام کی مثال ہے۔''
(براہین احمدیہ ج۵ ص۲۲۱، خزائن ج۲۱ ص۳۹۷)

ب...... ''عیسائیوں کو یہ دعویٰ تھا کہ بے باپ پیدا ہونا حضرت مسیح کا خاصہ ہے اور یہ خدائی کی دلیل ہے۔''
(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۷۱، خزائن ج۱۷ ص۲۰۸)

نور! مندرجہ بالا حوالہ جات میں ابن مریم کا نام حضرت عیسیٰ و مسیح صاف طور پر لکھا ہے۔ ذیل کی عبارت میں عیسیٰ علیہ السلام کی بجائے یسوع لکھتے ہیں۔ جو عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع کی وحدت شخصی پر دلالت کررہا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

''اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔''ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل ادم خلقہ من تراب'' یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی ہے۔''
(چشمہ معرفت ج۲ ص۲۱۸، خزائن ج۲۳ ص۲۲۷)

ناظرین کرام! جب مرزا قادیانی اور ان کی امت کے سربرآوردہ لوگوں کی متعدد شہادتوں اور اس کی مختلف نوعیّتوں سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے اکلوتے صاحبزادے ہی کو عیسیٰ، مسیح اور یسوع کہتے ہیں۔ تو پھر یہ عذر لنگ پیش کرنا کہ یسوع کی توہین کی گئی ہے اور عیسیٰ کی نہیں یا یہ دونوں الگ الگ دو مختلف شخص ہیں۔ سراسر بے ایمانی و بددیانتی نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ اور جبکہ حسب اقرار مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مغلظات استعمال کی گئیں اور نہایت گھناؤنے وگندے الزامات ان پر لگائے گئے تو اب کسی طرح

سے بھی مرزائیوں کے رسول کا ایمان سلامت نہیں رہا۔ کیونکہ قادیانی رسول کہتے ہیں کہ:
''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے...... اور کسی نبی کی اشارے سے تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔'' (ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

یسوع کا ذکر قرآن میں

۱...... مرزائی اور ان کے پیغمبر یہ عذر لنگ بھی اپنی پردہ پوشی وعصمت کے لئے پیش کرتے ہیں کہ یہ بدگوئیاں وفحش کلامیاں اس یسوع کے حق میں کی گئیں جس کا ذکر قران کریم میں نہیں۔ اگرچہ مرزا قادیانی کی تحریرات وتصریحات سے اس امر کے ثابت ہو جانے کے بعد کہ یسوع اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہیں۔ اس کی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں ثابت کیا جائے۔ اس لئے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مبارک قرآن کریم میں متعدد جگہ ہے تو پھر کیوں کر کہا جاسکتا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ تاہم دروغگو را تا بخانہ رسانید کے سلسلہ میں خود قادیانی نبی کی تحریر سے اس امر کا ثبوت پیش کیا جارہا ہے کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں ہے ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں کہ: ''اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو ہی پیش کیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ 'ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل آدم خلقہ من تراب' یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم کی ہے۔'' (چشمہ معرفت ج ۲ ص ۲۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷)

۲...... مرزا قادیانی اس ذیل میں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''یہود کو پختہ ظن سے اس بات کا دھڑکا تھا کہ یسوع صلیب پر نہیں مرا چنانچہ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وماقتلوہ یقیناً یعنی یہود قتل مسیح کے بارے میں ظن میں رہے۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۵، خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۲)

۳...... ''یہ قرآن کریم کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم بھی کہو کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔'' (ریویو ج ۱ نمبر ۴، اپریل ۱۹۰۲ ص ۱۵۹)

۴...... مرزا قادیانی کا یہ خیال بلکہ عقیدہ ہے کہ جو قبر سری نگر محلّہ خانیار میں یوز آسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہے وہ بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ جیسا کہ تحریرات مرزا سے اس کا ثبوت گذر چکا ہے اور اسی یسوع یا یوز آسف والی قبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ثابت کرتے ہوئے اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ خدا کا کلام قرآن شریف

گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرگیا) اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’وآوینا هما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین ‘‘یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچ دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفےٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

ان تمام حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ کہنا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں سراسر لغو باطل خلاف دیانت وامانت ہوا۔ اگر بالفرض اس امر کو تسلیم کرلیا جائے کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں نہیں تو اس سے کیا مرزا قادیانی کو شرعی واخلاقی حق حاصل ہوگیا کہ وہ یسوع پر گونا گوں عیوب والزامات لگائیں اور طرح طرح کی مغلطات ان کی شان میں استعمال کریں؟۔ ہرگز نہیں کیونکہ کسی کو راست باز وصادق نبی ماننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں ہو جیسا کہ مرزا قادیانی کرشن کو نبی مان کر ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔ ’’ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

حالانکہ قرآن کریم میں نہ کرشن کا ذکر ہے اور نہ ان کی نبوت کا، اور احادیث سے ثابت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں صرف چند انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو اس سے کیا جائز ہے کہ باقی انبیاء کی اس وجہ سے توہین وتحقیر کی جائے کہ ان کا نام اور ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے؟۔ اور مرزا قادیانی کا عیسائیوں کے بیان کردہ احوال وصفات کی وجہ سے حضرت یسوع کو برا بھلا، سب وشتم کرنا نہ صرف اصول اسلامی واخلاقی کے خلاف ہے۔ بلکہ اپنے قواعد وضوابط کے بھی خلاف ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ’’منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہوگئے ہیں اور ایک عمر پاگئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص ۴، خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۶)

اس کے آگے لکھتے ہیں کہ: ’’اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں۔ جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا پھر وہ دعویٰ اس کا زور پکڑ گیا اور ان کا مذہب دنیا میں پھیل گیا اور استحکام پکڑ گیا اور ایک عمر پا گیا۔‘‘

اس کے آگے لکھتے ہیں کہ: ’’پس یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت وعظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن حکیم نے ہمیں سکھلایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہے۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۶،۷، خزائن ج۱۲ ص۲۵۸،۲۵۹)

مرزا قادیانی کے اس اصول کے رو سے عیسائیوں کے یسوع بھی سچے اور راست باز وصادق ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ صدہا سال سے آپ کے پیروکار چلے آتے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر آپ کا مذہب محیط ہے اور کروڑ ہا دلوں میں آپ کی عظمت ومحبت ثبت ہے اور عیسائی مذہب کے ایک مقدس پیشوا ہیں۔ اس لئے اگرچہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔ مگر اس لحاظ سے وہ عیسائیوں کے ایک مقدس پیشوا ہیں ہر طرح کی تکریم وتعظیم کے لائق تھے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ’’ہم ہر مذہب کے پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔‘‘ لیکن آپ کی عزت کی نگاہوں کا حشر یہ ہے کہ چراغ داشتہ جرأت کے ساتھ عیسائیوں کے برگزیدہ پیشوا یسوع کی علی الاعلان توہین کرتے ہیں اور ایسے گندے وسڑے الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ ایک غیرت مند انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ باینہمہ مرزائیت کے نمک خوار اپنے نئے رسول کی بدگوئیوں وگالیوں کو پوشیدہ کرنے میں اس ڈھٹائی وبے باکی سے مصروف ہیں کہ کیا مجال ہے کہ ان کی جبین حمیت پر عرق انفعال کا کوئی قطرہ نمودار ہو جائے۔ حالانکہ توہین انبیاء علیہم السلام کا ان کے چہرہ پر ایک ایسا بدنما داغ ہے کہ وہ اس دنیا میں منہ دکھانے کے لائق نہ تھے۔ مگر ہرچہ خواہی کن کے تحت توجیہات باطلہ میں اس طرح سے الجھے ہوئے ہیں۔ جس سے گلوخلاصی قیام قیامت تک ممکن نہیں۔

عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے لحاظ سے بھی یسوع فرضی نہیں حقیقی ہے

مرزا قادیانی کے عذر لنگ کا تیسرا حصہ یہ تھا کہ عیسائیوں اور پادریوں نے جو صفات یسوع کے بیان کئے ہیں۔ اس کے رو سے کوئی یسوع حقیقی نہیں بلکہ فرضی ہے۔ اس لئے جو کچھ

بدزبانیاں وسخت کلمے استعمال کئے گئے ہیں۔ایک فرضی شخص کے حق میں ہیں۔جو کسی طرح قابل اعتراض نہیں لیکن خود مرزا قادیانی ہی اپنے ہاتھوں سے اس عذر کو بھی دفن کرتے ہیں:

ا...... ’’اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے (مرزا قادیانی) اس بات پر اطلاع دی کہ درحقیقت یسوع خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔اور ان میں سے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے ہاں خدا سے واصل ہے ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۲۰، خزائن ج۱۲ ص۲۷۲)

۲...... ’’جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترکہ جائیداد کی طرح ہے اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے اور یسوع کی مجھ میں۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۲۳، خزائن ج۱۲ ص۲۷۵)

نور! مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارت خود ان کے اس عذر لنگ کو کہ: ’’یہ بدگوئیاں ایک فرضی یسوع کے حق میں ہیں۔‘‘ خاک میں ملا رہی ہے۔کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عیسائی جس یسوع کو خدا بنا کر اس سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔وہی یسوع مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ ومقبول بندہ ہے اور وہ بھی اسی سے محبت کرتے ہیں۔گویا بلحاظ محبت وعزت یسوع مسیح مسلمانوں وعیسائیوں میں ایک مشترک جائیداد ہیں کہ ہر دو مذہب کے پیروکار یسوع مسیح کی تکریم وتعظیم میں مساویانہ طور پر حصہ دار وشریک کار ہیں۔مگر چونکہ مرزا قادیانی بقول خود یسوع سے بہت زیادہ مانوس تھے اور ان میں باہمی خوب محبت والفت تھی۔اس لئے خصوصیت سے آپ ان کی عزت ومحبت تعظیم وتکریم میں زیادہ حق رکھتے تھے۔جس کا نتیجہ ان گندی گالیوں کی شکل میں نمودار ہو چکا ہے۔جس کو ہر غیر تمند انسان دیکھ کر لرزہ براندم ہو جاتا ہے۔

جفائیں ہم پہ کیں اتنی مہربانی کی حالت میں
خدا جانے اگر تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

جبکہ مرزا قادیانی عیسائیوں کے اس یسوع کو بھی لائق تکریم وتعظیم مانتے ہیں۔جس کی جانب بہت سے باطل امور منسوب کئے گئے ہیں۔تو پھر آپ کا عیسائیوں کے اسی یسوع کو فرضی شخص سمجھ کر اس کی توہین وتنقیص کرنا مضحکہ خیز اختلاف بیانی اور رسوائے عالم بے ایمانی کی ایک ایسی بدترین مثال ہے جو سلسلہ دنیا کے کسی حصہ میں (سوائے قادیان کے) نہیں پائی جاتی۔غرض

یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ عذر بارد بھی کس طرح سے قابل پذیرائی ولائق التفات نہیں رہا۔ علاوہ ازیں چونکہ مرزا قادیانی عیسائیوں کے یسوع سے عشق ومحبت کا دم بھرتے تھے۔ اس لئے وہ ازراہ محبت عیسائیوں کی ان تمام ناجائز باتوں کو جوان کی طرف منسوب تھیں کس طرح گوارا نہ کر سکے اوران تمام انتسابات سے اپنے محبوب یسوع کو پاک وبری قرار دے کر کہا کہ وہ ایک مقدس ومعزز خدا کے مقبول بندے ہیں۔ جن کی عزت وناموس پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے باوجود عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے یسوع لائق تعظیم وتکریم ہے۔ سنئے فرماتے ہیں کہ:

ا…… ’’اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہوتو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستور العمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑہا انسانوں میں عزت پایا اور صدہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔‘‘

(تحفہ قیصریہ ص۸، خزائن ج۱۲ ص۲۶۰)

۲…… ’’اگر ہم ان مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس کے پابندوں کو بدچلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملامت ان مذاہب کے بانیوں پر لگائیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرف ہوجانا ممکن ہے اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہوجانا ممکن ہے۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۶، خزائن ج۱۲ ص۲۵۸)

مرزا قادیانی کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے اس اصول کی پابندی کرتے اور یسوع کو عیسائیوں کے ان تمام بیان کردہ صفات سے حسب تحریر خود پاک سمجھ کر ان کی عزت کرتے۔ مگر اللہ رے دلیری وشوخ چشمی کہ مرزا قادیانی کی زبان مبارک بڑی تیزی سے دیدہ ودانستہ یسوع کی بدگوئیوں میں مصروف ہے اور اپنے لئے ثواب آخرت کا ذخیرہ کر رہی ہے اور شرم وندامت کی جھلک تک نہیں پائی جاتی۔ مرزا قادیانی ایک پیغمبر کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کر کے بدن کانپتا ہے اور جب کہ مرزا قادیانی کا یہ بیان ہے کہ میں کئی مرتبہ یسوع مسیح سے ملاقات کر چکا ہوں اور عیسائیوں کے عقائد وغیرہ کی لغویت خود یسوع کی زبانی سن چکا ہوں۔ تو اس کے بعد یسوع اور بھی قابل عزت ولائق احترام ہوجاتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ خود ان کی زبان فحش گوئیوں میں مصروف رہی۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے کہ:

’’ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔‘‘ (چشمہ معرفت ص۱۵، خزائن ج۲۳ ص۳۸۶)

فرماتے ہیں کہ:

ا...... ’’خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہے ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے۔ ایسے متنفر پائے جاتے ہیں۔ گویا ایک بھاری افتراء جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔‘‘

(تحفہ قیصریہ ص۲۱، خزائن ج۱۲ص۲۷۳)

۲...... ’’میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آج کل عیسائیت کے بارہ میں سکھلایا جاتا ہے حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دنیا میں پھر آتے تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہیں کر سکتے۔‘‘ (تحفہ قیصریہ ص۲۲، خزائن ج۱۲ص۲۷۴)

جب مرزا قادیانی کو اپنی کشفی بیداری میں یسوع کی زبان سے سن کر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یسوع عیسائیوں کے بیان کردہ احوال وصفات سے بالکل پاک وبری ہے۔ تو وہ ہر طرح سے اکرام واعزاز کے لائق تھے اور مرزا قادیانی کا یہ اخلاقی وشرعی فرض تھا کہ ان کی تکریم وتعظیم کرتے اور مدح وثنا میں رطب اللسان رہتے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے دیدہ ودانستہ عیسائیوں کے یسوع کو گالیاں دے کر توہین وتحقیر کی ہے تو کیا یہ انتہائی فتنہ انگیزی وبے ایمانی اور امن وصلح کے ساتھ دشمنی کرنا نہیں ہے جیسا کہ خود تحریر کرتے ہیں کہ: ’’پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز کوئی اور بات نہیں۔‘‘

(تحفہ قیصریہ ص۸، خزائن ج۱۲ص۲۰)

الحمدللہ کہ مرزائیت اور اس کے بانی کے وہ تمام اعذار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کے سلسلہ میں یسوع وعیسیٰ کی تفریق کے ساتھ پیش کر کے اپنی گندہ دہنیوں کو پوشیدہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ خود حریف ہی کے ہتھیاروں سے پاش پاش کر دئے گئے جس سے اصل حقیقت اہانت عیسیٰ کی معہ اپنے خط وخال کے منصۂ الشہود پر آ گئی البتہ اس سلسلہ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ پادریوں نے حضور ﷺ کی شان اقدس میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے تھے اور شب وروز آنحضرت ﷺ کی توہین وتنقیص میں مصروف رہتے تھے اور مرزا قادیانی نے عشق محمدی وحب نبوی میں اتنا بڑا کمال حاصل کیا تھا کہ بروز محمد بن گئے تھے۔ اس مجبوری سے آپ نے ترکی

بتر کی عیسائیوں کو جواب دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کہتے ہیں:

۱...... ’’ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت ﷺ کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے۔ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کس قدر حال لکھیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷،۸ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص۲۹۲،۲۹۳)

۲...... ’’اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کریں کہ آئندہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی۔ ورنہ جو کچھ کہیں گے اس کا جواب سنیں گے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۸، خزائن ج۱۱ص۲۹۲)

۳...... ’’میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔‘‘

(تبلیغ رسالت ج۶ص۱۶۵، اشتہار واجب الاظہار ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۲ص۴۶۶)

۴...... ’’اور میں اس بات کا اقراری ہوں جبکہ بعض پادریوں اور عیسائیوں مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئیں اور حد اعتدال سے بڑھ گئیں اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت تند تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا، زنا کار تھا اور صدہا پرچوں میں یہ شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدنیتی سے عاشق تھا اور باایں ہمہ جھوٹا تھا اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا۔ تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات سے سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کے ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت یہی ہے کہ ان تحریرات کا کس قدر سختی سے جواب دیا جائے تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی............ کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔‘‘ (ضمیمہ نمبر۳ تریاق القلوب ص ج، خزائن ج۱۵ص۴۹۰)

جواب! مرزا قادیانی اوران کی امت کا یہ عذر بھی سراسر غلط اور غیر معقول اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام نہ صرف تمام انبیاء علیہم السلام کی تعظیم وتکریم کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ کافروں کے باطل معبودوں اور بتوں کو برا بھلا وسب وشتم سے بھی روکتا ہے۔ اگر عیسائیوں نے ازراہ جہالت وخباثت حضورﷺ کے شان اقدس میں بدزبانی وگندہ ذہنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا تو کسی مسلمان کو یہ حق ہرگز نہیں حاصل ہے اور نہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے حق میں بدزبانی کر کے اپنے متاع ایمان کو برباد کر دے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ: ’’مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے رسول اللہﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبیﷺ سے محبت رکھتے ہیں ویسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔‘‘

(ضمیمہ نمبر۳ تریاق القلوب ص ج،خزائن ج۱۵ص ۴۹۱)

بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اس طریق جواب کو جاہلانہ وسفیہانہ حرکت بلکہ ’’کت پن‘‘ کہتے ہیں۔

۱…… ’’واضح ہو کہ کسی شخص سے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ حضرت امام حسین کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت امام حسین علیہ السلام بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ ’’لعنة اللّٰہ علی الکاذبین‘‘ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راست باز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرے اور لعن وطعن میں مجھے بھی شریک کرلیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو وہ آنحضرتﷺ کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۱۰ص۱۰۲، مجموعہ اشتہارات ج۳ص۵۴۴)

۲…… ’’ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟۔ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے ’’کت پن‘‘ نہیں ہوتا۔ اس طرح جب کوئی شریر

گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔‘‘

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء رپورٹ ص ۹۹،ملفوظات ج۱ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ:’’ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات ومجادلات یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں۔‘‘

(شحنۂ حق،خزائن ج۲ص ۳۲۴)

’’راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے......بخدا! ہم دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ نہیں کرنا چاہتے۔‘‘ (شحنۂ حق،خزائن ج۲ص ۳۲۶)

۳...... ’’عیسائیوں کی کتاب امہات المومنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے......اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر ﷺ کو دی گئیں۔ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے۔لیکن ہم نے محض اس حیا کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا۔‘‘ (ٹائٹل ایام الصلح،خزائن ج۱۴ص ۲۲۸)

اس دعویٰ کے ساتھ ہی ساتھ قادیان کا مصلح اعظم اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ: ’’(اے مرزائیو!) تمہارے فتح منداور غالب ہوجانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہوجائیں گے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص ۸۲۶،خزائن ج۳ص ۵۴۷)

۴...... ’’کسی کو گالی مت دو۔گو وہ گالی دیتا ہو۔‘‘(کشتی نوح ص ۱۱،خزائن ج۱۹ص ۱۱)

اس دعویٰ ونصیحت کے بعد مرزا قادیانی کا یہ حق نہیں تھا کہ وہ گالی کے جواب میں گالی دیتے یا سختی کے مقابل میں سختی کرتے۔مگر بایں ہمہ آپ نے اس خطرناک وجاہلانہ روش کو اختیار کر کے اپنے اصول وقواعد کے بھی خلاف کیا اس لئے یہ عذر لنگ بھی ناقابل پذیرائی ہے۔بلکہ ایک فریب دہی وحیلہ سازی ہے۔

مرزائی جماعت تنگ آ کر یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے وہ سب عیسائیوں کو الزام دینے کے لئے کہا ہے۔جیسا کہ قادیانیت کے شمس مولوی جلال الدین اپنی کتاب مقدمہ بہاولپور ص ۱۴۱،طبع نومبر ۱۹۳۲ء میں لکھتے ہیں کہ: ’’پس متکلمین کا یہ طریق ہے کہ وہ مدمقابل کے عقائد کو مدنظر رکھ کر الزامی جواب دیا کرتے ہیں اور

یہی طریق حضرت مسیح موعود نے اختیار کیا۔‘‘ چنانچہ فرمایا اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں۔

مگر مرزائیت کا یہ بھی ایک دلفریب حیلہ ہے جو اپنے پیغمبر کے بدزبانیوں کو پوشیدہ رکھنے کے لئے تراشا گیا ہے۔ کیونکہ الزامی جوابات میں مخاطب کے مسلمہ اصول وعقائد کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کو اس طرز بیان، انداز گفتگو، قرائن تکلم سے پیش کیا جاتا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں متکلم کے عقائد واصول کو کچھ بھی دخل نہیں اور محض مخاطب کو اس کے مسلمات سے الزام دینا مقصود ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی وہ تمام توہین آمیز تحریرات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں نہ تو اس میں عیسائیوں کے مسلمات کا ذکر ہے اور نہ آپ کا انداز بیان ہی کچھ شگفتہ وشستہ ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے عقیدہ کو بغض وعناد کے ماتحت پیش کر رہا ہے۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اپنے بانی کے ان گندے وگھناؤنے الزامات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تراشے گئے ہیں۔ حقائق ودلائل کی روشنی میں ثابت کریں کہ عیسائیوں کے یہ مسلم عقیدے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح معاذ اللہ شرابی، کاذب، ہیجڑے اور ان کی نانیاں دادیاں زنا کار تھیں۔ اسی طرح وہ تمام تر الزامات جو گذشتہ صفحات میں ذکر کئے گئے وہ عیسائیت کے عقیدہ میں داخل ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کی ان بدزبانیوں وفحش گوئیوں کو کیوں کر الزامی جوابات کا رنگ دیا جاسکتا ہے؟۔‘‘

مرزا قادیانی نے اپنی مایۂ ناز کتاب اعجاز احمدی میں (جو مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ودیگر علمائے اسلام کے مقابلہ میں اپنی شکست چھپانے کے لئے لکھی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیسی کچھ توہین وتذلیل کی گئی ہے۔ اس کے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ وہ ہفوات الزامی ہیں۔ کیونکہ اس میں صرف وہ علمائے اسلام مخاطب ہیں جن کے مسلمات وعقائد میں سے وہ امور ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ بعض جگہ سیاق وسباق وانداز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے مذہبی عقیدہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ آپ لکھتے ہیں کہ: ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

ناظرین! انصاف سے فرمائیے کہ مرزا قادیانی جس بات کو حق کہہ رہے ہیں یا یہ الزام ہے یا اظہار عقیدت؟۔ اسی طرح ازالہ اوہام میں جتنی کچھ، وجیسی کچھ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

توہین کی ہے۔اس میں بھی اسلامی علماء وصوفیاء وسجادہ نشین ہی مخاطب ہیں۔اس لئے مرزا قادیانی کی یہ ژاژ خائیاں وبدگوئیاں کیسے الزامی جوابات پر محمول ہوسکتیں ہیں؟۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا رقیب خیال کر رکھا تھا۔اس وجہ سے یہ تمام باتیں بغض وعناد کے ساتھ عقیدے کے رنگ میں ظاہر ہوئیں۔ چنانچہ عیسائی مذہب کے مسلم مناظر پادری عبدالحق صاحب پروفیسر امریکن کالج سہارنپور نے مرزا قادیانی کے تمام بہتانات کی تردید میں ’’رد بہتان قادیانی‘‘ لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان بہتانوں سے برأت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ الزامات صرف مرزا قادیانی کے دماغ کی پیداوار ہیں۔ عیسائیت ویسی گندگیوں سے پاک ہے اور ایسے بدگو پر لعنت بھیجتی ہے۔

جب مرزائیت کی یہ حیلہ سازیاں وفریب کاریاں جن کو اپنے پیغمبر کی پاک دامنی وعصمت کے برقرار رکھنے کے لئے تراشی تھیں۔ پادر ہوا ہوئیں تو عاجز ومجبور ہوکر مگر بڑی جرأت وجسارت سے یوں گویا ہوئی کہ یہودیوں کا وہ نامسعود فرقہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عدو مبین اور بدترین دشمن ہے۔ اس نے جو کچھ الزامات واتہامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس پر لگائے تھے۔اس کو مرزا قادیانی نے یہودیت کا روپ بدل کر عیسائیوں پر بطور حجت والزام کے پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں کہ:’’ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔‘‘　　(حاشیہ چشمہ مسیحی ص ج،خزائن ج۲۰ص۳۳۶)

حالانکہ یہ عذر لنگ بھی سب سے بدتر اور کرشن قادیانی کے اخلاقی گناہوں وبدزبانیوں کے سربمہر لفافے کو برسرراہ چاک کررہا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو بھی اس امر کا اقرار ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شدید دشمن ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:’’اور عیسیٰ علیہ السلام کے دوگروہ دشمن تھے۔ایک اندرونی گروہ یعنی وہ یہودی جنہوں نے اس کو صلیب دے کر مارنا چاہا۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ،خزائن ج۱۷ص۳۰۴)

’’اور یہودیوں کا بڑا واقعہ......یہی واقعہ تھا جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کافر ٹھہرایا اور اس کو ملعون اور واجب القتل قرار دیا اور اس کی نسبت سخت درجہ پر غضب اور غصے میں بھر گئے۔‘‘　　(تحفہ گولڑویہ ص۱۳۵،خزائن ج۱۷ص۳۲۸)

اور اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:’’یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جس کی

سزا ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلت اور محکومیت میں گرفتار کئے گئے یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے نشان بھی دیکھ کر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے ان کی تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور ان پر ان کی والدہ صدیقہ پر جھوٹے الزام لگائے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۶۶، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۸)

اس کے ساتھ ہی کرشن قادیانی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:''جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

اس لئے مرزا قادیانی یہودیت کا بھیس بدل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن یہودیوں کے ناقابل اعتبار الزامات وبے بنیاد اتہامات کو ان عیسائیوں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا جن کے نزدیک اس کی حقیقت پرکاہ و نقش برآب سے بھی گئی گذری ہے۔ پرلے درجے کی بے ایمانی ومجرمانہ خیانت کاری ہے اور اپنی خبث باطنی وگندہ ذہنی کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں جبکہ خود مرزا قادیانی یہودیوں کی ان ناجائز تہمتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک وبری سمجھتے ہیں اور ان کو غیر معتبر وتمسخر کہتے ہیں تو اس کے بعد پھر آپ کا ان الزامات واتہامات کو ایسی قوم کے سامنے بطور حجت والزام کے پیش کرنا جو کسی طرح اس کو مسلم نہیں دانستہ ایمان سوز کاروائیاں وخیانت کاریاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟۔ لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ (مسیح) عاشق ہوگئے تھے۔ لیکن جو بات دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

لیکن مرزائیو! جو ان تہمتوں کو بار بار نقل کرے وہ کون ہے؟۔

۲...... ''حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل ہے۔ اس پر اعتراض کرنا بیہودہ پن ہے۔'' (بدر ۱۴؍مئی ۱۹۰۸ء)

۳...... ''یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال وافعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام ہے...... جیسا کہ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا...... پھر اگر کوئی تکبیر اور خودستانی کی راہ سے...... حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لائے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی

فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۷،۵۹۸، خزائن ج۵ ص ۵۹۷،۵۹۸)

ناظرین کرام! مرزائیوں کے رسول نے اپنے مکروہ ونفرت خیز فعل، اہانت عیسیٰ علیہ السلام کو چھپانے کے لئے جس قدر عذرات باردہ وتوجیہات باطلہ تراشے تھے وہ سب کے سب مرزا قادیانی ہی کے ہاتھوں پیوند زمین کردیئے گئے۔ اب یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہوگئی کہ تہذیب واخلاق کے دعویٰ کرنے والے قادیانی رسول نے دیدہ ودانستہ ازروئے عقیدہ ان اخلاق سوز کارروائیوں ومتعفن گالیوں وگھناؤنی بدکلامیوں کا ارتکاب کیا تھا۔ اس لئے آپ ہی کے فرمودہ الفاظ میں عطائے تو بلقائے تو کہہ کر یہ نذرانہ پیش کرتا ہوں کہ: ’’ایسے خبیث کی (جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے) نسبت کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان ناپاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۱...... پنڈت دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں گرونانک جی کے متعلق کچھ توہین آمیز جملے وفقرے لکھے ہیں۔ اس کو دیکھ کر مرزا قادیانی فرط غضب سے بلبلا اٹھے اور یہ کہا کہ: ’’پنڈت دیانند نے اس خداترس بزرگ کی نسبت اس گستاخی کے کلمے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں (مسلمانوں کو) ثابت ہوگیا کہ درحقیقت یہ شخص دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا...... مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں اور اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے ہیں جن کو پڑھ کر بدن کانپتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے اور اگر کوئی باوا صاحب کی پاک عزت کے لئے ایسے جاہل بے ادب کو درست کرنا چاہتا تو تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ اور ۲۹۸ موجود تھی۔‘‘

(ست بچن ص ۸، خزائن ج۱۰ ص ۱۲۰)

۲...... ’’اس نے باوا صاحب کے حالات کو اپنے نفس کے حالات پر قیاس کر کے بکواس کرنا شروع کردیا اور اپنے خبث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی اور بدزبانی اور ٹھٹھے اور ہنسی کی طرف مائل ہوگیا۔‘‘ (ست بچن ص ۹، خزائن ج۱۰ ص ۱۲۱)

۳...... ’’دیانند نے سراسر اپنی جہالت اور دلی عناد سے باوا صاحب کی نسبت بدگوئی کے مکروہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔‘‘ (ست بچن ص ۱۲۶، خزائن ج۱۰ ص ۲۵۰)

ناظرین کرام! کو صرف اس قدر عبارت بالا میں ترمیم کی تکلیف دوں گا کہ پنڈت دیانند کے بجائے مرزا قادیانی کو اور باوا صاحب کی جگہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھ کر عبارت ملاحظہ کریں تاکہ لطف دوبالا ہو جائے۔

بدنہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

توہین انبیاء علیہم السلام کا اقراری بیان

''تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ یاد رکھو میرا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت قائم کروں۔ اوّل تو یہ ہے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو بے شک ہو۔ میں نے جو دعوے کئے وہ اپنی عظمت و شان کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی شان کی بلندی کے اظہار کے لئے کئے ہیں۔ مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے۔ لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ بے شک آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول اللہ ﷺ کی عزت کے دوبارہ قائم کرنے سے نہیں روک سکتے۔'' (تقریر میاں محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ۲۰ر مئی ۱۹۳۴ء)

اہانت حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام

۱...... ''افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی سچی شہادت ہے۔'' (ایام الصلح حاشیہ ص ۶۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

۲...... ''میں تو اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ

سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنی تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔''

(کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۳...... ''چونکہ حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۴...... ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہن تھے۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔'' (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۵...... ''مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے۔ لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔''

(چشمہ مسیحی ص ۲۶، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۵، ۳۵۶)

۶...... ''ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا۔''

(نور الحق ص ۵۰، خزائن ج ۸ ص ۶۸)

اہانت حضرت نوح علیہ السلام

''اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

اہانت حصرت موسیٰ علیہ اسلام

''حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے۔''

(نور القرآن حاشیہ ص ۲۴، خزائن ج ۹ ص ۳۵۳)

تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے　　من بعرفان نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی راجام　　داد آں جام مرابتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین　　ہرکہ گوید دروغ ہست لعین
(درثمین ص ۲۸۷، ۲۸۸، نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

اہانت آنخضرت ﷺ

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت وادعائے شریعت جدیدہ ہی اس امر کی کافی ضمانت ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) آنخضرت ﷺ کے ہمسر وہمرتبہ ہوکر آنخضرت ﷺ کی سخت توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں جس قدر آیات آنخضرت ﷺ کے اوصاف حسنہ وپاکیزہ اخلاق وعظمت وجلال کے متعلق ہیں ان میں سے بعض آیات کے متعلق آپ (مرزا قادیانی) کا یہ خیال ہے کہ صرف میں ہی ان آیات کا مصداق ہوں۔ حضور ﷺ نہیں ہیں۔ مثلاً آیت ''ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله'' آنخضرت ﷺ کی شان مقدس میں نازل ہوئی تھی۔ مگر مرزا قادیانی یہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق میں ہوں آپ ﷺ نہیں ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

۱...... ''اور مجھے بتلایا کہ تیری خبر قرآن کریم اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ''ھوالذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھره علی الدین کله'' (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

اسی طرح بشارت اسمہ احمد آنخضرت ﷺ کے لئے تھی۔ مگر مرزا قادیانی کہتے ہیں اس کا مصداق میں ہوں اور کوئی نہیں۔

۲...... ''اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف یہ اشارہ ہے۔ ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' (ازالہ ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان اس قول کی شرح کرتے ہیں

۳...... ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی ''ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد'' کا میں ہی ہوں۔'' (القول الفصل ص ۲۷)

۴...... اور مرزا قادیانی نے اپنے ’’معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ بتائی ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ص ۵۰۳) نہیں ’’دس لاکھ سے زائد۔‘‘ (براہین احمدیہ ص ۵۶ حصہ پنجم، خزائن ج ۲۱ص ۷۲) نہیں ’’ساٹھ لاکھ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۱، خزائن ج ۱۹ص ۱۰۷) نہیں ’’بلکہ اس قدر جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۲، خزائن ج ۱۹ص ۱۰۸) اور حضورﷺ کے معجزات کے متعلق فرماتے ہیں کہ: ’’صرف تین ہزار ہوئے۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص ۴۰، خزائن ج ۱۷ص ۱۵۳)

اس کا صاف وصحیح مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی، آنحضرتﷺ سے مجدوشرف میں کئی گنا بڑھے ہوئے ہیں۔ (معاذ اللہ)

۵...... ’’حضورﷺ کے لئے بطور تصدیق ونشان صرف چاند گرہن ہوا اور مرزا قادیانی کی تصدیق نبوت کے لئے چاند گہن وسورج گہن دونوں واقع ہوئے:

’’له خسف القمر المنير وان لى ۰ غساالقمران المشرقان اتنكر‘‘

(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ص ۱۸۳)

۶...... مرزا قادیانی کہتے ’’دیکھو اب خداتعالیٰ نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔‘‘ (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ص ۴۳۵)

اس کا یہ مطلب ہوا کہ نہ تو اب آنحضرتﷺ کی تابع داری وفرمانبرداری باعث نجات ہے اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضورﷺ کی اتباع کی ضرورت۔ (معاذ اللہ)

۷...... ’’اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح مبین باقی رہی کہ پہلی سے غلبہ میں بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔‘‘ (خطبہ الہامیہ ص ۲۸۸، خزائن ج ۱۶ص ایضاً)

۸...... ’’آنحضرتﷺ کے وقت میں اس کے تمام احکام کی تکمیل ہوئی اور صحابہؓ کے وقت میں اس کے ہر ایک پہلو کی اشاعت کی تکمیل ہوئی اور مسیح موعود کے وقت میں اس کے روحانی فضائل اور اسرار کے ظہور کی تکمیل ہوئی۔‘‘ (براہین احمدیہ ج ۵ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ص ۶۶)

۹...... ’’آنحضرتﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کا بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی اور نہ

یاجوج وماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی اور نہ دابتہ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی۔'' مگر مرزا قادیانی پر یہ تمام حقائق منکشف ہوگئے ہیں؟۔

(ازالہ اوہام ص ۶۹۱، خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

۱۰...... ''غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی ﷺ کا زمانہ زمان التائیدات دفع الآفات تھا۔''

(تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۹۲ حاشیہ)

''ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کا انتہا نہ تھا۔ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (بزمانہ مرزا) پوری طرح سے تجلی فرمائی۔'' (خطبہ الہامیہ ص ۲۶۶، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

نور! عبرت کی نگاہوں سے مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھئے کہ مرزا قادیانی کس بیباکی سے جامع الکمالات والفضائل سید الرسل ﷺ پر اپنی فضیلت اور روحانی تفوق ظاہر کر کے آپ کی توہین وتحقیر کر رہے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اہانت حضرت ابوبکر صدیقؓ

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکرؓ تو کیا وہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بہتر ہے۔'' (اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۳۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

اہانت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

''پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علیؓ تم میں موجود ہے۔ اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کی تلاش کرتے ہو۔'' (اخبار الحکم قادیان نومبر ۱۹۱۲ء، ملفوظات ج ۲ ص ۱۴۲)

اہانت حضرت امام حسینؓ

۱...... کربلا ئیست سیر ہر آنم
صد حسین است درگر یبانم

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲...... ’’اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) حسین سے بڑھ کر ہے۔‘‘

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۳...... ’’انہوں نے کہا اس (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ہی ظاہر کر دے گا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۵۲، خزائن ج۱۹ ص۱۶۴)

۴...... ’’واما حسین فاذکروا دشت کربلا ۰ الی ھذہ الایام تبکون فانظروا‘‘ مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرو۔ اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

۵...... ’’وواللہ لیست فیہ منی زیادۃ ۰ وعندی شھادات من اللّٰہ فانظروا ‘‘اور بخدا امام حسین مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں۔ پس تم دیکھ لو۔

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

۶...... ’’وانی قتیل الحب لکن حسینکم ۰ قتیل العدی فالفرق اجلی واظھر ‘‘اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

۷...... ’’تم نے اس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو نومیدی کے ساتھ مر گیا۔ پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نومید کیا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

بعض صحابہ کرامؓ کی اہانت

۱...... ’’حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔‘‘

(ازالہ ص۵۹۶، خزائن ج۳ ص۴۲۲)

۲...... ’’بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درائت عمدہ نہیں تھی۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۱۲۶)

۳...... ’’بعض نادان صحابی جن کو درائت سے کچھ حصہ نہ تھا۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۲۰، خزائن ج۲۱ ص۲۸۵)

۴...... ’’ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درائت اچھی نہیں رکھتا تھا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۱۲۷)

علمائے کرام ومسلمانوں کو گالیاں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود اس امر کے کہ مرزا قادیانی کے کسی چلتے ہوئے دعویٰ میں نہ مانع ہوئے اور نہ مرزا قادیانی کو کچھ برا بھلا کہا۔ مگر چونکہ آپ ان کے جلیل القدر عہدے مسیحیت کے مدعی بن کر آئے تھے اس لئے آپ نے ان کو اپنا رقیب سمجھا اور پھر تو اس بری طرح سے ان کو گالیاں دی ہیں کہ بھٹیاریوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ جیسا کہ آپ گذشتہ صفحات میں بادل نخواستہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اب ان مسلمانوں ومقدس علمائے اسلام کی باری آتی ہے جنہوں نے مرزا قادیانی کے دعاوی سے نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اس کا پردہ چاک کر کے ان کی فریب کاریوں، حیلہ سازیوں، چالاکیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیا اور بتایا کہ مرزا قادیانی کے اعتقادات وتعلیمات خلاف شرع وباطل ہیں۔ پس جب علمائے اسلام کی مساعی کی بدولت مرزا قادیانی کی دوکان ویران ہوگئی اور سوائے چند عقل کے دشمنوں اور آنکھ کے اندھوں کے کوئی بھی گاہک نہ رہا اور ایمان فروشی میں بہت کچھ کمی ہوگئی۔ تو مرزا قادیانی نے اس سے اپنی روٹی کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس کیا اور فرط غضب سے چہرہ تمتما اٹھا۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوگئیں۔ خون کھولنے لگا اور منہ سے تکفیر ولعنت ''لعن وطعن'' سب وشتم کا جھاگ اس زور سے بہنے لگا کہ سارا کپڑا تر ہوگیا۔ لیکن پھر بھی بعض عقل کے پورے اس سے برکت ڈھونڈنے کے خواہش مند ہیں اور علمائے کرام اور عام مسلمانوں کو اسی حالت میں ایسی ٹکسالی ہفت رنگی گالیاں دی ہیں کہ تہذیب وشرافت بھی اپنا سر پیٹ لیتی ہیں۔ ''سچ ہے جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے۔ کون اس کو روک سکتا ہے۔'' (بنگاہ دیکھئے اور قادیانی پیغمبر کے پیغمبرانہ اخلاق کی داد دیجئے)

(اعجاز احمدی ص۳، خزائن ج۱۹ ص۱۰۹)

۱...... ''اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا۔''

(مفہوم ایام الصلح ص۸۶، خزائن ج۱۴ ص۳۲۲)

۲...... ''یہ عذر جس کو ہمارے کوتاہ اندیش علماء بار بار پیش کیا کرتے ہیں۔''

(ایام الصلح ص۸۰، خزائن ج۱۴ ص۳۱۶)

۳...... ''اے زود رنج اور بداخلاقی اور بدظنی میں غرق ہونے والو۔''

(ایام الصلح ص۸۴، خزائن ج۱۴ ص۳۲۰)

۴...... ''یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افتراء نہیں کر سکتا۔'' (ایام الصلح ص۸۶، خزائن ج۱۴ ص۳۲۲، ۳۲۳)

۵...... ’’اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی پر ضد نہ کرے۔‘‘
(ایام الصلح ص ۸۹، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۶)

۶...... ’’اے بدقسمت بدگمانو۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۰۳، خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۱) ’’جاہل مولویوں۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۱۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴) ’’نادان علماء۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۱۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۵) ’’ذلیل ملاؤں، پلید ملاؤں، ناپاک طبع مولویوں، پلید طبع مولوی...... خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۶۵، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳) ’’مولوی...... انسانوں سے بدتر اور پلید تر، پلید جاہلوں۔‘‘ (ایام الصلح ص ۱۶۶، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳) ’’نذیر حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے۔‘‘
(دافع البلاء ص ۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸)

۷...... ’’چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطان میں سے تھے۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

۸...... ’’وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے مؤید تھے۔‘‘
(ضمیمہ انجام ص ۵، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۹...... ’’مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اس کا انکار کریں گے۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳)

۱۰...... ’’اور یہ کہنا کہ اس حدیث (دارقطنی) میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ قول سراسر حماقت ہے...... ایسے لوگ چارپائے ہیں نہ آدمی...... پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۴)

۱۱...... ’’ایسا ہی ان بدبخت مولویوں نے علم تو پڑھا۔ مگر عقل اب تک نزدیک نہیں آئی...... علماء اور فقراء کے دل تاریک ہوگئے...... مگر ہمارے وہ علماء اور فقراء جو شمس العلماء اور بدر العرفاء کہلاتے ہیں۔ وہ آج تک اپنی کسوف خسوف میں گرفتار ہیں۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۵)

۱۲...... ’’افسوس ہمارے نادان علماء اور مغرور فقراء نہیں سوچتے۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۶)

۱۳...... ’’پس یہ بے ایمانی کیسی ہے جو صریح نشانیوں سے انکار کرتے ہیں۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱)

۱۴...... ’’بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شترمرغ، الہام کے

معارف کو سنتے ہی جلد بول اٹھتے ہیں کہ یہ کچھ حقیقت نہیں۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

’’لیکن یہ جاننا چاہئے کہ یہ سب شیاطین الانس ہیں ...... یہ جہلا کی غلطیاں ہیں کہ جو قلت تدبر سے ان کے نفس امارہ پر محیط ہو رہی ہیں۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۱۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

۱۵...... ’’اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقراء میں سے اس عاجز کے مکفر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب ہیں اور محض یاوہ گو اور ژاژ خا ہیں ...... مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے۔‘‘ (حاشیہ انجام آتھم ص ۱۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۳)

۱۶...... ’’نااہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گذر گیا...... بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیرا اپنے اندر رکھتے ہیں...... مگر یہ دل کے مجذوم اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے...... دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں...... اے مردار خور مولویو اور گندی روحو تم پر افسوس...... اے اندھیرے کے کیڑو۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

۱۷...... ’’ان مولویوں کی کن سے تشبیہ دوں وہ اس بیوقوف اندھے سے مشابہت رکھتے ہیں...... مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں۔ افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہیں مگر تقویٰ اور دیانت سے ایسے دور ہیں کہ جیسے مشرق سے مغرب...... اور ان کے (پادریوں) ہم سرشت مولوی اور پلید طبع بعض اخبار والے گالیاں دیتے تھے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۲، ۲۳، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶، ۳۰۷)

۱۸...... ’’کیونکہ یہ (مولانا احمد اللہ امرتسریؒ و مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ و مولانا محمد حسین بٹالویؒ) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں...... اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا...... اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہیں مار سکتے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱)

۱۹...... ’’یہ سب مولوی جاہل ہیں...... اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا...... اے اندھو اب سوچو۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰)

۲۰...... ’’میں نے یہ علم پاکر تمام مخالفوں کو، کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بطالوی کا گروہ۔ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا...... میرے مقابل انہیں سے کوئی بھی

نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے مہر لگادی......اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۱)

۲۱...... ''اس کے (مرزا قادیانی) مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کل مخالفوں کی ذلت ہوئی ہر ایک خاص و عام کو یقین ہوگیا کہ یہ لوگ صرف نام کے مولوی ہیں۔ گویا یہ لوگ مر گئے عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اس کے اور رفیقوں کو بھی ڈبو دیا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۲)

۲۲...... ''مگر اس کی (مولانا عبدالحق صاحب) بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا...... پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں......میں نے اس روز بددعا نہیں کی کیونکہ وہ (مولانا عبدالحق صاحب) ناسمجھ اور غبی تھا............عبدالحق غزنوی نے ۳؍شعبان ۱۳۱۴ء کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کے لئے جو اس کے منہ پر جم گئی ہے ایک اشتہار دیا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷)

۲۳...... ''عبدالحق اور عبدالجبار غزنویان وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی......سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرواہ نہ کی اور کچھ بھی حیاء شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا اسی لئے تو آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا......عبدالحق بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی اور پادریوں ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹)

۲۴...... ''مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید دجال پیش گوئی تو پوری ہوگئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰)

۲۵...... ''ان احمقوں نے یہ معنے کس لفظ سے سمجھ لئے۔ اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرہ سوچو۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۰)

۲۶...... ’’یہ لوگ علم عربی اور عالمانہ تدبر سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ یہودیوں کے لئے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ مگر یہ خالی گدھے ہیں...... جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان۔‘‘

(ضمیمہ انجام اٰتھم ص ۴۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱)

۲۷...... ’’اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں...... اے اسلام کے عار مولویو! ذرہ آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم نے غلطی کی ہے۔ جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

۲۸...... ’’مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے اس خسوف کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے۔‘‘　(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

۲۹...... ’’پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ محدثین نے دار قطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کیا ہے۔ اس لئے یہ حدیث صحیح نہیں۔ لیکن اس احمق کو سمجھنا چاہئے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا ہے...... پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ جنہوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی...... اے کسی جنگل کے وحشی خبر معائنہ کے برابر نہیں ہو سکتی۔‘‘　(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳)

۳۰...... ’’مگر تم نے (اے مولانا عبدالحق صاحب) حق کو چھپانے کے لئے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا...... پس اے بدذات خبیث دشمن اللہ رسول کے تو نے یہ یہودیانہ حرکت اسی لئے کی کہ تا یہ عظیم الشان معجزہ پیغمبر خدا ﷺ کا دنیا پر مخفی رہے۔ جابر اور عمرو بن ثمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ سچ ثابت ہوا۔ مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا...... اب جو شخص ان بزرگوں کو (جابر جعفی وعمرو بن ثمر) جھوٹا کہے...... وہ بدذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۴)

نور! مرزا قادیانی کی یہ بدزبانی معاذ اللہ حضرات محدثین کو جھوٹا اور بے ایمان ثابت کر رہی ہے۔ کیونکہ دراصل ان حضرات نے جعفر جعفی وغیرہ (جو مرزا قادیانی کے بزرگوں میں سے ہیں) کی تکذیب وتضعیف کی ہے اور مولانا عبدالحق صاحب تو صرف ناقل ہیں۔

۳۱...... ’’پھر یہ ایک وسوسہ عبدالحق غزنوی نے پیش کیا ہے...... لیکن یاد رہے کہ یہ بھی اس نابکار کی تزویر اور تلبیس ہے۔‘‘　(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴)

۳۲...... ’’سوچا ہے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے...... ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کردیں گے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳، خزائن ج۱۱ ص۳۳۷)

۳۳...... ’’یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴، خزائن ج۱۱ ص۳۳۸)

۳۴...... ’’اس جگہ (الہام مرزا قادیانی میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بطالوی ہے اور حامان سے مراد نومسلم سعد اللہ ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۶، خزائن ج۱۱ ص۳۴۰)

۳۵...... ’’اب دیکھو شریر مولوی کب تک اور کہاں تک انکار کریں گے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۷، خزائن ج۱۱ ص۳۴۱)

۳۶...... ’’فمت یا عبد الشیطان الموسوم بعبد الحق‘‘...... کمال افسوس ہے جو میں نے (مرزا قادیانی) سنا ہے کہ اسلام کے بدنام کرنے والے غزنوی گروہ امرتسر میں رہتے ہیں...... یہ سیاہ دل فرقہ غزنویوں کا کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ بدبخت مفتریو...... نہ معلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا...... اور پھر خداتعالیٰ نے پیش گوئی کے موافق آتھم کو فی النار کر کے پادریوں اور مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا...... کیا اب تک عبدالحق غزنوی کا منہ کالا نہیں ہوا۔ کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔ بے شک خدا نے ان لوگوں کو ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق کردیا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸، خزائن ج۱۱ ص۳۴۲)

۳۷...... ’’اور غزنوی افغانوں کی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب کی بلا میں گرفتار ہیں...... کہ عبدالحق غزنوی اور عبدالجبار جو اپنی شرارت اور خباثت سے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۴۳)

۳۸...... ’’آسمانی گواہ جس سے ہمارے نابینا علماء بے خبر ہیں۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶۱، خزائن ج۱۱ ص۳۴۵)

۳۹...... ’’اور میرے مخالف مولویو۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶۳، خزائن ج۱۱ ص۳۴۷)

۴۰...... ’’نادان بطالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنۃ میں ہم پر یہ اعتراض کرتا ہے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۲۰، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۴۱...... ’’اے بدذات فرقہ مولویان تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔‘‘ (انجام آتھم حاشیہ ص۲۱، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۲...... ’’اور نالائق مولویوں کو ذلت پر ذلت نصیب ہوئی...... اور نفاق زدہ یہودی سیرت مولوی سخت ذلیل ہوگئے۔‘‘ (حاشیہ انجام آتھم ص۲۴، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۳...... ’’اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افتراء ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص۴۵، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۴...... ’’افسوس کہ کیوں یہ منافق مولوی خداتعالیٰ کے احکام اور مواعید کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴۹، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۵...... ’’باطل پرست بٹالوی جو محمد حسین کہلاتا ہے شریک غالب اور اعداء العداء ہے۔ لیکن اس ہندوزادہ (منشی سعد اللہ صاحب) کی خباثت فطرتی......سب سے بڑھ کر ہے۔‘‘
(حاشیہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۶...... ’’اے مخالف مولویو اور سجادہ نشینو۔‘‘ (انجام آتھم ص۶۴، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۷...... ’’مولویان خشک بہت سے حجابوں میں ہیں۔‘‘
(انجام آتھم ص۶۹، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۸...... ’’اور یکے از ایشاں مثل محمد حسین بطالوی یا شیخ نجدی از دیانت و دین دور بود۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۱۹۸، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۴۹...... ’’ایها المکذبون الغالون‘‘ (انجام آتھم ص۲۲۴، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۵۰...... ’’سگان قبیله برما عوعوکردند‘‘
(انجام آتھم ص۲۲۹، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۵۱...... ’’غوی فی البطالة لایخاف‘‘ (انجام آتھم ص۲۳۰، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۵۲...... ’’ومن المعترضین المذکورین شیخ ضال بطالوی وجارغوی یقال له محمد حسین وقد سبق الکل فی الکذب والمین...... حتیٰ قیل انه امام المتکبرین ورئیس المعتدین وراس القادین‘‘
(انجام آتھم ص۲۴۱، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۵۳...... ’’اے شیخ احمقان و دشمن عقل و دانش۔‘‘

(انجام آتھم ص ۲۴۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۴...... ’’اعلم ایها الشیخ الضال والدجال البطال...... فمنهم شیخك الضال الکاذب نذیر المبشرین ثم الدهلوی عبد الحق رئیس المتصلفین...... ثم سلطان المتکبرین وآخرهم الشیطان الاعمی والغول الاغوئے یقال له رشید الجنجوهی وهو شقی کالا مروهی ومن الملعونین‘‘

(انجام آتھم ص ۲۵۱، ۲۵۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۵...... ’’فیا حسرة علیٰ وهین اراء علمائنا الجهلاء ان هم الا کا لعجما...... والعلماء السفها‘‘ (انجام آتھم ص ۲۵۳، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۶...... ’’واما الاخرون الذین سموا انفسهم مولویین معه کونهم من الغاوین الجاهلین...... واتهم من الجاهلین المعلمین‘‘

(انجام آتھم ص ۲۵۴، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۷...... ’’بل هوکالانعام واحد من لاعوام والجاهلین‘‘

(انجام آتھم ص ۲۶۵، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۸...... ’’یہودی صفت مولوی اور ان کے چیلے ان کے ساتھ ہوگئے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۷)

۵۹...... ’’بعض بدذات مولوی منہ سے اقرار نہ کریں گے۔‘‘

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۶۰...... ’’یہ علماء......عیسائیوں کے مشرکانہ خیالات کو تسلیم کر کے اور بھی ان کے دعویٰ کو فروغ دے رہے ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۴۴، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۱...... ’’شیخ بطالوی محمد حسین اور شیخ دہلوی نذیر حسین اس اعتقاد کے مخالف ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۹۰، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۲...... ’’یہ لوگ (مسلمان) چھپے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۱۱۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۳...... ’’اس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱۶، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۴…… ’’اور شغال کی طرح دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا:……۱……لعنت۔۲……لعنت۔۳……لعنت۔۴……لعنت۔۵……لعنت۔۶……لعنت۔۷……لعنت۔۸……لعنت۔۹……لعنت۔۱۰……لعنت۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۹۵،خزائن ج۵ص ایضاً)

۶۵…… ’’آپ کی ان بیہودہ اور حاسدانہ باتوں سے مجھ کو کیا نقصان ……ایک شیطنت کی بدبو سے بھرا ہوا ہے……اے کج طبع شیخ خدا جانے تیری کس حالت میں موت ہوگی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۱،خزائن ج۵ص ایضاً)

۶۶…… ’’آپ اپنے سفلہ پنے سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس خمیر کے ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۴،خزائن ج۵ص ایضاً)

۶۷…… ’’اے شیخ سیاہ نامہ اے بدقسمت انسان۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۶،خزائن ج۵ص ایضاً)

۶۸…… ’’آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درائت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ اور ایک غبی اور پلید آدمی ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۸،خزائن ج۵ص ایضاً)

۶۹…… ’’نذیر حسین تو ارذل عمر میں مبتلا اور بچوں کی طرح ہوش وحواس سے فارغ تھا۔ یہ آپ ہی نے……اس کے اخیر وقت اور لب بام ہونے کی حالت میں ایسی مکروہ سیاہی اس کے منہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں ہی اس سیاہی کو لے جائے گا۔‘‘

(کتاب مذکورہ ص۳۰۹،خزائن ج۵ص ایضاً)

۷۰…… ’’اانتم رجال ام مخنشون ایها الجاهلون‘‘

(کتاب مذکورہ ص۴۰۲،خزائن ج۵ص ایضاً)

۷۱…… ’’ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے۔لیکن رنڈیوں وزنا کاروں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷،۵۴۸،خزائن ج۵ص ایضاً)

۷۲…… ’’مگر آپ پر تکبر اور غرور اور خود پسندی کا اعتراض ہے جو اسی معلم الملکوت کا خاصہ ہے۔جو آپ کا قرین دائمی ہے۔‘‘(آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۸،خزائن ج۵ص ایضاً)

۷۳...... ’’بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ ایک کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔‘‘(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹،خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷۴...... ’’ایک زور کے ساتھ دروغگوئی کی نجاست ان کے منہ سے بہ رہی ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹،خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷۵...... ’’یہ بے چارہ نیم ملا گرفتار عجب و پندار بٹالوی...... یہ حاطب اللیل باوجود اپنے بے جا تکبر او کذب صریح......اور خبث نفس سے علماء وفضلاء کا حقارت سے نام لیتا ہے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰،خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷۶...... ’’اور حضرت بٹالوی صاحب اوّل درجہ کا کاذب اور دجال اور رئیس المتکبرین ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱،خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷۷...... ’’اے اس زمانہ کے ننگ اسلام مولویو...... اے کوتاہ نظر مولوی ذرا نظر کر۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص د،خزائن ج ۵ ص ۶۰۸)

۷۸...... ’’اب نادان اور اندھے دشمن دین مولوی۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ح،خزائن ج ۵ ص ۶۰۹)

۷۹...... ’’نذیر حسین خشک معلم کے پاس دہلی جائیں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ز،خزائن ج ۵ ص ۶۱۱)

۸۰...... ’’ہمارے ظالم طبع مخالفوں نے اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی ہے کہ کوئی نجاست خور جانور اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ان میں سے جھوٹ بولنے کا سرغنہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر ہے۔‘‘ (نزول المسیح ص ۸،خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۷،۳۸۶)

۸۱...... ’’بدقسمت ایڈیٹر نے اس گندے جھوٹ سے خود اپنے تئیں پبلک کے سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے ایک دروغ گو اور مفتری ثابت کردیا ہے۔‘‘

(نزول المسیح ص ۱۲،خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰)

۸۲...... ’’دروغ گو بے حیا کا منہ ایک ہی ساعت میں سیاہ ہو جاتا۔‘‘

(نزول المسیح ص ۶۲،خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۰)

۸۳...... ’’اس سے زیادہ کوئی دیوانہ اور پاگل نہیں ہوتا۔‘‘

(نزول المسیح ص ۶۴،خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۲)

۸۴...... ’’پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغگو ہیں بلکہ سخت دروغ گو ہیں۔‘‘

(نزول المسیح ص ۶۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴)

۸۵...... ’’اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔‘‘ (نزول المسیح ص ۷۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۸)

۸۶...... ’’مر گیا بد بخت اپنے وار سے، کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے۔ کھل گئی ساری حقیقت سیف کی، کم کرو اب ناز اس مردار سے۔‘‘ (نزول المسیح ص ۲۲۴، خزائن ج ۱۸ ص ۶۹۲)

۸۷...... ’’ایہا الجہلاء والسفہاء‘‘ (نور الحق ج ۲ ص ۵۶، خزائن ج ۸ ص ۲۵۳)

۸۸...... ’’اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو۔‘‘ (ازالہ ص ۵، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵)

۸۹...... ’’اے خشک مولویو اور پر بدعت زاہدو۔‘‘

(ازالہ حاشیہ ص ۱۱۶، خزائن ج ۳ ص ۱۵۷)

۹۰...... ’’کیسی بد ذاتی اور بد معاشی اور بے ایمانی ہے۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۲۱۲، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۲)

۹۱...... ’’اس الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۳۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۳۶۷)

۹۲...... ’’اسی جگہ قاموس وغیرہ کا ابتر کے معنی کے بارے میں حوالہ دینا صرف بیہودہ گوئی اور حماقت ہے۔‘‘ (تتمہ ص ۶، خزائن ج ۲۲ ص ۴۳۷)

۹۳...... ’’لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ بدگو ہے اور خبیث اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا منحوس ہے۔ جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے...... تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے۔ اے حرامی لڑکے۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵، ۴۴۶)

۹۴...... ’’ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بد ذات ہوگا۔‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۴۳)

۹۵...... ’’اسی پر (الٰہی بخش پر) اس کی لعنت کی پڑی مار...... عجب نادان ہے وہ مغرور و گمراہ۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱)

۹۶...... ’’بعض شریر کذاب کہتے ہیں۔‘‘

(حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵)

۹۷...... ’’دشمنوں کے منہ پر طمانچے مارے ہیں۔ مگر عجیب بے حیاء منہ ہیں کہ اس قدر طمانچہ کھا کر پھر سامنے آتے ہیں۔‘‘ (حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۷)

۹۸...... ’’اے بدقسمت مولوی۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۹، خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۸)

۹۹...... ’’قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طینت میں خمیر انکار اور تعصب اور خود بینی رکھتا تھا۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۶۵، خزائن ج ۲۲ ص ۶۰۴)

۱۰۰...... ’’اے اندھے صاحب! اے متعصب نادان، اے ظالم معترض۔‘‘

(براہین احمدیہ ص ۱۳، ۲۷، خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۶، ۱۸۲)

۱۰۱...... ’’اس دلیری اور شوخی اور منہ زوری، مولوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی) آج آپ نے تحریف کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے۔‘‘

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۰۴ تا ۱۰۸، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۷ تا ۲۷۲)

۱۰۲...... ’’اے مفتری نابکار، اے سخت دل ظالم تجھے مولوی (محمد حسین) کہلا کر شرم نہ آئی۔‘‘ (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۱۰۳...... ’’مولوی کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔‘‘ (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۳، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸)

۱۰۴...... ’’بعض نادان صحابی جن کو درائت سے کچھ حصہ نہ تھا۔‘‘

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

۱۰۵...... ’’بعض خشک ملاؤں ایسے لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہوگئے یہ نادان نہیں جانتے۔‘‘ (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۲، ۱۴۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۰، ۳۱۱)

۱۰۶...... ’’اے بدبخت اور بدقسمت قوم اے سست ایمانو اور دلوں کے اندھو، اے نادان قوم۔‘‘ (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۴، ۱۴۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲، ۳۱۳)

۱۰۷...... ’’اے لاف وگزاف کے بیٹے تو کیسا غبی ہے۔‘‘

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۷)

۱۰۸...... ’’میں شیر ہوں اور گدھوں کی آواز سے نہیں ڈرتا...... جاہلوں کا منہ بگڑ گیا مارے غصہ کے جب ان کو حضرت عیسیٰ کے مرنے کی خبر دی گئی۔‘‘

(ضمیمہ براہین ج۵ ص۱۵۲،۱۵۳، خزائن ج۲۱ ص۳۲۰،۳۲۱)

۱۰۹...... ’’اے دیوانہ اس بیہودہ کوشش کو جانے دے۔ پس تجھ سا زیادہ بد بخت اور کون ہوگا۔‘‘ (ضمیمہ براہین ج۵ ص۱۵۶،۱۵۷، خزائن ج۲۱ ص۳۲۴،۳۲۵)

۱۱۰...... ’’کیا تو صبح کو الو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے...... اور تو کیا چیز ہے صرف ایک کیڑا۔ اے دروغ آراستہ کرنے والے۔‘‘ (ضمیمہ براہین ج۵ ص۱۶۵، خزائن ج۲۱ ص۳۳۲)

۱۱۱...... ’’نہایت کینہ اور گندہ زبان شخص سعد اللہ نام لودہیانہ کا رہنے والا۔‘‘

(چشمہ معرفت ج۲، ص۳۲۱، خزائن ج۲۳ ص۳۳۶)

۱۱۲...... ’’مولوی کہلا کر یہ بے حیائی کی حرکات۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۶۶، خزائن ج۱۷ ص۱۹۹)

۱۱۳...... ’’آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔‘‘

(تحفہ گولڑویہ ص۷۰ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۰۵)

۱۱۴...... ’’چوں ایں دجال (مولانا ثناء اللّٰہ) بہ قادیان آمد‘‘

(مواہب الرحمٰن ص۱۰۹، خزائن ج۱۹ ص۳۲۹)

۱۱۵...... ’’نمیدانم سبب او مگر جھل تووغباوت تووکمینگی توائے نادان‘‘ (مواہب الرحمٰن ص۱۳۱، خزائن ج۱۹ ص۳۵۱)

۱۱۶...... ’’ای غبی...... ھمچوگرگ قبل فھمیدن کلام حست کردی‘‘ (مواہب الرحمٰن ص۱۳۱، خزائن ج۱۹ ص۳۵۲)

۱۱۷...... ’’ای مسکین...... نیستی مگر ھمچوجنین...... ایھا الغوی‘‘ (مواہب الرحمٰن ص۱۳۸، خزائن ج۱۹ ص۳۵۹)

۱۱۸...... ’’اس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہو گئے۔‘‘

(شہادت القرآن ص۹، خزائن ج۶ ص۳۰۵)

۱۱۹...... ’’محسن (یعنی گورنمنٹ) کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔‘‘ (شہادت القرآن ص۸۴، خزائن ج۶ ص۳۸۰)

۱۲۰...... ’’شیخ محمد حسین بٹالوی اور اس کی جماعت سراسر غلط اور کتاب اللہ کے مخالف ہیں۔ یہ نادان خود پسند ہیں اور محبت اور خیر خواہی خلق اللہ کی سرموان میں نہیں۔‘‘

(شہادت القرآن ص۸۵، خزائن ج۶ ص۳۸۱)

۱۲۱...... ’’یہ نادان......خبیث نفس......دروغگو مخبر۔‘‘

(شہادت القرآن ص۸۶، خزائن ج۶ ص۳۸۲)

۱۲۲...... ’’یہ شیخ بٹالوی......منافق اور حق پوش اور دورنگی اختیار کرنے والا۔‘‘

(شہادت القرآن ص۸۷، خزائن ج۶ ص۳۸۳)

۱۲۳...... ’’ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بہرہ اور برہنہ اور ایمان و دیانت سے عاری ہے اور اس کے پیرو اسی کی مانند ہیں۔ جو بعض جہل اور حمق سے اس کے پیچھے ہوئے۔‘‘

(نور الحق مترجم ج۱ ص۳، خزائن ج۸ ص۴)

۱۲۴...... ’’اس ملک کے اکثر مولوی بگڑ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے حواس بے کار اور معطل ہوگئے اور ان کی عقلیں مسلوب ہوگئیں اور ان کی دماغی قوتیں گم ہوگئیں اور ان کی راؤں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔‘‘ (نور الحق ج۱ ص۶، خزائن ج۸ ص۸)

۱۲۵...... ’’اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائے گی۔ جو اس کے خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے۔‘‘ (نور الحق ج۱ ص۲۳، خزائن ج۸ ص۳۲)

۱۲۶...... ’’جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں۔‘‘ (نور الحق ج۱ ص۴۸، خزائن ج۸ ص۶۶)

۱۲۷...... ’’یہ شیخ بطالوی جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے۔‘‘

(نور الحق ج۱ ص۵۳، خزائن ج۸ ص۷۳)

۱۲۸...... ’’بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درائت عمدہ نہیں تھی۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۱۲۶)

۱۲۹...... ’’افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں ...... یہ لوگ حیوانات کی طرح ہوگئے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۲۲، خزائن ج۱۹ ص۱۳۱)

۱۳۰...... ’’افسوس یہ لوگ خیانت پیشہ ہیں۔ ہم تو اب یہود کا نام لینے سے بھی شرمندہ ہیں۔ کیونکہ اسلام میں ہی ایسے یہودی موجود ہیں۔‘‘

(اعجاز احمدی ص۲۷، خزائن ج۱۹ ص۱۳۶)

نور! مرزا قادیانی نے ’’اعجاز احمدی ص ۳۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۹‘‘ میں مولانا ثناء اللہ صاحبؒ پر دس لعنت برسا کر اپنے پیغمبرانہ اخلاق کا ثبوت پیش کیا ہے۔

۱۳۱...... ’’پھر بہت کوشش کے بعد ایک بھیڑیئے کو لائے اور مراد ہماری اس سے ثناء اللہ ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۳۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۱)

۱۳۲...... ’’ایک غول (مولانا ثناء اللہ) کے وعظ سے وہ پلنگ کی طرح ہو گئے...... ثناء اللہ جو ہوا وہوس کا بیٹا تھا...... حالانکہ ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں پس تعجب ہے اس مچھر پر کہ کرگس بننا چاہتا ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۴۳، خزائن ج ۱۹، ص ۱۵۴، ۱۵۵)

۱۳۳...... ’’فریبی کیا تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا ہے۔ اے ثناء اللہ تو جھوٹ بولنا چھوڑ دے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۴۸، ۵۱، ۵۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۶۴)

۱۳۴...... ’’کیا تو حمق سے محمد حسین کو عالم سمجھتا ہے اور اس کے ہاتھ میں مٹی سیاہ اور گندہ پانی ہے۔ اے اغوا کرنے والے محمد حسین۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۵۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹)

۱۳۵...... ’’مجھے ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۷۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸)

۱۳۶...... ’’اس فرومایہ یا شیخ الضلالتہ...... اے دیو تو نے بدبختی کی وجہ سے جھوٹ بولا۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۷۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸، ۱۸۹)

۱۳۷...... ’’میں تجھے اور غدار زمانہ ثناء اللہ کو دکھلاؤں گا۔‘‘

(اعجاز احمدی ص ۷۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۰)

۱۳۸...... ’’اے جنگلوں کے غول تجھ پر ویل۔‘‘

(اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

۱۳۹...... ’’اے عورتوں کے عار ثناء اللہ۔‘‘ (اعجاز احمدی ص ۸۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۶)

۱۴۰...... ’’تو نے ان سے انسانیت کا لباس اتار لیا اور چار پایوں اور سؤروں اور سانپوں کتوں کی شکل میں بدل دیا۔‘‘ (حمامتہ البشریٰ ص ۱۴۲، خزائن ج ۷ ص ۳۰۸)

۱۴۱...... ’’دابتہ الارض سے مراد علماء وواعظین۔‘‘

(ازالہ ص ۵۱۰، خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

۱۴۲...... ’’سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔‘‘ (ازالہ ص۵۰۹، خزائن ج۳ ص۳۷۳)

۱۴۳...... ’’ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا...... اس نے جوش میں آکر غلطی کھائی۔‘‘ (ازالہ ص۵۹۶، خزائن ج۳ ص۴۲۲)

۱۴۴...... ’’بعض علماء نے محض الحاد اور تحریف کی رو سے اس جگہ توفیتنی سے مراد رفعتنی لیا ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام ص۶۰۰، خزائن ج۳ ص۴۲۴)

۱۴۵...... ’’نادان مولویو۔‘‘ (مقدمہ چشمہ مسیحی ص ب، خزائن ج۲۰ ص۳۳۶)

۱۴۶...... ’’اے نادانو اور آنکھوں کے اندھو۔‘‘

(مقدمہ چشمہ مسیحی ص۵۷، خزائن ج۲۰ ص۳۸۹)

۱۴۷...... ’’کہ بادعویٰ من آنقدر دلائل موجود است کہ بغیر ازمردک بے حیا وبے شرم احدیرا ازاں گریز نیست!‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

۱۴۸...... ’’حضرت بطالوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی)...... بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور معہ ذالک دجال اور مفتری۔‘‘

(کرامات الصادقین ص۳، خزائن ج۷ ص۴۵)

۱۴۹...... ’’ایسے متعصب اور کجدل ان ناقص الفہم مولویوں نے۔‘‘

(کرامات الصادقین ص۶ تا ۲۰، خزائن ج۷ ص۴۸ تا ۶۲)

۱۵۰...... ’’میاں بطالوی اور ان کے ہم خیال...... کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین ودیانت سے دور ہیں...... اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر میں تکبر کا کیڑا ہے...... اس شیخ کی خیرگی اور بے حیائی...... یہ نادان شیخ۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۲۱، خزائن ج۷ ص۶۳)

۱۵۱...... ’’شیخ بطالوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب ہے...... مگر یہ بے چارہ شیخ...... شیخ چالباز۔‘‘ (کرامات الصادقین ص۲۲،۲۳، خزائن ج۷ ص۶۴،۶۵)

۱۵۲...... ’’شیخ صاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہوگئے...... ان متکبر مولویوں۔‘‘

(کرامات الصادقین ص۲۴،۲۵، خزائن ج۷ ص۶۶،۶۷)

۱۵۳...... ’’ذلك الشیخ المضل فانه اهلك خلقاً کثیراً بغوائله!‘‘

(کرامات الصادقین ص۲۷، خزائن ج۷ ص۶۹)

۱۵۴...... ’’یا غول البرارے شیخ مزور!‘‘

(کرامات الصادقین ص۴، خزائن ج۷ ص۱۵۲)

۱۵۵...... ’’اور بٹالوی کو ایک مجنون اور درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے چھوڑ دیا۔‘‘

(آسمانی فیصلہ ص۱۴، خزائن ج۴ ص۳۲۴)

۱۵۶...... ’’ہمارے محبوب مولوی کیسے دانا کہلا کر تعصب کی وجہ سے نادانی میں ڈوب گئے......ان جلد باز مولویوں......ان لوگوں کو نجاست خوری کا کیوں شوق ہوگیا۔‘‘

(آسمانی فیصلہ ص۳۱، خزائن ج۴ ص۳۱)

۱۵۷...... ’’کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے...... ان مکس طینت مولویوں کی۔‘‘

(آسمانی فیصلہ ص۳۲، خزائن ج۴ ص۳۲)

۱۵۸...... ’’اکثر باز حاسدوں کی طرح......اے شیخی باز......تو نے اس درندہ طبعی سے اے سفلہ دشمن۔‘‘

(الھدی والتبصرہ ص۸،۱۰،۱۳، خزائن ج۴ ص۲۵۳،۲۵۵،۲۵۸)

۱۵۹...... ’’ان شریروں......آگ کے لادو ٹٹوں۔‘‘

(الھدی والتبصرہ ص۱۶، خزائن ج۴ ص۲۶۰)

۱۶۰...... ’’جیسے کہ عادت کمینوں اور نادانوں کی اور سیرت سفلہ دشمنوں کی ہوتی ہے۔‘‘

(الھدی والتبصرہ ص۱۸، خزائن ج۴ ص۲۶۲)

۱۶۱...... ’’والیسو االاکالذ ئاب اولنمر!‘‘

(الھدی والتبصرہ ص۹۶، خزائن ج۴ ص۳۴۶)

۱۶۲...... ’’ہمارے مخالف مولوی بھی روحانیت سے بے بہرہ ہیں۔‘‘

(ضمیمہ استفتاء، خزائن ج۱۲ ص۱۰۸)

۱۶۳...... ’’جاہل مولویوں...... اور بعض مولوی دنیا کے کتے...... مولوی یہودی صفت......ان ظالموں......مخبوط الحواس نذیر حسین۔‘‘

(استفتاء ص۲۰، خزائن ج۱۲ ص۱۲۸)

۱۶۴...... ’’بعض ظالم مولوی جیسا کہ محمد حسین بٹالوی......اس شیخ دشمن حق......کو نخوت نے اندھا کر دیا...... یہ شخص نہایت درجہ کا مفسد اور دشمن حق ہے۔‘‘

(استفتاء ص۲۷ حاشیہ، خزائن ج۱۲ ص۱۲۵)

۱۶۵...... ’’اے احمق دل کے اندھے دجال تو تو ہی ہے۔ دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا...... آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہا ہے۔‘‘ (اشتہار انعامی تین ہزار ص۱۲، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۷۸،۷۹)

۱۶۶...... ’’اے بے ایمانو! نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو، اسلام کے دشمنو...... تو عیسائیوں کی فتح کیا ہوئی کیا تمہاری ایسی کی تیسی ہے۔‘‘

(اشتہاری انعامی تین ہزار حاشیہ ص۵، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲۹)

۱۶۷...... ’’اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا...... سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت کو واقعی طور پر رفع کرے۔ جو میں نے پیش کی ہے ورنہ حرام زادہ کی یہ نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔‘‘

(انوار الاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۲)

۱۶۸...... ’’اے ہماری قوم کے اندھو۔ نیم عیسائیو! کیا تم نے نہیں سمجھا کہ کس کی فتح ہوئی۔‘‘ (اشتہار انعامی چار ہزار ص۲، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۱۰۵)

۱۶۹...... ’’واضح ہو کہ بعض مخالف ناخدا ترس جن کے دلوں کو زنگ بخل، تعصب نے سیاہ کر رکھا ہے۔ ہمارے اشتہار کو یہودیوں کی طرح محرف ومبدل کر کے اور کچھ کے کچھ معنی بنا کر سادہ لوح لوگوں کو سناتے ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہارات شائع کرتے ہیں...... لیکن ساتھ ہی ہم افسوس بھی کرتے ہیں کہ ان بے عزتوں اور دیوثوں کو بباعث سخت درجہ کے کینہ اور بخل اور تعصب کے اب کسی کی لعنت ملامت کا بھی کچھ خوف اور اندیشہ نہیں اور جو شرم اور حیاء اور خدا ترسی لازمہ انسانیت ہے۔ وہ سب نیک خصلتیں ایسی ان کی سرشت سے اٹھ گئی ہیں کہ گویا خداتعالیٰ نے ان میں وہ پیدا ہی نہیں کیں۔‘‘ (تبلیغ رسالت ج۱ ص۸۴، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۲۵)

۱۷۰...... ’’ہزار لعنت کا رسہ ہمیشہ کے لئے ان پادریوں کے گلے میں پڑ گیا۔‘‘

(اشتہار انعامی ۳ ہزار ص۱۰، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۷۷)

۱۷۱...... ’’بعض نام کے مسلمان جن کو نیم عیسائی کہنا چاہئے۔‘‘

(انوار الاسلام ص۲۲، خزائن ج۹ ص۲۴)

۱۷۲...... ’’اگر کوئی مولویوں میں سے کہے کہ ثابت نہیں تو اگر وہ اس بات میں سچا اور حلال زادہ ہے تو عبداللہ آتھم کو اس حلف پر آمادہ کرے۔‘‘ (انوار الاسلام ص۲۴، خزائن ج۹ ص۲۵)

۱۷۳...... ’’مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دینا اور سراسر ظلم کے رو سے ان کا فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں۔‘‘ (انوارالاسلام ص۲۴،خزائن ج۹ص ۲۶)

۱۷۴...... ’’اور بعضوں کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلت کا رسہ پڑ گیا۔‘‘

(انوار اسلام ص۲۴،خزائن ج۹ص ۲۵)

۱۷۵...... ’’اے امرت سر کے مسلمانو مگر اسلام کے دشمنو! اور اے لدھیانہ کے سخت دل مولویو اور منشیو!‘‘ (انوارالاسلام ص۲۵،خزائن ج۹ص ۲۶)

۱۷۶...... ’’اے نادان ہندو زادہ نام کا نومسلم سعداللہ نام جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کے لئے اس قدر اپنی فطرتی شیطنت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے۔‘‘

(انوارالاسلام ص۲۶ حاشیہ،خزائن ج۹ص ۲۷)

۱۷۷...... ’’اس سے بھی عیسائیوں کی صداقت پر ایک دلیل سمجھنا صرف ایک خباثت ہے۔اس سے زیادہ نہیں۔‘‘ (انوارالاسلام ص۲۷ حاشیہ،خزائن ج۹ص ۲۸)

۱۷۸...... ’’اے عدواللہ جھوٹ اور افتراء سے باز آجا۔‘‘

(انوارالاسلام ص۲۸ حاشیہ،خزائن ج۹ص ۲۹)

۱۷۹...... ’’پھر بھی اگر کوئی تحکم سے ہماری تکذیب کرے اور اس معیار کی طرف متوجہ نہ ہو......تو بے شک وہ ولدالحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا۔‘‘

(انوارالاسلام ص۲۹،خزائن ج۹ص ۳۱)

۱۸۰...... ’’اور یہ بھی یاد رکھو کہ ہمیں ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار دیتے ہیں اور اس پیش گوئی (آتھم والی) کو جھوٹی سمجھتے ہیں۔دل کی آہ سے یہ کہنا پڑا کہ اگر وہ ولدالحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔‘‘

(انوارالاسلام ص۳۷،خزائن ج۹ص ۳۸)

۱۸۱...... ’’ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلاتوقف اس فیصلہ کے لئے سعی کرتا ہے اور کون ولدالحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔‘‘(انوارالاسلام ص۳۷،خزائن ج۹ص ۳۹)

۱۸۲...... ’’واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی۔‘‘

(انوارالاسلام ص۲۹،خزائن ج۹ص ۴۰)

۱۸۳...... ’’آپ کا منہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کالا ہو چکا ہے۔‘‘

(انوارالاسلام ص۳۸،خزائن ج۹ص ۳۹)

۱۸۴...... ’’ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجال ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملادی یہ وہی یہودی ہیں جن کی نسبت صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ وہ قریب ستر ہزار کے دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔‘‘ (انوارالاسلام ص۴۴، خزائن ج۹ ص۴۵،۴۶)

۱۸۵...... ’’مگر جواب مولویوں اور ان کے ناقص العقل چیلوں نے ان پادری دجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملائے۔‘‘ (انوارالاسلام ص۴۸، خزائن ج۹ ص۵۰)

۱۸۶...... ’’پس اس کھلی کھلی اور فاش شکست سے (آتھم کے متعلق) انکار کرنا نہ صرف حماقت بلکہ پرلے درجہ کی بے ایمانی اور ہٹ دھرمی ہے۔‘‘

(اشتہار انعامی تین ہزار ص۱۰، مجموعہ اشتہارارت ج۲ ص۷۶)

۱۸۷...... ’’ورنہ نہ یوں ہی اسلامی بحث پر (آتھم والی پیش گوئی) مخالفانہ حملہ کرنا اور زبان سے مسلمان کہلانا کسی ولدالحلال کا کام نہیں۔ مگر میاں سعداللہ صاحب نے...... اپنے پردانستہ وہ لقب لے لیا جس کو کوئی نیک طینت لے نہیں سکتا...... اے احمق تیری کیوں عقل ماری گئی۔‘‘ (اشتہار مذکور ص۱۳، مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۸۰)

۱۸۸...... ’’رجوع کا لفظ دونوں احتمالوں (پوشیدہ اسلام لانا یا ظاہر طور پر) پر مشتمل ہے اور ایک شق میں اس کو محصور کرنا ایسی بے ایمانی ہے جس کو بجز ایک خبیث النفس کے اور کوئی شریف الطبع استعمال نہیں کر سکتا۔‘‘ (ضیاءالحق ص۱۱، خزائن ج۹ ص۲۵۹)

۱۸۹...... ’’تم نے چند خودغرض مولویوں کے پیچھے لگ کر ایک دینی معاملہ میں پادریوں کی وہ حمایت کی۔‘‘ (ضیاءالحق ص۳۰، خزائن ج۹ ص۲۷۸)

۱۹۰...... ’’اب وہ دنیا پرست مولوی جو عیسائیوں کے ساتھ ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے کیوں ہماری عداوت کے لئے اپنا منہ کالا کیا...... افسوس کہ ہمارے بعض مولویوں اور ان کے نالائق چیلوں نے جو نام کے مسلمان تھے۔ اس جگہ اپنی فطرتی بدذاتی سے بار بار حق کی تکذیب کی اور اسلام کی مخالفت میں یہ سیہ دلی اور شریر مولوی عیسائیوں سے کچھ کم نہ رہے۔‘‘ (ضیاءالحق ص۳۷، خزائن ج۹ ص۲۸۵)

۱۹۱...... ’’شیخ بطالوی یا اس کے دوست ہندوزادہ لدھیانوی کو جو سیہ دلی سے عیسائیوں کے قریب قریب جا پہنچے ہیں۔‘‘ (ضیاءالحق ص۴۱، خزائن ج۹ ص۲۸۹)

۱۹۲...... ’’ہمارے مخالف مولویوں کی ایمانداری کو بھی ذرا ترازو میں رکھ کر وزن کر لو کہ ایک عیسائی کے بدیہی جھوٹ کو سچ کر کے ظاہر کرنا اور پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانا اور اسلام کا دعویٰ کر کے نصرانیت کا حامی ہونا کیا یہ نیک بختوں کا کام ہے یا ان کا جو آخری زمانہ کے دین فروش ہیں اے شریر مولویو اور ان کے چیلو اور غزنی کے ناپاک سکھو...... اب بٹالوی اور لدھیانوی ہندوزادہ کچھ حیا اور شرم کو کام میں لا کر کہیں کہ ان کی یہ آوازیں جو عیسائیوں کی حمایت میں ہوئیں...... یہ سب شیطانی آوازیں ہیں یا نہیں۔‘‘(ضیاء الحق ص۴۳،۴۴، خزائن ج۹ص۲۹۱،۲۹۲)

۱۹۳...... ’’اس جگہ ابولہب سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے۔‘‘

(ضیاء الحق ص۴۶، خزائن ج۹ص۲۹۴)

۱۹۴...... ’’یہ اندھے مولوی اور جاہل اخبار نویس تو دیوانہ درندوں کی طرح اپنے ہی گھر کے مسمار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔‘‘　　(ضیاء الحق ص۴۸، خزائن ج۹ص۲۹۶)

۱۹۵...... ’’ان کو (عیسائیوں) نیک سمجھنا نہایت پلید طبع انسان کا کام ہے۔‘‘

(ضیاء الحق ص۵۰، خزائن ج۹ص۲۹۸)

۱۹۶...... ’’افسوس کہ ہمارے بخیل طبع مولویوں کو یہ خیال نہ آیا۔‘‘

(ضیاء الحق ص۵۲، خزائن ج۹ص۳۰۰)

۱۹۷...... ’’ان کی (مولوی رسل بابا امرتسری کی) فطرت میں یہودیوں کی صفات کا خمیر بھی موجود ہے۔ ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں۔‘‘　(اتمام الحجۃ ص۱۴، خزائن ج۸ص۲۹۱)

۱۹۸...... ’’افسوس کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان خیانت پیشہ مولویوں کی کہاں تک نوبت پہنچتی ہے۔‘‘　　(اتمام الحجۃ ص۱۸، خزائن ج۸ص۲۹۵)

۱۹۹...... ’’یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان غبی (مولوی رسل بابا صاحب) کی شاگردی اختیار کرے...... افسوس کہ آج کل کے ہمارے مولویوں میں بیہودہ مکاریاں پائی جاتی ہیں۔‘‘　　(اتمام الحجۃ ص۲۲، خزائن ج۸ص۳۰۱)

۲۰۰...... ’’اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی...... اے شریر مولویو...... تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کے لئے عار ہیں مسلمان ہیں۔‘‘　　(اتمام الحجۃ ص۲۳، خزائن ج۸ص۳۰۲،۳۰۳)

۲۰۱...... ’’اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں کے سرگروہ اور امام الفتن اور استاذ شیخ محمد حسین بطالوی......اور زور سے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اس کے ذریات محض جاہل اور نادان اور علوم عربیہ سے بےخبر ہیں۔ کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔‘‘ (اتمام الحجۃ ص۲۴، خزائن ج۸ ص۳۰۳)

۲۰۲...... ’’یہ حق کے مخالف نام کے مولوی...... ان کے لئے یہی ہوگا کہ خسرالدنیا والاخرۃ وسوا دللوجه فی الدارین!‘‘

(اتمام الحجۃ ص۲۵، خزائن ج۸ ص۳۰۴)

۲۰۳...... ’’شیخ محمد حسین بطالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے......مگر ایسے بخیلوں سیہ دلوں کی ظالمانہ بددعائیں کیوں کر اس جناب میں قبول ہوں......گورنمنٹ ایسی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکہ میں آجاتی ہے۔‘‘

(اتمام الحجۃ ص۲۶، خزائن ج۸ ص۳۰۵،۳۰۶)

عیسائیوں کو گالیاں

۲۰۴...... ’’یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طینت ہیں۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۸، خزائن ج۱۱ ص۲۹۲)

۲۰۵...... ’’اس مردار اور خبیث فرقہ جو مردہ پرست ہے۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۹، خزائن ج۱۱ ص۲۹۳)

۲۰۶...... ’’چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے۔‘‘

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۸، خزائن ج۱۱ ص۲۹۲)

۲۰۷...... ’’اور خبیث طبع عیسائی اور آفتاب ظہور حق (پیش گوئی آتھم) سے منکر ہیں......اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح کوچوں اور بازاروں میں ناچتے پھرتے تھے۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۲۳، خزائن ج۱۱ ص۳۰۷)

۲۰۸...... ’’ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح...... پس اسی طرح اگر اندھے پادریوں نے یا ایک چشم مولویوں نے آتھم کے مقدمہ کی حقیقت اچھی طرح نہ سمجھا اور بدزبانی کی تو اس غلط فہمی کی واقعی ذلت انہیں کو پہنچی اور اس خطاء کی سیاہی انہی کے منہ پر لگی اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی......پس آتھم کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں

کیں۔ وہی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں……اے اندھو میں کب تک تمہیں بار بار بتلاؤں گا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۲۴، خزائن ج۱۱ ص۳۰۸)

۲۰۹…… ’’اس پیش گوئی (آتھم والی) کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۴۵، خزائن ج۱۱ ص۳۲۹)

۲۱۰…… ’’اے نادانو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے……ذرا آ وہاں لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور اس سڑے گلے مردہ کا میرے خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔‘‘
(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶۲، خزائن ج۱۱ ص۳۴۶)

۲۱۱…… ’’نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے۔‘‘
(انجام آتھم ص۲، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۲…… ’’اس عیسائی قوم میں سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں اور بھیڑیوں کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور اصل میں شریر بھیڑیے ہوتے ہیں۔‘‘
(انجام آتھم ص۹، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۳…… ’’نالائق آتھم……خدا کی لعنت کا مارا بہت سا جھوٹ بول کر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا۔‘‘ (انجام آتھم ص۱۴، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۴…… ’’قوم کے خناسوں کا اثر ان پر (آتھم پر) پڑا اور دل سخت ہوگیا۔‘‘
(انجام آتھم ص۱۷، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۵…… ’’عیسائی لوگ جھوٹ بولنے میں سخت بے باک اور بے شرم ہیں۔‘‘
(انجام آتھم ص۱۸، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۶…… ’’لیکن وہ (آتھم) ان بدبخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا۔‘‘
(انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۷…… ’’بعض پلید فطرت پادریوں نے۔‘‘ (انجام آتھم ص۳۶، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۸…… ’’پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔‘‘
(انجام آتھم ص۴۷، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۱۹…… ’’دجال فربه آتهم بداطوارد · هاویه هلاك کننده افتاد!‘‘ (انجام آتھم ص۲۰۴، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۲۲۰...... ’’آں دجال کمینه رایادکن که هیزم آتش مفسد است!‘‘
(انجام آتھم ص۲۰۶، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۲۲۱...... ’’نالائق متعصب عیسائی۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام ص۴۳، خزائن ج۵ص ایضاً)

۲۲۲...... ’’وہ دجال جس سے ڈرایا گیا ہے وہ آخری زمانہ کے گمراہ پادری ہیں۔‘‘
(حقیقت الوحی ص۳۱۰ حاشیہ، خزائن ج۲۲ص۳۲۳)

۲۲۳...... ’’یہ دجالی فتنہ جس سے مراد آخری زمانہ کے ضلالت پیشہ پادریوں کے منصوبے ہیں۔‘‘
(حقیقت الوحی ص۳۱۱، خزائن ج۲۲ص۳۲۴)

۲۲۴...... ’’یہ دونوں صفات یاجوج ماجوج اور دجال ہونے کی یورپین قوموں میں موجود ہیں۔‘‘
(چشمہ معرفت ج۱ص۸۷، خزائن ج۲۳ص۸۶)

۲۲۵...... ’’اندھے پادریوں اور نادان فلسفیوں اور جاہل آریوں۔‘‘
(چشمہ معرفت ج۲ص۳۳۱، خزائن ج۲۳ص۳۴۷)

۲۲۶...... ’’اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہیں۔‘‘
(نورالحق مترجم ج۱ص۵۹، خزائن ج۸ص۸۲)

۲۲۷...... ’’نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد ہیں۔‘‘
(نورالحق ج۱ص۶۰، خزائن ج۸ص۸۳)

۲۲۸...... ’’اور اندر ان کا گدھے کے پیٹ کی طرح تقویٰ سے خالی ہے...... میں ایک خسیس بن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں...... اے بخیل بدخلق اور حریص...... تو اس طرح زبان ہلاتا ہے۔ جیسے سانپ اور کمینوں اور سفلوں کی طرح بکواس کرتا ہے۔‘‘ (نورالحق ج۱ص۶۴، خزائن ج۸ص۸۷،۸۸)

۲۲۹...... ’’الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال ...... یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے۔‘‘
(نورالحق مترجم ج۱ص۷۲، خزائن ج۸ص۹۶)

۲۳۰...... ’’ان میں سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے۔‘‘
(نورالحق ج۱ص۸۸، خزائن ج۸ص۱۲۰)

۲۳۱...... ’’اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان......اے دروغگو جنگجو۔‘‘
(نورالحق ص۸۹، خزائن ج۸ص۱۲۰)

۲۳۲...... ’’حرص کی وجہ سے مکار اور فریبی ہیں۔‘‘ (نورالحق ص۹۲، خزائن ج۸ص۱۲۴)

۲۳۳...... ’’ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوّے کے پر۔‘‘
(ملخصاً نور الحق ص۹۴، خزائن ج۸ص ۱۲۶)

۲۳۴...... ’’فتنہ انگیز معترض......شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے۔‘‘
(نور الحق ص۹۹، خزائن ج۸ص ۱۳۲)

۲۳۵...... ’’ایھا الجھول والبغی المعذول! بخیل خیانت پیشہ۔‘‘
(نور الحق ص۱۰۱،۱۰۴، خزائن ج۸ص ۱۳۴،۱۳۷)

۲۳۶...... ’’اے غبی اور سفلہ نادان چار پاؤں کی طرح چپ ہوگیا۔‘‘
(نور الحق ص۱۱۱،۱۱۳، خزائن ج۸ص ۱۴۹،۱۵۰)

۲۳۷...... ’’نور الحق کے ص۱۱۸ تا ۱۲۲ میں ایک ہزار لعنتیں شمار کر کے لکھی ہیں اور اپنی تہذیت کا ثبوت پیش کیا ہے۔‘‘ (خزائن ج۸ص ۱۵۸ تا ۱۶۲)

۲۳۸...... ’’ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں و دجالوں کی نسل میں سے نہیں ہیں۔‘‘ (نور الحق ص۱۲۳، خزائن ج۸ص ۱۶۳)

۲۳۹...... ’’پادریوں کے مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا۔‘‘
(ازالہ اوہام ص۴۸۸، خزائن ج۳ص ۳۶۲)

۲۴۰...... ’’ان رسیوں کے سانپوں کا نام ونشان نہیں رہے گا۔‘‘
(چشمہ مسیحی ص۲، خزائن ج۲۰ص ۳۳۹)

۲۴۱...... ’’ہاں بعض بدذات پادری جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ جہالت کو بھی جمع رکھتے تھے۔‘‘ (آریہ دھرم ص۴۱، خزائن ج۱۰ص ۴۶)

۲۴۲...... ’’اور اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو پھر ثابت ہوگا کہ وہ جھوٹ اور افتراء سے اپنے تئیں مولوی نام رکھتے ہیں اور درحقیقت جاہل اور نادان ہیں اور نیز اس صورت میں وہ ہزار لعنت بھی ان پر پڑے گی۔‘‘ (انوار الاسلام ص۸، خزائن ج۹ص ۹)

۲۴۳...... ’’ویسا ہی وہ تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریوں کے حصہ میں آئی اور آئندہ کسی کے آگے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔‘‘ (انوار الاسلام ص۹، خزائن ج۹ص ۹)

۲۴۴...... ’’اور خداتعالیٰ نے اس کو اس غم میں ایک سودائی کی طرح پایا...... ورنہ ایسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکھ سکتے ہیں۔‘‘ (انوار الاسلام ص۱۰، خزائن ج۹ص ۱۰)

۲۴۵...... ’’میں ایسے لوگوں کو مطلع کرتا ہوں کہ یہ توفتح ہے اور کامل فتح اور اس سے کوئی انکار نہیں کرے گا۔ مگر خبیث القلب۔‘‘ (انوارالاسلام ص۲۱،خزائن ج۹ص۲۳)

۲۴۶...... ’’اے نادانو اور اندھو۔‘‘ (انوارالاسلام ص۲۲،خزائن ج۹ص۲۳)

۲۴۷...... ’’کیا پادری عمادالدین کے گلے میں ہزار لعنت کا رسہ نہیں پڑا...... بے شک وہ نہایت ذلیل ہوا اور اس کا کچھ باقی نہ رہا اور اس کی علمی آبرو نجاست کے بودار گڑھے میں جا پڑی۔ اگر وہ باغیرت آدمی ہوتا تو اس ذلت کی وجہ سے کچھ کھا پی کر مر جاتا۔‘‘

(انوارالاسلام ص۳۱،خزائن ج۹ص۳۲)

۲۴۸...... ’’نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے۔‘‘

(ضیاءالحق ص۲۱،خزائن ج۹ص۲۶۹)

۲۴۹...... ’’اس مکار دنیا پرست نے یہ جھوٹ محض اس لئے باندھا ہے۔‘‘

(ضیاءالحق ص۴۸،خزائن ج۹ص۲۹۶)

۲۵۰...... ’’ناحق ایک بدذات عیسائی نے اس بے چارہ کے عیال اور دوستوں کو مصیبت میں ڈالا۔‘‘ (ضیاءالحق ص۵۲،خزائن ج۹ص۳۰۰)

آریوں کو گالیاں

۲۵۱...... ’’کیا قادیان کے احمق اور جاہل اور کمینہ طبع بعض آریہ۔‘‘

(نزول المسیح ص۹،خزائن ج۱۸ص۳۸۷)

۲۵۲...... ’’ان لوگوں (آریوں) کے نزدیک جھوٹ بولنا شیر مادر ہے شیاطین ہیں نہ انسان۔‘‘ (نزول المسیح ص۱۱،خزائن ج۱۸ص۳۸۹)

۲۵۳...... ’’الّا اے دشمن نادان و بے راہ۔‘‘

(حقیقت الوحی ص۲۸۸،خزائن ج۲۲ص۳۰۱)

۲۵۴...... ’’پس اے آریو...... اے بے خوف اور سخت دل قوم...... وہ اوّل درجہ کا خبیث فطرت اور ناپاک طبع ہوتا ہے۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۶،خزائن ج۲۲ص۵۹۴)

۲۵۵...... ’’سفلہ طبع لیکھرام، افسوس کہ یہ بے باکی اور بدگوئی کا تخم بدقسمت دیانند اس ملک میں لایا...... لیکھرام پشاوری جو محض نادان اور ابلہ تھا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص۲،۳،خزائن ج۲۳ص۱۰،۱۱)

۲۵۶...... ’’اس قسم کی شوخی چشمی اور بدزبانی اور بے باکی خاص آریوں کے حصہ میں ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۵، خزائن ج ۲۳ ص ۱۳)

۲۵۷...... ’’چوروں اور خیانت پیشہ لوگوں۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲)

۲۵۸...... ’’ایسے سفلہ پن کے گندے الفاظ منہ پر لا کر پھر ہمارے اشتہار پر رد کیا۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۲۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۵)

۲۵۹...... ’’مہاراج شریر النفس بولے شریر پنڈت۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۲۶، ۲۹، خزائن ج ۱۰ ص ۳۱، ۳۴)

۲۶۰...... ’’یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی اس پر چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں ان کو مل گئیں اور شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے۔ لہذا اس روسیاہی اور ندامت کا انہوں نے بھی حصہ لیا۔ جواب نادان پادریوں کے منہ پر نمایاں ہے۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۴۲، خزائن ج ۱۰ ص ۴۷)

۲۶۱...... ’’ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۵۵، خزائن ج ۱۰ ص ۶۲)

۲۶۲...... ’’اے نادان آریو کسی کنوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو۔‘‘ (آریہ دھرم ص ۵۶، خزائن ج ۱۰ ص ۶۴)

۲۶۳...... ’’لیکھر ام کی طبیعت میں افتراء اور جھوٹ کا مادہ بہت تھا۔‘‘ (استفتاء ص ۷، خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۵)

۲۶۴...... ’’یہ نالائق ہندو وہی شخص ہے جس نے اپنے پنڈت ہونے کی شیخی مار کر باوا صاحب کو نادان اور گنوار کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ یہ کسی ناپاکی طینت ہے کہ پاک دل لوگوں کو جھٹ زبان پھاڑ برا کہہ دیا جائے...... لہذا کوئی نیک طینت انسان اس کو اچھا نہیں کہتا۔‘‘ (ست بچن ص ۶، خزائن ج ۱۰ ص ۱۱۸)

۲۶۵...... ’’وہ نعوذ باللہ دیانند کی طرح جہالت اور بخل کی تاریکی میں مبتلا نہ تھے۔‘‘ (ست بچن ص ۷، خزائن ج ۱۰ ص ۱۱۹)

۲۶۶...... ’’درحقیقت یہ شخص (دیانند) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا...... اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے۔‘‘ (ست بچن ص ۸، خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

۲۶۷…… ’’اسی نادان پنڈت کی اشتعال دہی کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے…… یہ خشک دماغ پنڈت بکلی بےنصیب اور بے بہرہ تھا…… وہ نہایت ہی موٹی سمجھ کا آدمی اور باایںہمہ اول درجہ کا متکبر بھی تھا۔‘‘ (ست بچن ص۹، خزائن ج۱۰ ص۱۲۱)

۲۶۸…… ’’مگر دیانند نے نہ چاہا کہ اس پلید چولے بخل اور تعصب کو اپنے بدن پر سے دفع کرے۔ اس لئے پاک چولا اس کو نہ ملا اور سچے گیان اور سچی ودیا سے بےنصیب گیا…… یہ موقع ایسے پنڈت کو کہاں مل سکتا تھا۔ جو ناحق کے تعصب اور فطرتی غباوت میں غرق تھا……اور اس سے باوا صاحب کی جہالت ثابت کرنا نہایت سفلہ پن کا خیال ہے……اس زودرنج پنڈت نے ایک ادنیٰ لفظی تغیر پر اس قدر احمقانہ جوش دکھلایا۔‘‘ (ست بچن ص۱۲، خزائن ج۱۰ ص۱۲۴)

۲۶۹…… ’’وہ خود ایسے موٹے خیالات اور غلطیوں میں گرفتار تھا کہ دیہات کے گنوار بھی اس سے بمشکل سبقت لیجا سکتے تھے۔‘‘ (ست بچن ص۱۳، خزائن ج۱۰ ص۱۲۵)

۲۷۰…… ’’شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں۔ گویا وہ منصف مزاج ہیں۔‘‘ (حاشیہ ست بچن ص۱۳، خزائن ج۱۰ ص۱۲۵)

۲۷۱…… ’’لیکن دیانند ایسے زمانہ میں بھی نابینا رہا جب کہ انگلستان اور جرمن وغیرہ میں ویدوں کے ترجمے ہو چکے تھے۔‘‘ (ست بچن ص۱۹، خزائن ج۱۰ ص۱۳۱)

۲۷۲…… ’’اے نالائق آریوں۔‘‘ (ست بچن ص۴۱، خزائن ج۱۰ ص۱۶۱)

نور! مرزا قادیانی کے دہان مبارک کی نکلی ہوئی گندگیوں وگالیوں کو بلحاظ حروف تہجی نہ صرف ضیافت طبع کے لئے بلکہ عبرت آموزی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین عبرت کی نگاہوں سے ملاحظہ کریں کہ یہ گل افشانیاں واخلاقی پھلجھڑیاں اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہیں جو بقول خود رسول بھی تھا۔ وہ اخلاقی دیوتا بھی اور کہنے کے لئے رحمتہ للعالمین بھی تھا اور افضل الانبیاء بھی اور نام کے لئے سب کچھ بھی تھا۔ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں اور ذرا غور سے دیکھیں کہ اس نومولود نبی کے دہان سے شیریں کلامی کا تار نکل رہا ہے یا غلاظت کا جھاگ۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی تہذیب واخلاق کا پیکر بھی ہیں اور صبر وتحمل کے مجسمہ بھی۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

الف......

اے زود رنج	ایام الصلح ص ۸۴	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۰
ان حاسد	ایام الصلح ص ۸۶	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲
اے بدقسمت، بدگمانو	ایام الصلح ص ۱۰۳	خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۱
اے مردار خور مولویو	ضمیمہ انجام آتھم ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اندھیرے کے کیڑو	ضمیمہ انجام آتھم ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اندھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶
اے اندھو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰
اے بدذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹
اے خبیث	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹
اے پلید دجال	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
ان احمقو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
اے نادانو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
آنکھوں کے اندھو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
اسلام کے عار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
احمق	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
اے نابکار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
او میرے مخالف	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۷
اے بدذات فرقہ	انجام آتھم ص ۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱
اعدی الاعداء	انجام آتھم ص ۵۹/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹
امام المستکبرین	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
اعمیٰ	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
اغویٰ	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲

الانعام	انجام آتھم ص ۲۶۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵
استخوان فروش	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸
اے بدبخت اور بدقسمت قوم	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۴۴	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
اے سست ایمانو	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۴۴	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
الّو	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۶۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲
الغوی	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹
ایمانی دیانت سے عاری	نور الحق ج ا ص ۳	خزائن ج ۸ ص ۵
اس فرومایہ	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
اے دیو	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹
ان شریروں	الہدی التبصرہ ص ۱۶	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۰
آگ کے لادوٹٹوؤ	الہدی التبصرہ ص ۱۶	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۱
اے دروغ گو	نور الحق ج ا ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
ابلہ	چشمہ معرفت ج ا ص ۳	خزائن ج ۲۳ ص ۱۱
اے مردار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اے احمق	اشتہار انعامی ص ۱۳	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۸
اسلام کے دشمنو	اشتہار انعامی ص ۵/ ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
ابولہب	ضیاء الحق ص ۴۶	خزائن ج ۹ ص ۲۹۴
اسلام کے عار	اتمام الحجۃ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۲
امام الفتن	اتمام الحجۃ ص ۲۴	خزائن ج ۸ ص ۳۰۳
اوّل درجہ کا متکبر	ست بچن ص ۹	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱
انسانوں سے بدتر پلید تر	ایام الصلح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
اسلام کے دشمن	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اسلام کے بدنام کرنے والے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲

اے بدبخت مفتریو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
اے ظالم	انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱
ایہا المکذبون الضالون	انجام آتھم ص ۲۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۴
اے شیخ احمقان	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
ایہا الشیخ الضال	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
اے بدقسمت انسان	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶	خزائن ج ۵ ص ۳۰۶
اوّل درجہ کے کاذب	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱	خزائن ج ۵ ص ۶۰۱
اے اس زمانہ کے ننگ اسلام	آئینہ کمالات اسلام ص دال	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
اے کوتاہ نظر	آئینہ کمالات اسلام ص دال	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
اے نفسانی	ازالہ اوہام ج ۱ ص ۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵
اے خشک	ازالہ اوہام ص ۱۱۷/ ح	خزائن ج ۳ ص ۱۵۷
اے اندھے	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۳	خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۶
اے دیوانہ	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۵۶	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۴
اے دروغ آراستہ کرنے والے	ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۶۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲
اے غبی	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
اے مسکین	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹
انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ	نور الحق ج ۱ ص ۳	خزائن ج ۸ ص ۴
اغوا کرنے والے محمد حسین	اعجاز احمدی ص ۵۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹
اکڑباز	الہدیٰ والتبصرہ ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳
اے بے ایمانو	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
اندھے پادریوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸

ب، پ......

پلید ملاؤں	ایام الصلح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
پلید جاہلوں	ایام الصلح ۱۶۶	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۴
پلید طبع مولوی	ایام الصلح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
بد اخلاقی اور بدظنی میں غرق ہونے والو	ایام الصلح ص ۸۴	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۰
بدقسمت بدگمانو	ایام الصلح ص ۱۰۳	خزائن ج ۴ ص ۳۴۱
بدتر	ایام الصلح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
پلید تر	ایام الصلح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
پلید دل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
بے ایمانی بددیانتی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۴
بدبخت	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۵
بے وقوف اندھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶
بے ایمان اور اندھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶
بدذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹
پلید دجال	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
بے نصیب	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
بے بہرہ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
بدگوہری	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
بے وقوفوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
بندروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
باطل پرست بطالوی	انجام آتھم ص ۵۹/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹
بطال	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱

بدذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ٦	خزائن ج ١١ ص ٢٩٠
بیہودہ	آئینہ کمالات اسلام ص ٣٠١	خزائن ج ٥ ص ٣٠١
بلید آدمی	آئینہ کمالات اسلام ص ٣٠٨	خزائن ج ٥ ص ٣٠٨
بے چارہ	آئینہ کمالات اسلام ص ٦٠٠	خزائن ج ٥ ص ٦٠٠
بدقسمت ایڈیٹر	نزول المسیح ص ١٢	خزائن ج ١٨ ص ٣٩٠
بےحیاء	نزول المسیح ص ٦٢	خزائن ج ١٨ ص ٤٤٠
پاگل	نزول المسیح ص ٦٤	خزائن ج ١٨ ص ٤٤٢
پربدعت زاہد	ازالہ اوہام ص ١١٧/ ح	خزائن ج ٣ ص ١٥٧
بدمعاشی، بدذاتی، بے ایمانی	حقیقت الوحی ص ٢١٢	خزائن ج ٢٢ ص ٢٢٢
بدگو	تتمہ حقیقت الوحی ص ١٤	خزائن ج ٢٢ ص ٤٤٥
بدکار آدمی	شہادت القرآن ص ١٠	خزائن ج ٦ ص ٣٨٠
برہنہ	نور الحق ص ٣ ج ا	خزائن ج ٨ ص ٤
بھیڑیے	اعجاز احمدی ص ٢٩	خزائن ج ١٩ ص ١٥٠
پلنگ	اعجاز احمدی ص ٤٣	خزائن ج ١٩ ص ١٥٤
بچھو	اعجاز احمدی ص ٧٥	خزائن ج ١٩ ص ١٨٨
بےحیاء	تذکرۃ الشہادتین ص ٣٨	خزائن ج ٢٠ ص ٤٠
بالکل جاہل	کرامات الصادقین ص ٣	خزائن ج ٧ ص ٤٥
بالکل بے بہرہ	کرامات الصادقین ص ٣	خزائن ج ٧ ص ٤٥
پلیدوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ٢٤/ ح	خزائن ج ١١ ص ٣٠٨
بے باک اور بے شرم	انجام آتھم ص ١٨/ ح	خزائن ج ١١ ص ١٨
پلید فطرت	انجام آتھم ص ٣٦	خزائن ج ١١ ص ٣٦
بداطوار	انجام آتھم ص ٢٠٤	خزائن ج ١١ ص ٢٠٤
بدخلق	نور الحق ج ١ ص ٦٤	خزائن ج ٨ ص ٨٨

بے ایمانو	اشتہار انعامی تین ہزار ص۵/ح	مجموعہ اشتہارات ج۲ص۶۹
بے عزتوں	تبلیغ رسالت ج۱ص۸۴	مجموعہ اشتہارات ج۱ص۱۲۵
بخیل طبع	ضیاء الحق ص۳۸	خزائن ج۹ص۳۰۰
بد بخت	انجام آتھم ص۲۸	خزائن ج۱۱ص۲۸
بڑا خبیث	تتمہ حقیقت الوحی ص۱۰۷	خزائن ج۲۲ص۵۴۳
بخیلوں	اتمام الحجۃ ص۲۶	خزائن ج۸ص۳۰۶
بے راہ	حقیقت الوحی ص۲۸۸	خزائن ج۲۲ص۳۰۱
بے خوف	تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۶	خزائن ج۲۲ص۵۹۴

ت......

تفقہ سے سخت بے بہرہ	آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۸	خزائن ج۵ص۳۰۸
تجھ سے زیادہ بدبخت کون	ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۵۷	خزائن ج۲۱ص۳۲۵
تو صبح کو الو کی طرح اندھا ہو جاتا ہے	ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۶۵	خزائن ج۲۱ص۳۳۲
تو ملعون	اعجاز احمدی ص۷۵	خزائن ج۱۹ص۱۸۸
تجھ پر ویل	اعجاز احمدی ص۸۱	خزائن ج۱۹ص۱۹۳
تکبر کا کیڑا	کرامات الصادقین ص۲۱	خزائن ج۷ص۶۳
تمہاری ایسی تیسی ہے	اشتہار انعامی تین ہزار ص۵/ح	مجموعہ اشتہارات ج۲ص۷۰
تکفیر کا بانی	دافع البلاص۱۸	خزائن ج۱۸ص۲۳۸
تقویٰ و دیانت سے دور	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۳/ح	خزائن ج۱۱ص۳۰۷
تزویر و تلبیس	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۰	خزائن ج۱۱ص۳۳۴

ث......

ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں	اعجاز احمدی ص ۴۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵
ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا	اعجاز احمدی ص ۵۱	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۳

ج، چ......

جاہل	ایام الصلح ص ۱۱۶	خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴
چار پائے ہیں نہ آدمی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰	خزائن ج ۱۱ ص ۱۲۹
جاہل سجادہ نشین	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
جہلاء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
جھوٹے	انجام آتھم ص ۲۸	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸
جنگل کے وحشی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
جھوٹا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
جارغوی	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
جاہلین	انجام آتھم ص ۲۵۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۴
جانور	نزول المسیح ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶
جاہل مخالف	نور الحق ج ا ص ۴۸	خزائن ج ۸ ص ۶۶
جنگلوں کا غول	اعجاز احمدی ص ۸۱	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳
چار پایوں درندوں	حمامتہ البشریٰ ص ۱۴۲	خزائن ج ۷ ص ۳۰۸
چال باز	کرامات الصادقین ص ۲۳	خزائن ج ۷ ص ۶۵
جلد باز مولویوں	آسمانی فیصلہ ص ۳۱	خزائن ج ۴ ص ۳۴۱
جنگ جو	نور الحق ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
چوروں	آریہ دھرم ص ۱۱	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲

جاہل اخبار نویس	ضیاء الحق ص ۴۸	خزائن ج ۹ ص ۲۹۶
چالاک حاسدوں	اتمام الحجۃ ص ۲۶	خزائن ج ۸ ص ۳۰۶
جھوٹ کا گوہ کھایا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
جاہلوں	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۲	خزائن ج ۵ ص ۴۰۲
جھوٹ بولنے کا سرغنہ	نزول المسیح ص ۹	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۷

ح......

حاسد	ایام الصلح ص ۸۶	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲
حرامی	شہادۃ القرآن ص ۸۴	خزائن ج ۶ ص ۳۸۰
حرام زادہ	انوار الاسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۲
حق پوش	شہادۃ القرآن ص ۸۷	خزائن ج ۶ ص ۳۸۳
حیوانات	اعجاز احمدی ص ۲۲	خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱
حاسدوں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳
حریص	نور الحق ج ۱ ص ۶۴	خزائن ج ۸ ص ۸۸
حرص کے جنگل کے شیطان	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
حرص کی وجہ سے مکار	نور الحق ج ۱ ص ۹۲	خزائن ج ۸ ص ۱۲۴
حلال زادہ نہیں	انوار الاسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۱
حاطب اللیل	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	خزائن ج ۵ ص ۶۰۰
حق کے مخالف	اتمام الحجۃ ص ۲۵	خزائن ج ۸ ص ۳۰۴

خ......

خبیث طبع	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
خنزیر سے زیادہ پلید	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
خالی گدھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
خشک زاہد	ازالہ اوہام کلاں ج ۱ ص ۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵

خشک ملاؤں	ضمیمہ براہین ج۵ص۱۴۲	خزائن ج۲۱ص۳۱۰
خبیث نفس	شہادت القرآن ص۸۶	خزائن ج۶ص۳۸۲
خوف پسند	شہادت القرآن ص۸۵	خزائن ج۶ص۳۸۱
خیانت پیشہ	آریہ دھرم ص۱۱	خزائن ج۱۰ص۱۲
خبیث طینت	ضمیمہ انجام آتھم ص۸	خزائن ج۱۱ص۲۹۲
خبیث فرقہ	ضمیمہ انجام آتھم ص۹/ح	خزائن ج۱۱ص۲۹۳
خناسوں	انجام آتھم ص۱۷/ح	خزائن ج۱۱ص۱۷
خسیس ابن خسیس	نورالحق ج۱ص۶۴	خزائن ج۸ص۸۷
خراب عورتوں اور دجال کی نسل	نورالحق ج۱ص۱۲۳	خزائن ج۸ص۱۶۳
خبیث النفس	ضیاء الحق ص۱۱	خزائن ج۹ص۲۵۹
خودغرض مولویوں	ضیاء الحق ص۳۰	خزائن ج۹ص۲۷۸
خبیث القلب	انوارالاسلام ص۲۱	خزائن ج۹ص۲۳
خشک دماغ	ست بچن ص۹	خزائن ج۱۰ص۱۲۱
خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا	ایام الصلح ص۱۶۵	خزائن ج۱۴ص۴۱۳
خسرالدنیاوالاخرۃ	اتمام الحجۃ ص۲۵	خزائن ج۸ص۳۰۴
خبیث فطرت	تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۶	خزائن ج۲۲ص۵۹۵
خشک معلم	آئینہ کمالات اسلام ص ز	خزائن ج۵ص۶۱۱

د،ذ......

ذلیل	ایام الصلح ص۱۶۵	خزائن ج۱۴ص۴۱۳
دل کے مجذوم	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱/ح	خزائن ج۱۱ص۳۰۵
دشمن	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱	خزائن ج۱۱ص۳۰۵

دجال	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
دشمن اللہ ورسول	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
ذلت کے سیاہ داغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
دیانت ودین سے دور	انجام آتھم ص ۱۹۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۹۸
دشمن عقل ودانش	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
دشمن دین	آئینہ کمالات اسلام ص ہ	خزائن ج ۵ ص ۶۱۰
دروغ گو	نزول المسیح ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰
دیوانہ	نزول المسیح ص ۶۴	خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۲
دنیا کے کیڑے	براہین پنجم ص ۱۴۳	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۱
دلوں کے اندھو	براہین پنجم ص ۱۴۴	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
دروغگو مخبر	شہادت القرآن ص ۸۶	خزائن ج ۶ ص ۳۸۲
دورنگی اختیار کرنے والا	شہادت القرآن ص ۸۷	خزائن ج ۶ ص ۳۸۳
دیو	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹
درندوں	حمامتہ البشریٰ ص ۱۴۲	خزائن ج ۷ ص ۳۰۸
دابتہ الارض	ازالہ اوہام کلاں ج ۲ ص ۵۱۰	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
ذئاب	الہدیٰ والتبصرہ ص ۹۶	خزائن ج ۱۸ ص ۳۴۶
دنیا کے کتے	استفتاء ص ۲۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸
دشمن حق	استفتاء ص ۲۷/ ح	خزائن ج ۱۲ ص ۱۳۵
ذریت شیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸
دجال اکبر	انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۴۷
دشنام دہ	نور الحق ج ا ص ۸۸	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
دل کے اندھے	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۸۷

دجال کے ہمرائیو	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ص ۶۹
دیوثوں	تبلیغ رسالت ج۱ص ۸۴	مجموعہ اشتہارات ج۱ص ۱۲۵
دنیا پرست	ضیاءالحق ص ۳۷	خزائن ج۹ص ۲۸۵
دین فروش	ضیاءالحق ص ۴۲	خزائن ج۹ص ۲۹۱
دیوانے درندوں	ضیاءالحق ص ۴۸	خزائن ج۹ص ۲۹۶
ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹	خزائن ج۱۱ص ۳۴۳
درندہ طبع	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۱	خزائن ج۱۸ص ۲۵۵
دجال فربہ	انجام آتھم ص ۲۰۴	خزائن ج۱۱ص ۲۰۴
دروغ آرستہ کرنے والے	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۶۵	خزائن ج۲۱ص ۳۳۲
دل کے اندھے	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ص ۷۸
دجال کمینہ	انجام آتھم ص ۲۰۶	خزائن ج۱۱ص ۲۰۶

ر،ز......

ژاژ خا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۹/ ح	خزائن ج۱۱ص ۳۰۳
زیادہ پلید	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج۱۱ص ۳۰۵
رئیس الدجالین	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج۱۱ص ۳۳۰
رئیس المعتدین	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج۱۱ص ۲۴۱
راس الغاوین	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج۱۱ص ۲۴۱
رئیس المتصلفین	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج۱۱ص ۲۵۱
رنڈیوں کی اولاد	آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۸	خزائن ج۵ص ۵۴۸

رئیس المتکبرین	آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹	خزائن ج ۵ ص ۵۹۹
زود رنج	ایام الصلح ص ۸۴	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۰
زمانہ کے ظالم	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
زمانہ کے بدذات	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱۶/ ح	خزائن ج ۵ ص ۲۱۶
رسول اللہ کے دشمن	آئینہ کمالات اسلام ص ۱۱۱	خزائن ج ۵ ص ۱۱۱
زمانہ کے ننگ اسلام	آئینہ کمالات اسلام ص و	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
زیادہ بدبخت	براہین ج ۵ ص ۱۵۷	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۵
روحانیت سے بے بہرہ	ضمیمہ استفتا ص ۲	خزائن ج ۱۲ ص ۱۰۸

س، ش......

شیطانوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸
شتر مرغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
شیاطین الانس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
سوروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
سیاہ داغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
شریر	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱
سیاہ دل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
شیخ نجدی	انجام آتھم ص ۱۹۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۹۸
سگان قبیلہ	انجام آتھم ص ۲۲۹	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۹
شیخ احمقان	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
شیخ الضال	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
سلطان المتکبرین	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
شقی	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲

سفہاء	انجام آتھم ص۲۵۳	خزائن ج۱۱ص۲۵۲
شغال	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۵	خزائن ج۵ص۲۹۵
شیطنت کی بدبو	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	خزائن ج۵ص۳۰۱
سفلہ پن	آئینہ کمالات اسلام ص۳۰۴	خزائن ج۵ص۳۰۴
شیخ نامہ سیاہ	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶	خزائن ج۵ص۳۰۶
سفیہوں کا نطفہ	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج۲۲ص۴۴۵
شریر	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸/ ح	خزائن ج۲۲ص ۵۶۵
سخت دل ظالم	ضمیمہ براہین ج۵ص ۱۱۱	خزائن ج۲۱ص۲۷۵
سانپوں	نورالحق ج۱ص ۲۳	خزائن ج۸ص۳۲
سادہ لوح	ضمیمہ انجام آتھم ص۴۹	خزائن ج۱۱ص۳۳۴
سخت جاہل	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج۳ص۳۷۳
سخت نادان	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج۳ص۳۷۳
سخت نالائق	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج۳ص۳۷۳
شیخ مضل	کرامات الصادقین ص ۲۷	خزائن ج۷ص ۶۹
شیخ مزور	کرامات الصادقین ص ۳۰	خزائن ج۷ص۷۲
شیخی باز	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۰	خزائن ج۱۸ص۲۵۵
سفلہ دشمن	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۳	خزائن ج۱۸ص۲۵۸
شریروں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۶	خزائن ج۱۸ص۲۶۰
سفلہ دشمنوں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۸	خزائن ج۱۸ص۲۶۲
شریر بھیڑیے	انجام آتھم ص۹	خزائن ج۱۱ص۹
سفیہ	نورالحق ج۱ص ۷۲	خزائن ج۸ص ۹۶
شرابیوں	نورالحق ج۱ص ۹۹	خزائن ج۸ص۱۳۲
سخت دل مولویو منشیو	انوارالاسلام ص ۲۵	خزائن ج۹ص ۲۶

شیخ چلی کے بڑے بھائی	انوار الاسلام ص ۳۹	خزائن ج ۹ ص ۴۰
شریر مولویو	ضیاء الحق ص ۴۳	خزائن ج ۹ ص ۲۹۱
سخت ذلیل	انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴
شیخ ضال بطالوی	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
سخت دروغ گو	نزول المسیح ص ۶۶	خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴
سست ایمانو	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۴	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
شیخ الضالۃ	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
شیخ چال باز	کرامات الصادقین ص ۲۳	خزائن ج ۷ ص ۶۵
سواد الوجہ فی الدارین (دنیا آخرت میں روسیاہ)	اتمام الحجۃ ص ۲۵	خزائن ج ۸ ص ۳۰۴
سڑے گلے مردہ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۶
سخت بدذات	انجام آتھم ص ۹	خزائن ج ۱۱ ص ۹
سخت بے باک	انجام آتھم ص ۱۸/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۱۸
سودائی	انوار الاسلام ص ۱۰	خزائن ج ۹ ص ۱۰
شیاطین	نزول المسیح ص ۱۱	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۹
سخت دل قوم	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶	خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۴
شریر النفس	آریہ دھرم ص ۲۶	خزائن ج ۱۰ ص ۳۱
شریر پنڈت	آریہ دھرم ص ۲۹	خزائن ج ۱۰ ص ۳۴

ص، ض......

ضال بطالوی	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
ضال	نور الحق ج ۱ ص ۷۲	خزائن ج ۸ ص ۹۶
ضلالت پیشہ	حقیقت الوحی ۳۱۱	خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۴
صریح بے ایمانی	ایام الصلح ص ۸۹/ ح	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۶

ط،ظ......

ظالم طبع	دافع البلاء ص ۱۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸
ظالم	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
ظالم مولویو	انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱
ظالم معترض	براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۷	خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۲
ظالموں	استفتاء ص ۲۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸
طوائف	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷
ظالم طبع مخالفوں	نزول المسیح ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶

ع،غ......

علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
عبدالشیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
غالون	انجام آتھم ص ۲۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۴
غوی فی البطالتہ	انجام آتھم ص ۲۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۰
غاوین	انجام آتھم ص ۲۵۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۴
غول	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
غبی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷
عجب ناداں	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱
عجیب بے حیا	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۹/ ح	خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۷
غدار زمانہ	اعجاز احمدی ص ۷۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۰
عورتوں کے عار	اعجاز احمدی ص ۸۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۶
غول البراری	کرامات الصادقین ص و	خزائن ج ۷ ص ۱۵۲
عدواللہ	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۲	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۹

غزنی کے ناپاک سکھو	ضیاء الحق ص ۴۳	خزائن ج ۹ ص ۲۹۱
عبدالحق کا منہ کالا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
غزنویوں کی جماعت پر لعنت	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
علم اور درایت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸

ف،ق......

فقیری اور مولویت کے شتر مرغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
فرعون	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰
فمت یا عبدالشیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
فاسق آدمی	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
فریبی	اعجاز احمدی ص ۴۸	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۰
فرومایہ	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
قوم کے خناسوں	انجام آتھم ص ۱۷/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۱۷
فتنہ انگیز	اتمام الحجتہ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۳

ک،گ......

کوتاہ اندیش علماء	ایام الصلح ص ۸۰	خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۶
گندے اخبار نویس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
گندی روحو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
کیڑو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
کتے	استفتاء ص ۲۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸
گدھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
کذاب	انجام آتھم ص ۵۹/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹

کج طبع	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	خزائن ج ۵ ص ۳۰۱
گرفتار عجب و پندار	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	خزائن ج ۵ ص ۶۰۰
کوتہ نظر مولوی	آئینہ کمالات اسلام ص د	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
کوڑ مغزی	نزول المسیح ص ۶۶	خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۴
گمراہ	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱
کذاب	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸/ ح	خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵
گدھوں	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۵۲	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۰
کیڑا	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۶۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲
کینہ ور	چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۲۱	خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶
گندہ زبان	چشمہ معرفت ص ۳۲۱	خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶
گرگ	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
کمینگی	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
کم سمجھ	اعجاز احمدی ص ۱۸	خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶
کرگس	اعجاز احمدی ص ۴۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵
گندہ پانی	اعجاز احمدی ص ۵۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹
کجدل	کرامات الصادقین ص ۶	خزائن ج ۷ ص ۴۸
کمینوں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۲
کمینہ	انجام آتھم ص ۲۰۶	خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۶
گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
کمینہ طبع	آریہ دھرم ص ۴۲	خزائن ج ۱۰ ص ۴۷
کتوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹
کالانعام	انجام آتھم ص ۲۶۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵

کاذب	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱	خزائن ج ۵ ص ۶۰۱
گمراہ	حقیقت الوحی ص ۳۱۰/ ح	خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۳

ل،م......

مغرور فقراء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۶
مردار خور	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
مولوی جاہل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰
مولویت کو بدنام کرنے والے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
منحوس چہروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
مفتریو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
منافق مولوی	انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۴۹
مولویان خشک	انجام آتھم ص ۶۹	خزائن ج ۱۱ ص ۶۹
متکبرین	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
معتدین	انجام آتھم ص ۲۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۱
ملعونین	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
مخنثوں	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۲	خزائن ج ۵ ص ۴۰۲
معلم الملکوت	آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸	خزائن ج ۵ ص ۵۹۸
مفتری	نزول المسیح ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰
مردار	نزول المسیح ص ۲۲۴	خزائن ج ۱۸ ص ۶۰۲
لئیموں	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
ملعون	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
مفسد	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
متعصب نادان	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۷	خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۲
مفتری نابکار	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱	خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵

لاف وگزاف کے بیٹے	ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۴۹	خزائن ج۲۱ص۳۱۷
متعفن	تحفہ گولڑویہ ص۷/ح	خزائن ج۱۷ص۲۰۵
مسکین	مواہب الرحمٰن ص۱۳۸	خزائن ج۱۹ص۳۵۹
مارسیرت	نور الحق ج۱ص۲۳	خزائن ج۸ص۳۲
مضل جماعت	نور الحق ج۱ص۵۳	خزائن ج۸ص۷۳
مچھر	اعجاز احمدی ص۴۳	خزائن ج۱۹ص۱۵۵
مٹی سیاہ	اعجاز احمدی ص۵۷	خزائن ج۱۹ص۱۶۹
متعصب	کرامات الصادقین ص۶	خزائن ج۷ص۴۸
متکبر مولویوں	کرامات الصادقین ص۲۵	خزائن ج۷ص۶۷
مضل	کرامات الصادقین ص۲۷	خزائن ج۷ص۶۹
مزور	کرامات الصادقین ص۳۰	خزائن ج۷ص۷۲
مگس طینت مولویوں	آسمانی فیصلہ ص۳۲	خزائن ج۴ص۳۴۲
لادوٹٹوؤں	الہدیٰ والتبصرہ ص۱۶	خزائن ج۱۸ص۲۶۱
مخبوط الحواس	استفتاء ص۲۰	خزائن ج۱۲ص۱۲۸
مردہ پرست	ضمیمہ انجام آتھم ص۹/ح	خزائن ج۱۱ص۲۹۳
مردار	ضمیمہ انجام آتھم ص۹/ح	خزائن ج۱۱ص۲۹۳
مکار	نور الحق ص۹۲	خزائن ج۸ص۱۲۴
معذول	نور الحق ص۱۰۱	خزائن ج۸ص۱۳۴
ناقص الفہم	کرامات الصادقین ص۳	خزائن ج۷ص۴۵
ناحق شناس	ست بچن ص۸	خزائن ج۱۰ص۱۲۰
موٹی سمجھ	ست بچن ص۹	خزائن ج۱۰ص۱۲۱

مولوی تمام روئے زمین کے انسانوں سے بدتر اور پلیدتر	ایام الصلح ص ۱۶۶	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
مخالفوں کا منہ کالا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
مولویوں کی ذلت	انجام آتھم ص ۲۸/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۲
مولوی سخت ذلیل	انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴
مکذبوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۴
منحوس	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
مغرور	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱
معمولی انسان	ازالہ ص ۵۹۶	خزائن ج ۳ ص ۴۲۲
مجنون درندہ	آسمانی فیصلہ ص ۱۴	خزائن ج ۴ ص ۳۲۴
محجوب مولوی	آسمانی فیصلہ ص ۳۱	خزائن ج ۴ ص ۳۴۱

ن......

نادان علماء	ایام الصلح ص ۱۱۷	خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۵
ناپاک طبع	ایام الصلح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
نااہل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
ناسمجھ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷
نابکار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
نادان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
نابینا علماء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۵
نادان بطالوی	انجام آتھم ص ۲۰/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۰
نالائق	انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴
نفاق زدہ	انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴
نالائق نذیر حسین	انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۴۵

نیم ملا	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	خزائن ج ۵ ص ۶۰۰
ننگ اسلام	آئینہ کمالات اسلام ص ۷	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
نجاست خور	نزول المسیح ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶
نفسانی مولویو	ازالہ اوہام ج ا ص ۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵
ناواقف	مقدمہ چشمہ مسیحی ص ب	خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۵
نادانوں	مقدمہ چشمہ مسیحی ص ۷۵	خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۹
نابکاروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴ حاشیہ	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸
نیم عیسائیو	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
ناخدا ترس	تبلیغ رسالت ج ا ص ۸	مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۱۲۵
نادان ہندوزادہ	انوار اسلام ص ۲۶/ ح	خزائن ج ۹ ص ۲۷
نہایت پلید طبع	ضیاء الحق ص ۵۰	خزائن ج ۹ ص ۲۹۸
ناسعادت مند شاگرد محمد حسین	انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۴۵
نابینا	ست بچن ص ۱۹	خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۱
نذیر حسین خشک معلم	آئینہ کمالات اسلام ص ز	خزائن ج ۵ ص ۶۱۱
نادان صحابی	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۲۰	خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵
نادان قوم	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۳
ناقص العقل چیلوں	انوار الاسلام ص ۴۸	خزائن ج ۹ ص ۵۰
نالائق چیلوں	ضیاء الحق ص ۳۷	خزائن ج ۹ ص ۲۸۵
نادان غبی	اتمام الحجۃ ص ۲۲	خزائن ج ۸ ص ۳۰۱
ناپاک فرقہ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷
نادان پادریوں	انجام آتھم ص ۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲
نالائق متعصب	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۳	خزائن ج ۵ ص ۴۳

و،ہ......

وہ گندے اخبار نویس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
وہ گدھا ہے نہ انسان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
وحشی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
وہ بذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
ہامان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰
ہندوزادہ	انجام آتھم ص ۵۹/ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹
ہواوہوس کا بیٹا	اعجاز احمدی ص ۴۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۴
واشی	نور الحق ج ا ص ۲۷	خزائن ج ۸ ص ۹۶
والغبی المعذول	نور الحق ج ا ص ۱۰۱	خزائن ج ۸ ص ۱۳۴
ولد الحرام	انوار اسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۱
ہزار لعنت کا رسہ	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۷
ولد الحلال نہیں	انوار اسلام ص ۲۹	خزائن ج ۹ ص ۳۱
واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی	انوار اسلام ص ۳۸	خزائن ج ۹ ص ۴۰
ہٹ دھرم	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰	مجموعہ اشتہار ج ۲ ص ۷۶
والدجال البطال	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
آنکھوں کے اندھے	اشتہار انعامی ۴ ہزار ص ۱۰	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۶
ہیچو گرگ	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
ہیچو جنین	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹

ی،ے......

یہودی صفت	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۷

یاوہ گوہ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۹/ ح	خزائن ج ۱۱ص ۳۰۳
یہودی سیرت	انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ص ۲۴
یہ شخص منافق	شہادت القرآن ص ۸۷	خزائن ج ۶ص ۳۸۳
یہ نادان خون پسند	شہادت القرآن ص ۸۵	خزائن ج ۶ص ۳۸۱
یہ لوگ حیوانات	اعجاز احمدی ص ۲۲	خزائن ج ۱۹ص ۱۳۱
یہودی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ص ۳۲۹
یا شیخ الضالۃ	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ص ۱۸۸
یک چشم	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴/ ح	خزائن ج ۱۱ص ۳۰۸
یاجوج ماجوج اور دجال یورپین قوموں	چشمہ معرفت ج اص ۷۸/ ح	خزائن ج ۲۳ص ۸۶
یہ جہلاء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸/ ح	خزائن ج ۱۱ص ۳۰۲
یہودیت کا خمیر	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ص ۳۰۵
یہ دل کے مجذوم	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ ح	خزائن ج ۱۱ص ۳۰۵
یہ سب مولوی جاہل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	خزائن ج ۱۱ص ۳۱۰
یہ شریر	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷	خزائن ج ۱۱ص ۳۴۱
یہ سیاہ دل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ص ۳۴۲
یہ جاہل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ص ۳۴۲
یہ منافق	انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ص ۴۹
یاغول البراری!	کرامات الصادقین ص د	خزائن ج ۷ص ۱۵۲

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسی کھری کھری، نئی نئی، کوری کوری تراشیدہ کوفتہ نہ بیختہ دورنگی، چورنگی، سہ رنگی، پنج رنگی ہفت رنگی گالیوں فحش کلامیوں سے مسلمانوں اوران مقدس علماء کرام کی تواضع کی گئی ہے۔ جن کا مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل کے جیسا امت وملت کے اساطین واکابر ہیں اور لطف یہ کہ یہ یاوہ گوئیاں وژاژ خائیاں اس شخص سے برآمد ہوئی ہیں۔ جو

بقول خود رسول بھی تھے اور نبی بھی اور مسیح زمان بھی تھے۔ وکلیم خدا بھی، مجتبیٰ بھی تھے، مصطفیٰ بھی، مصدر لطف وکرم بھی تھے، ومخزن تہذیب واخلاق بھی۔ غرض یہ کہ آپ سب کچھ بھی تھے اور کچھ بھی نہیں اور قادیان کے خانہ ساز پیغمبر کے ان اخلاقی نمونوں، اصلاحی نتیجوں، مسیحائی چٹکلوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ قادیان کے پیغمبر کس ظرف کے مالک تھے اور کس شرافت کے حامل اور کیسی زرفشاں آپ کی نبوت تھی اور کیسی در انداز مسیحیت اور کس درجہ کے آپ مجدد تھے اور کس انداز کے مہدی۔ کیونکہ خود ہی فرماتے ہیں کہ: ''جس طرح گندے کنوئیں کے پانی کے ایک قطرہ سے اس کے تمام کثافت ثابت ہوجاتی ہے۔ اسی طرح ان کے گندے خیالات اپنے برے نمونہ سے پہچانے جاتے ہیں۔'' (ازالہ اوہام ص۴۳۲، خزائن ج۳ ص۳۲۹)

اور لطف بر بالائے لطف یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ ہے کہ: ''جو کچھ میں کہتا ہوں وہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور میری ہر بات وحی الٰہی سے رنگین ہوتی ہے۔'' جیسا کہ وہ کہتے ہیں۔

۱...... ''اپنا کلام اس (مرزا قادیانی) کے منہ میں ڈالوں گا۔''

(براہین احمدیہ ج۵ ص۳، خزائن ج۲۱ ص۴)

۲...... ''یہ بات بھی اس جگہ بیان کردینے کے لائق ہے کہ میں (مرزا قادیانی) خاص طور پر خدتعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں۔ کیونکہ جب میں عربی اردو میں لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔''

(نزول المسیح ص۵۶، خزائن ج۱۸ ص۴۳۴)

۳...... ''جو لوگ خداتعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔'' (ازالہ اوہام ص۱۹۸، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

۴...... ''اس عاجز کا اپنے ذاتی تجربے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ لافصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے...... اور انوار دائمی اور استعانت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا یہ سبب ہوتا ہے کہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے۔'' (دافع الوسواس ص۹۳،۹۴، خزائن ج۵ ص ایضاً)

ان حوالہ جات سے یہ معلوم ہوا کہ قادیانی رسول نے اپنی ان فحش کلامیوں، گالیوں، بدگوئیوں کو معاذ اللہ وحی الٰہی میں رنگ کر اور روح القدس کی امداد واستعانت سے اس میں انوار وبرکات بھر کر علماء کرام ومسلمانان عالم کے سامنے پیش کیا ہے۔ لیکن امت مسلمہ نے ان ناپاک

چیزوں کی کچھ قدر ومنزلت نہ کی بجز اس کے کہ ان گالیوں کے حق ایجاد کا ثواب مرزا قادیانی کی روح کو بخش دیتی ہے البتہ امت مرزائیہ سے یہ امید ہے کہ وہ اپنے پیغمبراعظم کی ان پیغمبرانہ گالیوں وپاک ومطہر گندگیوں اور معاذاللہ وحی الٰہی والہام خدائی سے ڈھلی ہوئی غلاظتوں کو اپنے لئے حرز جان بنائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان گالیوں ویاوہ گوئیوں کو دیکھ کر مرزا قادیانی کی خانہ ساز انگریزی نبوت ودیسی مسیحیت بازاری مجددیت پر وہی لوگ ایمان لے آئیں گے۔ جو عقل وخرد سے محروم اور دانش وحکمت سے بے نصیب رشد وہدایت سے تہی دست ہیں۔لیکن شقاوتوں وبدبختیوں سے مالامال اور بداخلاقیوں وبدگوئیوں سے لبریز ہیں۔لیکن ایک حدتک مرزا قادیانی بھی اس قسم کے اخلاقی گناہوں کے ارتکاب پر اس وجہ سے مجبور تھے کہ:''ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے۔ جو اس کے اندر ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۱،خزائن ج۲۳ص۹)

۱...... البتہ غلمدیت اپنے غلمدی نبی کی انگلشی نبوت ومصنوعی عصمت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ کہتی ہے کہ مرزا قادیانی نے جس قدر گالیاں اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائی ہیں۔ یہ حقیقت میں اسلامی علماء کی گالیوں وگستاخیوں کے جواب میں ہیں۔لہٰذا عوض معاوضہ راگلہ ندارد کا صحیح نقشہ پیش کیا گیا۔ اگر اس کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے تو کسی طرح سے بھی مرزا قادیانی کے ان اخلاقی باقیات الصالحات کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ:''بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو نہ قول سے نہ فعل سے۔'' (نسیم دعوت ص۵،خزائن ج۱۹ص۳۶۵)

۲...... گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
(دافع الوسواس ص۲۲۵،خزائن ج۵ص ایضاً)

۳...... ''خبردار ہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوئے ہر ایک سختی کی برداشت کرو ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔'' (نسیم دعوت ص۳،خزائن ج۱۹ص۳۶۴)

۴...... کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ (کشتی نوح ص۱۱،خزائن ج۱۹ص۱۱)

اس لئے مرزا قادیانی کا ان اقوال ودعاویٰ کی موجودگی میں کسی طرح سے علمائے اسلام کے سخت الفاظ کے جواب میں سخت وسوقیانہ الفاظ کہنا جائز نہیں تھا۔ کیونکہ فرماتے ہیں:

۱...... ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔'' (آریہ دھرم ص۱۱،خزائن ج۱۰ص۱۳)

۲...... ’’گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔‘‘

(ست بچن ص۲۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳۳)

۳...... ’’گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔‘‘

(ضمیمہ اربعین نمبر۴،۵، خزائن ج۱۷ ص۴۷۱)

۴...... ’’ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا اس کی چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟۔ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔‘‘

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء، ملفوظات ج۱ ص۱۰۳)

اس کے علاہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اگرچہ عیسائیوں نے اپنی نادانی و جہالت سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی شان مبارک میں نہایت مکروہ وسخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر میں نے اپنی فطری حیاء واخلاق سے ہر ایک تلخ زبانی وبدگوئی سے اعراض کیا اور عیسائیوں کے خلاف کوئی سخت لفظ نہیں کہا سنئے فرماتے ہیں کہ: ’’عیسائیوں کی کتاب امہات المومنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے...... اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر ﷺ کو دی گئیں۔ ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے۔ لیکن ہم نے محض اس حیاء کے تقاضا سے جو مؤمن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا۔‘‘

(ٹائٹل ایام الصلح، خزائن ج۱۴ ص۲۲۱)

جب مرزا قادیانی محض اپنی فطری حیاء وغیرت سے حضور ﷺ کو گالیاں دینے والوں کو مدافعانہ طور پر بھی سخت الفاظ نہیں کہے تو پھر عام مسلمانوں وعلماء اسلام کے حق میں حیاء جیسی صفت لازمی سے عریاں ہوکر کیوں سخت ودلخراش الفاظ استعمال کئے کیا اس لئے کہ: ’’بے حیاء کا منہ نہیں بند کیا جاسکتا ہے۔‘‘ (ملخصاً انجام آتھم ص۲۹ حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

مرزا قادیانی کے ان پیغمبرانہ اخلاق مجددانہ شرافت کے نتیجوں ونمونوں کو جو کتاب ہذا کے اوراق میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دیکھ کر مرزا قادیانی کے متعلق نہ میں خود کوئی رائے قائم کرتا ہوں اور نہ ناظرین کتاب کو اس امر کی تکلیف دوں گا۔ بلکہ اس معاملہ میں بھی خود مرزا قادیانی ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ:

۱...... ’’تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا کی غیرت اس کے ان پیاروں کے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے۔ پس اپنی زبان کی چھری سے کوئی اور بدتر چھری نہیں۔‘‘ (خاتمہ چشمہ معرفت ص ۱۵، خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۶)

۲...... ’’جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہوکر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس کو کبھی خدا کی طرف راہ نہیں ملتی اور نہ کبھی حکمت اور حق کی بات اس کے منہ پر جاری ہوتی ہے۔‘‘

(نسیم دعوت ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

۳...... ’’یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا ایک انداز ہوتا ہے۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔‘‘ (حوالہ مذکور)

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی بقول خود ان اخلاقی گناہوں کی وجہ سے اس لائق بھی نہ تھے کہ مہذب وشریف انسانوں کے صف میں کھڑے ہوسکیں۔ چہ جائے کہ وہ نبوت کے جلیل القدر عہدہ پر مامور ہوں اور وہ خود اپنی زبان کی بدتر چھری سے اس قدر مجروح وزخمی ہوچکے تھے کہ: خود کردہ را علاجے نیست‘‘ کے علاوہ مرہم وپٹی کے باوجود بھی اندمال زخم کی کوئی توقع نہیں تھی۔

گل وگلچیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

افسوس کہ گالیاں دینے والا، وبائیں پھیلانے والا، بددعائیں کرنے والا، مسیح آیا اور گندگیوں وغلاظتوں سے بھرا ہوا لٹریچر اپنے لئے باقیات السیأت بنا کر اور اپنی زبان کا ہرا بھرا زخم لئے ہوئے پیوند زمین ہوگیا۔

مرزا قادیانی نے سچ کہا ہے کہ:

بدتر ہر ایک بد سے ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں ہے نجاست بیت الخلاء وہی ہے

(درثمین ص ۸۲)

مرزا قادیانی کے ان اخلاق حسنہ کے ہوتے ہوئے بھی ان کے نمک خوار اس طرح حق نمک ادا کرتے ہیں۔ ’’انك لعلیٰ خلق عظیم‘‘ راقم مضمون ہذا (سردار مصباح الدین قادیانی) کے ذوق کے مطابق ’’حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے عظیم الشان معجزات میں سے

ایک معجزہ حضور کے اخلاق کا بھی ہے۔جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہوا اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع ومقتدیٰ، حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی۔(ذکر حبیب از مصباح الدین قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ر مئی ۱۹۳۴ء)

۱......　مسٹر اکبر مسیح مشہور عیسائی مصنف اپنی کتاب ضربت عیسویٰ کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ:''جن لوگوں کو ضرورتاً مرزا جی کی تصانیف پڑھنے کا ناگوارا اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی بدزبانی بلکہ گالی کو سننے کا مرزا جی نے سرکار سے ٹھیکہ لے لیا ہے۔آپ اس فن کے جگت استاد مانے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کے بزرگوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں۔آپ دست وزبان سے کسی مؤمن کو امان نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ ہی کی انشاء پردازی سے گبرو مسلمان کا چلن بگڑا۔''

۲......　مولوی چراغ دین جموی جو مرزا قادیانی کے دام فریب میں پھنس کر نکل آئے تھے۔لکھتے ہیں کہ:''ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ ذہنی بلکہ فحش کلامی کے لئے شہرآفاق ہوا۔جس کی نسبت اہل الرائے کی یہ مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اس نے رواج دیا۔ جو اس فن کا استاد اور موجد ہے۔ وہ مرزا قادیانی ہے۔''　(رسالہ تجلی ۱۹۲۷ء، ازکفریات مرزا ص۲۹)

یہ مخالف اور موافق کی رائیں ہیں۔لیکن اخلاق مرزا قادیانی کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔جس سے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیا ایسے ہی تھے۔جیسے کہ ان کو ان کے نمک خوار مرید کہتے ہیں:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائیں۔تاکہ وہ ایک بدگو، بدزبان کا دامن چھوڑ کر حضرت خاتم النبیین رحمتہ للعالمین ﷺ کے نورفگن سایہ رحمت میں آجائیں اور اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فروشوں کے مکروفریب دجل وکید سے تمام مسلمانان عالم کو محفوظ رکھے۔واخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین!فقط

خادم السلام!
نور محمد مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۲۰ر ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ، ۲۵ر فروری ۱۹۳۵ء

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی؟

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری ؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مقدمہ

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم ۰

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلا م علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۰ امابعد!

برادران اسلام! جماعت مرزائیہ نے ۱۰/ مارچ ۱۹۳۵ء کو اہل ہنود میں یوم تبلیغ مقرر کیا تھا۔ اس سلسلے میں ہماری طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان ’’کرشن قادیانی آریہ تھے‘‘ شائع ہوا تھا۔ جس میں نہایت صراحت سے مولانا مولوی نور محمد خان صاحب مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر العلوم نے ثابت کیا تھا کہ حقیقتاً قادیان کے بروزی نبی آریہ تھے اور یہ سب کچھ مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کی کتب سے ثابت کیا گیا تھا۔ جو کچھ انہوں نے آریہ مذہب اور ویدوں کے متعلق لکھا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ قادیانی مہاشے ہمارے مشکور ہوتے۔ بالعکس اس کے دو ماہ کے بعد اپنی شوریدہ سری اور مخبوط الحواسی کے ثبوت میں ہمارے رسالہ کا جواب معاندانہ طرز میں ایک خودرو وجود یعنی ضیاع الحق نے اپنی بے کار کوشش، بے علمی کی وجہ سے مرزائیت کا فریب طشت ازبام کیا اور جماعت مرزا جواب ضیاع کو اپنی ہدایت کا سرمایہ بے مایہ سمجھی۔ جس کے پہلے صفحہ پر مرزا قادیانی کی ایک نظم لکھی گئی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ مؤلف رسالہ نے مرزا قادیانی کی یہ مقدس نظم نہیں دیکھی۔ جو مرزا قادیانی کے اعلیٰ اخلاق کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ چنانچہ منشی اسعد اللہ صاحب لدھیانوی کی شان میں فرماتے ہیں۔ وھوھذا!

ایک سگ دیوانہ لدھیانہ میں ہے
آج کل وہ خر شترخانہ میں ہے

بد زبان بد گوھر وبد ذات ہے
اس کی نظم ونثر واہیات ہے

آدمیت سے نہیں ہے اس کو مس
ہے نجاست خوار وہ مثل مگس

سخت بد تہذیب اور منہ زور ہے
منہ پر آنکھیں ہیں مگر دل کور ہے

حق تعالیٰ کا وہ نافرمان ہے
آدمی کا ہے کو ہے شیطان ہے

چیختا بے حد ہے مثل حمار
بھونکتا ہے مثل سگ وہ بار بار

جہل میں بوجہل کا سردار ہے
بولہب کے گھر کا برخوردار ہے

سخت دل نمرود یا شداد ہے
جانور ہے یا کہ آدم زاد ہے

دوسرے صفحہ سے مؤلف رسالہ کے آبا جان المعروف ''شیخ گجراتی'' برخوردار کے آگے آگے بدحواسی کے عالم میں نہایت پھس پھسے الفاظ میں مجلس احرار اسلام کے مجاہدانہ اقدام کا رونا رو رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری نبی کی سرکاری امت کے دماغ کی کلّین ڈھیلی پڑ گئی ہیں۔ کیونکہ یہ جماعت احرار ہی ہے جس نے ان کے راز ہائے درون پردہ کا تار پود بکھیر کر رکھ دیا۔ ان کے عقائد باطلہ کی حقیقت واصلیت سے دنیائے اسلام کو آگاہ کیا۔ ان کے دجل وفریب کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا دیں۔ ان کی قادیانی حکومت کے عریان نظارے منظر عام پر آ گئے۔ اس لئے یہ جس قدر بھی روئیں اور بسوریں حق بجانب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔ ختم اللّٰہ علی قلوبھم کا مصداق بن چکے ہیں۔ کیونکہ جب کبھی علماء حقہ کی طرف سے ان کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ تو یہ لوگ دلخراشی پر محمول کرتے آئے ہیں۔ بجائے راہ راست اختیار کرنے کے ان کو کفر بھی عین اسلام نظر آتا ہے۔ حق کو ناحق اور ناحق کو حق سمجھتے ہیں۔ چاہے کوئی نعوذباللّٰہ خدا وحدہ لاشریك کو اپنا باپ کہے اور چاہے اپنا بیٹا۔ چاہے ایک قوم کو خود ہی دجال کہے اور اس کی ایجاد کردہ سواری کو خر دجال بتا کر اس پر سوار بھی ہو۔ خود اپنے گریباں میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے کہ دنیائے جہاں کی کونسی گالی ہے۔ جو مرزا قادیانی نے علمائے اسلام کو نہ دی ہو۔ ذریۃ البغایا جیسی ہزاروں گالیوں تصنیف کر ڈالیں۔

لیکن اس بے حسی کا علاج؟۔ کوئی علاج نہیں۔ جن کو خود اپنے منہ کی گندگی محسوس نہیں ہوتی۔ واہ کیا خوب مرزا قادیانی اپنے حق میں اپنے قلم سے لکھ گئے ہیں۔

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(درثمین ص۸۲)

اب ناظرین! کی توجہ اصل مضمون کی طرف دلاتا ہوں کہ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت تسلیم کرتی ہے کہ وید الہامی ہیں۔ اس لئے یہ مذہب حق ہے کہ اس کے احکام اسلام کے

احکام جیسے ہیں۔(اس پر دعویٰ اسلام ہے؟۔اس لئے مرزا قادیانی آریہ اپنے عقیدہ کی بناء پر ثابت ہوگئے)اور یہی حضرت مولانا نور محمد خان صاحب نے ثابت کیا تھا۔کیونکہ از روئے شریعت آسمانی کتب صرف توریت، انجیل اور زبور ہیں اور ساتھ ہی قرآن کریم نے ان کو محرف بھی بیان کر دیا ہے۔باقی صحائف نازل ضرور ہوئے۔لیکن نہ ان کا وجود ہے اور نہ شریعت نے ان کے وجود کا حکم دیا۔لہذا اس حکم شرعی کی روشنی میں مرزا قادیانی کے اقوال ویدوں کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔پس جو لوگ مرزا قادیانی کی تائید کرتے ہیں اور شریعت کو تسلیم نہیں کرتے۔دراصل وہ یہی جماعت ہے جو ثم قست قلوبھم کی مصداق ہے اور ختم اللہ علی قلوبھم جن پر چسپاں ہوتا ہے۔

میرے حل طلب معمہ کو حل کرنے کے لئے مؤلف رسالہ اور ان کے ہونہار باپ ''شیخ گجراتی'' نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔لکھتے ہیں کہ ابوالفضل نے حل طلب معمہ میں آریہ زبان استعمال کر کے اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ماشاء اللہ چشم بدور کیا پیاری منطق ہے؟۔ ناظرین! یہ ہے ان کی ہمہ دانی کا ثبوت کہ اپنے خود ساختہ نبی کو الزام مذکور کی بنا پر خود ہی آریہ تسلیم کر لیا۔ وہ اس طرح کہ مرزا قادیانی کو سنسکرت میں بھی الہام ہوتے تھے۔اگر سنسکرت کے بولنے اور لکھنے سے مسٹر فضل حق کے نزدیک کوئی آریہ ہو جاتا ہے۔تو پھر مرزا قادیانی کو سنسکرت میں الہام ہونے کی وجہ سے کیوں نہ آریہ کہا جائے۔ یہ ہے آریہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت۔

دوسرے مرزا قادیانی مدعی ہیں کہ میں کرشن ہوں اور میں ہی مسیح موعود ہوں۔لہذا اس دلیل سے آپ کو آریہ یا عیسائی کہا جائے تو ہرگز غلط نہیں۔

علاوہ ازیں جس قدر مذاہب ہیں اپنے اپنے پیشواؤں کی تعلیم کے لحاظ سے (مسلمان) یہودی اور آریہ وغیرہ کہلاتے ہیں۔کسی پیشوا کے نام کی مناسبت سے کوئی محمدی یا موسوی، دیانندی وغیرہ نہیں کہلاتا۔ لہذا تمہارا خود کو احمدی لکھنا یہ گمراہی اور انتہائی جہالت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے جو تعلیم پیش کی ہے اس کے لحاظ سے تمہیں خود کو آریہ یا عیسائی لکھنا چاہئے۔

تمہید کے آخر میں مسٹر فضل حق، المعروف شیخ گجراتی اپنا نام صرف فضل احمدی لکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔

راہ راست پر ہیں وہ کچھ آتے جاتے
تعلّی سے اپنی ہیں شرماتے جاتے
بزرگی کے دعوؤں سے پھرنے لگے ہیں
وہ خود اپنی نظروں سے گرنے لگے ہیں

مصنوعی ابوالنور والشّمس پر تبصرہ اور ضیاء کی جان کنی

میری حقیقی کنیت بھی تمہیں ناگوار گزری، ورنہ اس میں برا منانے کی کوئی بات نہ تھی۔

برخوردار: یہ نوریوں نہیں ملتا تانہ بخشد خداء بخشندہ! اگر میں نے اپنی کنیت ابو المبارکہ یا ابو الخیر لکھی ہوتی۔ اس وقت اگر دون کی لیتے تو کچھ بے جا نہ تھا۔

یاد رکھو! ہمارا طریقہ بد دیانتی اور گالیاں دینا نہیں۔ جیسا کہ تمہاری جماعت کا شعار ہے۔ اس وجہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نام کی کچھ تحقیق کر کے ناظرین کو بتایا جائے تا کہ میرا مخاطب ضیاع الحق سمجھے کہ ان کی ضیاء میں ہمزہ حذف کے ساتھ موعود ساز کی عین کی تابعداری کی بناء پر اضافہ عین (ع) حق بجانب ہے۔

لہذا سمجھ لیجئے آج سے ضیاع کے ساتھ انضمام حق پر الزام حق کا ثبوت ہوگا۔ فافہم نافہم!

جان من! یہ تمہاری قسمت کہاں تھی کہ ابوالنور والشّمس بنتے۔ تم کو تو خود تمہارے قلم نے ابوجہل وابولہب بنادیا۔

پڑا تمہیں ابھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کر خاک نہ کردوں تو شمس نام نہیں

محترم ناظرین! یہ تو ایک قادیانی کی ہرزہ سرائی کا جواب تھا۔ اس کے بعد مولانا نور محمد خان صاحب کا جواب الجواب معہ اصل رسالہ ''کرشن قادیانی آریہ تھے'' پیش ناظرین کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ بنظر تعمق ملاحظہ فرمائیں گے اور اس جماعت کے دجل وزور سے بچیں گے۔

والسلام!

احقر العباد! ابوالفضل شمس النبی امروہوی ۱۲ رمئی ۱۹۳۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مرزا قادیانی آریہ تھے

۱۰؍مارچ ۱۹۳۵ء کو قادیانی مسیح کے حواریوں نے دجل وکید کی تقسیم کے لئے برعکس نام نہند زنگی کافور یوم تبلیغ مقرر کیا ہے۔ جس میں سادہ لوح اور ناواقف مسلمانوں کے ایمان پر مہذب وغیر مہذب طریقہ سے غارتگری کی جائے گی اور اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ مسلمانوں کو حضرت صادق مصدوق ﷺ کے ظل عاطفت سے نہایت فریب آمیز ذریعہ سے نکال کر ایک کاذب مکذوب کے ظلمت فگن سایہ میں کھڑا کر دیا جائے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مرزائیت کے باوا آدم کے مکروفریب کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت آشکارا کر دی جائے تاکہ مسلمان ایسے لوگوں سے محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مرزا قادیانی باقرار خود مسلمان نہیں تھے۔ بلکہ آریہ اور پکے آریہ تھے۔ لہٰذا ان کو اور ان کی امت کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں میں اپنے آریانہ اور ہندوانہ مذہب وایمان کی تبلیغ کریں۔ کیونکہ جب فتنہ مرزائیت کے بانی منشی غلام احمد قادیانی کو اپنی روٹی کی فکر سے نجات ملی تو کہنے لگے کہ:

۱...... میں رسول ہوں۔ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۲...... نبی ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۲، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

۳...... مسیح موعود ہوں۔ (کشف الغطاء ص۱۲، خزائن ج۱۴ ص۱۹۲)

۴...... مہدی ہوں۔ (نجم الہدیٰ ص۱۶، خزائن ج۱۴ ص۸۹،۹۰)

۵...... احمد مختار ہوں۔ (نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

۶...... حجر اسود ہوں۔ (اربعین نمبر۴ حاشیہ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

۷...... معجون مرکب ہوں۔ (تریاق القلوب ص۷۰، خزائن ج۱۵ ص۲۸۷)

۸...... کرشن ہوں۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۱)

۹...... آریوں کا بادشاہ ہوں۔ (تذکرہ ص۳۸۱)

۱۰...... رودر گوپال ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۳۰، خزائن ج۱۷ ص۳۱۶)

۱۱...... چنیں ہوں اور چناں ہوں۔ (مزید تفصیل کتاب کفریات مرزا میں دیکھئے)

مگر وہ مرزا قادیانی جو بقول خود سب کچھ بنے اور اسلام کے واحد اجارہ دار بن کر اپنی مٹھی بھر جماعت کے علاوہ تمام ان مسلمانوں کو جو اس آسمان کے نیچے آباد ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے دامن سے اپنی نجات وایمان کو وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ کافر و بے ایمان حرامزادے کہتے ہیں۔ (معاذاللہ) آج میں ایسے ایماندار کے ایمان کی حقیقت کو عریاں کرتا ہوں کہ وہ از روئے عقیدہ ایک آریہ تھے۔ اسلام سے ان کو کچھ بھی تعلق نہیں تمہاری وجہ سے وہ آریہ بن کر آریوں کے بادشاہ بنے۔ چنانچہ آپ اپنی سلسلہ تصنیف کی آخری کڑی پیغام الصلح جیسی معتبر کتاب میں اپنے آریہ ہونے کا قابل تردید ثبوت پیش کرتے ہیں۔ غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

۱...... ”ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں ......اور وید ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقے اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں۔ تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں۔“

(پیغام الصلح ص ۲۳، خزائن ج ۲۳ ص ۴۵۳)

۲...... ”ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزارہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دے جائے۔ جو کسی مفتری کا کلام ہو اور پھر جبکہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو کلام خدا جانتے ہیں۔“ (پیغام الصلح ص ۲۵، خزائن ج ۲۳ ص ۴۵۴)

۳...... ”مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہئے صرف اسی حالت میں پیدا ہوئی جب کہ آپ لوگ وید اور وید کے رشیون کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کر لوگے۔“ (پیغام الصلح ص ۲۹، خزائن ج ۲۳ ص ۴۵۸)

۴...... ”میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو جو نہ صرف خلاف عقل ہو۔ بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخل اور پکش پات کا داغ لگاتی ہو۔“ (پیغام الصلح ص ۱۵، خزائن ج ۲۳ ص ۴۴۸)

۵...... ”ماسوا اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔“

(پیغام الصلح ص ۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۴۴۵)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے مذکورہ بالا حوالہ جات میں بڑی صفائی سے وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تعلیمات تسلیم کر کے اپنے آریہ ہونے کا قابل انکار ثبوت پیش کیا ہے۔ جس سے علاوہ ہٹ دھرم مرزائیوں کے ہر منصف مزاج شخص یقین کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی واقعی پکے آریہ تھے اور اگر کوئی یہ کہے کہ مرزا قادیانی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ: ''وید ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۶۹، خزائن ج ۲۳ ص ۷۷)

''وید خدا کا کلام نہیں اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔''

(ملخصاً چشمہ معرفت ص ۹۳، خزائن ج ۲۳ ص ۱۰۱)

تو اس کے جواب میں یہ گذارش ہے کہ: ''آخری عمر کے قول اور فعل قابل اعتبار ہیں اور اس کے مخالف ردی۔'' (ست بچن ص ۹۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۱۵)

لہذا مرزا قادیانی کے اس سے پہلے کے تمام اقوال جو مخالف ہیں وہ ردی اور نا قابل اعتبار ہیں اور مرزا قادیانی آریہ اور پکے آریہ ہیں۔

ایک اور طرح سے مرزا قادیانی کے آریہ ہونے کا ثبوت

ہم تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا کا ذرہ ذرہ حادث ومخلوق ہے اور اگر بفرض اس دنیا کے پہلے دنیا ہوتو وہ بھی حادث ومخلوق ہے۔ غرض یہ کہ دنیا اور اس کا سلسلہ (اگر ہو) سب کا سب حادث ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی زمانہ ضرور ایسا گزرا ہے کہ اس وقت خدا تھا اور کوئی مخلوق نہ تھی۔ یہی معنی آیت خالق کل شئی اور حدیث ''کان اللّٰہ ولم یکن معہ شئی'' کے ہیں۔ لیکن آریہ دھرم کا اصل اصول یہ ہے کہ چونکہ روح اور مادہ قدیم ہیں۔ اس لئے سلسلہ دنیا قدیم اور اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ تو ہو اور مخلوق شخص روح و مادہ نہ ہو۔ مختصر یہ کہ آریہ دھرم کے نزدیک ''روح و مادہ کی قدامت کی وجہ سے سلسلہ دنیا قدیم ہے۔''

(دیکھو ستیارتھ پرکاش ب ۸ ص ۴۳)

لیکن یہ معلوم کر کے ہمارے ناظرین کو بڑی حیرت ہوگی کہ مرزا قادیانی بھی آریوں کے اس عقیدہ قدامت سلسلہ دنیا کے قائل ہیں۔ جس سے ان کے آریہ ہونے کا پہلو خوب روشن ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں کہ: ''ہم جانتے ہیں کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئے اور خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

مرزا قادیانی کی اس عبارت کی کامل وضاحت ان کے سالے میر محمد اسحٰق کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں۔

ا...... ”ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے مالک ہے۔اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے۔وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے۔ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اس کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔“ (حدوث روح و مادہ ص۳)

۲...... ”یہی مذہب صحیح ہے کہ......قدیم سے خدا تعالیٰ مخلوقات پیدا کرتا آیا ہے اور ابد تک پیدا کرتا رہے گا۔“ (حدوث روح و مادہ ص۷)

۳...... ”جاننا چاہئے کہ چونکہ بعض ناواقف مناظر جو اسلام کی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتے۔سلسلہ کائنات کی ابتدا مانتے ہیں اور خدا کی صفت خلق کا ایک خاص وقت سے کام شروع کرنا تسلیم کرتے ہیں......خدا کے خلق کرنے کی کوئی ابتداء نہیں۔بلکہ جب سے خدا ہے (اور وہ ہمیشہ سے ہے) تب ہی سے وہ مخلوق پیدا کرتا چلا آیا ہے اور جب تک وہ رہے گا اور وہ ہمیشہ رہے گا۔اس وقت تک وہ مخلوق پیدا کرتا چلا جائے گا۔نہ خدا کے خلق کرنے کی ابتداء ہے نہ انتہا نہ کوئی پہلی مخلوق گزری ہے نہ آخری مخلوق پیدا ہوگی۔بلکہ ہر مخلوق کے بعد مخلوق ہوگی اور سلسلہ پرواہ سے انادی ہے۔“ (حدوث روح و مادہ ص۲۴۴)

مختصر یہ کہ مرزا قادیانی آریوں کی طرح سلسلہ کائنات کو قدیم اور وید کو الہامی کتاب مانتے ہیں اس لئے وہ پکے آریہ تھے۔مرزا قادیانی کے امتیو! یہ تو بتلاؤ کہ جب تمہارے پیغمبر وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تسلیم کرتے ہیں اور سلسلہ کائنات کو قدیم کہتے ہیں۔تو اب تمہارا آریوں کے مقابلہ میں الہام وید وغیرہ پر مناظرہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟۔اور کیا یہ مرزا قادیانی کی کھلی نافرمانی نہیں۔جس کی سزا مرزا قادیانی کی وحی میں جہنم ہے۔تو تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا۔اللہ اکبر! مرزا قادیانی بقول خود وہ مسیح موعود ہیں۔جو کفر وشرک مٹانے کے لئے اور ترقی اسلام اور توحید الٰہی کو اپنے مخصوص انداز میں پھیلانے کے لئے دنیا میں رونق افروز ہوئے تھے مگر افسوس کہ:

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ کیسی چال کی
محتسب سے جا ملے رندون کی مخبر بن گئے

صداقت احمدیت کا جواب

ہمارے رسالہ کی اشاعت کا لازمی نتیجہ تھا کہ قصر مرزائیت میں زلزلہ آ جائے اور کرشن قادیانی کے پجاریوں و پنڈتوں میں صف ماتم بچھ جائے اور وہ منہ بسور بسور کر بیاس کے کنارے خیمہ زن قادیانی مستورات کی طرح سوگوارانہ حیثیت سے آنسو بہائیں۔ چنانچہ خرد جال (ریل گاڑی) کے گارڈ مسٹر فضلہ اور ان کے برخوردار ضیاع الحق جملہ مرزائی اسلحہ سے مسلح ہو کر سامنے آئے اور اپنے بزرگوار کی طرح گولیوں اور گندگیوں اور بدکلامیوں کا ایک دفتر ''صداقت احمدیت'' کے نام سے پیش کیا۔ ان ابوجہل و ابولہب کی گالیوں و دریدہ دہنیوں کے جواب میں وہی عرض کروں گا کہ جو میرے سچے رہنماء و سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون اوکما قال '' مرزائیت کے خردار و برخردار تو اپنے باوا جی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں کہ ان کے بزرگوار کی دشنام آلود تیر سے نہ خالق محفوظ رہا نہ مخلوق۔

اور میں اپنے پیغمبر اعظم ﷺ کی سنت حسنہ پر عمل کروں گا۔ جو گالیوں کے معاوضہ میں دعائیں فرماتے تھے۔ انشاء اللہ عنقریب میرا رسالہ ''مغلظات مرزا'' نامی منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔ جس میں منشی غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کو یک جا کر کے ان کی اخلاقی تصویر کو عریاں کیا گیا ہے۔ جس سے مرزائیت کے نومود نبی جی کے ایمان و اسلام کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کی فریب کاریاں بھی ظاہر ہو جائیں گی۔ میں نے اپنے رسالہ میں مرزا قادیانی کے آریہ ہونے کے ثبوت میں دو چیزیں پیش کی تھیں۔

اوّل! یہ کہ مرزا قادیانی قادیانی پیگمبر نے آریوں کے وید کو خدا کی ایسی الہامی کتاب مانا ہے۔ جو ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہے اور اسلام کی تمام تر تعلیمات ویدک مت کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ تو اس اقرار و تسلیم کا لازمی نتیجہ یہ ہی ہوگا کہ وید ایسی الہامی کتاب ہے جس کی رہبری و رہنمائی میں انسان نہ صرف خدا پرست بن سکتا ہے۔ بلکہ الہامی کتاب اور اسلامی تعلیم کی موافقت کی وجہ سے انسان خدا پرست بنے گا۔ اگر چہ مرزا جی اپنی مشہور بدحواسی کی وجہ سے یہ بھی کہہ گئے کہ ''وید خدا کا کلام نہیں اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔''

(چشمہ معرفت ص ۸۹ ملخصاً، خزائن ج ۲۳ ص ۹۷)

''اور وید ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔'' (حوالہ مذکور ص ۶۹، خزائن ج ۲۳ ص ۷۷)

مگر مرزائیت کے اس مصنوعی رسول کی مضحکہ انگیز اختلاف بیانی سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اس حقیقت کو آشکارا کرنا منظور ہے کہ غلمدیت کا آسمانی دولہا وید کو الہامی ماننے اور

ہر قسم کی غلطیوں سے پاک سمجھنے اور اس کو اسلامی تعلیم کا مرقع سمجھنے کی وجہ سے آریہ تھے۔

اس وجہ کی جوابدہی میں مرزائیت کے کاسہ لیس ابولہب برخردار نے حسب سنت مرزا آئیں بائیں شائیں کر کے اپنے حجر اسود کے آریہ پن کو چھپانے کی اس طرح کوشش کی کہ ان کا آریہ ہونا خود برخردار کے ہاتھوں ظاہر ہو گیا۔ کیونکہ ابولہب برخوردار کو یہ تسلیم ہے کہ ہمارے قادیان کے ابا جان وید کو خدا کی کتاب مانتے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکتی اور نہ بنا سکتی تھی۔ لیکن اس ارشاد مرزا قادیانی کے ساتھ ہی اس عبارت کو کیوں نظر انداز کر دیا گیا کہ: ’’جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم ویدک تعلیم کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔‘‘ (پیغام الصلح ص ۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۴۴۵)

جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اسلام کی تمام تعلیمات کا ذخیرہ ویدک مت کی صرف ایک شاخ میں موجود ہے۔ تو پھر کیوں ایسی کتاب خدا پرست نہیں بنا سکتی اور غور تو کرو کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی وید کو الہامی کتاب ماننے کے باوجود بھی یہ کہتے ہیں کہ خدا پرست نہیں بنا سکتی اور نہ بنا سکتی تھی۔ کیا کوئی الہامی کتاب ایسی بھی ہے جس کی تعلیم نے کبھی کسی کو خدا پرست نہیں بنایا اور نہ بنا سکی؟۔

ناظرین! مرزا قادیانی کے ان الفاظ ’’نہیں بنا سکتی اور نہ بنا سکتی تھی‘‘ کو انصاف سے دیکھیں کہ یہ صحیح ہے یا صرف مراقی دماغ کی پیداوار ہے۔ مرزائیت کے بت کے پجاریو! اسی برتے پر سامنے آئے ہو یاد رکھو مرزا قادیانی کو آریہ مت سے نکالنا آگ کے انگاروں پر کھیلنا ہے۔

برخردار ابولہب نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کی عبارتوں میں تحریف کی ہے۔ مگر یاد رکھو میں اور میرا قلم اس قسم کی تحریف سازیوں سے پاک اور بالکل پاک ہے۔ البتہ دیکھو کہ یہ قادیان کے ’’معجون مرکب‘‘ کی تحریف سازیوں نے کس قدر دھوم مچا رکھی ہے کہ آپ کی یہودیانہ خصلتوں سے نہ قرآن کریم محفوظ رہا نہ احادیث کا مقدس ذخیرہ، نہ اولیاء کی کتابیں، نہ علماء کے نوشتہ جات۔ اب اپنے پیغمبر کی تحریفات سنو۔

ا...... ’’اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا۔ جو اس نے کبھی دکھائے نہیں۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ: ’’ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللّٰہ فی ظلل من الغمام‘‘

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۸)

بتاؤ یہ عربی عبارت قرآن کریم میں کس جگہ ہے؟۔

۲...... اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ: ”مازنا زان وھو مؤمن وما سرق سارق وھو مؤمن“ (حقیقت الوحی ص ۱۶۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۹)

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث کہاں ہے؟۔

۳...... ”جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح جو مولوی رشید احمد گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۹۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۷۱)

حضرت مولانا گنگوہیؒ کی یہ کتاب تصنیف کردہ نہیں ہے۔

۴...... ”مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ کاذب ہے۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵)

سہارنپور میں نجاست پھیلانے والے غلمد یو! بتاؤ یہ مضمون موصوف الصدر مولوی صاحبان نے اپنی کس کتاب میں لکھا ہے؟۔ اگر تطویل مانع نہ ہوتی تو تمہارے کرشن اوتار کی فریب کاریوں، تحریف سازیوں، مغالطہ دہیوں کو پورے طور پر لکھ کر بتایا جاتا کہ اے ابوجہل وابولہب تیرے پیغمبر کی یہ پیغمبرانہ کارروائیاں ہیں۔ اگر کچھ شرم وندامت ہے تو ڈوب مرو۔

ابولہب یہ بھی کہتا ہے کیا آپ یا آپ کی طرح تمام مسلمان جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے مصدق اور تورات کو خدا کی طرف سے ماننے والے ہیں۔ سب کے سب یہودی ہیں۔

الجواب! تورات کی الہامیت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کرنا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معین کر کے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان پر ایک کتاب تورات نازل ہوئی ہے۔ جو اس وقت محرف موجود ہے۔ بخلاف اس امر کے کہ اللہ تعالیٰ نے وید کے الہامی ہونے اور اس کے رشیوں کی نبوت کی تعیین کر کے مسلمانوں کو تصدیق کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ لہٰذا جو شخص فرمودۂ الٰہی کے خلاف جزم ویقین کے ساتھ وید کو خدا کی کتاب مانے اور اس کی تعلیمات کو اسلام کی تعلیمات کے موافق کہے۔ اس کے آریہ ہونے میں کیا شک ہے اور ”ولکل قوم ھاد ۰ الرعد۷، وان من امة الا خلا فیھا نذیر ۰ فاطمه ۲٤“ کے روسے آریوں کے رشیوں کی نبوت اور وید کی الہامیت جزم ویقین کے ساتھ یقین نہیں ہوسکتی۔ البتہ ممکن ہے کہ اس قوم میں بھی ہادی ورہنما آئے ہوں۔ فافترقا! اس لئے محض اس طرح سے کہنے میں نہ کوئی

آریہ ہوسکتا اور نہ ہندو۔ بلکہ مرزا قادیانی کی جو حیثیت اس سلسلہ میں پیش کی گئی ہے۔ وہ نرالی ہے اوران کے آریہ ہونے کے لئے کافی وزائد ہے۔

دوسری وجہ یہ پیش کی گئی تھی کہ مرزا قادیانی بھی آریوں کی طرح سلسلہ دنیا کو قدیم وازلی مانتے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ ہذا کے اوّل سے ظاہر ہے اور سالے صاحب نے بھی اپنے بہنوئی کی اس معاملہ میں تائید کی ہے۔ اس پر ابوجہل کے برخردار ابولہب نے وہ لکھا کہ جس سے ان کی لیاقت وجہالت نقش کالحجر ہوگئی دیکھئے کس منطقیانہ انداز میں کہتے ہیں کہ لفظ مخلوق خود بتارہا ہے کہ یہ قدامت کا مقتضی نہیں۔ اس کے معنی یہ ہی ہوئے کہ مخلوق میں قدیم ہونے کا اقتضاء نہیں ہے۔ بہت اچھا درست ہے لیکن آگے اپنے علم وخرد کی نمائش اس طرح کرتے ہیں۔ ”بلکہ مخلوق جس صفت قدیم کا نتیجہ ہے۔ اس پر نظر کر کے اگر اس کی قدامت نوعی تسلیم کی جائے تو کیا پھر مخلوق مخلوق نہیں رہتی۔“

جبکہ مخلوق میں قدامت کی نہ صلاحیت ہے نہ اقتضاء تو پھر کیسے وہ قدیم ہوسکتی۔ مجھے یقین کامل ہے کہ برخردار نے قدامت نوعی کے معنیٰ بالکل نہیں سمجھے اسی وجہ سے یہ بھول بھلیاں میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”مخلوق کی قدامت نوعی (نہ کہ قدامت حقیقی) تسلیم کی ہے۔“

(چشمہ معرفت ص۱۶۰، خزائن ج۲۳ ص۱۶۹)

اس بے چارے ابولہب ابوجہل اور اسی طرح اور بھی جو یہاں شیخ نجدی وغیرہ موجود ہیں۔ کسی کی سمجھ میں یہ مضمون نہیں آیا اور بغیر سمجھے بوجھے گھوڑے دوڑائے ہیں۔ چنانچہ ایک اور ابولہبی لطیفہ سنئے ”پس جب سے صفت خلق ہے تبھی سے مخلوق ہے اور چونکہ صفت خلق مخلوق نہیں۔ بلکہ قدیم ہے مگر مخلوق حادث ہے۔ پس صفت کی قدامت کو مدنظر رکھتے ہوئے مخلوق کی قدامت نوعی تسلیم کی جاسکتی ہے۔“ (ص۱۸) اوّل جملہ میں صفت خلق کے ساتھ مخلوق کا ہونا بتایا گیا ہے۔ مگر پھر یہ کہا کہ مخلوق حادث بایں ہمہ اس کی قدامت تسلیم کی جاسکتی ہے۔ یہ مضحکہ انگیز اختلاف بتارہا ہے کہ لکھنے والے کا دماغی پرزہ خراب ہو چکا ہے۔

علاوہ اس اختلاف وافتراق مضامین کے مرزائیوں کے خلیفہ کے بھی خلاف ہے۔ خلیفہ مرزا کہتا ہے۔ ”لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے قدامت نوعی کا بھی وہ مفہوم نہیں لیا جو دوسرے لوگ لیتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے۔ یہ ایک بیہودہ عقیدہ ہے اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس کے قائل ہیں۔ یہ کہنا کہ

جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے اس کے دو معنیٰ ہو سکتے ہیں۔ جو دونوں باطل ہیں۔‘‘

(مسیح موعود کے کارنامے ص ۳۹)

تعطل صفات کا مسئلہ تم بے چارے تو کس کھیت کے مولی ہو۔ تمہارے نبی مرزا قادیانی اوران کے دسترخوان کے ریزہ چینوں کے دماغ میں نہیں آیا۔ اسی وجہ سے وہ قدامت مخلوق کے قائل ہیں۔ سنو! علم کلام میں یہ مسئلہ مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ صفت خلق وملک وغیرہ اللہ تعالیٰ کی صفات اضافی ہیں۔ جن میں یہ صفت تو قدیم ہے۔ مگر اس کا تعلق حادث ہوتا ہے۔ اس لئے صفت خلق قدیم مگر اس کا تعلق (مخلوق) حادث ہے۔ اس سلسلہ میں میں چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے چند پیغمبرانہ لطائف ناظرین کے تفنن طبع کے لئے پیش کروں۔

۱...... ’’ہم جانتے ہیں کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئے۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

۲...... ’’ہم نے ہمیشہ کی قید اس لئے لگادی ہے کہ خدا کی صفات میں سے ایک وحدت کی صفت بھی ہے کیونکہ اس کی ذات کے لئے کسی دوسری چیز کا وجود ضروری نہیں۔ اس لئے وہ بھی زمانہ آئے گا کہ خدا کل نقش موجودات مٹادے گا۔ تا اپنی وحدت کی صفت کو ثابت کرے اور ایسا ہی پہلے بھی زمانہ آچکا ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت حاشیہ ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

نور! ان دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہوا کہ باری تعالیٰ کی صفات کبھی نہ کبھی ضرور معطل ہوگی۔ مگر مرزا قادیانی کا یہ فرمانا غلط ہوگیا کہ ’’خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت ص ۱۶۰، خزائن ج ۲۳ ص ۱۶۹)

میں کہتا ہوں کہ جب آپ نے خدا کی وحدت محفہ ثابت کرنے کے لئے صفات کا تعطل جائز رکھا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ صفت خالقیت معطل ہو اور سلسلہ دنیا پیدا نہ ہو۔ پھر قدامت نوعی کیسی اور کیوں؟۔ اسی کی موافق ایک اور حوالہ سنئے جس کو میں ہند سے لگا کر فقروں میں تقسیم کرتا ہوں۔

۱...... ’’یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دائمہ طور پر تعطل صفات الٰہیہ کبھی نہیں ہوتا۔‘‘

۲...... ’’اور بجز ذات خدا کے کسی چیز کے لئے قدامت شخصی تو نہیں مگر قدامت نوعی ضروری۔‘‘

۳...... ’’اور خدا کی کسی صفت کے لئے تعطل دائمی تو نہیں مگر تعطل میعادی کا ہونا ضروری۔‘‘

۴...... ’’اور چونکہ صفت ایجاد اور افناء باہم متضاد ہیں۔ اس لئے جب افناء کی صفت کا کامل دور آجاتا ہے تو صفت ایجاد ایک میعاد تک معطل رہتی ہے۔‘‘

۵...... ’’غرض ابتداء میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دور نے کتنی دفعہ ظہور کیا۔ بلکہ یہ دور قدیم اور غیر متناہی ہے۔ بہرحال صفت وحدت کے دور کو دوسری صفات پر تقدم زمانی ہے۔‘‘

۶...... ’’پس اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ ابتداء میں خدا اکیلا تھا اور اس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور پھر خدا نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔‘‘

(چشمہ معرفت ص ۲۶۳، خزائن ج ۲۳ ص ۲۷۵)

حضرات! غور فرمایئے ایک ہی حوالہ میں قادیان کا سلطان المتکلمین کیسی مضحکہ انگیز اختلاف بیانیوں میں مبتلا ہے اور کیا کوئی ان حوالہ جات کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے ان کا لکھنے والا قدامت نوعی کا قائل ہے۔ ’’الاّ من سفه نفسه‘‘ اس کے خلاف ملاحظہ فرمایئے۔

۱...... ’’اس (خدا) کے اسماء اور صفات کبھی معطل نہیں ہو سکتے۔‘‘

۲...... ’’خدا تعالیٰ کی صفات کو معطل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں۔‘‘

(چشمہ مسیحی ص ۶۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۳)

۳...... ’’یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات کبھی معطل نہیں ہوتے۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۵)

ان سب کے خلاف ایک اور حوالہ سنئے۔

۱...... ’’یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بہ نوبت طلوع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغناء ذاتی کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’کل یوم هو فی شان‘‘

(چشمہ مسیحی ص ۴۸، خزائن ج ۲۰ ص ۳۶۹)

نور! ناظرین کرام! ان اختلاف بیانیوں کے باوجود بھی کرشن قادیانی اپنے آرین

عقائد کے رو سے آریہ اور پکے آریہ تھے۔ خرد جال کے محافظ اور اس کے حاشیہ نشین تو بے چارے کیا اس گورکھ دھندے کو درست کر سکتے ہیں۔ اگر پنڈت نورالدین، پنڈت محمود، پنڈت محمد علی۔ بلکہ خود ان کے مہا گرو بھی اپنی پوری قوت صرف کر دیں تو اس الجھی ہوئی گتھی کو نہیں سلجھا سکتے ہیں۔ اگر ہمت ہو تو اپنے اولین و آخرین کو لیکر آؤ اور پیغمبر مرزا قادیانی کو آریہ ہونے سے نکالو۔

اسی آریہ ہونے کی وجہ سے مرزا قادیانی کی زندگی میں بزبان ہندی ایک منظوم رسالہ ''کرشن اوتار'' نامی قادیان سے شائع ہوا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی اوران کے دم چھلوں کے محاسن بیان کئے گئے تھے اور مرزا قادیانی کے اول یار کے حق میں یہ شعر تھا۔

پہلے پریم پنتھ جو رانچے
نوردین پنڈت واہو سانچے

اس لئے غلمدیت کے تمام پجاریوں کو پنڈت لکھنے اور کہنے میں ہم حق بجانب ہیں۔

کرشن قادیانی عیسائی تھے

اب میں ناظرین کی معلومات کے لئے اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھاتا ہوں کہ کرشن قادیانی عیسائی تھے۔ اس لئے کہ عیسائیوں کا اصل اصول عقیدہ تثلیث ہے۔ جس کے مرزا قادیانی قائل تھے۔ دوسرے مرزا قادیانی عیسائیوں کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور مردہ سمجھ کر دفن کر دیا تھا۔ مگر حقیقت میں وہ صلیب پر مرے نہیں تھے بلکہ مردہ جیسے ہو گئے تھے۔ اسی وجہ سے موجودہ عیسائی مرزا قادیانی اوران کے تمام حواریوں کو اپنی برادری میں شامل سمجھتے ہیں۔

پاک تثلیث مرزا

ا...... ''اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح ابن مریم مشابہت رکھتے ہیں۔ وہ کیا شئے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے۔ جو ہم دونوں کے روحانی قویٰ میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دل سوزی اور غمخواری خلق اللہ ہے۔ جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق او جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قویٰ ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل میں بارادۂ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے

سے جو در حقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں۔ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے۔ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔سو اس درجہ کے انسان کی روحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے۔جبکہ خداتعالیٰ اپنے ارادۂ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کردیتا ہے اور اس مقام اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خداتعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ایک نیا تولد بخشتی ہے۔اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خداتعالیٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیّت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل پیدا ہوتی ہے۔اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے۔جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے۔جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے اور ذرہ امکان کو جو’’ ھالکة الذات باطلة الحقیقة ‘‘ ہے حضرت اعلیٰ واجب الوجود کے ساتھ برابر ٹھہرا دیا ہے۔‘‘ (توضیح المرام ص ۲۱،۲۲،خزائن ج ۳ ص ۶۱،۶۲)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے اپنی پاک تثلیث کی ایسی خوبی سے تشریح کی ہے کہ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی! مرزا قادیانی کے اس عقیدہ پاک تثلیث اور دوسرے امر مذکور کو دیکھ کر عیسائیوں نے مرزائیوں کو اپنی برادری میں شامل کر کے یہ اعلان کیا۔

۱...... ’’اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو مسیحیت اس کے اماموں کو پادری اور پیروؤں کو عیسائی اور تمام احمدیہ جماعت کو مسیحی امت کہتے ہیں؟۔جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی۔مگر مرزائی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کردیا کہ وہ مر گئے۔مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے۔بلکہ مردہ سا ہو گئے۔یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔صرف سا کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو گئے اور اسی پر تمام مسیحی دین کا دارومدار ہے۔کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منواتے پنجابی نبی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے عیسائیت کا نام ونشان مٹ جائے گا۔‘‘

(مسیحی رسالہ المائدہ بابت ماہ مارچ ۱۹۳۵ء ص ۴ لاہور)

۲...... ’’رسالہ المائدہ کے مدیر ایم۔کے خان نے مولوی ثناء اللہ صاحب

امرتسری کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کو مولانا موصوف نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳ رمئی ۱۹۳۵ء میں درج کیا ہے۔ اس جگہ اخبار مذکور سے وہ خط نقل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ''ہم ہیں اصل عیسیٰ مسیح کے ماننے والے۔ اصلی مسیحی، اور الفضلی اور پیغامی ہیں نقلی و جعلی مسیح موعود کے پیرو، یعنی نقلی وفرضی مسیحی ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں۔ اس لئے ہماری مناسبت سے انہیں بھی پادری کہنا اور پادری کہلانا ضروری ہے۔''

نور! ان دونوں بھائیوں عیسائیوں ومرزائیوں میں جو اصل ونقلی عیسائی ومسیحی ہونے میں جھگڑا ہے تو اس میں ہم مسلمانوں کو دخل در معقولات کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو میں عیسائی دوستوں سے یہ گذارش کروں گا کہ مرزائی صاحبان آپ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اگر چھوٹا بھائی ناراض ہوگیا ہے تو بڑے بھائی کو چاہیئے کہ اپنے لطف وکرم سے اس کو راضی کرے۔ مگر یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ دو بھائیوں میں صلح وصفائی کے تمام مراحل طے ہوگئے ہیں۔ صرف ایک سا کی کسر رہ گئی ہے۔ خدا کرے یہ سا بھی مٹ جائے اور دونوں بھائیوں میں حقیقی برادرانہ سلوک پیدا ہو جائے۔ آمین!

بہر حال اللہ کے فضل وکرم سے یہ حقیقت آشکارا ہوگئی کہ کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی۔ اسلام میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

نوٹ! اگر کوئی خر دجال کے (ریل گاڑی) ''گارڈ'' یا یاجوج ماجوج کے پوسٹ آفس کے کلرک یا نئے نبی مرزا قادیانی کے کوئی نئے امتی یا دندان ساز...... وغیرہ اپنے پیغمبر مرزا قادیانی کے آریہ پن اور ہندوانہ مذہب اور انگلشی نبوت کی کرشمہ سازیوں کو دیکھ کر بلبلا اٹھیں اور باوجود سعی بسیار اس کے جواب دینے کی پھر ہمت کریں تو یہ ضروری ہے کہ وہ دیکھ لیں سامنے کون ہے کیونکہ:

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

خادم اسلام! نور محمد از مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۷ رمئی ۱۹۳۵ء...... ۳ رصفر ۱۳۵۴ھ